گلدستۂ تفاسیر

جلد-۵

سُورۃ المؤمنون
تا
سورۃ سبا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گلدستۂ تفاسیر ۱

گلدستہ تفاسیر

جملہ حقوق محفوظ ہیں

تاریخ اشاعت .... محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

ناشر .... ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

طباعت .... سلامت اقبال پریس ملتان

انتباہ

اس کتاب کی کاپی رائٹ کے جملہ حقوق محفوظ ہیں
کسی بھی طریقہ سے اس کی اشاعت غیر قانونی ہے

قانونی مشیر

قیصر احمد خان

(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ملتان)

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان ... [illegible] کتاب گھر ... [illegible] راولپنڈی
ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور ... دارالاشاعت ... [illegible] کراچی
مکتبہ سید احمد شہید ... [illegible] ... [illegible] کراچی
مکتبہ [illegible] ... [illegible] ... [illegible]
[illegible]

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K 119-121 HALLIWELL ROAD
ISLAMIC BOOKS CENTRE BOLTON BL1 3NE U.K

"گلدستہ تفاسیر"

دورِ حاضر کی چھ شاہکار تفسیروں کا حاصل

(حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہ العالی ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی آف مانچسٹر)

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

اس دور میں پاک و ہند میں جہاں بھی درس قرآن کی مجالس قائم ہیں وہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمہ اللہ کے اس ارشاد کا حاصل ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اس دور میں فہم قرآن کو عام کیا جائے۔ آپ نے مالٹا کے ایام اسیری میں برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کی دینی فلاح اسی میں سمجھی۔

علی العموم مسلمانوں کو اس ترجموں کے سیکھنے اور سمجھنے کی رغبت بھی دلائی جائے۔ علمائے کرام اہل علم کو خاص طور سے ترجموں کے سیکھنے اور پڑھنے کی ضرورت اور اس کی عظمت دل نشین کرنے میں کوئی کمی نہ فرمائیں۔ جہاں ترجمہ کی تعلیم کیلئے ایسے حلقے قائم فرما دیں کہ ہر وقت بسہولت اپنی حالت کے مناسب اور فرصت کے موافق حاصل کر سکے۔

اس وقت تک اردو میں لکھی گئیں دو بڑی تفسیریں (۱) معارف القرآن حضرت مفتی اعظم رحمہ اللہ (۲) معارف القرآن حضرت شیخ الحدیث والے تفسیر مولانا کاندھلوی رحمہ اللہ برصغیر پاک و ہند میں وہ شہرت پائے ہوئے ہیں کہ مدرس قرآن ہو یا کوئی عالم دین ان سے مستغنی نہیں رہ سکتا۔ تاہم ان دونوں ضخیم تفاسیر کو ہر وقت سامنے رکھنا خاصا مشکل کام ہے۔ حدیث کا خصوصی ذوق رکھنے والوں کیلئے تفسیر ابن کثیر کا ساتھ رکھنا ایک اور کڑی منزل تھی یہ درس قرآن پاک و ہند کے ہر علمی حلقے میں قبولیت سے اسی کیلئے سرتاج علماء ہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ کا کام بڑی اور اہم کڑی اس راہ ضرورت میں ہے کہ اسے پاک و ہند کا ہر شخص بلا کسی اختلاف کے قدر سے دیکھے فہم قرآن اور مرادات قرآن پر مطلع ہو سکتا ہے فقہی نقطہ نظر سے قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمہ اللہ کی تفسیر مظہری نقشبندی سلسلہ کے سالکین کیلئے حرف آخر ہے۔

مولانا عبدالقیوم صاحب نے ان تمام تفاسیر پر خاصی محنت کر کے اس حاصل مطالعہ کو عصر حاضر کے عظیم علمی شاہکار تفسیر عثمانی کے ساتھ جمع کر کے یہ "گلدستہ تفاسیر" قوم کے سامنے رکھ دیا ہے جس طرح عبادت کا کام چھ تسبیحوں پر چل رہا ہے اسی طرح اس دور کی یہ خدمت قرآن بھی ان چھ تفسیروں پر چلا ہے۔

راقم الحروف اس گلدستہ کی صرف مہک سے متاثر ہو کر اور حضرت مفتی عبدالستار صاحب کی نظر پسند پر پورا اعتماد کر کے اس خدمت قرآن میں ان چند سطور سے شامل ہو رہا ہے۔

اجازت ہو تو آ کر اس میں شامل ان میں ہو جاؤں   شاید کہ گل تیرے زیر انجم عاشقاں ہو گا

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ اس قرآن کے ان چھ تفسیروں کو ہمیشہ اپنی میز پر رکھیں اور جو سکیں "دارالعلوم اشرفیہ" ملتان سے یہ چھ علمی ذخیرے اپنے پاس منگوا رکھیں اور کبھی کبھی گلدستہ تفاسیر کے مطالعہ میں ان کا حاصل ملاحظہ کریں اور دیکھ لیا کریں اس سے یہ بات آپ پر ضرور کھل جائے گی کہ مؤلف مولانا عبدالقیوم صاحب کس قدر اپنی علمی سعی میں کامیاب ہوئے ہیں۔

آخر میں اللہ رب العزت مؤلف اور اس گلدستہ تفاسیر کے جملہ قارئین کو ان چھ مفسرین کے ساتھ جمع کر سکیں۔

ارے نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

خالد محمود عفی اللہ عنہ

(ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی آف مانچسٹر سابق وارڈن مدرسہ ...)

کلمات مبارکہ

از حضرت اقدس استاذ العلماء مولانا مفتی عبدالستار صاحب مدظلہم

(مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

ہمارے مخلص مہربان جناب الحاج عبدالقیوم صاحب مہاجر مدنی مدظلہ کے دل میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے عجیب شوق سے یہ جذبہ پیدا کیا کہ عامۃ المسلمین کے نفع کے لئے ایک جامع تفسیر ہو جس میں آیات کی مختلف تفسیریں یکجا جمع ہوں اور اس کے علاوہ تفسیر کے متعلق ضروری مضامین بھی آجائیں۔ تاکہ علماء، طلباء و عوام کے لئے قرآن مجید کی آیات کے سمجھنے و تفسیر کو سمجھنا آسان ہو اور متفرق تفاسیر کی ورق گردانی سے بے نیاز ہو جائیں جو چیزیں بہت سے اوراق پڑھنے کے بعد حاصل ہوتی تھیں وہ ایک ہی جگہ با آسانی میسر ہو سکیں۔ اسی جذبہ کے پیش نظر جناب موصوف نے مختلف تفاسیر کو کھنگال کر گلدستہ تفاسیر کے نام سے ایک تفسیری مجموعہ تیار کیا ہے۔ میں نے اس کے بعض اجزاء کو دیکھ کر مفید پایا۔ امید ہے کہ اس کا نفع بدولت علماء، طلباء و عوام الناس سب کو ہی بے حد نفع ہوگا۔ اور قارئین حضرات اس کو بہت پسند فرمائیں گے۔ چونکہ یہ تفسیری مضامین مختلف تفاسیر سے منتخب شدہ ہیں، ممکن ہے کہ کہیں کوئی بات بے ربط یا مخل ہو گئی ہو تو اس جگہ حوالہ کو مد نظر رکھ کر قارئین کرام اصل تفسیر کی طرف رجوع فرما سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے جناب مؤلف صاحب کو، جو امت مسلمہ کے دینی نفع کیلئے بہت فکر اور کوشاں رہتے ہیں۔

چنانچہ اسی فکر کی وجہ سے پہلے بھی ایک اسلامی انسائیکلوپیڈیا دینی دسترخوان کے نام سے مرتب کر چکے ہیں۔ جو کہ تین ضخیم جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ اسی طرح تعمیر انسانیت بھی موصوف کی مرتب شدہ کتاب ہے۔ جو کہ دو ضخیم جلدوں میں شائع ہو کر مقبول عام ہو چکی ہیں۔ اور بندہ خدا سے امید ہے کہ یہ مجموعہ تفسیر بھی موصوف کی دیگر کتب کی طرح بہت نافع اور مفید ثابت ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ موصوف کی اس کاوش کو شرف قبولیت بخش کر اس کے نفع کو عام و تام بنا دیں اور باعث نجات بنا دیں۔

وما ذلک علی اللہ بعزیز۔ [illegible]

فہم قرآن کے شائقین کیلئے قرآنی علوم کا گلدستہ

(حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب مدظلہ العالی شیخ الحدیث دارالعلوم کبیر والا)

بندہ نے گلدستہ تفاسیر مؤلفہ الحاج جناب عبدالقیوم صاحب مہاجر مدنی کو چند مقامات سے دیکھا ماشاء اللہ بہت مفید اور آسان پایا۔ مؤلف دام مجدہ نے اس امر کا التزام فرمایا ہے کہ کئی ایک تفاسیر کو جمع کر کے یکجا کر دیا ہے فہم قرآن کا طالب بہت آسانی سے تھوڑے وقت میں بہت سے اکابر کے علوم سے مستفید ہو جاتا ہے۔ حق تعالیٰ اس تفسیر کو بہت ہی نافع اور مقبول بنائیں۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

فہرست عنوانات

سورۃ المؤمنون تا سورۃ الاحزاب

سورۃ المؤمنون	۴۹	زکوٰۃ کی	۵۳	وحی کے ساتھ حضرت عمرؓ کی موافقت	۵۶
خشوع کا معنی	۴۹	شرمگاہوں کی حفاظت	۵۳	[illegible]	۵۷
نماز میں خشوع	۴۹	[illegible]	۵۳	عبداللہ بن سعد کا واقعہ	۵۷
لغو کی دو آیات	۴۹	ملک یمین سے مراد صرف باندیاں ہیں	۵۳	سب کو موت آئے گی	۵۷
حضور ﷺ کے اخلاق	۴۹	متعہ کی حرمت	۵۳	پھر قیامت میں اٹھائے جاؤ گے	۵۷
کامیابی کی چابی	۴۹	جلق حرام ہے	۵۳	سات آسمان	۵۸
نماز میں داڑھی سے کھیلنا	۵۰	امانت داری اور ایفائے عہد	۵۳	یہ سارا نظام قابو میں ہے	۵۹
لفظ "قد" کا استعمال	۵۰	دو قسم کے عہد	۵۴	آب رسانی کا انتظام	۵۸
فلاح کیا ہے؟	۵۰	سب سے پہلے نماز کا حساب	۵۴	زمین میں پانی کا ذخیرہ	۵۸
[illegible]	۵۱	نمازوں کی حفاظت	۵۴	اللہ چاہے تو پانی ختم ہو جائے	۵۸
[illegible]	۵۱	محبوب عمل	۵۴	باغات اور پھل	۵۹
تمام مومن کسی نہ کسی وقت	۵۱	آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت	۵۵	زیتون کا درخت	۵۹
جنت میں داخل ہوں گے	۵۱	بہترین عمل	۵۵	[illegible]	۵۹
خشوع کے متعلق مختلف اقوال	۵۱	جنت کے وارث	۵۷	زیتون کے فوائد و خصوصیات	۵۹
[illegible]	۵۲	ہر ایک کی دو منزلیں	۵۵	طور سینا	۶۰
شیطان کا حصہ	۵۲	فردوس	۵۵	زیتون کا سالن	۶۰
نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا	۵۲	مہاجرین و انصار	۵۵	حیوانات کے فوائد	۶۰
نفاق والا خشوع	۵۲	[illegible]	۵۵	وسائل نقل و حمل	۶۰
حضرت عبداللہ بن زبیر	۵۲	رحم مادر میں	۵۶	ربط آیات	۶۰
اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نماز	۵۲	مختلف مراحل	۵۶	حضرت نوحؑ کی دعوت اور سرداروں کا جواب	۶۱
[illegible]	۵۲	مراحل حیات	۵۶	سرداروں کا تبصرہ	۶۱
حضور ﷺ کی حضرت انسؓ کو نصیحت	۵۲	انسان پیدائش سے انجام تک	۵۶	بارگاہ الٰہی میں حضرت نوحؑ کی درخواست	۶۱
فضولیات سے پرہیز	۵۲	زندگی کے تغیرات	۵۶	تنور کا مطلب	۶۲
[illegible]	۵۳	روح حقیقی اور روح حیوانی	۵۶	آغاز طوفان	۶۲
لغو کے متعلق اقوال	۵۳	[illegible]	۵۷	کشتی سے برکت کے ساتھ اترنا	۶۲

عنوان	صفحہ
حضرت نوح کی عظمت	۶۳
حضرت ہود یا حضرت صالح کی دعوت	۶۳
قوم کا شبہ	۶۳
دو سوالوں کا فیصلہ	۶۳
بعث بعد الموت کا انکار	۶۳
انکار آخرت	۶۳
پیغمبر پر جھوٹ کی تہمت	۶۳
پیغمبر کی دعا	۶۳
عذاب کی اطلاع	۶۳
قوم کی ہلاکت	۶۴
قوموں کے انجام	۶۴
رسولوں کو جھٹلانے کی سزا	۶۴
فرعون اور اس کے سرداروں کا تکبر	۶۴
ایمان سے انکار کا بہانہ	۶۵
نبی اور کتاب کا مستقل عمل	۶۵
حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۶۵
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش	۶۵
حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ ایک نشانی	۶۵
ربوہ کا مطلب	۶۵
بعض کبار مفسرین کی تردید	۶۵
صحابہ و تابعین کے اقوال	۶۵
اکل حلال اور عمل صالح	۶۶
حضرت داؤد کی کسب حلال اور حدیث	۶۶
انبیاء حلال ہی کھاتے ہیں	۶۶
طیبات سے مراد حلال چیزیں ہیں	۶۶
ایسا کھانا جو غافل نہ کرے	۶۶
عمل صالح	۶۶
قوموں کا اقدام	۶۶
حضور ﷺ کی عظمت	۶۶
حضرت عیسیٰ اور ان کی امت کو خطاب	۶۷
اللہ رب تمہارا ہے	۶۷
اختلاف امت کے سبب	۶۷
پیغمبر کا کام	۶۷
آسمانی کتابوں میں تحریف	۶۷
فرقہ پرستوں کو چھوڑ دیجئے	۶۷
فرقہ پرستوں پر حسرت طاری ہوگی	۶۸
غیب پر ایمان	۶۸
عقل کے کورے	۶۸
مومنین کی شان	۶۸
آیات پر یقین	۶۸
توحید پر ایمان	۶۸
نیک عمل کے باوجود ڈرتے رہنا	۶۸
عمل نیک	۶۹
نیکی میں سبقت کرنا	۶۹
انسان کو اس کی طاقت کے مطابق	۶۹
مکلف بنایا گیا ہے	۶۹
انسان کی اور طرف مشغول ہے	۷۰
عذاب آتے ہی چلانا	۷۰
غزوۂ بدر کا عذاب	۷۰
اپنی غفلت دور کرو	۷۰
پیغمبر کی ذات سے واقف تھے	۷۱
قرآن پر غور نہیں کیا	۷۰
پیغمبر اور کتاب کوئی نئی بات نہ تھی	۷۱
پیغمبر کی صداقت و دیانت بھی سامنے ہے	۷۱
حقیقت خواہش پر نہیں چلا کرتی ہے	۷۱
اگر رب ان کی خواہش پر چلتا تو سب بدل جاتا	۷۱
ہدایت سیدھی ہے	۷۱
آخرت کا انکار کرتے ہیں	۷۲
پیغمبر معاوضہ نہیں مانگتے	۷۲
پیغمبر صراط مستقیم کی طرف بلاتا ہے	۷۲
احسان فراموش اور ناشکرے	۷۲
اللہ کی وحی اور صالحین کا امتحان	۷۲
آخرت کی ضرورت	۷۳
[illegible]	۷۳
رہبانیت و بندگی اور تقلید	۷۳
سب اللہ کے قبضے میں ہے	۷۳
خوف خدا کرو	۷۳
فرمانبرداری	۷۴
اللہ کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا	۷۴
تم کو نہیں جانتا	۷۴
اللہ کے لئے وجود [illegible]	۷۴
اللہ کی شریک سے پاک ہے	۷۵
مشرکین سے دور رہے	۷۵
دوسرے عذاب سے بچنے کی دعا	۷۵
حق کی تائید	۷۵
شیاطین سے بچنے کا طریقہ	۷۶
شیاطین سے حفاظت کی دعا	۷۶
[illegible]	۷۶
موت سے کوئی نہیں بچتا	۷۶
موت کے وقت کافروں کی آرزو	۷۷
[illegible]	۷۷
کل صالح کرنے کو	۷۷
کافروں کی درخواست رد ہو جانی ہے	۷۷
گناہگاروں کی قبریں	۷۷
ظالموں کے عذاب پر تنبیہ	۷۷
[illegible]	۷۷
[illegible]	۷۷
[illegible]	۷۷
کوئی کسی کو نہ پوچھے گا	۷۸
حضور ﷺ کا رشتہ برقرار رہے گا	۷۸
[illegible]	۷۹
حضرت عمر کا حضرت ام کلثوم سے نکاح	۷۸
پہلا اور دوسرا نفخہ	۷۸
قیامت میں تعلق اور قرابت کا نسب کام نہیں	۷۹
[illegible]	۷۹
حضور ﷺ کے والدین کو ثواب ملے گا	۷۹
[illegible]	۷۹
حضور ﷺ کی دعا	۷۹
[illegible]	۷۹

عنوان	صفحہ
دوزخی بار بار پانی مانگیں گے	۷۹
دوزخیوں سے [illegible]	۷۹
مومنین کا طعن اور مذاق	۸۰
جو انسانی اعمال کا وزن ہوگا	۸۰
کیا اللہ تعالیٰ [illegible] ضرورت ہے	۸۰
بخشش کے متعلق حدیث [illegible]	۸۰
مومنین [illegible] کا	۸۱
کافر [illegible] اعمال سے [illegible]	۸۱
اعمال سے [illegible]	۸۱
جنت کے [illegible]	۸۱
قرآن [illegible]	۸۱
مجھے [illegible]	۸۱
[illegible]	۸۱
[illegible]	۸۱
[illegible]	۸۲
[illegible]	۸۲
[illegible]	۸۲
دنیا [illegible]	۸۲
[illegible]	۸۲
مومنین کے صبر کا اجر	۸۳
دنیا کی زندگی بہت مختصر معلوم ہوگی	۸۳
دنیا کی زندگی کم کیوں معلوم ہوگی	۸۳
[illegible]	۸۳
[illegible]	۸۳
اللہ تعالیٰ [illegible]	۸۳
اللہ [illegible]	۸۳
حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا آخری خطبہ	۸۳
[illegible]	۸۳
[illegible]	۸۳
[illegible]	۸۵
[illegible]	۸۵
[illegible]	۸۵

سورۃ النور

عنوان	صفحہ
[illegible]	۸۵
[illegible]	۸۵
[illegible]	۸۵
سورہ نور کے مضامین	۸۶
[illegible]	۸۶
حضرت [illegible] حضرت عائشہ	۸۶
[illegible]	۸۶
[illegible]	۸۶
زنا اور [illegible]	۸۶
[illegible]	۸۷
[illegible]	۸۷
[illegible]	۸۸
[illegible]	۸۸
امام [illegible] شافعیؒ کا مسلک	۸۸
[illegible]	۸۸
[illegible]	۸۸
[illegible]	۸۸
[illegible]	۸۸
[illegible]	۸۹
حضرت عمرؓ کا خطبہ	۸۹
[illegible]	۸۹
حضرت [illegible]	۸۹
[illegible]	۸۹
[illegible]	۸۹
[illegible]	۹۰
[illegible]	۹۰
[illegible]	۹۰
[illegible]	۹۰
[illegible]	۹۰
[illegible]	۹۰
[illegible]	۹۱
[illegible]	۹۱

عنوان	صفحہ
[illegible]	۹۰
[illegible]	۹۲
[illegible]	۹۲
[illegible]	۹۲
[illegible]	۹۳
[illegible]	۹۳
زنا کی تباہ کاریاں	۹۴
[illegible]	۹۴
[illegible]	۹۴
آیت رجم جس کی تلاوت منسوخ ہوئی	۹۴
[illegible]	۹۵
[illegible]	۹۵
[illegible]	۹۵
[illegible]	۹۵
[illegible]	۹۵
[illegible]	۹۵
[illegible]	۹۵
[illegible]	۹۶
[illegible]	۹۶
[illegible]	۹۷
[illegible]	۹۷
[illegible]	۹۷
محصنات کا مطلب	۹۷
حضرت [illegible] کی فضیلت	۹۸
[illegible]	۹۸
[illegible]	۹۸
[illegible]	۹۸
[illegible]	۹۹
[illegible]	۹۹
[illegible]	۹۹
[illegible]	۹۹
[illegible]	۹۹
حضرت سعید بن [illegible] کی گفتگو	۱۰۰

عویمر کے واقعہ کی تفصیل	۱۰۱	الزام تراشی کے فتنہ کے ذمہ داروں کا گروہ	۱۱۰	زبان پر مہر اور مختلف اعضاء کی گواہی	۱۱۶
لعان کیلئے دو شرطیں	۱۰۲	کوڑوں کی سزا	۱۱۰	رتی رتی عمل سامنے آجائے گا	۱۱۷
لعان کا طریقہ	۱۰۳	عبداللہ بن ابی کی حواس باختگی	۱۱۰	بروں کیلئے برے اچھوں کیلئے اچھے	۱۱۷
لعان کے بعد تفریق واجب ہے	۱۰۳	آیت کی تفسیر میں ایک کمزور قول	۱۱۰	حضرت عائشہؓ کی براءت	۱۱۷
لعان سے فسخ نکاح از خود نہیں ہوجاتا؟	۱۰۳	اہل بدر کی فضیلت	۱۱۰	حضور ﷺ کی ازواج جنتی ہیں	۱۱۷
زناکار خاتون اور تہمت تراش مرد کی شرعی سزا	۱۰۳	ایک مسلمان کا طرز معاشرت	۱۱۰	حضرت عائشہؓ کی [illegible] خصوصیتیں	۱۱۸
غیر باپ کو اپنا باپ بتانا حرام ہے	۱۰۵	حضرت ابوایوبؓ کا کمال	۱۱۱	صدیق کی بیٹی صدیقہ	۱۱۸
قانون الٰہی رحمت و فضل ہے	۱۰۵	پاکدامن مسلمان سے بدگمانی جائز نہیں ہے	۱۱۱	حضرت عائشہؓ کی خاص عظمت	۱۱۸
حضرت عائشہؓ پر تہمت کا واقعہ	۱۰۵	ایک اہم اور ضروری تنبیہ	۱۱۱	جبریلؑ کا حضرت عائشہؓ کو سلام	۱۱۸
مفصل واقعہ خود حضرت عائشہؓ کی زبانی	۱۰۶	انسداد فحش کا قرآنی نظام	۱۱۱	تمام ازواج مطہرات پر فضیلت	۱۱۸
سفر کیلئے حضور ﷺ کا معمول	۱۰۶	بغیر ثبوت الزام لگانا غلط ہے	۱۱۲	تمام عورتوں پر حضرت عائشہؓ کی فضیلت	۱۱۹
غزوۂ بنی مصطلق سے واپسی پر میری مشکلات	۱۰۶	ایک اہم تنبیہ	۱۱۲	حضرت عائشہؓ کی بلاغت و فصاحت	۱۱۹
میرا ہار کھو جانا	۱۰۶	اللہ نے فضل سے بچالیا	۱۱۲	چار شخصیتوں کی براءت	۱۱۹
حضرت صفوان بن معطلؓ کے ساتھ	۱۰۶	جرم کی سنگینی	۱۱۲	کسی کے ہاں جانے کے آداب	۱۱۹
قافلہ کے ساتھ شمولیت	۱۰۶	تمام نیکیوں کا مدار	۱۱۲	استیناس کا مطلب	۱۱۹
واپسی پر میری علالت	۱۰۶	تہمت کی بات سنتے ہی انکار کیوں نہ کیا	۱۱۳	حضور ﷺ کی تحیت	۱۱۹
حضور ﷺ کے التفات میں کمی	۱۰۶	حضرت صدیق اکبرؓ کی بیٹی کیلئے	۱۱۳	سلام کے بغیر داخلہ کی اجازت نہ دو	۱۲۰
تہمت زنا کی خبر	۱۰۶	ایسی بات کیوں کی گئی؟	۱۱۳	جاہلیت کا طریقہ	۱۲۰
والدین کے گھر جا کر رات بھر روتے رہنا	۱۰۷	یہ بہت بڑا بہتان تھا	۱۱۳	اپنے گھر میں بھی اجازت لے کر داخل ہو	۱۲۱
حضور ﷺ کا متعلقین سے تحقیق کرنا	۱۰۷	خبردار! آئندہ ایسا نہ ہو	۱۱۳	اجازت لیتے وقت اپنا نام بتائے	۱۲۱
پورے شہر میں بہتان تراشوں کی تردید میں	۱۰۷	اللہ کی طرف سے راہنمائی	۱۱۳	ایک برا طریقہ	۱۲۱
حضور ﷺ کا خطاب	۱۰۷	بدکاری کی خبروں کا چرچا کرنے والے	۱۱۳	بہر حال دوسرے کے گھر میں بلا اجازت	۱۲۲
میرا رات دن روتے رہنا	۱۰۷	اللہ جانتا ہے کس کا کتنا جرم ہے	۱۱۳	داخل ہونا جائز نہیں	۱۲۲
حضور ﷺ کی تسلی	۱۰۸	اللہ کی مہربانی سے فتنہ ختم ہوا	۱۱۴	اجازت نہ ملے تو لوٹ آؤ	۱۲۲
حضور ﷺ کے سامنے میرا بیان	۱۰۸	شیطانی چالوں سے ہوشیار رہو	۱۱۴	تین مرتبہ مانگنے سے اجازت نہ ملے تو لوٹ آؤ	۱۲۲
مجھے اپنی براءت کا یقین تھا	۱۰۸	اللہ نے شیطان کو ناکام کر دیا	۱۱۴	کسی کے گھر جھانکنا منع ہے	۱۲۳
وحی اتر آئی	۱۰۸	احسان و مروت کی تعلیم	۱۱۵	جو کچھ کرتے ہو اللہ جانتا ہے	۱۲۳
خوشخبری	۱۰۸	حضرت صدیقؓ کو اور حضرت مسطحؓ کا وظیفہ	۱۱۵	غیر رہائشی مکانات کا مسئلہ	۱۲۳
حضرت صدیقہؓ کی چند خصوصیات	۱۰۸	پاکدامن خواتین پر تہمت گناہ کبیرہ ہے	۱۱۶	بدنظری حرام ہے	۱۲۴
افک کا معنی اور مطلب	۱۰۹	ازواج مطہرات میں سے کسی	۱۱۶	اچانک نظر پڑنا	۱۲۵
طوفان اٹھانے والے	۱۰۹	پر تہمت لگانا کفر ہے	۱۱۶	نابینا سے بھی پردہ ضروری ہے	۱۲۵
حضرت عائشہؓ کا حسن خلق و مروت	۱۰۹	قیامت کے دن مجرموں کی رسوائی	۱۱۶	دیور موت ہے	۱۲۵
الزام سے متاثر شخصیات کیلئے تسلی	۱۰۹	مومن کی پردہ پوشی اور کافر کی رسوائی	۱۱۶	عورت کا خوشبو لگا کر مسجد آنا	۱۲۵

غیر جگہ زینت ظاہر کرنا	۱۲۵	حفاظت عصمت کا نسخہ	۱۳۳	مومن کے دل کا نور	۱۴۲
خوشبو راستہ کی ایک طرف ہو کر چلنا	۱۲۵	لونڈیوں اور غلاموں کا نکاح	۱۳۴	حضور ﷺ کا نور	۱۴۲
انسداد فحش اور حفاظت عصمت کا ایک اہم باب	۱۲۵	[illegible] کی [illegible]	۱۳۴	مہر نبوت	۱۴۳
[illegible] سے بچو	۱۲۶	[illegible] کا حکم	۱۳۴	[illegible]	۱۴۳
[illegible] کا [illegible] ہے	۱۲۶	نکاح میری سنت ہے	۱۳۵	[illegible]	۱۴۳
زینت کو ظاہر کرنا	۱۲۷	[illegible]	۱۳۵	[illegible]	۱۴۳
عورت سر تا پا پردے کی چیز ہے	۱۲۷	بعض صحابہ کے [illegible]	۱۳۵	حضرت عباس کے مسلمان [illegible]	۱۴۳
ضرورت / مجبوری کا حکم	۱۲۷	اس امت کے سب سے [illegible] آدمی	۱۳۵	[illegible] کا خاص سبب	۱۴۳
[illegible]	۱۲۷	حضرت قاضی ثناء اللہ کی تحقیق	۱۳۵	فرشتے جھولا جھلاتے تھے	۱۴۳
چہرہ کا کھولنا جائز نہیں ہے	۱۲۷	[illegible]	۱۳۶	حضرت حلیمہ کی [illegible]	۱۴۳
[illegible] چھپانے کی [illegible]	۱۲۷	[illegible] کا نقصان	۱۳۶	حضور ﷺ کا سب سے پہلا کلام	۱۴۳
[illegible] کا حکم	۱۲۹	غلام اور باندیوں کے نکاح کے [illegible]	۱۳۶	بادل کا سایہ	۱۴۳
خاوند کا حکم	۱۲۸	قرآن کے نکاح میں [illegible]	۱۳۶	حضور ﷺ کی [illegible]	۱۴۳
[illegible]	۱۲۸	[illegible]	۱۳۷	[illegible]	۱۴۳
خوشبو لگا کر [illegible]	۱۲۸	نکاح کے [illegible] تلاش کرو	۱۳۷	بت اوندھے [illegible]	۱۴۴
[illegible]	۱۲۸	[illegible]	۱۳۷	[illegible]	۱۴۴
آنکھوں اور ہاتھوں کا زنا	۱۲۹	غلام اور لونڈی کی آزادی	۱۳۷	شق صدر	۱۴۴
اگر شوہر [illegible]	۱۲۹	[illegible] کی آزادی	۱۳۸	حضور ﷺ کی برکت سے [illegible]	۱۴۴
عورت کا عورت کی زینت کو دیکھنا	۱۲۹	[illegible]	۱۳۸	راہب نے حضور ﷺ کو پہچان لیا	۱۴۴
[illegible] کے احکام	۱۳۰	جدید [illegible]	۱۳۸	راہب مسلمان ہو گیا	۱۴۵
[illegible]	۱۳۰	اور قرآن کا [illegible]	۱۳۸	فرشتے سایہ کرتے تھے	۱۴۵
[illegible]	۱۳۱	غلاموں کی آزادی میں [illegible]	۱۳۸	[illegible] کی توجیہ	۱۴۵
عورت عورت سے قرآن سیکھے	۱۳۱	[illegible]	۱۳۹	حضرت ابن عمر کا قول	۱۴۵
خوشبو لگا کر [illegible]	۱۳۲	مجبور [illegible] جرم ہے	۱۳۹	محمد بن کعب کا قول	۱۴۵
[illegible] توبہ کرو	۱۳۲	قرآن کا بیان [illegible]	۱۳۹	[illegible] ظاہر ہونے لگے	۱۴۵
حضور ﷺ کا [illegible] استغفار	۱۳۲	اللہ [illegible] جہاں کا نور ہے	۱۳۹	نور علی نور [illegible]	۱۴۵
[illegible]	۱۳۲	طائف میں حضور ﷺ کی دعا	۱۳۹	حضرت ابی بن کعب کی تفسیر	۱۴۵
نکاح کرنے کا مسنون طریقہ	۱۳۳	نور کا مطلب	۱۴۰	حضرت عبداللہ بن عباس کا قول	۱۴۶
نکاح واجب ہے یا سنت ہے [illegible]	۱۳۳	[illegible] کا مثل	۱۴۰	صوفی کا قول	۱۴۶
حالات میں حکم مختلف ہے	۱۳۳	[illegible]	۱۴۱	حسن اور ابن زید کا قول	۱۴۶
تین آدمیوں کی اللہ مدد فرماتا ہے	۱۳۳	روحوں کی چار قسمیں	۱۴۱	بعض [illegible] کا قول	۱۴۶
ایک بے سر و سامان آدمی کا نکاح	۱۳۳	[illegible]	۱۴۱	[illegible]	۱۴۶
اسلام میں سب سے پہلی [illegible]	۱۳۳	[illegible] کی برکات	۱۴۲	حضرت مجدد الف ثانی کی تشریح	۱۴۷

ذات اور صفات	۱۴۸	منافق ظلمت میں چلاتے ہیں	۱۵۷	نادار گھر	۱۶۵
ایک جیسی اشیاء	۱۴۸	سچے مسلمان کا کام	۱۵۷	بزرگ خواتین کا مسئلہ	۱۶۶
اولیاء کی نور تشبیہ	۱۴۸	کامیاب کون ہوگا؟	۱۵۷	عورتوں کیلئے اظہار زینت ممنوع ہے	۱۶۶
ہر نبی کے ساتھ نور	۱۴۸	دینی سنت کا محبوب اللہ	۱۵۷	قبیلہ بارہ بھی اللہ سے کچھ تحفہ بنا ہیں	۱۶۶
نور کے برتن	۱۴۹	منافقوں کی جھوٹی قسمیں	۱۵۸	معذوروں کیلئے فرض ہاں اللہ سے دعوت کا طریقہ	۱۶۶
قرآنی تمثیلات	۱۴۹	امت محمدیہ کی رہنمائی پوری کرو	۱۵۸	دوسروں کا گھر اپنا گھر ہے	۱۶۷
مسجدوں کی تعمیر و تعظیم	۱۴۹	امت محمدیہ کے ثمرات	۱۵۸	بغیر اجازت	۱۶۷
محلوں کی ہر گلی میں مسجد بنانا	۱۵۰	دو خلافت کی وضاحت	۱۵۹	دوسروں سے بلا اجازت کھانا جائز ہے	۱۶۷
اللہ کے گھر کا احترام	۱۵۰	چار خلفاء	۱۵۹	اہل بیت کو کھانے سے برکت ہوتی ہے	۱۶۸
بدبو کے ساتھ مسجد میں نہ آئے	۱۵۰	خلفائے راشدین سے ترقی ہونے کی پیشگی	۱۵۹	کھانا ہے تو اپنے گھر سے کھا سکتا ہے	۱۶۹
مسجدوں کی ترتیب و آرائش اور زینت	۱۵۰	حضرت عبداللہ بن سلام کو خطاب	۱۶۰	سلام کا طریقہ	۱۶۹
فضائل مساجد	۱۵۰	حضرت علیؓ کا خطاب	۱۶۰	خالی گھر پر سلام کا طریقہ	۱۶۹
مساجد کے چند آداب	۱۵۱	دور خلافت میں دعوے مالی بھی ہوا	۱۶۰	مسلمان کے حقوق	۱۶۹
وہ مقامات جو مساجد کے حکم میں ہیں	۱۵۱	عہد راشدین کی فتوحات کی ترقی بہت ہے	۱۶۱	محبت کا حق	۱۶۹
وہ کام جو مسجد میں ناجائز ہیں	۱۵۱	قاضی کو شرعی فیصلے	۱۶۱	سوار پیدل کو سلام کرے	۱۶۹
مسجد میں سونے کی نوعیت	۱۵۲	شانی دور حکمت	۱۶۱	ایک کا سلام جماعت کا سلام ہے	۱۶۹
عورتوں کا مسجد میں آنا	۱۵۲	حضرت علیؓ نے فرمایا خلفاء حق کے گئے تھے	۱۶۱	رخصت ہونے کی اجازت	۱۶۹
تجارت کی تاکید	۱۵۲	صحابہ کی کتاب سے محبت	۱۶۱	حضور ﷺ سے جانے کی اجازت لیں	۱۶۹
اللہ کے بندے	۱۵۲	کسریٰ کا خاتمہ	۱۶۲	اذان کا سننا رخصت کا طریقہ	۱۶۹
بازار والوں کی فضیلت	۱۵۲	امن و چین کا دور	۱۶۲	حضور ﷺ کے طلب کرنے پر حاضر ہونا فرض ہو جاتا ہے	۱۷۰
محمود حالت کے دکاندار	۱۵۳	اصحاب کی تصدیق اور اجماعی ترجیح	۱۶۲		
عورتوں کی نماز گھر میں بہتر ہے	۱۵۳	خلافت کے تیس سال	۱۶۳	ادب تعظیم کا احسان	۱۷۰
قیامت کا دن	۱۵۳	فتوحات اور ترقی کا ایک لمبا دور	۱۶۳	حضور ﷺ کی مجلس سے اجازت لے کر جانا	۱۷۰
فریب خوردہ لوگ	۱۵۳	بارہ خلفاء قریش سے ہوں گے	۱۶۳	بیہودہ باتوں کی گستاخیاں	۱۷۰
تاریکی میں پڑے ہوئے (کافر)	۱۵۳	ناشکری کرنے والے	۱۶۳	نبی کریم ﷺ کی مجلس کے خصوصی	۱۷۰
پرندے قدرت کی نشانی ہیں	۱۵۴	تین اوقات	۱۶۳	ادب و احترام کے آداب و احکام	۱۷۰
ہر مخلوق اپنا وظیفہ پورا کر رہی ہے	۱۵۴	بالغ ہونے تک	۱۶۴	منافقین کی گستاخیاں	۱۷۱
رات دن کا نظام	۱۵۵	بچے کب اجازت لیں	۱۶۴	حکم عدولی کرنے والوں کو عذاب سے ڈرنا چاہئے	۱۷۱
آنکھوں والو عبرت حاصل کرو	۱۵۵	حقوق بندوں کا طریقہ	۱۶۴	اللہ تعالیٰ سے کوئی کام چھپا نہیں	۱۷۱
مخلوقات کی مختلف جنسیں	۱۵۶	مرد اور عورتوں کی خدمت	۱۶۴	عورتوں کو سورۂ نور سکھاؤ	۱۷۱
واضح نشانیاں موجود ہیں	۱۵۶	مسئلہ استیذان کا حکم	۱۶۴	**سورۃ الفرقان**	۱۷۲
منافقین کا رویہ	۱۵۶	حضرت سلمانؓ فارسی کی زوجہ کا قول	۱۶۵	حق و باطل کا فیصلہ کرنے والی کتاب	۱۷۲
دل بیمار ہیں	۱۵۷	کھانا اکٹھے یا الگ الگ کھانے کا مسئلہ	۱۶۵	قرآن کی فضیلت	۱۷۲

برکت کا مطلب	۱۷۳	جو معبود بت کی پوجا کرتے تھے ان کا عذاب	۱۷۹	قوم نوح کا کردار	۱۸۷
قرآن کو فرقان کیوں فرمایا	۱۷۳	تقلید جاہلانہ	۱۸۰	کنویں والی قوم	۱۸۷
کامل و اکمل بندہ	۱۷۳	مشرکوں کے سب سہارے ختم ہو جائیں گے	۱۸۰	[illegible]	۱۸۸
قرآن کا پیغام عالمگیر ہے	۱۷۳	کافروں کے اعتراض کی تردید	۱۸۰	اوندھی بستی میں بسنے والی قوم	۱۸۸
مملکت ربانی کا دعوہ	۱۷۳	مخلوق کا امتحان ہے	۱۸۰	ہجر قرآن	۱۸۸
حکومت میں کوئی خدا کا شریک نہیں ہے	۱۷۳	شرکیہ ذہنیت کا اثر	۱۸۰	قرین کا مطلب	۱۸۸
تخلیق شئ سے پہلے ہر چیز کی مقداریں متعین	۱۷۳	تکبر والوں کا حشر	۱۸۰	قوم لوط کی بستیاں	۱۸۸
نظم کائنات کی انتہاء	۱۷۳	منکر تکبر کے مرض میں ہیں	۱۸۱	عبرت آموزی میں رکاوٹ	۱۸۹
جھوٹے معبودوں کی عاجزی	۱۷۳	گمراہوں پر کیسا وقت آرہا ہے	۱۸۱	استہزاء بازی	۱۸۹
کافروں کی بے سروپا تہمت	۱۷۳	مومنوں کی پہچان کا اعزاز	۱۸۲	عذاب آنکھیں کھول دے گا	۱۸۹
قرآن کی صداقت کا اعلان اس سے جو عالم ہے	۱۷۵	غرور خاک ہو جائے گا	۱۸۲	خواہش نفس کے بندے	۱۸۹
کافروں کی مسخری	۱۷۵	حجراً محجوراً	۱۸۲	چوپایوں سے بدتر انسان	۱۸۹
قرآن تو بہ کرنے والوں کا رہنما ہے	۱۷۵	اہل جنت کے مزے	۱۸۲	چوپایوں کا حال	۱۹۰
اللہ کی بخشش اور مہربانی	۱۷۵	جنت دوزخ میں قیلولہ کا وقت	۱۸۲	دھوپ اور سائے کا نظام	۱۹۰
حضور ﷺ پر کافروں کی چہ میگوئیاں	۱۷۵	اللہ تعالیٰ کا نزول اجلال	۱۸۳	حضرت قاضی ثناء اللہ کی تحقیق	۱۹۰
کافروں کی تہمتیں بے بنیاد ہیں	۱۷۵	صرف اللہ کی بادشاہی ہوگی	۱۸۳	رات اور دن کا آنا	۱۹۱
کافروں کا ایک بیہودہ خیال	۱۷۶	قیامت کے دن کی سختی	۱۸۳	حسن تقسیم	۱۹۱
دیکھو کافروں کی گمراہی	۱۷۶	کافروں کی بے جا حسرت	۱۸۳	مردہ زمین کی زندگی کا انتظام	۱۹۱
اللہ سب کچھ کر سکتا ہے مگر منکرین کو یقین نہیں	۱۷۶	عقبہ کا انجام	۱۸۴	طہور کا معنی	۱۹۲
حضور ﷺ کی قدر و بلندی	۱۷۶	گمراہوں کی دوستی کا انجام	۱۸۴	نیند سے بیدار ہو کر پہلے ہاتھ دھوئے	۱۹۲
کافروں کا اصل مقصد شرارت ہے	۱۷۷	صرف مومنین کی دوستی کام آئے گی	۱۸۴	گندہ پانی	۱۹۲
شرارت پسندوں کا عذاب	۱۷۷	نیک و بد ساتھی کی مثال	۱۸۵	مستعمل شدہ پانی	۱۹۲
حضرت ربیعؒ کا قول اثر	۱۷۷	بد بخت قوم	۱۸۵	[illegible]	۱۹۲
دوزخ کی وحشت	۱۷۷	قرآن سے دشمنی کی صورتیں	۱۸۵	میت کا غسل	۱۹۳
دوزخ میں مجرموں کی چیخیں	۱۷۷	ہر نبی کے دشمن ہوتے ہیں	۱۸۵	بارش سے زمین کو پاک کرنا	۱۹۳
دوزخ کی تنگی	۱۷۷	اللہ آپ ﷺ کی مدد کرے گا	۱۸۵	آب پاشی کا نظام	۱۹۳
لوہے کے ستونوں میں باندھے جائیں گے	۱۷۸	دشمنوں کا اعتراض	۱۸۶	ناشکرے لوگ	۱۹۳
سب سے پہلے ابلیس جہنم میں جائے گا	۱۷۸	قرآن پاک کی تنزیل	۱۸۶	بادل مسخر ہیں	۱۹۳
مومنوں کا انعام	۱۷۸	قرآن کو تھوڑا تھوڑا نازل کرنے کی حکمتیں	۱۸۶	بارش ہر سال یکساں ہوتی ہے	۱۹۳
اللہ نے اپنی مہربانی سے وعدہ کر لیا	۱۷۸	قرآن مثالی جواب دیتا ہے	۱۸۶	آپ ﷺ تمام دنیا کے منذر ہیں	۱۹۳
میدان حشر میں جھوٹے معبودوں سے سوال	۱۷۹	قرآن سے ہٹنے والوں کا انجام	۱۸۶	کافروں سے جہاد کرنے کا حکم	۱۹۳
معبودوں کا عابدوں سے اظہار برأت	۱۷۹	تین طرح کے لوگوں کو جمع کیا جائے گا	۱۸۶	ختم نبوت کی حکمت	۱۹۴
اصل معبودوں کو سوال پر تعجب ہوگا	[illegible]	قوم فرعون کا حق سے انکار	۱۸۷	کافروں کی طرف سے تحقیر	۱۹۴

بچھو کو دوبارہ آنے سے روکو	۱۹۴	اپنے گھروں پر بھروسہ نہ کرو	۲۱۳	اللہ بے نیاز ہے عبادت کا محتاج نہیں	۲۲۰
بچھو اور گھاس پانی والی مخلوق	۱۹۵	جہنم کے گڑھے	۲۱۳	تکذیب حق کی سزا ملنے والی ہے	۲۲۰
خدا کی قدرت کا عظیم کرشمہ	۱۹۵	جہنمیوں کی آہ و زاری	۲۱۳	سورۃ الفرقان کے آخری رکوع کا خلاصہ	۲۲۱
عجیب فکر انگیز بات سائنسدانوں کی پریشانی	۱۹۶	خوشی میں مبالغہ	۲۱۳	انسان کا مقصد زندگی کیا ہے؟	۲۲۱
جبرئیل کا کام	۱۹۶	صحابہ کرام کے نماز پڑھنے کا مقصد	۲۱۳	رحمان کے بندوں کی چال	۲۲۱
رسالت کا اجر	۱۹۶	[illegible]	۲۱۳	رحمن کے بندوں کا قول	۲۲۲
حق کے داعی کے مخالفین حضرات بھی	۱۹۷	[illegible]	۲۱۳	[illegible] کی برکات اور ثواب	۲۲۲
اللہ کی قدر جاننے والے	۱۹۷	سب سے بڑا گناہ	۲۱۴	رحمن کے بندوں کی [illegible]	۲۲۳
بے قدرت سے اوپر	۱۹۸	توبہ قلب کا مقام	۲۱۴	رحمن کے بندوں کی رات کی عبادت	۲۲۵
محدود نظام گاہ ہے	۱۹۸	توبہ کا فائدہ	۲۱۴	آیات کے مطالب [illegible]	۲۲۵
جہان کے نظریے	۱۹۸	[illegible] کی عبادت	۲۱۵	رحمن کے بندوں کی [illegible]	۲۲۶
موسموں کی تبدیلی کا نظام	۱۹۸	حضرت داؤد کا خواب	۲۱۵	[illegible]	۲۲۶
تفسیر قرآن میں سائنسی نظریات	۱۹۸	ایک صاحب کی توبہ	۲۱۵	بندہ [illegible]	۲۲۶
[illegible] مخالفت کا نتیجہ	۱۹۹	اچھی صحبت سے [illegible] ایمان و عمل	۲۱۵	[illegible]	۲۲۶
سائنسدانوں کی تحقیق کی تائید	۱۹۹	[illegible] لطیفہ	۲۱۵	رحمن کے بندوں کی دعا	۲۲۷
قلعہ اول	۱۹۹	برائیاں نیکیوں میں [illegible]	۲۱۶	**سورۃ الشعراء**	۲۲۷
علامات الہی کو [illegible]	۱۹۹	[illegible] کے [illegible]	۲۱۶	دور نزول	۲۲۷
علم نفسیات کی تاریخ	۱۹۹	ایک بوڑھے گنہگار کا قصہ	۲۱۶	[illegible] حضور ﷺ کی دل سوزی	۲۲۸
ابو ریحان البیرونی کی تحقیقات	۱۹۹	ایک صاحب کی توبہ	۲۱۶	[illegible]	۲۲۸
رصدگاہ کی ایجاد	۱۹۹	سفیان ثوری کی توبہ	۲۱۶	[illegible] علوم [illegible]	۲۲۸
قرآنی حکم	۱۹۹	حضرت [illegible]	۲۱۷	[illegible]	۲۲۸
قلب انسان کے [illegible]	۱۹۹	کعبہ [illegible]	۲۱۷	[illegible]	۲۲۹
کلام الٰہی کی برکات کا پیغام	۲۰۰	[illegible]	۲۱۷	تکذیب [illegible] سزا ملنے والی ہے	۲۲۹
آیات کا پیغام	۲۰۰	گناہ کبیرہ	۲۱۷	[illegible]	۲۳۰
[illegible] تذکرہ	۲۰۰	[illegible]	۲۱۷	قدرت الٰہی	۲۳۰
حضرت عمرؓ کی فراست	۲۰۰	جھوٹ کی مجلسوں سے پرہیز	۲۱۸	[illegible]	۲۳۰
بدلتے حالات کا سبق	۲۰۱	غور و فکر کی عادت	۲۱۸	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ [illegible]	۲۳۰
اللہ کے سچے بندے	۲۰۱	[illegible]	۲۱۸	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا [illegible]	۲۳۱
حقیقی بندوں کی خصوصی صفات و علامات	۲۰۱	نیکی کی [illegible]	۲۰۹	حضرت موسیٰ علیہ السلام سے [illegible] تسلی	۲۳۱
با ادب با نصیب	۲۰۲	مومنین [illegible]	۲۱۹	[illegible]	۲۳۱
رات کی عبادت گزاری	۲۰۲	جنت کے درجات	۲۱۹	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعون کو دعوت	۲۳۱
رات کی عبادت کی فضیلت	۲۰۲	جنت کے انعامات	۲۱۹	فرعون کا جواب	۲۳۲
خوف آخرت	۲۰۳	سلامتی کے تحفے	۲۲۰	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا [illegible]	۲۳۲

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق میں	۲۲۴	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی	۲۳۰	قوم عاد کی امارت پرستی	۲۳۷
لفظ خطاب کا مطلب	۲۲۴	دعوت ابراہیمی	۲۳۰	کبوتر بازی	۲۳۷
[illegible] نبوت	۲۲۴	قوم کا جواب	۲۳۰	عزت والا کام	۲۳۷
فرعون کے سب سے [illegible] کا تجربہ	۲۲۴	حضرت ابراہیم کا سوال	۲۳۰	بلا ضرورت عمارت بنانا مذموم ہے	۲۳۷
رب العالمین کے متعلق فرعون کا سوال	۲۲۵	قوم کا جواب	۲۳۱	ایک انصاری صحابی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم	۲۳۷
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جواب	۲۲۵	حضرت ابراہیم کا اعلان جنگ	۲۳۱	سے ناراضگی	۲۳۷
فرعون کی چالاکی	۲۲۵	اللہ تعالیٰ ہی خالق [illegible] ہے	۲۳۱	[illegible]	۲۳۸
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دوسرا خطاب	۲۲۵	بیماری، شفاء اور موت کا مالک اللہ ہی ہے	۲۳۲	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل	۲۳۸
فرعون کا دوسرا اعتراض	۲۲۶	عصمت اور بے گناہی کا فرق	۲۳۲	کمزوروں پر ظلم سے باز آؤ	۲۳۸
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دلیل	۲۲۶	مقام عصمت کی وضاحت	۲۳۲	جبر نہ کرو	۲۳۸
اور ناقابل انکار دلیل	۲۲۶	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ	۲۳۳	اپنے انجام کو سوچو	۲۳۸
فرعون کی دہشت گردی	۲۲۶	حضرت ابراہیم کی دعاء	۲۳۳	قوم والوں کی بے حسی	۲۳۸
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور معجزہ	۲۲۶	حضرت ابراہیم کا والد کے لیے استغفار	۲۳۳	حضرت صالح علیہ السلام کی تبلیغ	۲۳۹
فرعون کی پسپائی	۲۲۷	پاک دل	۲۳۳	عوام سے خطاب	۲۳۹
فرعون جادوگروں کا سہارا لیتا ہے	۲۲۷	کافروں اور مومنوں کی رسوائی	۲۳۳	سرداروں کی بے پرواہی	۲۳۹
فرعون کے جادوگر دربار کے حضور	۲۲۷	شرک اور شک سے پاک دل	۲۳۳	حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی	۲۳۹
جادوگروں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چیلنج	۲۲۷	کافر گمراہی کا خود اعتراف کریں گے	۲۳۳	اونٹنی کے ساتھ ظلم	۲۳۹
جادوگروں نے فرعون کی عزت کا سہارا لیا	۲۲۸	[illegible]	۲۳۳	قوم لوط کی بدکاری	۲۴۰
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح	۲۲۸	جنت اور دوزخ کا نظارہ	۲۳۳	فطرت کی خلاف ورزی	۲۴۰
فرعون کی سیاسی چال بازی	۲۲۸	زمینی معبود کہاں ہیں	۲۳۳	غیر فطری طریقہ اپنی بیوی سے بھی حرام ہے	۲۴۱
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ	۲۲۸	[illegible]	۲۳۴	قوم والوں کی دھمکی	۲۴۰
جادوگروں کے ایمان کی پختگی	۲۲۸	کافر گمراہی دوستی بھی کام نہ آئے گی	۲۳۵	حضرت لوط علیہ السلام کی استقامت	۲۴۱
ہجرت کا حکم	۲۲۹	کافروں کی آرزو حسرت	۲۳۵	حضرت لوط علیہ السلام کی دعاء	۲۴۱
تعاقب کی تیاری	۲۲۹	قصہ ابراہیم کا سبق	۲۳۵	حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی	۲۴۱
فرعون کے دعوے	۲۲۹	حضرت نوح کی دعوت	۲۳۵	عذاب کی صورت	۲۴۱
فرعونیوں کی بدبختی	۲۲۹	ایک پیغمبر کا انکار سب کا انکار ہے	۲۳۵	لواطت کی سزا	۲۴۱
بنی اسرائیل کو مصر کا وارث بنا دیا	۲۲۹	پیغمبر بے لوث ہوتے ہیں	۲۳۵	مدین والے	۲۴۲
دریائے قلزم کے کنارے پر	۲۲۹	دعوت پر اجرت نہ لینے کا حکم	۲۳۶	حضرت شعیب کی تبلیغ	۲۴۲
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اطمینان قلب	۲۲۹	قوم کے سرداروں کا اعتراض	۲۳۶	ناپ تول میں کمی	۲۴۲
عصائے موسیٰ علیہ السلام سے پانی میں	۲۳۰	قوم نوح کا [illegible]	۲۳۶	قوم کا جواب	۲۴۳
راستے بن گئے	۲۳۰	غریبوں کو دھتکارا نہیں جا سکتا	۲۳۶	حضرت شعیب کی وضاحت	۲۴۳
فرعون اور اس کے لشکر کی غرقابی	۲۳۰	قوم والوں کی دھمکی	۲۳۶	زلزلے اور آگ کا عذاب	۲۴۳
حق کی کامیابی کی دلیل	۲۳۰	حضرت نوح کی دعاء	۲۳۶	خدا کا قہر اچانک اور بے خبری میں آتا ہے	۲۴۳

قوم کو قرآن	۲۴۳
[illegible]	۲۴۴
حضور ﷺ [illegible]	۲۴۴
حضور ﷺ [illegible]	۲۴۴
آپ [illegible]	۲۴۴
[illegible]	۲۴۴
نماز میں [illegible]	۲۴۵
[illegible]	۲۴۵
[illegible]	۲۴۵
مضامین قرآن کا اصل	۲۴۵
طالب [illegible]	۲۴۵
منکرین [illegible] ہو گئے	۲۴۶
[illegible]	۲۴۶
اللہ تعالیٰ کا قانون مہلت	۲۴۶
[illegible] قرآن	۲۴۶
[illegible]	۲۴۶
[illegible]	۲۴۶
[illegible]	۲۴۷
قرآن کریم شیطان [illegible]	۲۴۷
شیاطین [illegible]	۲۴۷
[illegible]	۲۴۷
[illegible]	۲۴۸
حضور ﷺ [illegible]	۲۴۸
[illegible]	۲۴۸
[illegible]	۲۴۸
الہام [illegible]	۲۴۸
[illegible]	۲۴۸
حضور ﷺ [illegible]	۲۴۹
[illegible]	۲۴۹
اللہ [illegible]	۲۵۰
حضور ﷺ [illegible]	۲۵۰
حضور ﷺ [illegible]	۲۵۰
[illegible] قرآن [illegible]	۲۵۱

شیاطین [illegible]	۲۵۱
[illegible]	۲۵۱
[illegible]	۲۵۲
[illegible]	۲۵۲
[illegible]	۲۵۲
[illegible]	۲۵۳
[illegible]	۲۵۳
[illegible]	۲۵۳
[illegible]	۲۵۳
[illegible]	۲۵۳
[illegible]	۲۵۳
[illegible]	۲۵۳
[illegible]	۲۵۴
[illegible]	۲۵۴
[illegible]	۲۵۴
[illegible]	۲۵۴
[illegible]	۲۵۴
[illegible]	۲۵۵
[illegible]	۲۵۵
[illegible]	۲۵۵
[illegible]	۲۵۵
[illegible]	۲۵۵
[illegible]	۲۵۶
[illegible]	۲۵۶
حضور ﷺ [illegible]	۲۵۶
[illegible]	۲۵۶
[illegible]	۲۵۶
[illegible]	۲۵۷
[illegible]	۲۵۷
سورۃ النمل	۲۵۸
[illegible]	۲۵۸
[illegible]	۲۵۸
[illegible]	۲۵۸

[illegible]	۲۵۹
[illegible]	۲۵۹
[illegible]	۲۵۹
[illegible]	۲۵۹
[illegible]	۲۵۹
[illegible]	۲۵۹
[illegible]	۲۶۰
[illegible]	۲۶۰
[illegible]	۲۶۰
[illegible]	۲۶۱
[illegible]	۲۶۱
[illegible]	۲۶۱
[illegible]	۲۶۲
[illegible]	۲۶۲
[illegible]	۲۶۲
[illegible]	۲۶۳
[illegible]	۲۶۳
[illegible]	۲۶۳
[illegible]	۲۶۳
[illegible]	۲۶۴
حضرت [illegible] حضور ﷺ [illegible]	۲۶۴
[illegible]	۲۶۴
حضور ﷺ [illegible]	۲۶۵
[illegible]	۲۶۵
[illegible]	۲۶۵
[illegible]	۲۶۵
[illegible]	۲۶۶
[illegible]	۲۶۶
[illegible]	۲۶۶
[illegible]	۲۶۶
[illegible]	۲۶۶

عنوان	صفحہ
حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر	۲۶۷
حضرت سلیمان کی حکومت	۲۶۷
چیونٹیوں کی وادی پر گزر	۲۶۸
حضرت سلیمان کے لشکری انتظامات	۲۶۸
[illegible] سے حضرت سلیمان کا گزر	۲۶۸
چیونٹی کا اعلان	۲۶۸
چیونٹیوں کی سوسائٹی کا نظام	۲۶۸
حیوانوں میں بھی ایک طرح کی عقل موجود ہے	۲۶۹
چیونٹی کا انداز خطاب	۲۶۹
حضرت سلیمان اور ان کے لشکر	۲۶۹
کے متعلق چیونٹی کا حسن ظن	۲۶۹
غلبہ مسرت کا قرینہ	۲۶۹
حضرت سلیمان کا تبسم اور خوشی	۲۶۹
انبیاء کی ہنسی	۲۷۰
توفیق شکر کی دعا	۲۷۰
[illegible] قبولیت کی دعا	۲۷۰
ہد ہد کی غیر حاضری	۲۷۰
حاکم کو اپنی رعیت کی اور سلطان کو اپنے خادموں اور ملازموں کی خبر گیری ضروری ہے	۲۷۱
اپنے لشکر کا محاسبہ	۲۷۱
پرندوں میں سے ہد ہد ہی کی تفتیش کیوں	۲۷۱
اور ایک اہم عبرت	۲۷۱
حضرت ابن عباس سے نافع بن ازرق کا سوال اور ان کا جواب	۲۷۲
کام میں سستی پر معتدل سزا دینا جائز ہے	۲۷۲
مجرم کو عذر کا موقع دینا چاہئے	۲۷۲
قوم سبا	۲۷۲
انبیاء علیہم السلام عالم الغیب نہیں ہوتے	۲۷۲
کیا چھوٹے کو یہ حق پہنچتا ہے کہ اپنے بڑوں سے یہ کہہ سکے کہ مجھے تم سے زیادہ علم ہے	۲۷۲
چار جانوروں کا قتل منع ہے	۲۷۳
ہد ہد کی غیر حاضری کے سبب کا مفصل واقعہ	۲۷۳
کسی کو اپنے علم پر ناز نہیں کرنا چاہئے	۲۷۳
ملکہ سبا	۲۷۳
کیا [illegible] حکومت [illegible]	۲۷۴
عورت کی حکمرانی	۲۷۴
بلقیس — پیدائش سے حکمرانی تک	۲۷۵
بلقیس کی ماں	۲۷۵
بلقیس کا لاؤ لشکر	۲۷۵
بلقیس کا تخت	۲۷۶
قوم سبا کا شرک	۲۷۶
جانوروں کی فطری معرفت	۲۷۶
حضرت سلیمان کا خط	۲۷۶
قاصد شاہی کے آداب	۲۷۶
تحریر و دعا بھی عام معاملات میں	۲۷۶
اتباع شریعت	۲۷۶
مشرکین کو خط لکھنا ان کے پاس بھیجنا جائز ہے	۲۷۷
انسانی اخلاق کی رعایت ضروری ہے	۲۷۷
خط بلقیس کے پاس	۲۷۷
بلقیس کا اپنے درباریوں سے مشورہ	۲۷۷
حضرت سلیمان کا خط کس زبان میں تھا	۲۷۷
خطوط لکھنے کے چند آداب	۲۷۷
حضرت سلیمان کے خط کا اعجاز	۲۷۸
کاتب اپنا نام پہلے لکھے یا مکتوب الیہ کا	۲۷۸
خط کا جواب دینا بھی سنت انبیاء ہے	۲۷۸
خطوط میں بسم اللہ لکھنا	۲۷۸
آیت قرآنی والی تحریر کسی کافر مشرک	۲۷۹
کے ہاتھ میں دینا جائز ہے	۲۷۹
خط مختصر، جامع، بلیغ اور موثر انداز	۲۷۹
میں لکھنا چاہئے	۲۷۹
مشورہ کی اہمیت	۲۸۰
درباریوں کا مشورہ	۲۸۰
بلقیس کا فیصلہ	۲۸۰
بلقیس کے تحائف	۲۸۱
بلقیس کا قاصدوں کو ہدایات	۲۸۱
حضرت سلیمان کے تاثرات	۲۸۲
بلقیس کے قاصدوں کا احساس کمتری	۲۸۱
حضرت سلیمانؑ نے بلقیس کا ہدیہ کیوں واپس کیا	۲۸۲
حضرت سلیمانؑ نے مخالف کا ہدیہ	۲۸۲
کافر کا ہدیہ قبول کرنے کا اصول	۲۸۲
حضرت سلیمان کا جواب	۲۸۲
حملہ کی اطلاع	۲۸۳
بلقیس کی حضرت سلیمان کے پاس	۲۸۳
حاضری کی تیاری	۲۸۳
حضرت سلیمان کا رعب	۲۸۳
بلقیس کے تخت کو منگوانے کا پروگرام	۲۸۳
[illegible]	۲۸۴
آصف بن برخیا	۲۸۵
معجزہ اور کرامت میں فرق	۲۸۵
تخت بلقیس کا لانا کرامت یا تصرف	۲۸۵
آصف بن برخیا کی دعا	۲۸۶
اعتراف الٰہی کا شکر	۲۸۶
شکر گزاری کا نفع	۲۸۶
تخت کے رنگ روپ میں تبدیلی	۲۸۷
تخت کی تبدیلی بلقیس کے امتحان کی غرض	۲۸۷
بلقیس کی روانگی	۲۸۷
بلقیس کے یقین کا اظہار	۲۸۷
حضرت سلیمان نے بلقیس کو شرک سے منع کیا	۲۸۸
بلقیس حضرت سلیمان کے دربار کی طرف	۲۸۸
ملاقات سے پہلے عمارت کی تعمیر	۲۸۸
حضرت سلیمان نے بلقیس کا [illegible]	۲۸۸
بلقیس کے اسلام کا اعلان	۲۸۹
حضرت سلیمان کا بلقیس سے نکاح	۲۸۹
بلقیس کی ایک [illegible]	۲۸۹
قوم ثمود میں گروہ بندی	۲۸۹
حضرت صالح علیہ السلام اور ان کی قوم	۲۸۹
قوم کا حضرت صالح علیہ السلام پر الزام	۲۹۰
قوم ثمود کے نو سردار	۲۹۰
حضرت صالح کے قتل کی سازش [illegible]	۲۹۰
جرم کی سزا	۲۹۰

ان کا فلسفہ اور پالیسی	۲۹۱	دوبارہ زندہ کرے گا	۲۹۷	گنہگاروں کی تقسیم	۳۰۵
آخرکار باطل کی تدبیر کامیاب نہ ہوئی	۲۹۱	آسمان و زمین سے تمہیں رزق کون دیتا ہے	۲۹۸	غور و فکر کے بغیر جھٹلانا	۳۰۵
قوم ثمود کی بستیوں کے کھنڈر	۲۹۲	تمہارے پاس مقابلے کی کوئی	۲۹۸	منکروں کے تمام عذر ختم ہو گئے	۳۰۵
ایمان والے کامیاب ہو گئے	۲۹۲	دلیل ہے تو پیش کرو؟	۲۹۸	رات اور دن کے نظام پر غور کی دعوت	۳۰۶
حضرت لوط علیہ السلام کی دعوت	۲۹۲	اللہ کے معبود ہونے کی ایک	۲۹۸	حشر کی دلیل	۳۰۶
قوم والوں کا جواب	۲۹۳	دوسری طرح کی دلیل	۲۹۸	صور کا پھونکا جانا	۳۰۶
حضرت لوط علیہ السلام کی ابتلا	۲۹۳	علم غیب کا مسئلہ	۲۹۸	وہ لوگ جن پر گھبراہٹ نہ ہوگی	۳۰۶
پتھروں کی بارش	۲۹۳	ستاروں کے قاعدے اور جانوروں کا علم	۲۹۹	صور ایک سینگ ہے	۳۰۷
وعظ و تنبیہ	۲۹۳	قیامت کا معین وقت کسی کو معلوم نہیں	۲۹۹	حضور ﷺ کا فکر آخرت	۳۰۷
مشرکوں کی حماقت	۲۹۳	کم عقلوں کا انکار قیامت	۲۹۹	صور والا فرشتہ	۳۰۷
اللہ کی خالقیت مشرک بھی مانتے ہیں	۲۹۳	منکروں کی دلیل	۲۹۹	کل کائنات	۳۰۷
جنگل کس نے پیدا کئے	۲۹۳	تمام قیامت کی دلیل	۲۹۹	شہداء کی فضیلت	۳۰۷
الہام	۲۹۳	منکروں کو دھمکی	۳۰۰	جبرئیل میکائیل اسرافیل اور ملک الموت	۳۰۷
زمین کا فرش کس نے بچھایا	۲۹۳	[illegible]	۳۰۰	سب سے پہلے پیدا ہونے اور سب سے آخر میں مرنے والے	۳۰۸
نہریں اور پہاڑ کس نے بنائے	۲۹۳	حضور ﷺ کی شفقت	۳۰۰	حضرت قاضی ثناء اللہ کی تحقیق	۳۰۸
دریاؤں کا نظام کس نے بنایا	۲۹۳	مشرکوں اور مشرکین کیلئے عذاب	۳۰۰	[illegible]	۳۰۹
اللہ ہی نے یہ سب کچھ بنایا ہے	۲۹۵	مہلت اللہ تعالیٰ کی ہے	۳۰۰	پہاڑ بادلوں کی طرح اڑیں گے	۳۱۰
مظلوم کی فریاد کون سنتا ہے	۲۹۵	سب کے سب اعمال اللہ کے علم میں ہیں	۳۰۱	تمام بڑے اجسام کی حرکت	۳۱۰
مظلوم کون ہے؟	۲۹۵	اہل کتاب کے جھگڑوں کا فیصلہ	۳۰۱	بڑی بڑی اہم باتیں	۳۱۰
بے کس کیلئے حضور ﷺ کی تعلیم فرمائی ہوئی دعا	۲۹۵	آپ کسی کے اختلاف سے متاثر نہ ہوں	۳۰۱	دونوں کا جسم میں سرایت کرنا	۳۱۰
مشرک کی دعا اخلاص کی وجہ سے ضرور	۲۹۵	مردوں کا حال	۳۰۱	صانع حقیقی کی کاریگری	۳۱۰
قبول ہوتی ہے	۲۹۵	مسئلہ سماع اموات	۳۰۱	نیک عمل والوں کا بدلہ	۳۱۱
تین دعائیں	۲۹۵	نصیحت کس کو فائدہ دیتی ہے؟	۳۰۲	بڑی گھبراہٹ	۳۱۲
دعا قبول ہونے کی شرطیں	۲۹۶	باتیں کرنے والا جانور	۳۰۳	معظم و محترم گھر	۳۱۳
ایک بے کس کی دعا کا عجیب واقعہ	۲۹۶	قیامت کی بڑی نشانیاں	۳۰۳	کامل فرمانبرداری	۳۱۲
ایک بزرگ کا عجیب واقعہ	۲۹۶	دابہ کی صفات	۳۰۳	قرآن کے ذریعہ حکمت اور قرآن کی تلاوت	۳۱۲
تم میں بار بار زمین میں کون دولت کون دیتا ہے؟	۲۹۷	قیامت کی سب سے آخری علامت	۳۰۳	ہر کسی کیلئے اپنے عمل کی ذمہ داری ہے	۳۱۲
غور کرو حقیقت کیا ہے؟	۲۹۷	دابہ کی لاٹھی اور انگوٹھی	۳۰۴	ماتحتی کے منصب کا شکر	۳۱۲
جنگل اور دریا و سمندر کی راہنمائی کون کرتا ہے	۲۹۷	دابۃ الارض کی تشریح	۳۰۴	آیت النبوۃ	۳۱۲
معبودی کا حقدار	۲۹۷	دابۃ الارض کی رنگ و روپ	۳۰۴	سر تسلیم کرو ظلمات سے نکلو	۳۱۲
بارش کون بھیجتا ہے	۲۹۷	تین بار دابہ نکلے گا	۳۰۴	سورۃ کے مضامین کا ربط	۳۱۳
یہ سب اللہ نے مخلوق کے لیے کیا ہے	۲۹۷	حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دابہ سے ملاقات کی	۳۰۵	اعمال کے مطابق بدلہ ملے گا	۳۱۳
کس نے اشیاء پیدا کیا اور لوٹایا	۲۹۷	مومن و کافر کا امتیاز	۳۰۵		

سورۃ القصص	۳۱۳
موضوع اور ماسبق سورتوں سے ربط	۳۱۳
سورت کا وقت نزول	۳۱۳
قبطیوں کی ابتدا اور تسلط	۳۱۳
بنی اسرائیل سے بیجا سلوک	۳۱۴
حضرت ابراہیم کی پیشین گوئی	۳۱۴
فرعون کا خواب	۳۱۴
لڑکے کیوں مارے جاتے تھے	۳۱۴
حضرت موسیٰ کی ولادت	۳۱۵
[illegible]	۳۱۵
حضرت موسیٰ کی والدہ کو الہام	۳۱۵
[illegible]	۳۱۵
[illegible]	۳۱۶
حضرت موسیٰ [illegible]	۳۱۶
حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے گھر میں	۳۱۶
مصر کی [illegible]	۳۱۶
[illegible]	۳۱۶
حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے محل میں	۳۱۷
فرعون کی بیوی [illegible]	۳۱۷
[illegible]	۳۱۷
[illegible]	۳۱۷
حضرت آسیہ	۳۱۷
حضرت موسیٰ [illegible]	۳۱۸
حضرت موسیٰ [illegible]	۳۱۹
[illegible]	۳۱۹
حضرت موسیٰ [illegible]	۳۲۰
حضرت موسیٰ [illegible]	۳۲۰
حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible]	۳۲۱
حضرت موسیٰ [illegible]	۳۲۲
[illegible]	۳۲۳
[illegible]	۳۲۳
[illegible]	۳۲۴
[illegible]	۳۲۴

فرعون سے مشورے	۳۲۴
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مدین کی طرف سفر	۳۲۵
مشکلات سفر	۳۲۵
مدین پہنچنا	۳۲۵
[illegible]	۳۲۵
[illegible]	۳۲۵
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بکریوں کو پانی پلایا	۳۲۶
[illegible]	۳۲۶
حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible]	۳۲۶
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملازمت	۳۲۷
[illegible]	۳۲۷
[illegible]	۳۲۷
[illegible]	۳۲۷
ایک نبی کی شان	۳۲۷
حضرت موسیٰ [illegible]	۳۲۸
[illegible]	۳۲۸
[illegible]	۳۲۸
حضرت موسیٰ [illegible]	۳۲۸
حضرت شعیب [illegible]	۳۲۹
حضرت موسیٰ [illegible]	۳۲۸
حضرت شعیب [illegible]	۳۲۸
[illegible]	۳۲۸
[illegible]	۳۲۹
[illegible]	۳۲۹
حضرت موسیٰ [illegible]	۳۲۹
[illegible]	۳۲۹
قدرت الٰہی [illegible]	۳۲۹
[illegible]	۳۲۹
[illegible]	۳۳۰
[illegible]	۳۳۰
حضرت [illegible]	۳۳۰
حضرت شعیب [illegible]	۳۳۰
[illegible]	۳۳۰

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بکریاں	۳۳۱
[illegible]	۳۳۱
صحرا سے بجلی کا نور نظر آنا	۳۳۱
کلام الٰہی	۳۳۲
خوف کا علاج	۳۳۲
[illegible]	۳۳۲
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت	۳۳۲
حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible]	۳۳۲
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی [illegible]	۳۳۳
[illegible] فرعون کی [illegible]	۳۳۳
حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جادو کا الزام	۳۳۳
فرعون کی [illegible]	۳۳۳
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی [illegible]	۳۳۳
فرعون [illegible]	۳۳۳
فرعون کا تکبر [illegible]	۳۳۴
[illegible]	۳۳۵
[illegible]	۳۳۵
تورات [illegible]	۳۳۵
[illegible]	۳۳۵
[illegible]	۳۳۶
[illegible]	۳۳۶
[illegible]	۳۳۷
امت محمدیہ [illegible]	۳۳۷
تبلیغ و دعوت [illegible]	۳۳۷
[illegible] کا احسان ہے	۳۳۷
[illegible]	۳۳۹
[illegible]	۳۳۸
[illegible]	۳۳۸
[illegible]	۳۳۹
[illegible] کتاب	۳۳۹
حضرت [illegible]	۳۳۹
[illegible]	۳۳۹
[illegible]	۳۳۹

[illegible]	۳۴۰	حصول مقصد پر خوشی	۳۵۰	آزمائش کی صورتیں	۳۵۹
اہل حرم کے اعمال	۳۴۰	[illegible]	۳۵۰	[illegible]	۳۵۹
[illegible]	۳۴۰	[illegible]	۳۵۱	[illegible]	۳۶۰
جواب الجواب	۳۴۱	دنیا کے مال میں آدمی کا حصہ	۳۵۱	[illegible] مطلب	۳۶۰
مشرکین کا حصہ	۳۴۲	زمین میں فساد [illegible]	۳۵۲	[illegible]	۳۶۰
[illegible] کا جواب	۳۴۲	قارون کا تکبر و غرور [illegible]	۳۵۲	[illegible]	۳۶۱
[illegible] جاہلیت میں بھی امن [illegible]	۳۴۳	کیمیا گری کا علم	۳۵۲	[illegible]	۳۶۱
[illegible]	۳۴۳	[illegible] متکبر	۳۵۲	[illegible]	۳۶۱
[illegible]	۳۴۳	[illegible]	۳۵۲	[illegible]	۳۶۱
قانون قدرت	۳۴۴	[illegible]	۳۵۳	[illegible]	۳۶۱
[illegible]	۳۴۴	[illegible]	۳۵۳	[illegible]	۳۶۱
[illegible]	۳۴۴	[illegible]	۳۵۳	[illegible]	۳۶۱
[illegible]	۳۴۴	[illegible]	۳۵۳	[illegible]	۳۶۲
[illegible]	۳۴۴	[illegible]	۳۵۴	[illegible]	۳۶۲
[illegible]	۳۴۵	[illegible]	۳۵۴	[illegible]	۳۶۲
[illegible]	۳۴۵	[illegible]	۳۵۴	[illegible]	۳۶۲
[illegible]	۳۴۵	[illegible]	۳۵۵	[illegible]	۳۶۳
[illegible] کا سوال	۳۴۶	[illegible]	۳۵۵	[illegible]	۳۶۳
[illegible]	۳۴۶	[illegible]	۳۵۵	[illegible]	۳۶۳
[illegible]	۳۴۶	[illegible]	۳۵۵	[illegible]	۳۶۳
[illegible]	۳۴۶	[illegible]	۳۵۶	[illegible]	۳۶۴
[illegible]	۳۴۷	[illegible]	۳۵۶	[illegible]	۳۶۴
[illegible]	۳۴۷	[illegible]	۳۵۶	[illegible]	۳۶۴
[illegible]	۳۴۷	[illegible]	۳۵۶	[illegible]	۳۶۴
[illegible]	۳۴۸	[illegible]	۳۵۷	[illegible]	۳۶۴
[illegible]	۳۴۸	[illegible]	۳۵۷	[illegible]	۳۶۴
[illegible]	۳۴۸	[illegible]	۳۵۸	[illegible]	۳۶۵
[illegible]	۳۴۹	[illegible]	۳۵۸	[illegible]	۳۶۵
[illegible]	۳۴۹	[illegible]	۳۵۸	[illegible]	۳۶۵
[illegible]	۳۴۹	[illegible]	۳۵۸	[illegible]	۳۶۵
قارون کے خزانے	۳۵۰	[illegible]	۳۵۸	[illegible]	۳۶۵
[illegible] کی کرامت	۳۵۰	**سورۃ العنکبوت**	۳۵۹	[illegible]	۳۶۶
[illegible]	۳۵۰	ایمان کا امتحان ضروری ہے	۳۵۹	[illegible]	۳۶۶

اللہ سے کوئی چیز مخفی نہیں	۳۶۴	قرآن کریم ...	[illegible]	قرآن حکیم محفوظ کتاب	۳۸۰
[illegible]	۳۶۶	اللہ کے نزدیک ...	[illegible]	یہ درحقیقت ... قرآن ...	۳۸۰
قرآن ...	[illegible]	... قرآن کے ...	۳۷۴	قرآن کا منکر ...	۳۸۰
اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ	[illegible]	[illegible]	۳۷۵	... قرآن کی دلیل	۳۸۰
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۷۵	قرآن ...	۳۸۱
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۷۵	حضور ﷺ کی صداقت	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۷۶	امت محمدیہ ...	۳۸۱
امت محمدیہ ...	[illegible]	[illegible]	۳۷۶	[illegible]	۳۸۱
حضرت ... کا ایمان ...	۳۶۸	[illegible]	[illegible]	قرآن ... نشانی ہے	۳۸۱
حضرت ... کی ہجرت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۸۱
[illegible]	[illegible]	(۲) ...	[illegible]	دوسروں کی باتوں ...	۳۸۱
دنیا کی سب سے پہلی ہجرت	[illegible]	(۳) ...	[illegible]	حضور ﷺ کی ... صداقت	۳۸۲
[illegible]	[illegible]	(۴) ...	۳۷۷	سب سے ...	۳۸۲
[illegible]	[illegible]	(۵) ...	۳۷۷	اہل ... عذاب	۳۸۲
حضرت ...	[illegible]	(۶) ...	۳۷۷	عذاب ...	[illegible]
قوم ...	[illegible]	(۷) ...	[illegible]	[illegible]	۳۸۲
[illegible]	[illegible]	(۸) ...	۳۷۷	جہنم ... ہے	۳۸۲
حضرت لوط کی دعا	۳۷۰	(۹) فرشتوں کا ...	۳۷۷	[illegible]	۳۸۳
[illegible]	[illegible]	(۱۰) ...	[illegible]	ہجرت کا حکم	۳۸۳
حضرت ابراہیم کا ...	[illegible]	(۱۱) عذاب سے نجات	۳۷۸	[illegible]	۳۸۳
فرشتوں کا جواب	۳۷۱	(۱۲) ...	۳۷۸	[illegible]	[illegible]
فرشتے حضرت لوط کے پاس	[illegible]	(۱۳) ...	۳۷۸	[illegible]	[illegible]
قوم لوط ...	[illegible]	[illegible]	۳۷۸	[illegible]	[illegible]
حضرت شعیب کی تبلیغ	[illegible]	اہل کتاب ...	۳۷۸	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	حضور ﷺ ...	[illegible]
قارون فرعون اور ہامان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۸۵
اللہ تعالیٰ ...	[illegible]	[illegible]	[illegible]	رزق کے اسباب ...	۳۸۵
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۸۵
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	آخرت ...	۳۸۶
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۸۰	[illegible]	۳۸۶

حقیقت دائمی چیز ہے	۳۸۶	جھوٹے معبودوں کا انجام	۳۹۵	اونچی شان اللہ کی ہے	۴۰۲
اہل مکہ کیلئے امن کی نعمت	۳۸۶	نیک و بد کے فیصلہ کا دن	۳۹۵	شرک کی برائی جیسے عام فہم مثال	۴۰۲
سب سے بڑی ناانصافی	۳۸۶	نیکوں کا انعام	۳۹۵	خواہش پرستی کا نقصان	۴۰۳
اللہ کیلئے جہاد کا مطلب	۳۸۶	تسبیح کا صحیح مطلب	۳۹۵	آپ اللہ ہی کی طرف متوجہ رہیں	۴۰۳
بارگاہ الٰہی کا قرب	۳۸۷	جنت میں خوشی کی	۳۹۶	فطرت انسانی	۴۰۳
سورۃ الروم	۳۸۷	کافروں کی سزا	۳۹۶	ہر بچہ اسلام پر پیدا ہوتا ہے	۴۰۳
عرب سے قریب کی زمین	۳۸۷	مسئلہ عام	۳۹۶	مشرکوں کے بچے	۴۰۳
ایرانیوں کی فتح پر مشرکین کی خوشی	۳۸۷	پانچوں اوقات کی نمازیں	۳۹۷	فطرت کو صحیح رکھو	۴۰۳
اہل روم کا تعارف	۳۸۸	پانچ نمازوں کا ذکر قرآن میں	۳۹۷	آخرکار فطری صورت دوبارہ مل جاتی ہے	۴۰۳
رومیوں کا فارسیوں پر غلبہ	۳۸۸	تمام گناہ معاف	۳۹۷	طبیعت جبلی عادت ہے	۴۰۴
رومیوں کے غلبہ کی پیشگوئی	۳۸۹	سب سے بڑا عمل	۳۹۷	تعبیر حق کا استحضار	۴۰۵
ابتدائے اسلام کے وقت کی	۳۸۹	زمین پر بچھائی اور ترازو میں بھاری رہے گے	۳۹۷	فرقہ پرستی دین فطرت کے خلاف ہے	۴۰۵
نبی اکرم ﷺ کی پیشگوئی	۳۸۹	سبحان اللہ کیا ہے؟	۳۹۷	اہل وحدت	۴۰۵
فارسیوں کی فتح اور مشرکین کی شیخی بازی	۳۸۹	چار چیزیں اور پچھتاوے	۳۹۸	احسانات و انعامات	۴۰۵
حضرت ابوبکرؓ کی مشرکین سے شرط	۳۹۰	سب سے اچھا کلام	۳۹۸	شیطان کا فریب	۴۰۵
شرط قمار	۳۹۰	حضرت ابراہیم خلیل کا کام کیسے ملا؟	۳۹۸	مشرکین کی گروہ بندی	۴۰۵
فارسیوں کا مقابلہ اور ابی بن خلف کی	۳۹۰	حالات کے نقصان کا ازالہ	۳۹۸	مصیبت کے وقت اللہ یاد آتا ہے	۴۰۶
حضرت ابوبکر صدیقؓ سے شرط	۳۹۰	خیر شاتے کا علاج	۳۹۸	بندوں کی حالت	۴۰۶
ابی بن خلف کی موت	۳۹۱	قدرت الٰہی کی کارسازیاں	۳۹۸	مومنوں کی حالت	۴۰۶
حضرت ابوبکرؓ کی جیت	۳۹۱	مٹی سے تخلیق انسان	۳۹۹	شرک کی کوئی دلیل نہیں ہے	۴۰۶
رومیوں کے غلبہ کے اسباب	۳۹۱	پہلی آیت قدرت	۳۹۹	شرک اور مومن کا فرق	۴۰۷
مسلمانوں کی خوشی کا دن	۳۹۲	تو اللہ تعالیٰ کا کلام	۳۹۹	ہر حالت میں راضی رہنا ہی بہتر ہے	۴۰۷
اللہ کی مشیت اللہ ہی جانتا ہے	۳۹۲	دوسری آیت قدرت	۳۹۹	ضرورت مندوں کی خبرگیری	۴۰۷
لوگوں کی ظاہر پرستی	۳۹۲	سامان راحت	۳۹۹	مال کے مستحق	۴۰۷
معیشت میں پڑ کر آخرت سے	۳۹۲	شکل و صورت اور بولیوں کا اختلاف	۴۰۰	زکوٰۃ اور سود کا فرق	۴۰۸
خلقت دائمی نہیں	۳۹۲	تیسری آیت قدرت	۴۰۰	اللہ تعالیٰ کی بندہ نوازی	۴۰۸
تخلیق کائنات کا ایک مقصد ہے	۳۹۲	انسان کی دو حالتیں	۴۰۰	عدل و انصاف کی برکت	۴۰۸
اپنے آپ میں غور کرو	۳۹۳	چوتھی آیت قدرت	۴۰۰	قوموں کی ایک ہی رسم کی اصلاح	۴۰۹
غور و فکر کا حاصل	۳۹۳	موجودہ دور کی سائنس بھی کل کے محتاج نہیں	۴۰۱	بارش برسانا اللہ ہی کا کام ہے	۴۰۹
ماضی کی طاقتور اقوام سے عبرت پکڑو	۳۹۴	بارش کا نظام	۴۰۱	عروج کا قصہ	۴۰۹
اہل مکہ کیلئے واضح نظیر	۳۹۴	آسمان و زمین کا نظام	۴۰۱	عروج کا مطلب	۴۰۹
قومیں خود اپنے اوپر ظلم کرتی ہیں	۳۹۵	آسمان و زمین میں تصرف اللہ ہی کا ہے	۴۰۱	بارش کے عمل کا اثر	۴۰۹
کفر کا اثر	۳۹۵	اول آخر پیدا کرنا آسان ہے	۴۰۱	قرآن سے مردہ دلوں اور دینی امراض ہیں	۴۰۹

گناہوں پر تنبیہ	۴۰۹	ذاتی عمل و ذکر کرنے کا اثر	۴۱۶	زبان و عمل سے شکر	۴۲۴
تنبیہ اور مصائب گناہوں سے بچنے کا سبب بنتے ہیں	۴۱۰	**سورۃ لقمان**	۴۱۷	[illegible]	۴۲۴
مصائب کے وقت اللہ کا امتحان	۴۱۰	سرمایہ ہدایت و رحمت	۴۱۷	حضرت لقمان کی بچپن کی عادتیں	۴۲۴
عذاب اور عذاب میں فرق	۴۱۰	نماز و زکوٰۃ	۴۱۷	حضرت لقمان کا بیٹا	۴۲۵
مجرمین کی ندامت	۴۱۰	فضولیات کے کاروبار	۴۱۷	حضرت لقمان کی نصیحتیں	۴۲۵
فیصلہ کا طریق	۴۱۰	قریش کا سردار نضر بن حارث	۴۱۷	امام [illegible]	۴۲۵
قیامت کا دن	۴۱۰	گانا سکھانے کا پیشہ	۴۱۸	شرک سب سے بڑی بے انصافی ہے	۴۲۶
نیک و بد کا امتیاز	۴۱۰	گانا گانے والی لونڈی	۴۱۸	ظلم کیا ہے	۴۲۶
نیک عمل کا ثواب	۴۱۰	حضرت علیؓ کا فتویٰ	۴۱۸	والدین کے ساتھ حسن سلوک	۴۲۷
اعمال پر حسرت ہو جائے	۴۱۰	اسلامی اصول	۴۱۹	بچہ کا دودھ چھڑانے کی مدت	۴۲۷
مومن کے مقابلہ میں فاسق کی ذلت	۴۱۱	مسئلہ سماع	۴۱۹	اللہ تعالیٰ اور والدین کا شکر	۴۲۷
متقی رحمت جنت میں لے جائے گی	۴۱۱	غیر الٰہی کلام ممنوع ہے	۴۱۹	یمن میں حضرت معاذؓ کا پہلا خطبہ	۴۲۷
مسلمانوں کی اپنی حفاظت	۴۱۱	شادی کے موقع کی خوشی	۴۱۹	شرک کے حکم کے علاوہ والدین کی اطاعت واجب ہے	۴۲۸
حضور ﷺ کی زمانہ سے پہلے	۴۱۲	یہودی ترقی	۴۲۰	حضرت سعدؓ اور ان کی والدہ کا قصہ	۴۲۸
بحری راستے	۴۱۲	گانا بجانے سے متعلقہ چیزیں نہ بنانا چاہیے	۴۲۰	والدین سے حسن سلوک کی حدود	۴۲۸
دنیا میں ہر شخص کے [illegible] بہتر ہو جاتا ہے	۴۱۲	کھیل تماشے کے سامان کے شرعی احکام	۴۲۱	حضرت ابن مسعودؓ اور ان کے [illegible]	۴۲۸
مومنین کی مدد اور اس کی شرط	۴۱۲	جائز کھیل	۴۲۱	والدین کی خدمت اور ادب ضروری ہے	۴۲۹
دنیا کے نکلنے سے عبرت	۴۱۳	شراب، جوا اور طبلہ سارنگی	۴۲۲	حضور ﷺ اور صحابہ کرام کا اتباع کرو	۴۲۹
رحمت الٰہی کے کرشمے	۴۱۳	قوالی باجے کے ساتھ [illegible]	۴۲۲	[illegible]	۴۲۹
مردہ زمین اور مردہ جسموں کی زندگی	۴۱۴	[illegible]	۴۲۲	چھوٹے عمل بھی حاضر کیا جائے گا	۴۲۹
کوئی نہ مانے تو تعلیم پر توقف نہ کرو	۴۱۴	قرآن سے اعراض	۴۲۱	حضرت لقمان کے بیٹے کا خیال	۴۲۹
سماع موتی کا مسئلہ	۴۱۴	زمین کی مضبوطی	۴۲۱	[illegible]	۴۳۰
انسانی زندگی کے تمام ادوار	۴۱۵	زمین کا حسن	۴۲۲	امر بالمعروف و نہی عن المنکر	۴۳۰
قیامت کے دن دنیا کی زندگی	۴۱۵	مشرکین کے معبود جھوٹے معبود ہیں	۴۲۲	اہل حق کی مشکلات کو برداشت کرو	۴۳۰
حقیقت کھلے گی	۴۱۵	حضرت لقمان کی باتیں	۴۲۲	صبر و استقامت کی اہمیت	۴۳۰
برزخی زندگی	۴۱۵	حضرت لقمان کی خوش گفتاری	۴۲۳	تکبر اور غرور کی مذمت	۴۳۰
مشرکین کی مغروری	۴۱۵	خاموش رہنا حکمت ہے	۴۲۳	حضرت سلیمانؑ کی شان	۴۳۰
مشرکین کے خیال کی تردید	۴۱۵	کم بولنے کے بزرگ	۴۲۳	حضرت ابوبکر صدیقؓ کا خطبہ	۴۳۰
قیامت میں کوئی معذرت نہ چل سکے گی	۴۱۵	حکمت کی پہچان والے اقوال	۴۲۳	حضرت حسنؓ کا معمول	۴۳۰
کوئی عذر و معذرت بھی نہ چل سکے گی	۴۱۶	نعمتوں کی شکر گزاری	۴۲۳	تکبر عمل کا دشمن	۴۳۱
تنبیہ قرآن	۴۱۶	حکمت اور شکر	۴۲۴	تکبر و تکلف کا علاج	۴۳۱
[illegible] کا انجام	۴۱۶	شکر کے حکم کی اہمیت	۴۲۴	حضرت [illegible] کا حضرت [illegible]	۴۳۱
دعوت کیلئے صبر و تحمل ضروری ہے	۴۱۶	شکر کا اصل اور اقسام	۴۲۴	گدھے کی آواز	۴۳۱

سورة السجدة

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
منافقوں کا دلی قصد؟	۲۵۳	[illegible]	۲۵۹	[illegible]	۲۶۶
[illegible]	۲۵۳	[illegible]	۲۵۹	[illegible]	۲۶۷
[illegible]	۲۵۳	[illegible]	۲۶۰	[illegible]	۲۶۷
[illegible]	۲۵۳	[illegible]	۲۶۰	[illegible]	۲۶۷
[illegible]	۲۵۳	[illegible]	۲۶۰	[illegible]	۲۶۷
[illegible]	۲۵۴	[illegible]	۲۶۰	[illegible]	۲۶۷
حق و باطل کا فیصلہ	۲۵۴	[illegible]	۲۶۰	[illegible]	۲۶۸
[illegible]	۲۵۴	[illegible]	۲۶۱	[illegible]	۲۶۸
[illegible]	۲۵۴	[illegible]	۲۶۱	[illegible]	۲۶۸
[illegible]	۲۵۵	[illegible]	۲۶۱	[illegible]	۲۶۹
دعوت و تبلیغ	۲۵۵	[illegible]	۲۶۱	[illegible]	۲۶۹
[illegible]	۲۵۵	[illegible]	۲۶۲	[illegible]	۲۶۹
[illegible]	۲۵۵	[illegible]	۲۶۲	[illegible]	۲۶۹
[illegible]	۲۵۵	[illegible]	۲۶۲	[illegible]	۲۶۹
[illegible]	۲۵۶	[illegible]	۲۶۲	[illegible]	۲۷۰
[illegible]	۲۵۶	[illegible]	۲۶۲	[illegible]	۲۷۰
[illegible]	۲۵۶	[illegible]	۲۶۳	[illegible]	۲۷۰
[illegible]	۲۵۶	[illegible]	۲۶۳	[illegible]	۲۷۰
تمام ... نصیحت	۲۵۶	[illegible]	۲۶۳	[illegible]	۲۷۱
[illegible]	۲۵۶	[illegible]	۲۶۳	[illegible]	۲۷۱
سورۃ الاحزاب		[illegible]	۲۶۴	[illegible]	۲۷۱
[illegible]	۲۵۶	[illegible]	۲۶۴	[illegible]	۲۷۱
[illegible]	۲۵۷	[illegible]	۲۶۴	[illegible]	۲۷۱
[illegible]	۲۵۷	[illegible]	۲۶۴	[illegible]	۲۷۲
[illegible]	۲۵۷	[illegible]	۲۶۴	[illegible]	۲۷۲
[illegible]	۲۵۷	[illegible]	۲۶۵	[illegible]	۲۷۲
[illegible]	۲۵۸	[illegible]	۲۶۵	[illegible]	۲۷۳
[illegible]	۲۵۸	[illegible]	۲۶۵	[illegible]	۲۷۳
[illegible]	۲۵۸	[illegible]	۲۶۵	[illegible]	۲۷۳
[illegible]	۲۵۸	[illegible]	۲۶۶	[illegible]	۲۷۳
[illegible]	۲۵۹	[illegible]	۲۶۶	[illegible]	۲۷۴
[illegible]	۲۵۹	[illegible]	۲۶۶	[illegible]	۲۷۴

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
فرشتوں کا نزول	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کعب بن اسد سے حضور ﷺ کی گفتگو	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
انکار کی معاشرتی اقدار اسلامی اصول	[illegible]	خندق سے واپسی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	فرشتے کی آواز	[illegible]	بنو قریظہ کی عجیب داستان	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
غزوہ خندق کا موسم اور فرشتوں کا نزول	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مناقب حضرت سعد	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
غزوہ خندق کی اصولی حیثیت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	کعب بن اسد کی تقریر	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
حضور ﷺ کی بیعت کمال ہوئی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ازواج مطہرات نے مطالبہ کیا	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تعلیم مریدین کے لوازمات	۴۹۸	اہل بیت میں ازواج بھی شامل ہیں	۵۰۶	ازواج مطہرات کا مقام و درجہ	۵۱۳
کمزوروں کی عزت افزائی	۴۹۸	ساتھ احکام و مقصد	۵۰۶	حضرت زینب بنت جحش کا نکاح	۵۱۳
اسلام میں خواتین کی اہمیت	۴۹۸	حدیث کساء ایک مشہور واقعہ	۵۰۶	حضرت زید کی شادی	۵۱۴
امہات المومنین پر اعتراضات	۴۹۸	قابل غور مقام	۵۰۶	اپنی مرضی والدین کے حوالے	۵۱۴
مقام عصمت کا تحفظ	۴۹۹	حضرت علی حضرت فاطمہ حسن و حسین	۵۰۷	زید کی ناقدری	۵۱۴
تخیلات والی نماز	۴۹۹	کیا ازواج اہل بیت میں شامل ہیں	۵۰۷	عورت کی حیا اور شرم	۵۱۴
چار قسم کی عورتیں	۴۹۹	ازواج مطہرات اہل بیت ہیں	۵۰۷	وہ مصلحت کیا تھی	۵۱۴
نماز فرض ہے	۴۹۹	گناہ کی تعریف	۵۰۷	حضرت زید اور حضرت زینب کا واقعہ	۵۱۴
حضرت عائشہ صدیقہ کی فضیلت	۴۹۹	مستحق ہونا	۵۰۷	حضور ﷺ سے فرمانبرداری	۵۱۴
ازواج مطہرات معیار ہیں	۵۰۰	تقویٰ کی حقیقت	۵۰۸	حضرت زید کی وفات	۵۱۵
ہم بستر ہونے سے پہلے	۵۰۰	گناہ کی بیماری کا علاج	۵۰۸	حضور ﷺ کو بیان	۵۱۵
امہات المومنین سے پردہ کرنا	۵۰۰	عورت کی حیا	۵۰۸	حضور ﷺ کا حضرت زید کو خبر دینا	۵۱۶
نرم لہجہ اختیار کرنا منع ہے	۵۰۰	عورت کی عزت	۵۰۸	حکم الٰہی ہے	۵۱۶
غیر محرم کے سامنے گفتگو	۵۰۰	بے حجابی سے نقصان	۵۰۸	زمانہ جاہلیت کی رسم	۵۱۶
ناپسندیدہ بات	۵۰۰	عورتوں کی تعلیم	۵۰۸	جاہلیت	۵۱۶
عورت کی آواز کا پردہ	۵۰۰	ازواج کو خصوصی ہدایات	۵۰۸	حضور ﷺ کا نکاح حضرت زینب سے	۵۱۷
گھر میں رہو	۵۰۰	زینت	۵۰۹	الوحی	۵۱۷
ضرورت کے تحت	۵۰۱	حضرت عمر کا قول	۵۰۹	نکاح کا واقعہ	۵۱۷
شیطان کی چال	۵۰۱	مختلف اقوال	۵۰۹	حضرت زینب سے حضور ﷺ	۵۱۷
تبرج	۵۰۱	سورۃ کی آیات	۵۰۹	منہ بولے کی حرمت	۵۱۷
جاہلیت اولیٰ	۵۰۱	تعلیم کا خطاب	۵۰۹	نکاح	۵۱۸
جاہلیت اولیٰ اور جاہلیت اخریٰ	۵۰۲	کتاب و سنت کی تعلیم	۵۰۹	خاتم النبیین	۵۱۸
حضرت عائشہ صدیقہ کا قول	۵۰۲	تعلیم کی ضرورت	۵۱۰	حضرت زید کی خالہ زاد حضور ﷺ	۵۱۸
اسلام سے قبل	۵۰۲	تعلیم قرآن و سنت	۵۱۰	نکاح کے اسباب	۵۱۸
نبیوں کا طریقہ	۵۰۲	قرآن کی تعلیم	۵۱۰	حضور کے بیٹے نہیں تھے	۵۱۹
ذکر اللہ کی اہمیت	۵۰۲	حکمت	۵۱۰	حضرت زید بیٹے نہیں	۵۱۹
اقامت الصلوٰۃ	۵۰۳	علم و حکمت کا راز	۵۱۱	مسئلہ کی وضاحت	۵۱۹
امر بالمعروف	۵۰۳	قرآن کی اہمیت	۵۱۱	اللہ سے ڈرنا	۵۱۹
ظاہری اور باطنی طہارت	۵۰۳	حدیث کا مقام	۵۱۱	انبیاء کا طریقہ	۵۲۰
اہل بیت کی فضیلت	۵۰۳	عذاب الٰہی	۵۱۱	ختم نبوت	۵۲۰
اہل بیت کون ہیں	۵۰۴	اہل بیت اور آل	۵۱۲	حضور ﷺ کی ختم نبوت	۵۲۰
ازواج مطہرات اہل بیت ہیں	۵۰۵	آل کی تشریح	۵۱۲	حضرت عیسیٰ کی آمد	۵۲۰
ازواج مطہرات پہلے اہل بیت	۵۰۵	قرآن میں اہل بیت کا ذکر	۵۱۲	مسلسل سند حضور ﷺ کی مثال	۵۲۰

[illegible]

درود بھیجنا واجب ہے یا مستحب	۵۴۷
آخری قعدہ میں درود پڑھنا	۵۴۸
ہر دفعہ حضور ﷺ کے نام پر درود	۵۴۸
کے واجب ہونے کے دلائل	۵۴۸
درود شریف ﷺ پڑھنے کی فضیلت و اہمیت	۵۴۹
ایک دفعہ درود پڑھنے پر دس رحمتیں	۵۴۹
حضور ﷺ کا قرب کا حصول	۵۴۹
سلام پہنچانے والے فرشتے	۵۴۹
سلام کا جواب	۵۴۹
دس رحمتوں اور دس درجوں کا حصول	۵۴۹
تمام فکروں دور ہو جائیں گے	۵۵۰
مجھ پہ ہوا	۵۵۰
حوز تعمیم	۵۵۰
حضور ﷺ کی شفاعت	۵۵۰
حضور ﷺ کی خوشی	۵۵۰
دعا کی قبولیت	۵۵۰
کفارہ دونوں کی ترتیب	۵۵۰
اصحاب جنت ثواب	۵۵۰
بعض علماء کی تحریر	۵۵۰
درود نہ پڑھنے والے شخصوں کے بد دعا	۵۵۰
گناہوں کی معافی	۵۵۱
جمعہ کو درود کی کثرت	۵۵۱
کتاب میں درود لکھنے کا ثواب	۵۵۱
مجالس اور بیٹھک میں درود و سلام کا مسئلہ	۵۵۱
صحابہ کرام کی حکمت	۵۵۲
نماز کیلئے حضور ﷺ کی مجلس میں دعا	۵۵۲
صلوٰۃ و سلام کا طریقہ	۵۵۲
رسول اللہ ﷺ کو ایذا دینے کی سزا	۵۵۳
جہاں کہیں ... کی وعید اور معانی	۵۵۳
ابن آدم کی ...	۵۵۳
رسول اللہ ﷺ کو ایذا دی سو ...	۵۵۳
اللہ کو ایذا دینے کا مطلب	۵۵۳
حضرت صفیہ بنت حیی کی فضیلت	۵۵۳

حضرت عائشہ کی فضیلت	۵۵۳
اللہ تعالیٰ کی اپنے دوستوں سے محبت	۵۵۴
توہین رسالت کے مجرم کی سزا	۵۵۴
کامل مسلمان	۵۵۴
عبداللہ بن ابی منافق	۵۵۴
حضرت علی کی فضیلت	۵۵۵
آزادہ کرد منافق	۵۵۵
بیجانہ زائی منافق	۵۵۵
پردہ کا حکم	۵۵۵
عورت پردہ کرے ضروری کام کیلئے	۵۵۵
عورت باپردہ نکلی ہے	۵۵۵
پردہ کا طریقہ	۵۵۵
حضور ﷺ کی صاحبزادیاں	۵۵۶
چادر اوڑھنے کی صورت	۵۵۶
باہر نکلنے کیلئے پردہ کے احکام	۵۵۶
جوان عورت کا چہرہ ... کی	۵۵۶
طریقہ ... معلوم ہے	۵۵۶
پردہ کے دو درجے	۵۵۶
آزاد اور لونڈی کا امتیاز	۵۵۶
منافقوں ... کو تنبیہ	۵۵۷
منافقوں کی ایذا رسانی اور ان کو سزا	۵۵۷
فسادیوں کا قلع قمع	۵۵۷
کفار کیلئے ...	۵۵۸
منافق مرتد کی سزا	۵۵۸
ایذا رسانی افواہیں پھیلانا حرام ہے	۵۵۸
اللہ تعالیٰ کا قانون	۵۵۸
اقوام گذشتہ کا حال دیکھو	۵۵۸
قیامت کب آئے گی	۵۵۸
قیام قیامت کا علم	۵۵۸
ملعون گروہ کا عذاب	۵۵۹
آخرت کی حسرت	۵۵۹
بنی اسرائیل کی طرح نہ ہو	۵۵۹
حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ...	۵۶۰

حضرت موسیٰ پر زنا کی تہمت	۵۶۰
حضرت موسیٰ علیہ السلام پر قتل کی تہمت	۵۶۰
آنحضرت ﷺ پر ایک گرانی	۵۶۰
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وجاہت	۵۶۰
سیدھی بات کہو	۵۶۱
انسان کی عظیم ذمہ داری	۵۶۱
حضرت آدم پر امانت کی پیش کش	۵۶۲
زمین و آسمان کی حالت	۵۶۲
انسان کی خطاء	۵۶۲
ذمہ داری کی اہمیت	۵۶۲
امانت کے ضائع ہونے کا نتیجہ	۵۶۲
چار ذمہ داری اوصاف	۵۶۳
امانت داری دل کی صفت ہے	۵۶۳
قرب و رضائے الٰہی کا شوق	۵۶۳
فرض امانت کا وقت	۵۶۳
ادائے امانت فرض ہے	۵۶۳
آیت امانت کی تفسیر	۵۶۳
حضرت حکیم الامت تھانوی کا ارشاد	۵۶۳
حضرت جنید بغدادی کا ارشاد	۵۶۳
امانت کے متعلق علماء کے اقوال	۵۶۳
عبادات کا اللہ تعالیٰ سے معاملہ	۵۶۴
حضرت آدم علیہ السلام	۵۶۴
امانت کی تعریف	۵۶۴
حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی تحقیق	۵۶۵
علامہ بیضاوی کی تحقیق	۵۶۵
انسان کے ظلوم و جہول ہونے کا مطلب	۵۶۵
شکر ضروری ہے	۵۶۶
منافق کافر اور مومن کا انجام	۵۶۶
بار امانت کا نتیجہ	۵۶۷
شرعی ذمہ داری کی فرضیت	۵۶۷

٭ ٭ ٭

سورۃ المؤمنون

سورۃ مومنون مکہ میں اتری اور اس کی ایک سو اٹھارہ آیتیں ہیں اور چھ رکوع
جس نے انھیں ادب میں چو مکا لی تہ ال تمام نماز اور ہر طرح عبادت میں کمال ہے جیسی ایمان اخلاق و طریقے کے مالک کی محبت والی
ماننے والے ایمان کا قرب ہے جو بڑا فلاح کا ہے۔ شروع ہے اس کا نام ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ

کامیاب ہو گئے ایمان والے جو

فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ

نماز میں جھکنے والے ہیں

خشوع کا معنی

"خشوع" کے معنی ہیں کسی کے سامنے خوف و ہیبت کے ساتھ عاجزی اور پستی اختیار کرنا۔ حضرت ابن عباس نے "خاشعون" کی تفسیر "متواضعون و ساکنون" سے کی ہے اور آیت قرآنی "ومن آیٰتہ انک تری الارض خاشعۃ فاذا انزلنا علیہا الماء اھتزت وربت" بھی دلالت کرتی ہے کہ "خشوع" میں ایک طرح کا سکون و تذلل مضمر ہے۔ قرآن کریم میں "خشوع" کو جوہ، ابصار، اصوات وغیرہ کی صفت قرار دیا ہے۔ اور حدیث میں "لو خشع قلب ھذا لخشعت جوارحہ" میں قلب کی صفت بتلائی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اصل خشوع قلب کا ہے اور اعضائے بدن کا خشوع اس کے تابع ہے۔

نماز میں خشوع:

جب نماز میں قلب خاشع، خائف اور پر سکون ہوگا تو خیالات ادھر ادھر بھٹکتے نہیں پھریں گے، ایک ہی تصور پر جم جائیں گے۔ پھر خوف و ہیبت اور عجز و خضوع سے تمام بدن پر بھی خاص اثر ظاہر ہوں گے مثلاً ہاتھ باندھے سر جھکائے نگاہ پست رکھنا ادب سے کھڑا ہونا، ادھر ادھر نہ دیکھنا، کپڑے یا ڈاڑھی وغیرہ سے نہ کھیلنا، انگلیاں نہ چٹخانا اور اسی قسم کے تمام افعال و احوال لازمۂ خشوع میں سے ہیں۔ نماز میں حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ نماز میں ایسے ساکن ہوتے تھے جیسے ایک بے جان لکڑی، اور کہا جاتا تھا کہ یہ نماز کا خشوع ہے۔ فقہاء کا اس میں اختلاف ہے کہ آیا نماز میں خشوع کے بغیر مقبول ہوتی ہے یا نہیں۔ صاحب روح المعانی نے لکھا ہے کہ خشوع نماز کے لئے شرط نہیں۔

ہیں تو ان صلوٰۃ کے لئے شرط ہے جیسا کہ بعض کی رائے ہے ورنہ کمال و حسن قبول کے لئے شرط ہے۔ واللہ اعلم۔ یہاں تفصیل کا موقع نہیں۔ اسی کا علم ہو اس کی شرح میں تفصیل ملاحظہ کی جائے۔ بہرحال حقیقی فلاح اور ابدی کامیابی ان ہی مومنین کو حاصل ہوگی جو خشوع وغیرہ ان صفات سے متصف ہوں گے جو آگے بیان کئے گئے ہیں۔ (تفسیر عثمانی)

نزول آیات:

مسند احمد میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو پاس والوں کے کان میں ایسی آواز ہوتی تھی جیسے شہد کی مکھیوں کی آواز ہوتی ہے۔ ایک روز آپ پر اسی طرح وحی آئی تو ہم ٹھہر گئے۔ جب وحی کی حالت سے افاقہ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ بیٹھ گئے اور یہ دعا کرنے لگے اللھم زدنا ولا تنقصنا واکرمنا ولا تھنا واعطنا ولا تحرمنا واثرنا ولا تؤثر علینا وارض عنا وارضنا (یعنی یا اللہ ہمیں زیادہ دے کم نہ کر اور ہماری عزت بڑھا ذلیل نہ کر اور ہمیں عطا فرما محروم نہ کر اور ہمیں دوسروں پر ترجیح دے اور ہم پر دوسروں کو ترجیح نہ دے اور ہم سے راضی ہو جا اور ہمیں بھی اپنی رضا سے راضی کر دے۔) اس کے بعد فرمایا کہ مجھ پر اس وقت دس آیتیں ایسی نازل ہوئی ہیں کہ جو شخص ان پر پورا پورا عمل کرے تو وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔ پھر یہ دس آیتیں جو اوپر لکھی گئی ہیں پڑھ کر سنائیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق

امام نسائی نے کتاب التفسیر میں یزید بن بابنوس سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق کیسا اور کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ کا خلق یعنی طبعی عادت وہی تھی جو قرآن میں ہے۔ اس کے بعد یہی دس آیتیں تلاوت کر کے فرمایا کہ بس یہی خلق اور عادت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ (ابن کثیر)

کامیابی کی چوٹی:

اللہ تعالیٰ نے فلاح یعنی کامیابی ان مومنین کے لئے رکھی ہے جن میں یہ صفات موجود ہوں جن کا ذکر ان آیات (۱ تا ۱۱) میں کیا گیا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شانِ نزول

[illegible]

لفظ "قد" کا استعمال

[illegible]

فلاح کیا ہے؟

[illegible]

نماز میں [illegible]

[illegible]

[illegible] کا درجہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پہلے جنت میں کون جائے گا

[illegible]

جنت کی چیزیں

[illegible]

[illegible]

تمام مومنین کس وقت جنت میں داخل ہوں گے

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے متعلق اقوال

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سے اس ارادہ سے ... نظر اٹھا کر دیکھے ... کسی طرف دیکھنا یا نہ انگلیاں چٹخائے، نہ تکبر ہو (جو رعونت کی چیزیں ہوں) تو اس کی نماز میں ... سے نماز میں سب ادب کی رعایت ضروری ہے۔

حضرت ابو الدرداء نے فرمایا خشوع سے مراد ہے قول و افعال (اللہ تعالیٰ کے سامنے) تعظیم کے ساتھ کھڑا ہونا، کامل یقین اور پوری توجہ رکھنی۔

صاحب روح المعانی نے لکھا ہے کہ خشوع کا محل ... یہ ہے کہ خشوع کا تعلق دل سے ہے [illegible] ... اور خشوع کا تعلق اعضاء سے بھی ہے کیونکہ ... اور تمام اعضاء کی حرکت کا سکون اور اطمینان، جو سب سے متعلق ہے۔ نماز میں سب خشوع کا ادا ... ہے، خشوع کا تعلق ان سے ... ہے۔

بندہ متوجہ ہو تو اللہ متوجہ رہتا ہے:

حضرت ابو ذر راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی طرف اس وقت تک متوجہ رہتا ہے جب تک بندہ نماز میں ادھر ادھر نظر نہ کرے، پھر جب بندہ ادھر ادھر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ بھی اس کی طرف سے توجہ پھیر لیتا ہے۔ رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والدارمی۔

شیطان کا اچکنا

حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق دریافت کیا، فرمایا یہ اچکنا ہے جو شیطان بندے کی نماز میں سے اچک لیتا ہے۔ رواہ البخاری فی الصحیح

نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا

حضرت انس بن مالک راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں آسمان کی طرف نظریں اٹھاتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں سخت بات فرمائی ... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ اس سے باز آ جائیں ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی ... رواہ البخاری۔ مسلم اور نسائی نے حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ لوگ نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے سے باز آ جائیں ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔

حضرت جابر بن سمرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کے اندر آسمان کی طرف نظر اٹھانے سے لوگ باز آ جائیں ورنہ ان کی نظریں واپس نہ آئیں گی۔ رواہ مسلم وابوداؤد وابن ماجہ

نفاق والا خشوع:

حضرت ابوبکر صدیق راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

نفاق والے خشوع سے اللہ کی پناہ مانگو، عرض کیا گیا یا رسول اللہ نفاق والا خشوع کیسا ہوتا ہے؟ فرمایا یہ کہ جسم کا خشوع ہو اور دل کا خشوع نہ ہو (یعنی دل میں خشوع نہ ہو) اور ظاہر سے خشوع ہو۔ ... اعضاء نماز میں ... ہوں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت ابوبکر صدیق کی نماز

مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر جب نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ لکڑی کا تختہ (ایک جگہ) گڑا ہوا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق کی بھی یہی حالت تھی۔

حضرت ثابت ... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ... روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے مجھے نماز میں ادھر ادھر جھکتے ہوئے دیکھا تو اتنی سختی سے ڈانٹا کہ قریب تھا کہ میں نماز توڑ دوں اور فرمایا میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جب تم میں سے کوئی نماز کو کھڑا ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے سب اعضاء کو ساکن رکھے، یہود کی طرح نہ جھولے، اعضاء کا ساکن رہنا نماز کی تکمیل ہے۔ (ابو نعیم)

نماز میں پتھر نہ ہٹائے

حضرت ابو ذر راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی نماز کو کھڑا ہو جائے تو پتھریوں کو صاف نہ کرے کیونکہ (اللہ کی) رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے ... رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ ... حضرت ابوذر کی روایت سے ہوتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت انس کو نصیحت

حضرت انس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اپنی نظر سجدہ کی جگہ پر رکھا کرو۔ (بیہقی)

یہی حضرت انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا بیٹے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے بچو، نماز میں ادھر ادھر نظر کرنا تباہی ہے، اگر ضروری ہی ہو تو نفل میں (ایسا کر سکتے ہو) فرض میں نہیں۔ (ترمذی)

وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ
اور جو لغو بات سے منہ موڑے رہتے ہیں

فضولیات سے پرہیز:

یعنی فضول بیکار باتوں میں وقت ضائع نہیں کرتے ... لغو ہر ... اور کی بات، ... ہے ... لیتے ہیں ... ان کو ... [illegible]

[illegible]

(تفسیر حقانی)

لغو کے درجات:

[illegible]

لغو کے متعلق اقوال:

[illegible]

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ
[illegible]
إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ
[illegible]
فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ
[illegible]
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ
[illegible]

شرمگاہوں کی حفاظت:

[illegible]

وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ
[illegible]

زکوٰۃ ادا کرنا:

[illegible]

قضائے شہوت کی حرام صورتیں

[illegible]

حکمت سے بھرپور ہدایات

[illegible]

متعہ کی حرمت

[illegible]

جلق حرام ہے

[illegible]

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ

[illegible]

امانتداری اور ایفائے عہد

[illegible]

دو قسم کے عہد:

[illegible]

وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ

[illegible]

نمازوں کی حفاظت:

[illegible]

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

(۶) [illegible]

محبوب عمل:

[illegible]

بہت خوب ہے۔ ... (مسلم)

آنکھوں کی ٹھنڈک دل کی راحت:

چنانچہ حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے خوشبو اور عورتیں پسند ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے (نسائی)۔ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے نماز کے وقت اپنی لونڈی سے کہا کہ پانی لا، نماز پڑھ کر راحت حاصل کروں تو سننے والوں کو ان کی یہ بات گراں گذری۔ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے اے بلال اٹھو نماز کے ساتھ ہمیں راحت پہنچاؤ۔ (ابوداؤد)

بہترین عمل: حدیث شریف میں ہے سیدھے سیدھے رہو اور تم ہرگز احاطہ نہ کر سکو گے جان لو تمہارے تمام اعمال میں بہترین عمل نماز ہے۔ وضو کی حفاظت صرف مومن ہی کر سکتا ہے۔

أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ
وہی ہیں میراث لینے والے جو میراث پائیں گے فردوس کی
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ
وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

جنت کی میراث جنت پر پہلے ہی تحریر ہو چکی ہیں۔ (تفسیر حقانی)

مہاجرین و انصار:

شاہ ولی اللہ دہلوی فرماتے ہیں کہ سورۂ مومنون کی ابتدائی آیات میں جن مومنین متقین کی صفات فاضلہ کو بیان کیا گیا ہے اس کے اولین مصداق مہاجرین اولین اور خلفاء راشدین تھے جن کو ملک اور [illegible] کی دولت عطا ہوئی۔ (ازالۃ الخفاء، بحوالہ معارف کاندھلوی)

جنت کے وارث:

ان سب صفات کو بیان فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ یہی لوگ جنت الفردوس کے وارث ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے خدا سے جب مانگو جنت الفردوس مانگو وہ سب سے اعلیٰ اور اوسط جنت ہے۔ اسی جگہ سے سب نہریں جاری ہوتی ہیں اس کے اوپر خدا تعالیٰ کا عرش ہے۔ (صحیح)

ہر ایک کی دو منزلیں:

فرماتے ہیں آخرت سے ہر ایک کی دو دو جگہیں ہیں ایک منزل جنت میں ایک جہنم میں۔ جب کوئی دوزخ میں گیا تو اس کی منزل کے وارث جنتی بنتے ہیں یہی بیان اس آیت میں ہے۔ مجاہد فرماتے ہیں جنتی تو اپنی جنت کی جگہ سنوار لیتا ہے اور جہنمی کی جگہ [illegible] جاتا ہے اور وہ بھی ان کے خلاف کرتا ہے۔ کیونکہ وہ عبادت کے لئے پیدا کئے گئے تھے جنتیوں نے عبادت [illegible] کی لہٰذا ان کے لئے جو خدمات تھے وہاں سے بھی ان کو جو اس کے عوض کر دیئے گئے۔ اس نے انہیں وارث بنا دیا۔ صحیح مسلم شریف ہے کہ مسلمان [illegible] کے برابر گناہ [illegible] اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر ڈال دے گا اور اپنی رحمت سے بخش دے گا۔ [illegible] جب یہ حدیث سنی تو عمر بن عبدالعزیز نے [illegible] ابو بردہ نے تین مرتبہ قسم کھا کر حدیث کو دہرایا۔ اسی قسم کی آیت یہ بھی ہے تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا اور آیت میں ہے۔ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا

فردوس: فردوس رومی زبان میں باغ کو کہتے ہیں بعض سلف کہتے ہیں کہ اس باغ کو کہتے ہیں جس میں انگور کی بیلیں ہوں واللہ اعلم۔ (ابن کثیر)

اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْوَارِثُوْنَ یعنی یہی لوگ وارث ہونے والے ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے۔

الَّذِيْنَ یعنی یہی لوگ جو اوصاف مذکورہ کے حامل ہیں

یَرِثُوْنَ یعنی اس بات کے مستحق ہیں کہ صرف انہی کو (فردوس کا) وارث کیا جائے گا۔

الْفِرْدَوْسَ یہ لوارثون کا عطف ہے اور جس چیز کے وارث ہوں گے اس کا بیان ہے پہلے ابہام سے وراثت کا ذکر کیا گیا پھر تعیین کے ساتھ واضح طور پر فردوس کا ذکر کیا۔ اس سے وراثت کی عظمت اور بلند شان ظاہر ہو گی۔ (تفسیر مظہری) وارث ہونے کا لفظ بتاتا ہے کہ یہ فردوس کی [illegible] کو دی جائے گی۔

ابن ماجہ نے حضرت انس کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے وارث کی میراث سے بھاگے گا تو اللہ اس کا میراثی حصہ جنت سے ختم کر دے گا۔ (تفسیر مظہری)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ		
اور ہم نے بنایا	آدمی کو	چنی ہوئی مٹی سے

منتخب مٹی کا بنا ہوا: یعنی سب کے باپ حضرت آدم علیہ السلام منتخب مٹی سے پیدا ہوئے اور پھر تمام بنی آدم نطفہ سے پیدا ہوتے ہیں اور نطفہ بھی مٹی سے نکلی ہوئی غذا کا خلاصہ ہے۔ (تفسیر عثمانی)

عبد بن حمید کا قول نقل کیا ہے کہ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ سے مراد ہے آدم کا نطفہ [illegible] یا طین سے مراد ہے آدم اور سلالہ سے مراد ہوا نطفہ۔ (تفسیر مظہری)

ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ

پھر رکھا اس کو پانی کی بوند کر کر ایک جمے ہوئے ٹھکانے میں

رحم مادر میں

[illegible]

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً

پھر بنایا اس بوند سے لہو جما ہوا پھر بنایا اس لہو جمے ہوئے سے گوشت کی بوٹی

فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا

پھر بنائیں اس بوٹی سے ہڈیاں پھر پہنایا ہڈیوں پر گوشت

مختلف مراحل

[illegible]

نطفہ [illegible]

ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ

پھر اٹھا کھڑا کیا اس کو ایک نئی صورت میں

روح حیات

[illegible] (تفسیر [illegible])

روح کیا ہے:

[illegible]

انسان پیدائش سے انجام تک:

حضرت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

زندگی کے تغیرات:

[illegible]

روح حقیقی اور روح حیوانی:

[illegible] حضرت ابن عباس [illegible]

اس تخلیق میں دوسری نئی روح مراد ہے۔ تفسیر مظہری میں ہے کہ اس سے مراد
اسی روح سے روح حیوانی ہے کہ وہ بھی مادی اور ایک جسم لطیف ہے جو جسم
حیوانی کے ہر ہر جز میں سمایا ہوا ہے جس کو اطبا اور فلاسفہ روح کہتے ہیں۔
اس کی تخلیق بھی تمام اعضاء انسانی کی تخلیق کے بعد ہوتی ہے اس لئے ثم انشانٰہ
سے تعبیر فرمایا ہے۔ اور روح حقیقی جس کا تعلق عالم ارواح سے ہے وہ اس
روح حیوانی کے ساتھ اس کا کوئی رابطہ حق تعالیٰ اپنی قدرت سے
قائم فرما دیتے ہیں جس کی حقیقت کا سمجھنا انسان کے بس کا نہیں اس روح حقیقی
کی تخلیق تو تمام انسانوں کی تخلیق سے بہت پہلے ہے اور ان کو حق تعالیٰ
نے ازل میں جمع کر کے الست بربکم فرمایا اور سب نے بلیٰ کہہ کر اللہ تعالیٰ کی
ربوبیت کا اقرار کیا۔ ہاں اس کا تعلق جسم انسانی کے ساتھ تخلیق اعضاء انسانی کے
بعد ہوتا ہے اس جگہ بھی ثم انشانٰہ سے مراد ہو روح حیوانی کے ساتھ
روح حقیقی کا تعلق مراد لیا جائے تو یہ بھی ممکن ہے۔ اور روح حقیقت حیات
انسانی اسی روح حقیقی سے متعلق ہے جب اس کا تعلق روح حیوانی کے ساتھ ہو
جاتا ہے تو انسان زندہ ہو جاتا ہے جب منقطع ہو جاتا ہے تو انسان مردہ ہو جاتا ہے
اور روح حیوانی بھی اپنا عمل چھوڑ دیتی ہے (معارف القرآن)

فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِيۡنَ
سو بڑی برکت والا ہے اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے

مناسب صورت

تو بابرکت ہے [illegible] ہر چیز کو مناسب [illegible]
[illegible] (تفسیر حقانی)

وحی کے ساتھ حضرت عمرؓ کی موافقت

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے رب سے
چار باتوں میں موافقت کی ہے۔ جب یہ آیت اتری کہ ہم نے انسان کو مٹی
سے پیدا کیا تو بے ساختہ میری زبان سے نکلا فتبارک اللہ احسن الخالقین۔
اور وہی پھر قرآن میں اتری۔

شانِ الٰہی

فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِيۡنَ (تخلیق کے گزشتہ احوال دیکھ لینے کے بعد کہنا پڑتا ہے) اللہ بہت بڑی شان والا ہے جو تمام صناعوں سے بڑھ کر ہے۔

یعنی اللہ کی شان اعلیٰ و برتر ہے اس بات سے کہ وہ بے کار کوئی شے بنائے یا بے سود اس کی پیدائش اور عمل میں [illegible] کی جائے۔

عبداللہ بن سعد کا واقعہ

بعض روایات میں آتا ہے کہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا کاتب تھا (وحی لکھا کرتا تھا) تو آپ اس سے وحی کی کتابت بھی کرایا
کرتے تھے) ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوانا شروع کیا
یہ آیت [illegible] اپنی زبان سے کہہ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اسی طرح لکھو یہ یوں ہی نازل ہوا ہے۔ عبداللہ نے (لوگوں سے)
کہا کہ محمد اگر نبی ہیں [illegible] تو مجھ پر بھی وحی آتی ہے۔ [illegible]
وحی آتی ہے [illegible] اور مکہ چلا گیا پھر فتح مکہ کے بعد جب
[illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا خون مباح قرار دیا
[illegible] عبداللہ حضرت عثمان بن عفان کی خدمت میں حاضر ہوا [illegible]
حضرت عثمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے لئے امان کی
درخواست کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک خاموش رہے [illegible]
فرمایا اچھا (عبداللہ کو امان دیدی) حضرت عثمان واپس چلے گئے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] فرمایا [illegible]
[illegible] ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے آنکھ سے اشارہ کیوں نہ کر دیا فرمایا نبی کے لئے یہ جائز نہیں کہ اس کی
آنکھ خیانت کرے۔ عبداللہ اس کے بعد دوبارہ مسلمان ہو گیا اور پھر اس کا اسلام اچھا
رہا۔ (تفسیر مظہری)

ثُمَّ اِنَّكُمۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوۡنَ
پھر تم اس کے بعد مرو گے

سب کو موت آئے گی

یعنی [illegible] سب کا خاتمہ ہے۔
[illegible] اس وقت [illegible]
[illegible]
[illegible] سب جانے کی ہے۔

ثُمَّ اِنَّكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ تُبۡعَثُوۡنَ
پھر تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے

پھر قیامت میں اٹھائے جاؤ گے

جس نے پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا وہی دوبارہ زندہ کر کے کھڑا کرے گا [illegible]
[illegible]

[illegible]

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ

اور ہم نے بنائے ہیں ... تمہارے اوپر سات راستے

سات آسمان:

[illegible]

[illegible]

وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ

اور ہم نہیں ہیں ... خلق سے غافل

پورا نظام قابو میں ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ

اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی اندازے سے

آب رسانی کا نظام:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ

پھر اس کو ٹھہرایا ... زمین میں

زیر زمین پانی کا ذخیرہ:

[illegible]

[illegible]

وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ

اور ہم اس کو لے جانے پر ... قادر ہیں

اللہ چاہے تو پانی ختم ہو جائے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جنت سے جاری شدہ دریا

[illegible]

فَأَنْشَأْنَا لَكُم بِهِ جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ

[illegible]

فِيهَا فَوَاكِهُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ

[illegible]

نباتات اور ...

[illegible]

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِن طُورِ سَيْنَاءَ تَنبُتُ

[illegible]

[illegible]

زیتون کا درخت

[illegible]

... کی حقیقت

[illegible]

زیتون کے فوائد و خصوصیت

[illegible]

[illegible]

طریقہ

[illegible]

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُمْ

[illegible]

مِّمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ

[illegible]

وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ

[illegible]

[illegible]

وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ

[illegible]

[illegible]

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ

[illegible]

يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ

[illegible]

أَفَلَا تَتَّقُونَ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا

[illegible]

مِن قَوْمِهِ مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

[illegible]

[illegible]

حضرت نوح کی دعوت اور سرداران قوم کا خطاب

[illegible]

يُرِيدُ أَن يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ

[illegible]

لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً

[illegible]

سرداروں کا تبصرہ

[illegible]

مَّا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ

[illegible]

[illegible]

إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ

[illegible]

فَتَرَبَّصُوا بِهِ حَتَّىٰ حِينٍ

[illegible]

[illegible]

قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ

[illegible]

بارگاہ الٰہی میں حضرت نوح کی درخواست

[illegible]

فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا

[illegible]

وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ فَاسْلُكْ

[illegible]

فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ

[illegible]

[illegible]

وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ

[illegible]

[illegible]

فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنتَ وَمَن مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ

[illegible]

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

[illegible]

[illegible]

وَقُل رَّبِّ أَنزِلْنِي مُنزَلًا مُّبَارَكًا وَأَنتَ

[illegible]

خَيْرُ الْمُنزِلِينَ

[illegible]

کشتی سے برکت کے ساتھ اترنا

[illegible]

حضرت نوح کی عظمت

[illegible]

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ وَإِن كُنَّا لَمُبْتَلِينَ

[illegible]

[illegible]

ثُمَّ أَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ

[illegible]

[illegible]

فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ

[illegible]

حضرت ہود یا حضرت صالح کی دعوت

[illegible]

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ

[illegible]

أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ وَقَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ الَّذِينَ

[illegible]

وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنَاهُمْ

[illegible]

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

[illegible]

[illegible]

مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ

[illegible]

وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ

[illegible]

[illegible]

وَلَئِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِثْلَكُمْ إِنَّكُمْ إِذًا لَخَاسِرُونَ

[illegible]

[illegible]

أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا

[illegible]

أَنَّكُمْ مُخْرَجُونَ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ

[illegible]

[illegible]

إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا

[illegible]

وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ

[illegible]

[illegible]

إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا

[illegible]

پیغمبر پر تہمت [illegible]

[illegible]

وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي

[illegible]

بِمَا كَذَّبُونِ

[illegible]

پیغمبر کی دعا

[illegible]

قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ

[illegible]

عذاب کی [illegible]

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فجعلناهم غثاء

[illegible]

فبعدا للقوم الظالمين

[illegible]

ثم انشانا من بعدهم قرونا آخرين

[illegible]

ما تسبق من امة اجلها وما يستاخرون

[illegible]

ثم ارسلنا رسلنا تترا كلما جاء امة رسولها

كذبوه فاتبعنا بعضهم بعضا وجعلناهم احاديث

[illegible]

فبعدا لقوم لا يؤمنون

[illegible]

ثم ارسلنا موسى واخاه هارون بآياتنا

وسلطان مبين الى فرعون وملائه

فاستكبروا وكانوا قوما عالين

[illegible]

فرعون اور اس کے سرداروں کا تکبر

[illegible]

فقالوا انؤمن لبشرين مثلنا

[illegible]

وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ؕ

اور ان کی قوم ہمارے تابع دار ہے

ایمان سے انکار کا بہانہ:

یعنی موسیٰ و ہارون کی قوم (بنی اسرائیل) تو ہماری غلامی کر رہی ہے پھر ان کو ہم اپنا سردار و بڑا کس طرح مان سکتے ہیں۔ (تفسیر عثمانی)

فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ۝ وَلَقَدْ

پھر جھٹلایا ان دونوں کو پھر ہو گئے غارت ہونے والوں میں اور ہم نے دی

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝

موسیٰ کو | کتاب | تاکہ | وہ راہ پائیں

بنی اسرائیل کا دستور العمل:

یعنی فرعونیوں کی ہلاکت کے بعد ہم نے ان کو تورات شریف مرحمت کی تا لوگ اس پر چل کر جنت اور معرفت الٰہی کی منزل تک پہنچ سکیں۔ (تفسیر عثمانی)

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً

اور بنایا ہم نے مریم کے بیٹے اور اس کی ماں کو ایک نشانی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام: یعنی قدرت الٰہیہ کا نشان ہے کہ تنہا ماں سے بدون باپ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کر دیا۔ جیسا کہ "آل عمران" اور سورۂ "مریم" میں اس کی تقریر کی جا چکی ہے۔ (تفسیر عثمانی)

وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ۝

اور ان کو ٹھکانا دیا | ایک ٹیلے پر جہاں ٹھہرنے کا موقع تھا اور پانی نتھرا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش:

شاید یہ وہی ٹیلہ یا اونچی زمین ہو جہاں وضع حمل کے وقت حضرت مریم تشریف رکھتی تھیں۔ چنانچہ سورۂ مریم کی آیات فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ دلالت کرتی ہیں کہ وہ جگہ بلند تھی۔ نیچے چشمہ یا نہر جاری تھی۔ اور کھجور کا درخت بھی تھا۔ (تفسیر عثمانی ملخصاً)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بادشاہ کی دشمنی:

بعض مفسرین لکھتے ہیں کہ یہ حضرت مسیح کے بچپن کا واقعہ ہے۔ ایک ظالم بادشاہ ہیرودیس نجومیوں سے خبر پا کر حضرت عیسیٰ کی دشمنی کے درپے ہو گیا تھا اور قتل کے درپے تھا۔ حضرت مریم الہام ربانی سے ان کو لے کر مصر چلی گئیں اور اس ظالم کے مرنے کے بعد پھر شام واپس چلی آئیں۔ چنانچہ انجیل متی ۲ میں بھی یہ واقعہ مذکور ہے اور مصر کا اونچا علاقہ دریائے نیل کے سبب سرسبز و شاداب ہے۔

ربوہ کا مطلب: "ربوہ" (اونچی جگہ) سے مراد شام یا فلسطین لیا ہے اور کچھ بعید نہیں کہ بعینہٖ یہ ولادت کے وقت موجود ہو جس کا ذکر اس موقع کے وقت بھی یاد دلایا ہو۔ واللہ اعلم۔

بعض گمراہ مصنفین کی تردید:

بہرحال اہل اسلام میں کسی نے "ربوہ" سے مراد کشمیر نہیں لیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر میں بتلانی حالیہ جہالت ہے۔ زمانہ کے بعض ملحدین نے "ربوہ" سے کشمیر مراد لیا ہے اور وہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بتائی ہے جس کا کوئی ثبوت تاریخی حیثیت سے نہیں ملتا۔ سری نگر میں جو قبر "یوز آسف" کے نام سے مشہور ہے اس کی بابت "تاریخ اعظمی" کے مصنف نے محض عام افواہ نقل کی ہے کہ "لوگ اس کو کسی نبی کی قبر بتاتے ہیں وہ کوئی شہزادہ تھا جو دوسرے ملک سے یہاں آیا تھا" اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بتانا بڑے حوصلہ کی بات اور سخت جرأت ہے۔ ان آیات سے حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات کا باطل ہونا ثابت کرنا اور "یوز آسف" کی قبر کی تحقیق مطلوب ہو تو ... حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب ... کا رسالہ دیکھو جو ... تحقیق و تدقیق سے لکھا گیا ہے۔ اور اس میں ... تفصیل کی گئی ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ عنا وعن سائر المسلمین۔ (تفسیر عثمانی)

صحابہ و تابعین کے اقوال

ربوہ سے کون سی جگہ مراد ہے؟ حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا: وہ دمشق تھا۔ سعید بن مسیب اور مقاتل کا بھی یہی قول ہے۔

ضحاک نے کہا غوطۂ دمشق مراد ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا وہ رملہ ہے۔ عطاء کی روایت میں حضرت ابن عباسؓ کا قول آیا ہے کہ ربوہ سے مراد بیت المقدس ہے۔ یہی قول قتادہ اور کعب کا ہے۔ کعب نے کہا: بیت المقدس باقی زمین کے مقابلہ میں آسمان کے قریب تر ہے۔ ابن زید نے کہا: مصر مراد ہے (یہی قول تاریخی حیثیت سے زیادہ قوی ہے)۔ (تفسیر مظہری)

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ

اے رسولو | کھاؤ | ستھری چیزیں | اور کرو | کام | بھلا

اکل حلال اور صدق مقال

[illegible]

حضرت داؤد کا اکل حلال اور عبادت گذاری

[illegible]

انبیاء حلال ہی کھاتے ہیں

[illegible]

طیبات فقط حلال چیزیں ہیں

[illegible]

[illegible]

انبیاء کا ... شکر ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت

[illegible]

بیہقی کہتے ہیں کہ امت رسول اور دوسرے لوگوں کے دوبارہ ہونے ہوئے فرقے بنے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ علماء قیامت تک قائم رہتے ہیں یا اسلام تمہارا کے وارث ہیں۔ (تفسیر مظہری)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کو خطاب:

بعض علماء نے کہا کہ حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ کو خطاب ہے اور یہ خطاب اس وقت کیا گیا تھا جب وہ دونوں ربوہ میں پہنچ گئے تھے اس خطاب میں ان کو حکم دیا گیا کہ جو اللہ نے ساتھ رزق دیا کھاؤ تاکہ دونوں برگزیدہ کی ہدایت اور سنت کی پیروی کریں۔ یہاں قصہ کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ کو خطاب فرمایا ہے۔ (تفسیر مظہری)

> إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ
>
> جو کام تم کرتے ہو میں سب جانتا ہوں

اللہ باخبر ہے۔ یعنی علانیہ نیک کام کرو۔ اس میں ایک دلیل کنایہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کھلم کھلا پوشیدہ عمل و احوال سے باخبر ہے۔ آیت کے الفاظ ایک سے عام رکھ دیے گئے اور خطاب کر کے حکم کیا گیا۔ (تفسیر مظہری)

> وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ
>
> اور یہ لوگ جو تمہاری جماعت ہے سب ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا رب ہوں
>
> فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا
>
> پھر لوگوں نے آپس میں اپنے کام کو جدا جدا کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا

اختلاف امت کے اسباب:

یعنی اصول کے اعتبار سے تمام انبیاء کا دین ایک ہی رہا ہے اور سب کا خدا بھی ایک ہے سب کا شریعت کے بنیادی اصول ایک رہا ہے۔ لیکن لوگوں نے جو شریعت کے عمل میں پارہ پارہ کر دیا اور جھوٹی جھوٹی باتیں نکال لیں۔ اسی طرح اللہ کا دین ٹکڑے ٹکڑے ہو کر فرقے اور مذہب بن گئے۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ فرقے کے یہ معنی مختلف ہیں۔ اختلاف صرف فروعی اختلاف تھا۔ اصول دین میں سب متفق رہے ہیں۔ مجموعی طور پر اس آیت کی تفسیر اسی طرح کی ہے۔

پیغمبر کا کام:

لیکن حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ ہر پیغمبر کے ہاتھ اللہ تعالیٰ نے جو اس وقت کے لوگوں میں ہدایت کا کام کیا یا پیچھے لوگوں سے ہو، احکام جدا جدا ہے تو ہر قوم نے پیغمبر کی معرفت سب کا اقرار اور

سب کتابوں اور اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ سب دین ایک ہی ہے مگر ہر فرقہ نے اپنے اپنے طریقے کو ترجیح دی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ (تفسیر عثمانی)

موضح القرآن نے بھی یہی بیان کیا ہے (لکھا ہے) کہ اللہ کی طرف سے ایک ہی دین آیا ہے اور ہر گروہ کے پاس جو دین ہے وہ اسی پر اترا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں نے ان پیغمبروں کو بھیجا گیا تھا انہوں نے پیغمبروں کے بعد دین میں تفرقہ پیدا کر لیا اور ایک دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اصولی اختلاف پیدا کر لیا اور ایک دوسرے کو باطل کہنے لگے حالانکہ تمام پیغمبروں کی اور ان کے لائے ہوئے احکام کی تصدیق کرنا واجب ہے۔ لیکن بعض فرقوں نے بعض پیغمبروں کو مان کر اور بعض کا انکار کر دیا جیسے یہودی اور عیسائی اور صابی۔ بعض نے سب ہی کا انکار کیا جیسے مشرکین اور بت پرست۔ مذکورہ بالا تفسیر کا مطلب اس صورت میں ہوگا کہ جب فتقطعوا کو منقطعوا کے معنی میں لیا جائے۔

آسمانی کتابوں میں تحریف:

بعض علماء نے زبراً کو زبور کی جمع قرار دیا ہے جو کتاب کے معنی میں ہے یعنی ہر فرقے نے اپنی الگ کتاب بنا لی۔ مطلب یہ ہے کہ دین پہلے ایک تھا لیکن ہر فرقہ نے اپنی طرف سے اس کی کتاب بنا لی اور اپنی مقصود تحریف کردہ کتابیں بنا لیں۔ بعض نے اس طرح مطلب بیان کیا کہ انہوں نے اللہ کی کتاب کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے الگ کر دیا۔ (تفسیر مظہری)

> كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ
>
> جو چیز جس فرقے کے پاس ہے وہ اس سے خوش ہو رہا ہے

یعنی کہتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں اور دوسرا باطل پر ہے۔ (تفسیر مظہری)

> فَذَرْهُمْ فِي غَمْرَتِهِمْ حَتَّىٰ حِينٍ
>
> تو ان کو ایک مدت تک ان کی غفلت میں رہنے دو

فرقہ پرستوں کو چھوڑ دیجئے:

یعنی ان لوگوں سے ان کی ہدایت کی توقع نہ رکھو اللہ ایک فرقے ہیں ان کو چھوڑ دیجئے ہر فرقہ اپنا ہی عقیدہ لئے ہوئے ہے کسی طرح آپ سے جدا نہیں ہوتا خواہ آپ کتنی ہی نصیحت فرمائیں تو آپ بھی ان کے غم میں نہ پڑیے بلکہ تھوڑی سی مہلت دیجئے۔ یہ اپنی غفلت و جہالت کے نشہ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ جس وقت موت آ پہنچے گی جب ان کی آنکھیں کھل کر دیکھ لیں گی تب ساری حقیقت سامنے آ جائے گی

[illegible] (ابن کثیر)

حضرت [illegible] (یعنی! [illegible]) [illegible] [illegible] قدرت بھی پائمال ہو جاتا ہے۔

فرقہ پرستوں پر گرفت ضرور ہوگی

[illegible] (ابن کثیر)

أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ ۝

کیا یہ لوگ [illegible] [illegible]

نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ

[illegible] بھلائیاں

ایک پرانا [illegible] [illegible] (تفسیر حقانی)

بَل لَّا يَشْعُرُونَ ۝

بات سمجھتے نہیں

عقل کے کورے

[illegible] [illegible] [illegible] (الطور)

إِنَّ الَّذِينَ هُم مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ۝

بے شک جو لوگ [illegible] رب سے [illegible]

مومن کی شان

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] (تفسیر عثمانی)

وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ۝

اور جو لوگ [illegible]

آیات پر یقین

[illegible] (تفسیر عثمانی)

وَالَّذِينَ هُم بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ۝

اور جو لوگ [illegible]

توحید پر ایمان

[illegible] وَالَّذِينَ هُم بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ [illegible] (تفسیر عثمانی)

وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ

اور جو لوگ [illegible]

أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ۝

[illegible]

نیک عمل کے باوجود ڈرتے رہنا

[illegible] (تفسیر عثمانی)

[illegible]

عائشہؓ کی آیت یؤتون ما آتوا کی جو تفسیر (فرمائی تھی) جو کہ نیک کام کرتے ہیں، یعنی حضرت عائشہؓ کے نزدیک اس سے مراد صرف دینا نہیں بلکہ ہر کام خیر کرنا مراد ہے۔

وجلة ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں ان کی یہ خیرات رد کر دی جائے اور قبول نہ کی جائے۔ یا اس طرح ڈرتے ہیں [illegible] کہ کہیں [illegible] ان کے گناہوں کی کثرت اور عبادات کی قلت کی وجہ سے [illegible] ہے کہ کہیں یہ خیرات بھی ان کو اللہ کے عذاب سے بچا نہ سکے۔

انہم الی ربہم راجعون یعنی اس بات سے ان کے دل ڈرتے ہیں کہ اللہ کے پاس لوٹ کر جانا ہے اور وہ ان کے ہر عمل سے واقف ہے۔ حسن بصری نے فرمایا۔ وہ اللہ کی طاعت کرتے ہیں اور کوشش کے ساتھ کرتے ہیں پھر بھی ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کی وہ طاعت نامقبول نہ ہو جائے۔

بغوی کی روایت میں آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے پوچھا یا عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذین یؤتون ما آتوا وقلوبہم وجلة کیا وہ شخص ہے جو زنا کرتا ہے، چوری کرتا ہے، شراب پیتا ہے؟ فرمایا نہیں اے صدیق کی بیٹی (یہ وہ شخص نہیں) بلکہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو روزے رکھتا ہے (نماز پڑھتا) اور خیرات کرتا ہے اور (پھر بھی) ڈرتا ہے کہ کہیں قبول نہ ہو۔ (تفسیر مظہری)

أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ۝

وہ لوگ دوڑ دوڑ کر لیتے ہیں بھلائیاں اور وہ ان پر پہنچے سب سے آگے

اصل نیکی

دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ کما قال تعالیٰ فآتاہم اللہ ثواب الدنیا وحسن ثواب الآخرة (آل عمران) [illegible] اور درحقیقت اصلی بھلائی اعمال صالحہ، اخلاق حمیدہ [illegible] کا حاصل ہونا ہے [illegible] (تفسیر حقانی)

نیکی میں پیش قدمی کرنا

آیت کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ طاعتوں کی بہت زیادہ رغبت رکھتے ہیں اس لئے جلدی جلدی طاعت کرتے ہیں تاکہ کوئی طاعت فوت نہ ہو جائے۔ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ وہ طاعتوں میں پیش قدمی کرتے ہیں یعنی آخرت کی بھلائیوں کا وعدہ کیا گیا ہے [illegible] اعمال میں تیزی کرنے سے [illegible] سب [illegible] ان کے حاصل کرنے کے لئے وہ تیزی سے کام کرتے ہیں اور جلد جلد حاصل کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مصیبت کو کوئی چیز روک نہیں کرتی

جائے [illegible] مگر نیکی، کوئی چیز زیادتی نہیں کرتی (بخاری [illegible]) اس تفسیر پر اس آیت کا مضمون ویسا ہی ہوگا جیسا آیت فآتاہم اللہ ثواب الدنیا وحسن ثواب الآخرة کا ہے گویا ان کو (ثواب) سے [illegible] مخالف لوگوں کو نہیں ملے گا۔

یعنی یہ نیک لوگ بھلائیوں کی طرف دنیا میں جلدی سے بڑھتے ہیں [illegible] کہ نیکی کا نفع یا اس کی لذت آنے والی ہے [illegible] رزق یا قوت [illegible] کے زوال کا کوئی خوف نہیں [illegible] سوائے اللہ کے [illegible] جیسا کہ [illegible] خواب میں یا بطور الہام حضرت [illegible]

وهم لها سابقون۔ یعنی وہ نیکیوں کی طرف جلدی کرتے ہیں یا جنت کی طرف سب سے آگے بڑھنے والے ہیں۔ یا ما تحتوں سے (مراد سب سے آگے بڑھنا) حقیقت [illegible] مراد ہے طاعتوں کی طرف یا ثواب کی طرف یا جنت کی طرف بڑھنا۔ یا یہ مراد ہے کہ آخرت سے پہلے [illegible] ان فائدوں کی طرف بڑھنے والے ہیں کیونکہ (ثواب آخرت سے پہلے) فوری طور پر ان کے لئے دنیوی فائدے فراہم کر دیے جاتے ہیں۔ بعض علماء کا قول ہے کہ لها سابقون میں لام بمعنی الیٰ ہے یعنی وہ بھلائیوں کی طرف پیش قدمی کرتے ہیں جیسے آیت کما هو علیه میں لام بمعنی الیٰ ہے۔ اسی وجہ سے بغوی نے [illegible] کی تفسیر میں کہا ہے کہ [illegible] بھلائیوں کی طرف جلدی کرنے والے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا۔ اللہ کی طرف سے ان کے لئے سعادت پہلے سے (مقدر) ہو چکی ہے۔ (تفسیر مظہری)

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتَابٌ

اور ہم کسی پر بوجھ نہیں ڈالتے مگر اس کی گنجائش کے موافق اور ہمارے پاس لکھا ہے

يَنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝

جو بولتا ہے سچ اور ان پر ظلم نہ ہوگا

انسان کو اس کی طاقت کے مطابق مکلف بنایا گیا ہے

یعنی نیکی جو عمل وہ کر سکتے ہیں [illegible] کہ کوئی ایسا مشکل کام نہیں جو انسان کی طاقت سے باہر ہو۔ ہماری یہ عادت نہیں کہ لوگوں کو تکلیف مالا یطاق دیں۔ [illegible] یہ سب باتیں وہ ہیں جن کو اگر توجہ کریں تو بخوبی عمل کر سکتے ہیں [illegible] اگر ان باتوں کا یقین ہے تو جو [illegible] نہیں بھی اپنی وسعت و ہمت کے موافق پوری کوشش کرنی چاہیے کہ ہم ان کے مکلف [illegible] جہاں صحائف اعمال میں [illegible] ہر ایک کے اعمال لکھے [illegible] آیت

[illegible]

بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ مِّنْ هَٰذَا وَلَهُمْ أَعْمَالٌ

[illegible]

مِّن دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ

[illegible]

انسان کی اور طرف مشغول ہے

[illegible]

حَتَّىٰ إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِم بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْأَرُونَ

[illegible]

لَا تَجْأَرُوا الْيَوْمَ إِنَّكُم مِّنَّا لَا تُنصَرُونَ

[illegible]

عذاب آنے پر چلاتے ہیں

[illegible]

غزوہ بدر اور قحط کا عذاب

[illegible]

قَدْ كَانَتْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنتُمْ عَلَىٰ

[illegible]

أَعْقَابِكُمْ تَنكِصُونَ مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ

[illegible]

اپنی غفلت و اعراض کو یاد کرو

[illegible]

سَامِرًا تَهْجُرُونَ

[illegible]

پیغمبر کی بات پر توجہ نہ دیتے تھے

[illegible]

أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ

[illegible]

[illegible]

حقیقت حال منکشف ہو چکی کہ بلاشبہ یہ کلام اللہ جل شانہ کا ہے جس میں ان کی بیماریوں کا صحیح علاج تجویز کیا گیا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

أَمْ جَاءَهُم مَّا لَمْ يَأْتِ آبَاءَهُمُ الْأَوَّلِينَ
یا آئی ہے ان کے پاس کوئی ایسی چیز جو نہ آئی تھی ان کے پہلے باپ دادوں کے پاس

پیغمبر اور کتاب کوئی نئی بات نہ تھی:

یعنی نصیحت کرنے والے ہمیشہ ہوتے رہے ہیں، پیغمبر ہوتے یا پیغمبر کے نائب ہوتے۔ آسمانی کتابیں بھی برابر اترتی رہی ہیں، کبھی کہیں کبھی کہیں۔ سو کوئی نئی بات نہیں جس کا نمونہ پیشتر سے موجود نہ ہو۔ ہاں جو اکمل ترین و اشرف ترین کتاب اب آئی اس شان کا رسول پہلے نہ آیا تھا تو اس کا مقتضیٰ یہ تھا کہ اور زیادہ اس نعمت کی قدر کرتے اور اسے دوڑ کر قبول کرتے، جیسے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا۔

(تنبیہ) شاید یہاں "آباءھم الاولین" سے آباء و اجداد بعیدین مراد ہوں اور سورۂ یٰسین میں جو آیا ہے لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ وہاں آباء اقربین کا ارادہ کیا گیا ہو واللہ اعلم۔ (تفسیر عثمانی)

أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ
یا پہچانا نہیں انہوں نے اپنے پیغام لانے والے کو سو وہ اس کو اوپرا سمجھتے ہیں

پیغمبر کی صداقت و دیانت بھی سامنے ہے:

یعنی یہ بات بھی نہیں کہ ان کو پیغمبر کے احوال سے آگاہی نہیں۔ جانتے ہیں سب کچھ جانتے ہیں کہ آپ بچپن سے صادق و امین اور عفیف و پاکباز تھے۔ چنانچہ حضرت جعفر نے بادشاہ حبشہ کے سامنے حضرت مغیرہ ابن شعبہ نے شاہ کسریٰ کے سامنے اور ابوسفیان نے دربار ہرقل میں اس چیز کا اظہار کیا۔ پھر ایسے مشہور امین اور راستباز شخص کی نسبت کیسے گمان کر سکتے ہیں کہ وہ انبیاء اللہ اور خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے لگے۔ (تفسیر عثمانی)

أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ یعنی ان کے انکار کی ایک وجہ یہ ہو سکتی تھی کہ جو شخص دعوت حق لے کر اٹھا ہے یہ کوئی اجنبی آدمی ہوتا یا باہر کا ہوتا کہ یہ لوگ اس کے تمام نسب اور عادات و خصائل اور کردار سے واقف نہ ہوتے تو یہ کہہ سکتے تھے کہ ہم اس شخص کے حالات سے واقف نہیں اس کو کیسے نبی و رسول مان کر اپنا مقتدا بنالیں۔ مگر یہاں تو یہ بات کھلی ہوئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش ہی کے اعلیٰ نسب میں اسی شہر مکہ میں پیدا ہوئے اور بچپن سے لے کر جوانی اور بعد کا سارا زمانہ انہی لوگوں کے سامنے گزرا آپ کا کوئی عمل کوئی عادت ان سے پوشیدہ نہ تھی اور دعوائے نبوت سے پہلے تک سارے کفار آپ کو صادق و امین کہا کرتے تھے۔ (معارف القرآن مفتی اعظم)

أَمْ يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ ۚ بَلْ جَاءَهُم
یا کہتے ہیں اس کو سودا ہے کوئی نہیں وہ تو لایا ہے ان کے پاس
بِالْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ
سچی بات اور ان بہتوں کو سچی بات بری لگتی ہے

فقط خواہش پرستی انکار کر رہی ہے:

یعنی سودائیوں اور دیوانوں کی باتیں کہیں ایسی کھری اور سچی ہوا کرتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ لوگ بھی مجنوں نہیں کہتے، محض دل کی جلن مٹانے کو بکتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ ان میں اکثر کو سچی بات سے چڑ ہے اور سچی بات چونکہ ان کی اغراض و خواہشات کے موافق نہ تھی اس لئے بری لگتی تھی اور قبول کرنے سے بچتے اور بھاگتے تھے۔ (تفسیر عثمانی)

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ
اور اگر چلے سچا رب ان کی خوشی پر تو خراب ہو جائیں
السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ
آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہے

ان کی ہر خواہش پرستی کیلئے شرع حق نہیں بدل سکتی۔

یعنی سچی بات بری لگنے سے کیا ہوتا ہے۔ سچ ان کی خوشی اور خواہش کے تابع نہیں ہو سکتی۔ اگر سچا خدا ان کی خوشی اور خواہش ہی پر چلا کرے تو دنیا کا نظام ہی درہم برہم ہو جائے۔ معاذ اللہ خدا ان کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بن جائے تو زمین و آسمان اور ان کے تمام انتظامات کیونکر قائم رہ سکتے ہیں، اگر ایک خدا کا سارا کارخانہ مختلف لوگوں کی خواہشات کے تابع کر دیا جائے جو کسی حد پر قائم نہیں رہتیں تو آسمان و زمین کی ساری نظام خواہشات کے تحت ہو جائے تو کبھی قائم نہ رہ سکیں، جو صرف عقل و دانش اور احکام الٰہی سے متعلق ہیں سب درہم برہم ہو جائیں گے۔ (تفسیر عثمانی)

بَلْ أَتَيْنَاهُم بِذِكْرِهِمْ
کوئی نہیں ہم نے پہنچائی ہے ان کو ان کی نصیحت

ہدایت آپہنچی ہے:

جس کی بقا اسی پر ہے... [illegible] بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ۔ (معارف... تفسیر عثمانی)

فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ
سو وہ اپنی نصیحت کا دھیان نہیں کرتے

مفاد پرست انکار کر رہے ہیں

جب آپ کی [illegible] ان کو ایسی عزت و شرف حاصل ہوا تو اب منہ پھیرتے ہیں اور اپنے اس عزت و شرف کو ہاتھ سے گنوا رہے ہیں۔ (تفسیر عثمانی)

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ
یا تو ان سے مانگتا ہے کچھ محصول سو محصول تیرے رب کا بہتر ہے
وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝
اور وہ ہے بہتر روزی دینے والا

پیغمبر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا:

یعنی دعوت و تبلیغ اور نصیحت و خیر خواہی کر کے ان سے کسی معاوضہ کے بھی طالب گار نہیں۔ خدا تعالیٰ نے دارین کی جو دولت آپ کو مرحمت فرمائی ہے وہ اس معاوضہ سے کہیں بہتر ہے۔ (تفسیر عثمانی)

وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝
اور تو تو بلاتا ہے ان کو سیدھی راہ کی
وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
اور جو لوگ نہیں مانتے آخرت کو
عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ۝
راہ سے ٹل گئے ہیں

پیغمبر تو صراط مستقیم کی طرف بلاتا ہے:

یعنی آپ کے صدق و امانت کا حال سب کو معلوم ہے جو کلام آپ لائے اس کی خوبیاں اظہر من الشمس ہیں۔ معاذ اللہ آپ کو خلل دماغ بھی نہیں۔ ان سے کسی معاوضہ کے طالب بھی نہیں۔ جس راستہ کی طرف آپ بلاتے ہیں بالکل سیدھا اور صاف راستہ ہے جس کو ہر سیدھی عقل والا بسہولت سمجھ سکتا ہے کوئی پیچ و خم نہیں نہ ہیر پھیر ہے۔ پس اس پر چلنا ان ہی کا حصہ ہے جو موت

کے بعد دوسری زندگی ماننے سے ہوتی ہے [illegible] اپنے انجام کا [illegible] عاقبت کی فکر نہیں، وہ سیدھے راستے پر چلنا [illegible] ہے گا۔ اور سیدھی سی بات کو بھی [illegible] نہ مانیں گے۔ (تفسیر عثمانی)

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا
اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور کھول دیں جو تکلیف پہنچی ہے ان کو تو بھی برابر لگے رہیں
فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝
اپنی شرارت میں بہکے ہوئے

احسان فراموش اور ناشکرے

یعنی تکلیف سے تنگ آ رہے ہیں۔ تب بھی اسلام [illegible] اور شرارت اور سرکشی سے باز نہ آئے۔ [illegible] پھر حضرت کی دعا سے [illegible]۔ شاید یہ آیت [illegible] یہ مطلب ہے کہ اگر ہم اپنی رحمت سے ان کے نقصان کو دور کر دیں یعنی [illegible] تب بھی یہ لوگ اپنے ازلی [illegible] استعداد کی وجہ سے [illegible] اختیار کرنے والے نہیں [illegible] وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ (انفال رکوع ۳)

وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا		
اور ہم نے پکڑا تھا ان کو	آفت میں	پھر نہ عاجزی کی
لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝		
اپنے رب کے آگے اور نہ گڑگڑائے		

مثلاً قحط وغیرہ آفات مسلط کیں۔ تب بھی عاجزی کر کے خدا کی بات نہ مانی۔ (تفسیر عثمانی)

شان نزول: بیہقی نے دلائل میں بیان کیا ہے کہ ابن اثال حنفی جب گرفتار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے [illegible] چھوڑ دیا [illegible] مسلمان ہو گیا [illegible] قریش سے [illegible] جا ملا اور [illegible] غلہ کی آمد بند کر دی [illegible] بھوکے مرنے لگے یہاں تک کہ جانوروں کا اون کھانے لگے۔ مجبور ہو کر ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کیا آپ کا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ آپ جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک یہ بات ہے۔ ابوسفیان نے کہا تو [illegible] رحمت ہے [illegible] آپ نے آبا کو تلوار سے قتل کر

دیا ہوا ان کی اولاد کو قحط سالی سے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس آیت میں (گویا یہ بات ہے) کہ اگر ہم نے ان سے عذاب کو دور کر دیا تو یہ اپنی سرکشی سے باز نہیں آئیں گے جیسے پہلے عذاب میں گرفتار ہونے کے بعد اللہ کی طرف رجوع نہیں کیا [illegible]

حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ

یہاں تک کہ جب کھول دیں گے ہم ان پر دروازہ ایک سخت عذاب کا

اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ

تب ان میں ان کی آس ٹوٹ گئی

اس سے مراد آخرت کا عذاب ہے یا [illegible] کا

جس میں تھک کر مایوس ہو گئے۔ (تفسیر [illegible])

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ

اور وہی ہے جس نے بنائے تمہارے کان اور آنکھیں

وَالْاَفْـِٕدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ

اور دل　　تم بہت تھوڑا شکر ادا کرتے ہو

اللہ کی دی ہوئی صلاحیتیں استعمال کرو:

کانوں سے اس کی آیات تنزیلی کو سنو، آنکھوں سے آیات تکوینیہ کو دیکھو اور دلوں سے ان دونوں کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ ان نعمتوں کا شکر یہ تھا کہ عقل کی دی ہوئی قوتوں کو اسی کے کام میں لاتے لیکن انسان ان کو اکثر اوقات میں ان قوتوں کو بے جا خرچ کرتا ہے۔ (تفسیر [illegible])

وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ

اور وہی ہے جس نے تم کو پھیلا رکھا ہے زمین میں اور اسی کی طرف جمع ہو کر جاؤ گے

آخرت کی حاضری لازمی ہے: ایک روز شکر گزاری اور ناشکری کا حساب چکایا جائے گا، اس دن کوئی شخص یا کوئی عمل غیر حاضر نہ ہو سکے گا۔ جس نے پھیلایا اس کو سمیٹنا کیا مشکل ہے۔ (تفسیر عثمانی)

وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ

اور وہی ہے　　جو جلاتا اور مارتا ہے　　اور اسی کا کام ہے بدلنا

الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

رات اور دن کا　　سو کیا تم کو سمجھ نہیں

دوبارہ زندہ کرنا کوئی مشکل نہیں:

زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ کرنا اسی کا کام ہے [illegible] اور [illegible] کے قبضہ میں ہے [illegible] یہ کیا مشکل ہے کہ دوبارہ زندہ کر دے [illegible] جس کے بعد حقائق اشیاء ٹھیک ٹھیک منکشف ہو جائیں جیسے کہ قیامت میں ہو گا۔ (تفسیر عثمانی)

بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ قَالُوْٓا ءَاِذَا

کوئی نہیں، یہ وہی بات کہتے ہیں جو کہتے رہے پہلے، کہتے ہیں کیا جب

مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ

جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیاں تو کیا ہم کو پھر زندہ اٹھنا ہے

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ

وعدہ مل چکا ہے ہم کو اور ہمارے باپ دادوں کو یہی پہلے سے

اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ

یہ کچھ بھی نہیں　　مگر نقلیں ہیں پہلوں کی

رجعت پسندی اور اندھی تقلید:

یعنی عقل و فہم سے کام نہیں لیتے بلکہ پرانے لوگوں کی اندھی تقلید کیے جا رہے ہیں، جو باتیں وہ کہتے تھے انہی کو یہ دہراتے ہیں [illegible] کہتے تھے کہ جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا پھر زندہ کیے جائیں گے؟ یہ باتیں جو ہم کو سنائی جاتی ہیں پہلے ہمارے باپ دادوں سے بھی کی گئی تھیں لیکن ہم نے آج تک نہ دیکھا کہ مردوں اور ہڈیوں سے کوئی زندہ ہو کر آیا ہو۔ معلوم ہوتا ہے یہ سب قصے کہانیاں ہیں جو پہلے لوگ گھڑ گئے تھے اور اب تک ان کی نقل چلی آ رہی ہے۔ (تفسیر عثمانی)

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ

تو کہہ کس کی ہے زمین اور جو کوئی اس میں ہے بتاؤ اگر تم

تَعْلَمُوْنَ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ

جانتے ہو　　اب کہیں گے سب کچھ اللہ کا ہے　　تو کہہ پھر تم سوچتے نہیں

سب اللہ کے قبضہ میں ہے:

کہ جس کے قبضہ میں ساری زمین اور اس کی چیزیں ہیں اس کو تمہارا پیدا کرنا [illegible]

[illegible]

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

[illegible]

عرش الٰہی [illegible]

[illegible]

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ

[illegible]

اللہ کے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا

[illegible]

قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝

[illegible]

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝

[illegible]

دلائل کے باوجود انکار

[illegible]

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ

[illegible]

اللہ کا کوئی شریک ہوتا تو نظام نہ چلتا

یعنی زمین و آسمان اور ذرہ ذرہ کا تنہا مالک و مختار وہی ہے نہ اسے بیٹے کی ضرورت ہے نہ مددگار کی، نہ اس کی حکومت و فرمانروائی میں کوئی شریک جیسا ایک ذرہ کا مستقل اختیار ہو۔ ایسا ہوتا تو ہر ایک با اختیار حاکم اپنی رعایا کو لے کر علیحدہ ہو جاتا اور اپنی جمعیت فراہم کر کے دوسرے پر چڑھائی کرتا اور عالم کا یہ مضبوط و محکم نظام چند روز بھی قائم نہ رہ سکتا۔ سورۂ انبیاء میں آیت "لو کان فیھما آلھۃ الا اللہ لفسدتا" کے فوائد میں اس کی تقریر گزر چکی ہے ملاحظہ کر لی جائے۔ (تفسیر عثمانی)

(جب کوئی دوسرا بھی اللہ ہوتا تو وہ خود خالق بھی ہوتا) اور ہر الٰہ (خدا) اپنی مخلوق کو (تقسیم کر کے) جدا کر لیتا اور ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیتا۔

اپنی مخلوق کو لے کر جدا ہو جاتا اور دوسرے تو اپنی مخلوق پر تصرف کرتے اور ہر ایک کی مملکت دوسرے کی مملکت سے علیحدہ ہو جاتی (اور ان کے باہم لڑائی ہوتی) اور (لڑائی میں) ایک دوسرے پر غالب ہو جاتا۔ جیسے دنیا کے بادشاہوں کا طریقہ ہے مگر اب کے وقت بھی جنگ و جدال ممکن نہیں اور جنگ میں ایک دوسرے پر غلبہ لازمی ہے نتیجہ میں ایک مغلوب ہوگا اور مغلوب خدا نہیں ہو سکتا۔ مغلوبیت محکومی اور حدوث کی علامت ہے اور کوئی کسی پر غالب نہ آ سکا تو دونوں غالب آنے سے عاجز ہوئے اور عجز علامت حدوث ہے الوہیت کے منافی ہے۔ (تفسیر مظہری)

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ
اللہ پاک ہے ان کی باتوں سے

یا اللہ کی شان بہت اعلیٰ ہے کہ اس کے ساتھ کوئی بیٹا یا ایک درجہ میں شریک ہو۔ (تفسیر عثمانی)

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ
جاننے والا چھپے اور کھلے کا وہ برتر ہے اس سے جس کو یہ شریک بتلاتے ہیں

اللہ شراکت سے پاک ہے۔ جس کی قدرت عامہ کا حال پہلے بیان ہو چکا اور پھر یہ کہ کوئی ذرہ علم اور غیب و شہادت اس سے پوشیدہ نہیں۔ اس کی حکومت میں کیا دوسری چیزیں شریک ہوں گی جن کی قدرت سب عاجز اور مستفاد ہیں؟ (تفسیر عثمانی)

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ
تو کہہ اے رب اگر تو دکھائے مجھ کو جو ان سے وعدہ ہوا ہے

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ
تو اے رب مجھ کو نہ کریو ان گنہگار لوگوں میں

ہر مومن عذاب سے بچنے کی دعا کرے:

یعنی حق تعالیٰ کی جناب میں اگرچہ یہ احتمال نہیں کہ حضور پر آفت آئے لیکن اس لئے دعا کی ہدایت ہوئی کہ اللہ کے عذاب سے ڈرتے رہا کرو اور جب ظالموں پر عذاب آئے تو مجھ کو ان میں شامل نہ کر، جیسا کہ حدیث میں آیا "واذا اردت بقوم فتنۃ فتوفنی غیر مفتون"۔ مطلب یہ ہے کہ خداوند! اگر تو ظالموں پر عذاب نازل کرے تو کوئی اہل تقصیر ہوں گے جو عذاب کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں۔ جیسے فرمایا "واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ" (انفال رکوع ۳) یہاں حضور کو خطاب کر کے سمجھا دیا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

شیاطین سے حفاظت کی دعا:

مسند احمد اور ترمذی کی حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں یہ جملہ بھی ہوتا تھا کہ خدایا جب تو کسی قوم کے ساتھ فتنے کا ارادہ کرے تو مجھے فتنے میں ڈالنے سے پہلے اٹھا لے۔ (ابن کثیر)

وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ
اور ہم کو قدرت ہے کہ تجھ کو دکھا دیں جو ان سے وعدہ کیا ہے
اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ نَحْنُ
برائی کے دفع کر اس سے جو بہتر ہو ہم خوب
اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ
جانتے ہیں جو یہ کہتے ہیں

اعلیٰ اخلاقی قدریں:

یعنی ہم کو قدرت ہے کہ تمہاری آنکھوں کے سامنے دنیا ہی میں ان کو سزا دے دیں لیکن آپ کے مقام و منصب اعلیٰ اخلاق کا مقتضیٰ یہ ہے کہ برائی کو بھلائی سے دفع کریں جہاں تک اس طرح دفع ہو سکتا ہو۔ یہ لوگ جو باتیں بناتے ہیں ہم خوب جانتے ہیں وقت پر کافی سزا دی جائے گی۔ آپ کے اخلاق ایسے ہیں کہ بہت سے لوگ آپ کی طرف کھنچیں گے اور اصلاح کا مقصد حاصل ہوگا۔ (تفسیر عثمانی)

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ

[illegible]

شیاطین سے بچنے کا طریقہ

[illegible]

شیاطین سے حفاظت کی دعا

[illegible] اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من ھمزہ و نفخہ و نفثہ [illegible]

[illegible] اللھم انی اعوذبک من الھرم و اعوذبک من الھدم و من الغرق واعوذبک ان یتخبطنی الشیطان عند الموت [illegible]

نیند آنے کیلئے دعا

[illegible] اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من غضبہ و عقابہ و من شر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین و ان یحضرون [illegible]

[illegible] اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من غضبہ و عقابہ و من شر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین و ان یحضرون [illegible]

وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ

[illegible]

حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ

[illegible]

ارْجِعُوْنِ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

موت کے فرشتوں سے مومن کی گفتگو:

ابن جریج کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو (موت کے) فرشتے نظر آتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کیا ہم تجھے دنیا کی طرف لوٹا دیں، مومن کہتا ہے کیا فکروں اور غموں کے گھر کی طرف (مجھے لوٹاؤ گے) نہیں مجھے تو اللہ کے پاس لے چلو اور کافر (کے سامنے جب فرشتے آتے ہیں تو وہ) کہتا ہے رب ارجعون

جو اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ اس سے ملنا چاہتا ہے:

صحیحین میں حضرت عبادہ بن صامت کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا برا سمجھتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے سے نفرت کرتا ہے۔ حضرت عائشہ نے یا کسی اور بیوی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تو موت کو ناپسند کرتے ہیں (کوئی مرنا نہیں چاہتا) فرمایا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ بات یوں ہے کہ مومن کے سامنے جب موت آتی ہے تو اس کو اللہ کی خوشنودی اور عزت افزائی کی بشارت دی جاتی ہے اس وقت (یعنی مرتے وقت) کوئی چیز بھی آگے آنے والی چیز سے زیادہ محبوب نہیں ہوتی اس لئے وہ اللہ سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور اللہ اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔ لیکن جب کافر کے مرنے کا وقت آتا ہے تو اس کو اللہ کے عذاب اور سزا کی اطلاع دی جاتی ہے اس وقت آگے آنے والی چیز سے زیادہ ناگوار کوئی چیز اس کی نظر میں نہیں ہوتی اس لئے وہ اللہ سے ملنا ناگوار سمجھتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

عمل صالح کرنے کا شوق:

حضرت علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کی عجیب عادت تھی فرماتے ہیں آپ اپنے سامنے ایسا سمجھا کرو کہ میری موت آ چکی ہے لیکن میں نے اللہ سے دعا کی کہ مجھے چند روز کی مہلت دیدی جائے تاکہ میں نیکیاں کر لوں اللہ تعالیٰ نے مجھے مہلت دیدی اب مجھے چاہیے کہ دل کھول کر نیکیاں کروں۔ تم بھی کافر کی اس امید کو یاد رکھو اور زندگی کی گھڑیاں اطاعت خدا میں بسر کرو۔

کافر کی درخواست رد ہو جاتی ہے:

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں جب کافر اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اپنا جہنم کا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے تو کہتا ہے میرے رب مجھے لوٹا دے میں توبہ کر لوں گا اور نیک عمل کروں گا۔ جواب ملتا ہے کہ جتنی عمر تجھے دی گئی تھی تو ختم کر چکا۔ پھر اس کی قبر اس پر تنگ ہو جاتی ہے اور سانپ بچھو چمٹ جاتے ہیں۔

گنہگاروں کی قبریں:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں گنہگاروں پر ان کی قبریں بڑی مصیبت کی جگہ ہوتی ہیں۔ ان کی قبروں میں انہیں کالے ناگ ڈستے رہتے ہیں جن میں سے ایک بہت بڑا اس کے سرہانے اور ایک اتنا ہی بڑا پائنتی ہوتا ہے وہ سر کی طرف سے ڈسنا اور نوچنا شروع کرتا ہے پیروں کی طرف سے کاٹتا اور نوچتا ہوا بڑھتا ہے یہاں تک کہ بیچ کی جگہ آ کر دونوں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ یہی ہے وہ برزخ جہاں یہ قیامت تک رہیں گے۔

عالم برزخ کے عذاب پر تنبیہ:

من ورائهم برزخ کہتے ہیں کہ ان کے آگے برزخ ایک حجاب ہے دنیا اور آخرت کے درمیان۔ وہ نہ تو صحیح طور پر دنیا میں ہیں کہ کھائیں پئیں نہ آخرت میں ہیں کہ اعمال کے بدلے پائیں بلکہ بیچ میں لٹکے ہوئے ہیں۔ پس اس آیت میں ظالموں کو ڈرایا جا رہا ہے کہ انہیں عالم برزخ میں بھی بڑے بھاری عذاب ہوں گے۔ (تفسیر ابن کثیر)

ناکام تمنا:

حتی اذا جاء احدهم الموت سے موت کے وقت کافر پر جب آخرت کا عذاب سامنے آنے لگتا ہے تو وہ تمنا کرتا ہے کہ کاش میں پھر دنیا میں لوٹ جاؤں اور نیک عمل کر کے اس عذاب سے نجات حاصل کر لوں۔ (معارف مفتی اعظم)

كَلَّا ۚ إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا
ہرگز نہیں یہ ایک بات ہے کہ وہ کہے جاتا ہے

کافر واپس آ کر بھی نیکی نہ کریں گے:

یعنی واپس جانے کے بعد اس کا یہ کہنا پورا ہونے والا نہیں یا اگر بالفرض واپس کر دیا جائے تو پھر کوئی نیک کام نہ کرے گا۔ وہ تو شرارت ہی پر ہے جیسے فرمایا ولو ردوا لعادوا لما نهوا عنه وانهم لكاذبون (انعام رکوع ۳) یعنی اس کی بات ہے جو زبان سے کہہ رہا ہے پھر ہماری طرف سے بھی یہ جواب ہے کہ ہمارے یہاں شنوائی نہیں ہو گی۔

وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ
اور ان کے پیچھے ایک برزخ ہے اس دن تک کہ اٹھائے جائیں

عالم برزخ:

یعنی ابھی کیا دیکھا ہے موت ہی سے اس قدر گھبرا گیا۔ آگے موت کے بعد ایک اور عالم برزخ آتا ہے جس میں پہنچ کر دنیا والوں سے الگ ہو جاتا ہے اور آخرت ابھی سامنے نہیں آتی۔ یہاں عذاب آخرت کا نمونہ ملتا ہے۔

[illegible]

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ
[illegible]
یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ
[illegible]

کوئی کسی کو نہ پوچھے گا

[illegible] یوم یفر المرء من اخیه وامه وابیه وصاحبته وبنیه لکل امرئ منهم یومئذ شان یغنیه [illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ برقرار رہے گا

[illegible]

[illegible]

بدعتیں ایجاد کرنے والے

[illegible]

حضرت عمرؓ کا حضرت ام کلثومؓ سے نکاح

[illegible]

پہلا قتل اور دوسرا قتل

[illegible]

قیامت میں تقویٰ کا اعتبار ہو گا انساب کا نہیں

[illegible]

کر دیں! اس وقت سب مخلوق اور نبیوں کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور ایک منادی ندا کرے گا کہ یہ فلاں بن فلاں ہے اس کی طرف کسی کا حق ہو تو وہ آ کر اپنا حق لے جائے۔ اس وقت جس شخص کا اپنے باپ یا بیٹے یا بہن یا بھائی پر کوئی حق ہوگا وہ خوش ہوگا اور اپنا حق وصول کرے گا۔ اس کے بعد حضرت ابن مسعود نے آیت فلا انساب بینہم پڑھی۔ علماء کی روایت میں حضرت ابن عباس کا قول بھی آیا ہے کہ اس جگہ کے مراد اس کے ...

نسب پر فخر بے کار ہے:

فلا انساب بینہم یعنی دنیا میں جو شرافت نسب پر فخر کرتے تھے قیامت کے دن کوئی کسی کو نہیں پوچھے گا اور نہ ہی فخر کریں گے۔ یہ مطلب ہے کہ اس روز تمام رشتے ناطے کٹ جائیں گے۔ کیونکہ سب ایسی دہشت و وحشت میں ہوں گے کہ کوئی کسی سے محبت نہیں کرے گا اور آدمی کو معلوم ہو جائے گا وہ حالت ہو جائے گی کہ آدمی بیٹے ماں باپ اور بھائی بہن سے بھی بھاگ جائے گا۔

معصوم بچے والدین کو شراب پلائیں گے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کا دن ہوگا تو اس روز معصوم بچے جنت کے دروازوں پر جسم کے پاس سے اپنی روحوں میں ہوں گے ان کے ہاتھوں میں شربت (شراب طہور) ہوگا۔ لوگ ان سے کہیں گے ہم کو پلاؤ وہ جواب دیں گے کہ نہیں، ہم اپنے ماں باپ کو پلائیں گے۔ اپنے ماں باپ کو پلائیں گے، یہاں تک کہ ساقط شدہ بچہ بھی جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا ہوگا جب تک میرے ماں باپ اندر نہ جائیں گے میں اندر داخل نہ ہوں گا۔ روایت ابن ابی الدنیا میں عبداللہ بن عمرو سے ہے۔ یہ حدیث بھی اس کے آخر کی نقل ہے۔

ابن عساکر میں ہے کہ حضرت ابن عمر کی روایت ہے بیان کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میرے نسبی اور سسرالی رشتے کے علاوہ تمام نسب اور سسرال منقطع ہو جائے گا۔

مومنوں کے رشتے منقطع نہ ہوں گے

مومنوں کی نسبی رشتے داریاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عمر سے نسبی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب مسلمانوں کے باپ تھے اور آپ کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں (یعنی آپ کا رشتہ منقطع نہ ہوگا اور آپ کے رشتے والے منقطع نہیں ہوں گے۔)

اس کے بعد حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن کوئی رشتہ اور نسب کام نہ آئے گا سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب اور رشتے کے ...

کے بعض علماء ... (تفسیر طبری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:

حدیث میں ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یہاں میرے اعمال ... اور جس کو اس کے ساتھ ہوا ہو وہ سب جنت میں ہوں گے ... ان کو بتایا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی۔ (تفسیر ...)

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝
جس کی نیکی کا پلڑا بھاری ہوگا وہی کامیاب ہوں گے
وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ
اور جس کی نیکی کا پلڑا ہلکا ہوگا وہی ہیں جنہوں نے اپنی جان
فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ۝ تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ
وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے، ان کے چہروں کو آگ جھلستی رہے گی اور
فِيهَا كَالِحُونَ ۝
وہ وہاں بد شکل بنے ہوں گے

ہونٹ سوج جائیں گے اور دانت کھل جائیں گے:

جلتے جلتے ہونٹ سوج جائیں گے، نچلا ہونٹ لٹک کر ناف تک آ جائے گا اور اوپر کا ہونٹ سکڑ کر سر تک پہنچ جائے گا اور دانت باہر نکل کر ... (اللہم احفظنا منہ ومن سائر انواع العذاب) (ترمذی)

میدان حشر کے مختلف احوال:

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ محشر میں مختلف حالات ہوں گے، ہر موقف کا حال الگ ہوگا۔ ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ کوئی کسی کو نہ پوچھے گا کسی موقف میں جب دہشت ہوگی ... اور ایک دوسرے کا حال بھی دریافت کریں گے۔ (تفسیر ...)

مومنین کاملین اور کفار:

فمن ثقلت موازینہ فاولئک ہم المفلحون ومن خفت موازینہ فاولئک الذین خسروا انفسہم فی جہنم خالدون یعنی جس شخص کا نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا وہی فلاح پانے والے ہیں اور جن کا پلڑا ہلکا ہے وہ وہی ہیں جنہوں نے خود اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کیا، یہ وہ لوگ ہیں جو جہنم میں رہنے والے ہیں۔ اس آیت میں ...

مؤمنین اور کفار، یہ دو گروہ ہیں جن کے اعمال کا وزن ہوگا اور ان میں سے ہر ایک کے انجام کا ذکر کیا گیا کہ مؤمنین کا نیکی کا پلہ بھاری ہوگا تو فلاح حاصل ہوگی، کفار کا پلہ ہلکا رہے گا تو ان کو ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہنا پڑے گا۔

ہر انسان کے اعمال کا وزن ہوگا

بعض روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر انسان کے اعمال جو دنیا میں بے وزن بے جسم اعراض ہوتے ہیں محشر میں ان کو مجسم کر کے میزان عمل میں رکھا جائے گا اور تولے جائیں گے۔ طبرانی وغیرہ نے بروایت صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ ان سب روایات حدیث کے الفاظ اور تفسیر مظہری میں علامہ ... نے جمع کئے ہیں (معارف القرآن)

تحقیق: وزن میزان کی حقیقت ... ہر نیکیوں کا وزن ... کیا گیا کہ ہر شخص کی اور نیکی کی ... یا صرف میزان سے ہر اعمال کا تعلق ہے

علمائے اہل سنت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ میزان کا قائم ہونا اور اعمال کا اس میں تولا جانا حق ہے۔ خوارج، معتزلہ اور جہمیہ اس کا انکار کرتے ہیں اور اکثر اہل بدعت (جو عقل کو قرآن و سنت کے خلاف مقدم رکھتے ہیں) اس کے منکر ہیں۔

(۱) میزان اور ترازو پر ایمان لانا ضروری ہے

(۲) میزان کے متعلق احادیث متواتر المعنی ہیں

(۱) بیہقی نے شعب میں حضرت عمر بن الخطاب کی روایت سے حدیث جبرئیل نقل کی ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ جبرئیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایمان کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کے فرشتوں اور رسولوں کو ماننا اور جنت و دوزخ، میزان اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جانے کا یقین کرنا اور اس بات کو ماننا کہ اچھی بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے (یعنی دنیا میں جو اچھائی برائی ہوتی ہے وہ سب اللہ کی تقدیر اور ارادے سے ہے) جبرئیل نے کہا اگر میں ایسا کروں تو کیا میں مؤمن ہو جاؤں گا، فرمایا ہاں، جبرئیل نے کہا آپ نے سچ کہا۔

(۲) حاکم نے مستدرک میں بشرط مسلم حضرت سلمان کی روایت سے بیان کیا ہے اور اس کو صحیح کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میزان قائم کی جائے گی (اتنی بڑی ہوگی کہ) اگر آسمانوں اور زمین کو اس میں رکھ دیا جائے تو اس میں بھی سما جائیں۔ ابن مبارک نے الزہد میں اور آجری نے الشریعہ میں حضرت سلمان کا قول موقوفاً نقل کیا ہے اور ابو الشیخ ابن حبان نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباس کا قول بھی نقل کیا ہے کہ میزان کی ایک زبان اور دو پلڑے ہوں گے۔

ابو الشیخ نے اور ابن جریر نے اپنی تفسیر میں حضرت حذیفہ کا قول بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن میزان والے حضرت جبرئیل ہوں گے۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بعض لوگ ایسے آئیں گے جو عظیم الجثہ اور موٹے ہوں گے مگر خدا کے نزدیک ان کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا کی تلاوت فرمائی۔ متفق علیہ من حدیث ابی ہریرہ۔

(۴) ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، بیہقی اور حاکم نے حضرت ابن عمرو کی روایت سے بیان کیا اور حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میری امت میں سے ایک آدمی کو سب کے سامنے لایا جائے گا اور اس کے نناوے طومار (اعمال نامے) کھولے جائیں گے، ہر طومار حد نظر تک ہوگا پھر (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا کیا ان میں سے کسی بات کا تجھے انکار ہے کیا میری طرف سے محافظ لکھنے والوں نے تیرے اوپر کوئی ظلم کیا ہے۔ وہ شخص عرض کرے گا نہیں اے میرے رب۔ اللہ فرمائے گا کیوں نہیں، میرے پاس تیری ایک نیکی ہے تجھ پر آج ظلم مطلقاً نہ ہوگا (اس نیکی کا بدلہ ملے گا) چنانچہ اس شخص کا ایک کاغذ نکالا جائے گا جس میں أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله لکھا ہوگا۔ بندہ عرض کرے گا اے میرے رب ان طوماروں کی موجودگی میں اس کاغذ کی کیا حقیقت ہے؟ فرمائے گا تیری حق تلفی نہیں کی جائے گی۔ چنانچہ تمام طومار ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ کاغذ دوسرے پلڑے میں۔ طوماروں والا پلڑا اوپر اٹھ جائے گا (یعنی ہلکا ہو جائے گا) اور کاغذ والا پلڑا جھک جائے گا۔ اللہ کے نام سے کوئی چیز بھاری نہیں ہوتی۔ ... سند سے حضرت ابن عمر کی روایت سے اسی طرح حدیث نقل کی ہے۔

(۵) بعض نے کہا اعمال کو مجسم کر کے تولا جائے گا۔ حضرت ابن عمر راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آسمانوں کو اور زمینوں کو اور ان کے اندر کی اور ان دونوں کے درمیان کی اور ان کے نیچے کی ساری کائنات کو لا کر میزان کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے پلڑے میں لا الہ الا اللہ کی گواہی کو رکھ دیا جائے تو لا الہ الا اللہ کی شہادت والا پلڑا جھک جائے گا (وزنی نکلے گا)۔ رواہ الطبرانی۔

... نے ذکر کی فضیلت کے باب میں اپنی سند سے ابراہیم نخعی کا قول نقل کیا ہے کہ قیامت کے دن آدمی کے عمل لا کر اس کی ترازو کے ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے تو وہ پلڑا ہلکا رہے گا پھر بادلوں کی طرح ایک

چیز کو ترازو کے دوسرے پلڑے میں رکھ دی جائے گی تو وہ بھاری نکلے گی۔ پھر اس شخص سے کہا جائے گا تو جانتا ہے یہ کیا ہے وہ شخص جواب دے گا نہیں (میں واقف نہیں) کہا جائے گا یہ علم کی فضیلت ہے جو تو لوگوں کو تعلیم دیتا تھا۔

(۷) ذہبی نے علم کی فضیلت کے بیان میں حضرت عمران بن حصین کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن علماء کی روشنائی اور شہیدوں کے خون کا موازنہ کیا جائے گا تو علماء کی روشنائی شہیدوں کے خون سے بھاری نکلے گی۔

مؤمن بندہ اور اس کے اعمال کا کافر اور کافر کے اعمال سے موازنہ

میں کہتا ہوں کہ مؤمن بندہ کو مع اس کے نیک اعمال کے یا مع مجسم اعمال کے (دونوں باتوں کا مطلب ایک ہی ہے) ایک پلڑے میں رکھا جائے گا اور دوسرے میں کافر بندہ کو مع اس کے برے اعمال کے یا اس کے مجسم برے اعمال کے دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو کافر کا وزن مچھر کے پر کے برابر نکلے گا۔ اسی کے متعلق اللہ نے فرمایا وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ یعنی اس کی میزان میں (اس کا) کوئی وزن ہی نہ ہوگا مؤمن کی زندگی میں ضرور (کچھ نہ کچھ) وزن ہوگا ... صالحات کی شہادت کے سبب ہی ہو اسی کے متعلق اللہ نے بطور کنایہ فرمایا فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ

اعمال کے درجات:

مگر مؤمن کے عمل کے درجات ہوں گے جو کبیرہ گناہوں سے بچتے رہے ہوں گے اور اللہ نے ان کے گناہ معاف کر دیے ہوں گے تو ان کی میزانوں میں وزن سب سے زیادہ ہوگا یعنی ان کا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔ بالکل خالی رہے گا (اس میں کوئی وزن ہی نہ ہوگا) اور جن لوگوں کے عمل مخلوط ہوں گے، اچھے عمل بھی ہوں اور برے عمل بھی ان میں جنت کے اندر داخل ہونے کی صلاحیت ہوگی انہی کے متعلق حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کی حساب فہمی ہوگی گناہوں کی بہ نسبت ایک نیکی بھی اگر کسی کی زائد ہوگی تو وہ جنت میں چلا جائے گا اور جس کے گناہ نیکیوں سے زیادہ ہوں گے وہ دوزخ میں چلا جائے گا یعنی گناہوں کی کثافت سے پاک صاف ہونے کے لئے اس کو آگ میں داخل کیا جائے گا جیسے لوہا آگ میں پڑ کر میل کچیل سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ایک دانہ کے وزن سے بھی میزان کا وزن ہلکا یا بھاری ہوگا۔

جس کے گناہ اور نیکیاں برابر ہوں:

اور جن لوگوں کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی وہ اصحاب اعراف ہوں گے اس وقت تک اعراف میں رہیں گے جب تک اللہ ان کے بارے میں داخلہ کا حکم دے گا اس کے بعد جنت میں پہنچ جائیں گے۔

قرآن میں یا مؤمن صالح کا تذکرہ ہے یا کافر کا:

قرآن میں صرف دو قسم مؤمنین صالحین کا ذکر ہے یا کافروں کا۔ گناہگار مؤمنوں کا کوئی ذکر نہیں اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ نزول قرآن کے زمانہ میں سارے مؤمن صالح ہی تھے۔ سب متقی تھے، کبائر سے پرہیز رکھنے والے تھے۔ گناہوں سے توبہ کرنے والے تھے اور گناہوں سے توبہ کرنے والے بے گناہ کی طرح ہو جاتے ہیں۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ اور جن لوگوں کی میزان میں ہلکی ہوں گی تو وہ یہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنی جانوں کو گھاٹے میں رکھا جہنم میں ہمیشہ رہیں گے یعنی جن کے اعمال ہلکے ہوں گے یا اس کا پلڑا بالکل ہلکا ہوگا کہ ان کی نیکیوں کا کوئی وزن نہ ہوگا ایسے لوگ اعمال کافری ہوں گے۔

ہمیشہ کی خوش نصیبی و بدنصیبی:

بزار اور بیہقی نے حضرت انسؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آدم کے بیٹے کو لا کر میزان کے دونوں پلڑوں کے درمیان کھڑا کیا جائے گا اور ایک فرشتہ کو میزان پر مقرر کیا جائے گا اب اگر اس کی میزان بھاری نکلی تو وہ فرشتہ ایسی آواز سے جس کو ساری مخلوق سنے گی کہے گا فلاں شخص خوش نصیب ہو گیا اس کے بعد کبھی بدنصیب نہ ہوگا اور اگر اس کی میزان ہلکی نکلی تو وہ فرشتہ ایسی آواز سے جس کو ساری مخلوق سنے گی کہے گا فلاں شخص بدنصیب ہو گیا اس کے بعد کبھی خوش نصیب نہ ہوگا۔ اس حدیث میں ہلکے سے مراد ہے بالکل وزن نہ ہونا۔

گنہگار مؤمنوں کے اعمال دوبارہ تولے جائیں گے:

میں کہتا ہوں شاید گنہگار مؤمنوں کے اعمال دوبارہ تولے جائیں گے اگر اس کی نیکیوں میں کمی ہو رہی ہوگی تو اس کو اس وقت تک کے لئے دوزخ میں داخل کر دیا جائے گا کہ وہ پاک صاف ہو جائے پھر پاک صاف ہونے کے بعد اس کے اعمال کی دوبارہ تول کی جائے گی اس وقت اس کی میزان بھاری نکلے گی تو فرشتہ بولے گا فلاں شخص خوش نصیب ہو گیا اس کے بعد کبھی بدنصیب نہ ہوگا۔ ہم نے سورت الاعراف میں اس بحث کی کسی قدر تحقیق کر دی ہے۔

آیت مذکورہ بالا میں صرف کافر مراد ہیں اس کی دلیل اس سے آگے آنے والی آیت ہے، فرمایا ہے أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے خود اپنا نقصان کیا اور نفس کو کامل کرنے کا جو وقت تھا کھو دیا۔ (مظہری)

امت محمدیہ کے چہرے کو آگ نہیں جلائے گی:

تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ جھلس دے گی ان کے چہروں کو آگ۔ جن

[illegible]

پورے جسم کا گوشت اتر جائے گا

[illegible]

شکلیں بگڑ جائیں گی

[illegible]

تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ

[illegible]

أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ

[illegible]

منکروں کو جتلایا جائے گا

[illegible]

قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ

[illegible]

رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ

[illegible]

منکروں کا اعتراف

[illegible]

قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ ۝ إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ

[illegible]

مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا

[illegible]

وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ

[illegible]

وہاں فریاد نہیں سنی جائے گی

[illegible]

فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتَّىٰ أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي

[illegible]

وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ

[illegible]

دنیا میں مومنوں پر ہنستے تھے

[illegible]

[illegible]

> إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ

[illegible]

دشمنوں سے صبر کا اجر

[illegible]

> قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ۝ قَالُوا

[illegible]

> لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ

[illegible]

دنیا کی زندگی بہت کم معلوم ہوگی

[illegible]

دنیا کی مدت قلیل کیوں معلوم ہوگی

[illegible]

> قَالَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَّوْ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

> أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ

[illegible]

> إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

> فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَٰهَ

[illegible]

> إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ

[illegible]

اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو یونہی نہیں چھوڑے گا

[illegible]

اور بچہ ہوں یا بوڑھے سب پر یکساں حالت طاری ہوگی ... (تفسیر طبری)

فتعالی اللہ الملک الحق ... [illegible]

... [illegible] ... (تفسیر طبری)

وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ
اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں
لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ
پس اس کا حساب تو اس کے رب کے اوپر ہی ہے

... [illegible]

اللہ کے سوا دوسرے کی عبادت باطل ہے:

... [illegible] ... (تفسیر طبری)

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا آخری خطبہ

... [illegible] ...

تمہارے ... [illegible] ... حاضرین کی آہ و زاری شروع ہو گئی۔

جن کا علاج:

ابن ابی حاتم میں ہے کہ ایک بیمار شخص جسے کوئی جن ستاتا تھا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ نے اس سورت کے ختم کی آیتیں اس کے کان میں پڑھیں ... [illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا ... [illegible] ... وہ پہاڑ پر پڑھے تو وہ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائے۔

غرق ہونے سے تحفظ کی دعا:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری امت ... [illegible] ... کشتیوں میں سوار ہوتے وقت یہ کہہ لے بسم اللہ الملک الحق

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ

... [illegible] ... (ابن ابی حاتم)

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ
بیشک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں اور کہہ کہ اے میرے رب تو بخش
وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ
اور رحم کر اور تو سب مہربانوں سے بہتر مہربانی کرنے والا ہے

دعائے مغفرت

جن بیاری مصیبتوں سے [illegible] ہوں ان سے بچالو اور [illegible] مغفرت اور رحمت [illegible] تیری رحمت بے نہایت کے سامنے کوئی چیز مشکل نہیں۔

آخری آیت کا ورد رکھنا چاہئے

افحسبتم سے ختم سورۃ تک کی یہ آیتیں بہت بڑی فضیلت اور تاثیر رکھتی ہیں جس کا ثبوت بعض احادیث سے ہوتا ہے اور مشائخ نے تجربہ کیا ہے چاہئے کہ اس آیت کا ورد رکھا جائے [illegible] دعا ماثورہ [illegible] کرتے ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق کو تلقین فرمائی کہ نماز کے اخیر میں پڑھنے کے مناسب ہیں اللّٰھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا و انہ لا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم

تم سورۃ المؤمنون فضلہ [illegible] بحمد اللہ [illegible]

(تفسیر عثمانی)

وقل رب اغفر وارحم وانت خیر الرحمین، اور آپ کہا کریں کہ اے میرے رب (میری خطائیں) معاف کر دے اور (میرے حال پر) رحم فرما تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ یعنی اے اللہ تو میری تمام خطاؤں کو معاف فرما دے (خطاؤں کی معافی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر تکلیف، دکھ، وبال چیز سے حفاظت ہو جائے گی) اور مجھ پر رحم فرما (ہر طرح کے انعام کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ پاک ہر اچھی چیز عنایت فرما دیں) مغفرت کا نتیجہ دفع مضرت ہے اور رحمت کا لازمی نتیجہ حصول منفعت ہے۔

اختتام سورۃ و آغاز سورۃ کا ربط: شروع سورت میں اہل ایمان کے لئے فلاح کا ذکر تھا اور ختم سورت میں کافروں کے عدم فلاح کا ذکر ہے۔ نبی اور امت کی دعا ہے کہ آپ اور آپ کے متبعین ہمیشہ دعا کرتے رہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاص رحمت فرمائیں [illegible] قال صادق [illegible] عطا فرما [illegible] رکھا اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔ کہ تیری رحمت کے بعد کسی کی رحمت کی ضرورت نہیں رہتی۔

مقصود امت کو تعلیم ہے کہ وہ یہ دعا کیا کریں۔ گنہگاروں سے استغفار بھی ثابت ہو رہا ہے اگر فعال ماضی کی [illegible] مغفرت کو چھوڑ دیں کہا قال اللہ تعالیٰ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر۔

مجاہدین کا ورد: افحسبتم سے آخر ختم سورت تک یہ آیتیں بڑی فضیلت رکھتی ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے ایک سریہ (چھوٹا لشکر) کو اور فرمایا اور حکم دیا کہ صبح و شام یہ آیتیں پڑھا کریں افحسبتم انما خلقنکم عبثا۔

وہ کہتے ہیں کہ ہم نے حسب الارشاد یہ آیتیں پڑھیں تو ہم صحیح سالم غنیمت لے کر واپس آئے۔ اخرجہ ابن السنی وابن مندہ وابو نعیم بسند حسن روح المعانی ص ۷۵ ج ۱۸

پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک مصیبت زدہ شخص پر گزرے جس کے کان میں تکلیف تھی۔ عبداللہ بن مسعود نے افحسبتم سے آخر سورت تک آیتیں پڑھ کر اس کے کان میں دم کیں تو وہ اچھا ہو گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر یقین والا مرد ان کو پہاڑ پر پڑھ دے تو وہ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔ اخرجہ الحکیم و الترمذی وابن المنذر وابو نعیم فی الطب والخرائطی عن ابن مسعود (روح المعانی ص [illegible] [illegible])

الحمد للہ سورۃ المؤمنون ختم ہوئی

سورۃ النور

[illegible]

سُورَةٌ أَنزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

سُورَةٌ أَنزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

[illegible]

سورۂ نور کے مضامین:

[illegible]

[illegible]

سورۂ نور میں بیان کئے گئے احکام کی اہمیت

[illegible]

حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عفت پر ایمان لانا فرض ہے

[illegible]

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

[illegible]

مِائَةَ جَلْدَةٍ

[illegible]

زانی کی سزا [illegible]

[illegible] ہیں [illegible] پانچویں پارہ کے [illegible]
[illegible]
تمام [illegible] (یعنی [illegible] قتل [illegible])
[illegible] (سنگسار [illegible]) ہے جیسا
کہ سورۂ مائدہ میں "تورات" کے حوالہ سے فرمایا وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ
فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ... حکم الٰہی رجم تھا [illegible]
[illegible]

زنا اور قتل عمد اور مرتد کی سزا میں تورات کا حکم باقی رکھا گیا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صلی اللہ
علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تورات کے حکم
باقی [illegible]
فرمایا وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ [illegible]
[illegible] سورۂ "بقرہ" [illegible]
[illegible] کو قائم رکھا گیا۔

ان احکام کی حفاظت فرض ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] احکام
[illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قرآن [illegible]
[illegible]

([illegible]) [illegible]
[illegible]
[illegible] (تفسیر [illegible])

وہ لوگ جو رحمت سے محروم ہیں

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تین قسم کے لوگ
ہیں جو جنت میں [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] رحمت سے نہ
دیکھے گا (۱) ماں باپ کا نافرمان (۲) [illegible]
(۳) [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
نہ دیکھے گا (۱) ماں باپ کا نافرمان (۲) [illegible] (۳) [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] استنباط کیا ہے۔

مسئلہ: [illegible]
([illegible]) [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] روایت [illegible] بیان کیا ہے کہ ایک شخص
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible]
[illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اکثر مردوں سے صادر ہوتی ہے اور اس کی تحریک عورتوں کی طرف سے زیادہ نمایاں کرتی ہے اس لئے آیت میں زانیہ کا لفظ زانی
کے لفظ سے پہلے ذکر کیا اور چوری کا صدور عام طور پر مردوں سے ہی ہوتا ہے
اس لئے آیت سرقہ میں السارق کو ذکر السارقۃ سے پہلے کیا۔

مسئلہ: علماء کے سب امت کا اتفاق ہے کہ اگر زانی مرد زانیہ عورت عاقل بالغ
اور آزاد ہوں تو ہر ایک کے سو کوڑے مارے جائیں اس آیت میں یہی حکم دیا
گیا ہے اس سے زیادہ کوئی سزا امام ابوحنیفہ کے نزدیک نہیں دی جا سکتی۔

حضرت زید بن خالد کا بیان ہے میں نے خود سنا کہ غیر شادی شدہ زانی کے متعلق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے سو کوڑے مارنا اور ایک سال کی
جلاوطنی (رواہ البخاری)۔

صحیحین میں حضرت زید بن خالد اور حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے آیا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو شخص اپنا مقدمہ پیش
کیا ایک نے کہا کتاب اللہ کے مطابق ہمارے درمیان فیصلہ کر دیجئے اور مجھے
کچھ عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیان کرو۔ اس
شخص نے کہا میرا بیٹا اس شخص کے پاس مزدور تھا میرے بیٹے نے اس کی بیوی
سے زنا کیا لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تیرے بیٹے کو سنگساری کی سزا دی جائے گی
میں نے سزا سے بچانے کے لئے بطور معاوضہ اس شخص کو سو بکریاں اور ایک
باندی دیں۔ پھر علماء سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا تیرے بیٹے کو سو کوڑے
مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے شہر بدر کیا جائے گا اور اس عورت کو
سنگسار کیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان سننے کے بعد فرمایا قسم
ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم دونوں کا فیصلہ کتاب اللہ
کے موافق کروں گا۔ تیری بکریاں اور باندی تو واپس کی جائیں گی اور تیرے بیٹے
کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے شہر بدر کیا جائے گا اور
(حضرت انیس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا) انیس تم صبح میرے پاس اس شخص کی
عورت کو طلب کرو۔ اگر وہ اقرار کر لے تو اس کو سنگسار کر دو۔ چنانچہ اس
عورت نے اقرار کر لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کرا دیا۔

امام مالک اور امام شافعیؒ کا مسلک:

امام مالک نے شہر بدر کرنے کا حکم صرف مردوں کے لئے خاص قرار دیا
ہے اور عورتوں کے لئے شہر بدر کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اور امام شافعی
نے محرم کے ہمراہ جانے کی شرط لگائی ہے۔

طحاوی نے لکھا ہے کہ جب عورتوں کے لئے تنہا سفر کرنے کی ممانعت ہے شہر بدر کرنے
کا حکم ان کے لئے باقی نہیں رہا تو مردوں کو شہر بدر کرنے کی کوئی دلیل اس سے نکل آئی۔

جلاوطنی حدِ زنا کا حصہ نہیں ہے:

طحاوی نے لکھا ہے کہ حدِ زنا میں تغریب (جلاوطنی) داخل نہیں اس کا
ثبوت حضرت ابو ہریرہ کی حدیث سے ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے
میں نے خود سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے اگر تم میں سے کسی کی
باندی زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے تو اس کو کوڑے لگانے چاہئیں اور
ڈانٹ ڈپٹ و زجر و توبیخ نہ کرے۔

ابن ہمام نے لکھا ہے کہ کوئی حدیث ایسی نہیں کہ جس سے تغریب واجب
کا وجوب اس طرح ثابت ہوتا ہو کہ ہم اس کو بطریق حد (زنا) واجب قرار
دے سکیں۔ ہاں اقامت حد (یعنی سزائے تازیانہ کے بعد) اگر حاکم وقت کی
مصلحت عامہ کا تقاضا ہو اور وہ شہر بدر بھی کر دے تو اس کو ہم منع نہیں کرتے لیکن یہ تعزیر ہے۔

عبدالرزاق نے زہری کی روایت سے سعید بن مسیب کا بیان نقل کیا ہے کہ
حضرت عمر نے شراب خوری کی سزا میں ربیعہ بن امیہ کو جلاوطن کر کے خیبر بھیج
دیا ربیعہ ہرقل سے جا کر مل گیا اور عیسائی ہو گیا حضرت عمر نے جب یہ حال سنا
تو فرمایا آئندہ میں کسی مسلمان کو جلاوطنی کی سزا نہیں دوں گا۔

حد کے علاوہ جلاوطنی حاکم کا صوابدیدی عمل ہے:

اگر حاکم وقت مصلحت سمجھے کہ سزائے تازیانہ کے ساتھ شہر بدر بھی کرنا
ہے تو بمصلحت حاکم شہر بدر کرنا جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث
تغریب اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان کے فیصلے جو روایت میں
آئے ہیں ان سب کا مطلب یہی ہے (کہ حاکم کو یہ اختیار تمیزی ہے اگر وہ
چاہے تو جلاوطن بھی کر دے) شہر بدر کرنے کا جواز صرف زنا کی صورت میں
ہی نہیں ہے بلکہ حاکم اگر مصلحت سمجھے تو ہر مجرم کو جلاوطن کر سکتا ہے۔

طحاوی نے حضرت عمرو بن شعیب کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک شخص
نے اپنے غلام کو قتل کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سو کوڑے
لگوائے اور اس کو ایک سال کے لئے شہر بدر کر دیا اور (اس کا حصہ) مسلمانوں
کی فہرست سے خارج کر دیا اور ایک بردہ آزاد کرنے کا حکم دیا۔

سعید بن منصور راوی ہیں کہ ایک شخص نے رمضان میں شراب پی لی تھی حضرت
عمر نے اس کو اسی کوڑے مارے اور جلاوطن کر کے شام کی طرف بھیج دیا۔ بغوی
نے اس روایت کے ایک حصہ کو بطور تعلیق بیان کیا ہے۔ بغوی نے اتنا بعد میں
الفاظ زائد بیان کئے ہیں کہ حضرت عمر جب کسی شخص پر غضبناک ہوتے تھے تو اس کو
شام کی طرف بھیج دیتے تھے نسائی کی روایت میں آیا ہے بصرہ کی طرف جلاوطن
کر کے بھیج دیتے تھے۔ عبدالرزاق نے باسناد صحیح بیان کیا کہ
حضرت عمر نے فدک کی طرف (ایک شخص کو) شہر بدر کر کے بھیج دیا۔

ترک معصیت اور تزکیہ کیلئے ہجرت:

مشائخ کرام اسی لئے اگر کسی مرید کے اندر نفسانیت محسوس کرتے تو
اس کو (تکمیل تربیت کے لئے) ترک وطن کا حکم دیتے تھے تاکہ اس کی

خوبصورت کا قلب نہ ہو سے اور ان کی زندگی ہو سکے۔

میں کہتا ہوں اگر کسی مسلمان کو کوئی حاکم شاہ بنتا دیکھے تو دیگر مسلمانوں اپنے لیے ہدایت بھی ہو اور اپنے قصور پر شرمندگی بھی ہو تو اس کو حضرت نے اور وہاں کو (یعنی مت کے لئے) چھوڑ دینے کا حکم دیا ہے لیکن بوجھ اپنے قصور پر شرمندہ اور پشیمان نہ ہوا ... ہے کہ جب تک وہ نہ مرے ساری زمین سے اس کو نکال دیا جائے۔ ساری زمین سے نکال دینے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو قید کر دیا جائے۔ واللہ اعلم۔

سنگسار کرنا احادیث متواترہ سے ثابت ہے:

اگر زانی و زانیہ شادی شدہ ہوں تو ان کو سنگسار کیا جائے گا۔ مطلب کہ اس کا اس پر اتفاق ہے جو کہ سنگسار کی سزا پر اجماع ہے۔ صرف خوارج اس کے منکر ہیں کیونکہ وہ صحابہ اور فقہاء کا انکار کرتے ہیں اور دعوٰی کرتے ہیں کہ رجم (سنگسار کرنے) کا حکم قرآن سے ثابت نہیں۔ خبر واحد سے آیا ہے اور خبر واحد موجب علم یقینی نہیں ہے جبکہ رجم کا حکم احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔

حضرت عمرؓ کا خطبہ:

بیہقی کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے خطبہ دیا اور خطبہ میں فرمایا اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دے کر بھیجا اور آپ پر کتاب نازل فرمائی۔ نازل شدہ آیات میں آیت رجم بھی نازل فرمائی گئی تھی ہم نے وہ آیت پڑھی اور یاد کی (آیت یہ تھی) الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم۔ بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت جب زنا کریں تو دونوں کو قطعاً سنگسار کرو اللہ کی طرف سے سزا کے طور پر سنگسار کرو اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا۔ اس حدیث کے آخر میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ کہیں گے کہ عمرؓ نے کتاب اللہ میں اضافہ کر دیا تو میں مصحف کے حاشیہ پر آیت رجم لکھ دیتا۔ ابو داؤد نے حضرت عمرؓ کا خطبہ نقل کیا ہے۔ اس خطبہ میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے اندیشہ ہے کہ جب طویل زمانہ گزر جائے گا تو آئندہ لوگ کہیں گے کہ ہم رجم کا حکم کتاب اللہ میں نہیں پاتے۔ ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں (حضرت عمرؓ نے خطبہ میں فرمایا) اگر مجھے یہ بات ناپسند نہ ہوتی کہ لوگ کہیں گے عمر نے کتاب اللہ میں اضافہ کر دیا تو میں ضرور اس کو قرآن میں لکھ دیتا۔ کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ ایسے لوگ آئیں گے جو اس آیت کو قرآن میں نہیں پائیں گے تو اس کے منکر ہو جائیں گے۔ (اور کہیں گے رجم کی کوئی آیت قرآن میں نہیں ہے) حضرت عمرؓ نے یہ خطبہ صحابہ کے سامنے دیا تھا اور کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا (معلوم ہوا کہ آیت رجم کا قرآن میں ہونا اجماعی ہے) واللہ اعلم۔

مسلم نے حضرت ابو موسیٰ کی روایت سے حدیث ذکر کی ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ ... بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت جب زنا کریں تو ان دونوں کو البتہ اللہ کی طرف سے سزا میں سنگسار کرو۔

ابن حبان میں آیا ہے کہ سورۂ احزاب سورۂ بقرہ کے برابر تھی اور اس میں آیت الشیخ والشیخۃ اذا زنیا بھی تھی۔

تین چیزیں جو مسلمان کا خون حلال کرتی ہیں

صحیحین میں حضرت ابن مسعودؓ کی روایت ہے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو اس کا خون حلال نہیں مگر تین باتوں میں سے کسی ایک وجہ سے (۱) جان کے بدلے جان یعنی قصاص میں (۲) شادی شدہ زانی ہو (۳) اور دین سے نکل گیا اور جماعت (مسلمین) کو چھوڑ کر الگ ہو گیا ہو۔

حضرت ... کا بیان ہے کہ جس روز حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا تھا آپ اوپر سے باہر کی طرف جھانک کر آپ نے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ میں سے کسی ایک وجہ سے (۱) اس کی شادی ہو چکی ہو اس کے بعد اس نے زنا کیا ہو (۲) مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہو گیا ہو (۳) یا ناحق کسی کو قتل کر دیا ہو۔ پس خدا کی قسم میں نے نہ جاہلیت میں ... نہ اسلام ... اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کے بعد میں اسلام سے پھرا ہوں اور نہ کسی کو ناحق قتل کیا ہے ... مجھے کیوں قتل کرتے ہو۔ رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ ... رواہ ابو داؤد ... ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے ... بخاری نے حسب روایت ابو قلابہ اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

حضرت ابو قلابہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے کسی کو قتل نہیں کیا مگر تین وجہ سے (۱) کسی نے ناحق قتل کیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا گیا (۲) شادی شدہ ہوتے ہوئے کسی نے زنا کیا (تو اس کو سنگسار کیا گیا) (۳) کسی نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی کی اور مرتد ہو گیا تو اس کو قتل کیا)۔

حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کی سنگساری۔

صحیح حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک کو سنگسار کرایا تھا جبکہ انہوں نے خود زنا کا اقرار کیا تھا۔ رواہ مسلم والبخاری ... حدیث ... رواہ الترمذی وابن ماجہ ...

حضورؐ نے غیر محصن مرد کو کوڑے لگوائے
اور محصنہ عورت کو سنگسار کرایا

صحیحین میں حضرت زید بن خالد کی روایت کردہ حدیث پہلے نقل کی ہے

نقل ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص کے مزدور نے اس کی بیوی سے زنا کیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی کے سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کر دیا اور حضرت انیس سے فرمایا کہ تم جا کر اس عورت سے دریافت کرو۔ لیکن اس نے اعتراف کر لیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ سنگسار کر دی جائے۔ چنانچہ اس کو سنگسار کر دیا گیا۔

ایک صاحب کی بیوی کی سنگساری

طبری نے مسند حضرت علی کی سند سے یہ حدیث نقل کی ہے۔ حضرت ابو واقد نے فرمایا ہم حضرت عمر کے پاس موجود تھے۔ ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ امیر المومنین میری بیوی نے زنا کا ارتکاب کیا ہے اور وہ اس کا اعتراف کرتی ہے حضرت عمر نے مجھ کو چند لوگوں کے ساتھ اس عورت کے پاس دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔ جب ہم نے پہنچ کر دریافت کیا اس عورت نے وہی بیان کیا جو اس کے شوہر نے کہا تھا اور ہمارے سامنے اقرار کیا۔ ہم نے یہ اطلاع حضرت عمر کو پہنچا دی۔ آپ نے اس عورت کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ سنگسار کرنے سے پہلے کوڑے نہیں لگائے گئے۔ یہ واقعہ صحابہ کی جماعت کے سامنے ہوا مگر کسی نے اس کا انکار نہیں کیا۔

ایک خاتون کی دوہری سزا

مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت علی نے ایک عورت کو دوہری سزا دی اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ پہلے اس کا شادی شدہ ہونا آپ کو معلوم نہیں تھا۔ اس لئے کوڑے لگوائے پھر شادی شدہ ہونا معلوم ہو گیا تو رجم کی سزا دی۔ حضرت علی نے جو فرمایا کہ کتاب اللہ کے موافق میں نے اس کے کوڑے لگوائے ہیں اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق اس کو رجم کرتا ہوں اس کا مطلب یہ ہے کہ کوڑوں کی سزا کا تو قرآن میں ذکر ہے اور شادی شدہ کو سنگسار کرنے کا حکم حدیث میں ہے۔ جب تک اس کے شادی شدہ ہونے کا علم نہ تھا آپ نے قرآن کے مطابق اس کے کوڑے لگوا دیئے اور جب شادی شدہ ہونے کا علم ہو گیا تو آپ نے اس کو رجم کیا۔ یہی تشریح ایک روایت میں بھی آئی ہے۔

ایک شخص کی دوہری سزا

طبری نے حضرت جابر کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے زنا کا ارتکاب کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اس کے کوڑے لگائے گئے پھر آپ کو اطلاع ملی کہ وہ شادی شدہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رجم کر دیا۔

احصان کا معنی اور شرائط

احصان سے مراد ہے [illegible] یعنی کسی زنا کار [illegible] کو رجم کرنے کے لئے جو احصان کی شرط ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس سے مراد ہے عاقل، بالغ، آزاد ہونا اور نکاح صحیح کے ساتھ زن و شوہر والے تعلقات کا قائم ہو جانا۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کو سنگسار کیا۔ [illegible] اسلام شرط نہیں ہے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک احصان رجم کی شرطوں میں سے ایک شرط اسلام بھی ہے۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ [illegible] ہے کہ ان سے نکاح کر لینے کے بعد بھی وہ [illegible] ہی رہتی ہیں۔ [illegible] رجم کا حکم جاری نہیں کیا جا سکتا۔ [illegible] زانی سزا دینے کی [illegible] طرف۔ [illegible] احکام کا مکلف [illegible] ہم ان میں سے ان کا نفس ہے۔ [illegible] مسلمان ہونا بھی شرط ہے۔ [illegible] جائیں گے۔ [illegible] رجم کے لئے ایک ضروری شرط ہے۔

(۲) ابو حنیفہ، امام مالک اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک [illegible] رجم کرنے کے لئے اس کا مسلمان ہونا بھی ضروری ہے۔

یہودی زنا کاروں کی سنگساری کا واقعہ

شیخین نے صحیحین میں حضرت ابن عمر کی روایت سے بیان کیا ہے کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کا ارتکاب کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے متعلق کیا فیصلہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری توریت میں تم کیا پاتے ہو کہنے لگے توریت کے موافق ہم زنا کرنے والوں کو رسوا کرتے ہیں اور ان کے کوڑے لگاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا تم جھوٹ کہتے ہو توریت میں سنگسار کرنے کا حکم ہے۔ توریت لاؤ چنانچہ توریت لائی گئی اور کھول کر پڑھی گئی تو ایک یہودی نے آیت رجم پر ہاتھ رکھ دیا اور اس سے اوپر نیچے کی عبارت پڑھ دی۔ عبداللہ نے فرمایا ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے ہاتھ اٹھایا تو آیت رجم موجود تھی۔ کہنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! عبداللہ نے سچ کہا، توریت میں آیت رجم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو سنگسار کر دینے کا حکم دیا۔ [illegible] ظاہر ہو گیا کہ [illegible] اس حدیث سے امام شافعی کے قول کا ثبوت ملتا ہے کہ ذمی کو رجم کرنے کے لئے اسلام شرط نہیں ہے۔

سابقہ شریعتوں کے احکام

میں کہتا ہوں امام ابو حنیفہ کا قول ہے کہ گزشتہ شریعتوں کے احکام

[illegible]

مثلاً [illegible]

زنا کی تعریف

[illegible]

ایسی صورتیں جو زنا نہیں مگر زنا کے مشابہ ہیں

[illegible]

[illegible]

شبہ کی وجہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وہ عورتیں جن سے نکاح حلال نہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس حدیث سے یہ صراحت معلوم ہوا [illegible]

[illegible]

مسئلہ: [illegible]

مسئلہ: [illegible]

[illegible]

مریض پر غشی طاری ہونا

اگر مریض [illegible]

[illegible]

حاملہ عورت پر روزہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسئلہ: آیت مذکورہ فاجلدوا میں حکام کو خطاب ہے اس لئے امام ابوحنیفہ [illegible]

[illegible]

امام ابوحنیفہ نے اپنے مسلک کے استدلال میں [illegible]

[illegible]

زنا کی تباہ کاریاں:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جس جرم کی سزا سخت ہے اس کے ثبوت کی شرائط بھی سخت ہیں

[illegible]

[illegible]

آیت رجم جس کی تلاوت منسوخ ہوگئی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ [illegible] الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم [illegible]

[illegible]

وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ

[illegible]

إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حد سے آگے بھی نہ بڑھو

[illegible]

وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کرنے کی اجازت نہیں۔ لیکن جو شخص ان تمام شرعی احتیاطوں کو توڑ کر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کا یہ فعل شرعی شہادت سے ثابت ہو گیا تو پھر اس کی پردہ پوشی دوسرے لوگوں کی جرات بڑھانے کا موجب ہو سکتی ہے۔

اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِیَةُ

بدکار مرد نکاح نہیں کرتا مگر بدکار عورت یا مشرک عورت سے اور بدکار عورت

لَا یَنْکِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ

سے نکاح نہیں کرتا مگر بدکار مرد یا مشرک

زانی کی طبیعت کا تجزیہ

زانی مرد اور زانیہ عورت کے بارے میں اس آیت میں نہایت شاندار حالت بیان فرمائی ہے کہ جو مرد یا عورت لذت نفسانی میں مبتلا ہیں حقیقت میں وہ اس لائق نہیں رہتے کہ کسی عفیفہ مسلمان سے ان کا تعلق ازدواج مستحکم قائم کیا جائے۔ ان کی پلید طبیعت اور میلان کے مناسب تو یہ ہے کہ ایسے ہی کسی بدکار تباہ حال مرد و عورت سے یا ان سے بھی بدتر کسی مشرک و مشرکہ سے ان کا تعلق ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ (سورۂ نور)۔

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز کبوتر با کبوتر باز با باز

زانی کی حرکت کا فعلی اثر تو یہی تھا۔ اب رہا اس کا قانونی امر سو حق تعالیٰ نے دوسری مصالح و حکم کی بنا پر کسی نام نہاد مسلمان کا مشرک و مشرکہ سے عقد جائز نہیں رکھا۔ یا اگر بدکار مرد کا پاکدامن عورت سے نکاح ہو جائے تو باطل و کالعدم نہیں ٹھہرایا۔ (تنبیہ) آیت کی جو تقریر ہم نے کی وہ بالکل بے تکلف ہے اس میں "ینکح" کے معنی وہ ہیں جو "السلطان لا ینکذب" وغیرہ محاورات میں لیے جاتے ہیں یعنی یہ واقعہ نفس کا نقل کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ تاہم واللہ اعلم۔ (تفسیر عثمانی)

شانِ نزول: ترمذی شریف میں ہے کہ ایک صحابی جن کا نام مرثد بن ابی مرثد تھا مکہ سے مسلمان قیدیوں کو اٹھا لایا کرتے تھے اور مدینے پہنچا دیا کرتے تھے۔ عناق نامی ایک بدکار عورت مکہ میں رہا کرتی تھی۔ جاہلیت کے زمانہ میں ان کا اس عورت سے تعلق تھا۔ حضرت مرثد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ایک قیدی کو لانے کیلئے مکہ گیا۔ ایک باغ کی دیوار کے نیچے میں پہنچ گیا۔ رات کا وقت تھا چاندنی کھلی ہوئی تھی۔ عناق آ گئی اور مجھے دیکھ لیا بلکہ پہچان بھی لیا اور آواز دے کر کہا کیا مرثد ہے؟ میں نے کہا ہاں مرثد ہوں۔ اس نے بڑی خوشی ظاہر کی اور مجھ سے کہنے لگی چلو رات میرے ہاں گزارنا۔ میں نے کہا عناق اللہ تعالیٰ نے زناکاری حرام کر دی ہے۔ جب وہ مایوس ہو گئی تو اس نے کہا خیمے والو! یہ ہے جو تمہارے قیدیوں کو چرا لے جاتا ہے۔ آٹھ آدمی میرے پیچھے دوڑے۔ میں خندمہ کی طرف بھاگا اور ایک غار میں جا چھپا۔ یہ لوگ بھی میرے پیچھے ہی پیچھے غار پر پہنچ گئے لیکن مجھے نہ پا سکے۔ یہ وہاں پیشاب کرنے کو بیٹھے اور ان کا پیشاب میرے سر پر آ رہا تھا لیکن اللہ نے انہیں اندھا کر دیا اور ان کی نگاہیں مجھ پر نہ پڑیں۔ ادھر ادھر ڈھونڈ کر واپس چلے گئے۔ میں نے کچھ دیر توقف کیا جب یقین ہو گیا کہ وہ پھر گئے تو یہاں سے نکلا اور پھر مکہ آ گیا اور اس مسلمان قیدی کو اپنی کمر پر چڑھایا اور وہاں سے لے بھاگا۔ وہ بھاری بدن کے تھے جب اذخر میں پہنچا تو تھک گیا۔ میں نے ان کے بندھن کھول دیے اور اب اٹھا کر مدینہ پہنچ گیا۔ چونکہ عناق کی محبت میرے دل میں تھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ میں اس سے نکاح کر لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ میں نے دوبارہ یہی سوال کیا پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور یہ آیت اتری۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مرثد زانیہ سے نکاح زانی و مشرک ہی کرتا ہے تو اس سے نکاح کا ارادہ چھوڑ دے۔

نسائی نے حضرت عبداللہ بن عمرو کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک عورت تھی جس کا نام ام مہزول کہا جاتا تھا وہ بدکار پیشہ ور عورت تھی۔ ایک صحابی نے اس سے نکاح کرنا چاہا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

زانیہ سے زانی کا نکاح جائز ہے۔

بغوی نے لکھا ہے روایت میں آیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کے زمانہ میں ایک مرد اور ایک عورت کو پکڑا گیا تو آپ نے ترغیب دی کہ دونوں کا نکاح ہو جائے لیکن اس مرد نے انکار کر دیا (معلوم ہوا کہ زانیہ سے زانی کا نکاح جائز ہے) طبرانی اور دارقطنی نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور پھر اس سے نکاح کرنا چاہے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا حرام حلال کو حرام نہیں کرتا۔ عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ نے اپنی اپنی مصنف میں بیان کیا ہے کہ کسی نے حضرت ابن عباس سے پوچھا اگر کسی نے کسی عورت سے زنا کیا اور پھر نکاح کر لینا چاہتا ہو تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اس کا اول زنا ہے اور آخر نکاح۔ (تفسیر مظہری)

مذکورہ تفسیر سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اس آیت میں زانی مرد اور زانیہ سے مراد وہ ہیں جو توبہ نہ کریں اور اپنی اسی بدکاری کی عادت پر قائم رہیں۔

[illegible]

وَحُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ

[illegible]

مومنین کیلئے زانیہ اور زانی سے نکاح حرام ہے

[illegible]

حرام کاری اور حرام نکاح

[illegible]

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ

[illegible]

ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ

[illegible]

پاکدامن عورت پر زنا کی تہمت لگانا

[illegible]

محصنات کا مطلب

[illegible]

[illegible]

حضرت [illegible] کی نصیحت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پہنچانا چاہیے بلکہ مجرم کی سزا [illegible] اگر یہ خیال ان سے جدا ہے [illegible] [illegible] یا مجرم [illegible] کی سزا دینے کے لئے [illegible] وہ غیر محرم مرد و عورت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بلکہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بلکہ ان کی گواہی [illegible] [illegible]

محصنات کون ہیں:

"محصنات" احصان سے مشتق ہے، اصطلاحِ شرع میں احصان کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اختیار کیا گیا [illegible] جس پر [illegible] کا ثبوت ہو [illegible] آزاد مسلمان ہو اور کسی عورت کے ساتھ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا

تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی

لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ

گواہی کبھی نہ مانو

زنا کی تہمت لگانے کی سزا:

[illegible] تہمت [illegible] [illegible] [illegible] کے مطابق [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ان کی شہادت [illegible]

[illegible] [illegible] آزاد ہوں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۙ

اور وہی فاسق ہیں

تہمت لگانے والا فاسق ہوا:

[illegible] تہمت [illegible] قرآن کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ

مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں

اَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اور سنور جائیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

توبہ سے فسق کا ازالہ ہو جاتا ہے:

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

توبہ سے سزا ساقط نہیں ہوتی:

امام ابو حنیفہ [illegible] "اِلَّا الَّذِيْنَ" کا استثناء [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ

اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں

[illegible] [illegible] [illegible]

شان نزول: بخاری نے حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ ہلال بن امیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثبوت پیش کرو ورنہ تمہاری پشت پر حد لگے گی [illegible] ہلال نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب کوئی اپنی بیوی پر کسی کو دیکھے تو کیا گواہوں کو تلاش کرنے جائے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پشت پر حد لگے گی [illegible] نے کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے [illegible] اللہ ضرور کوئی حکم نازل فرمائے گا [illegible] اس وقت جبرئیل آیات لے کر نازل ہوئے وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ اور جو لوگ اپنی بیویوں کی طرف زنا کی نسبت کرتے ہیں [illegible] نازل ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کان من الصادقین تک تلاوت فرمائی پھر ہلال کو بلایا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے رہے کہ اللہ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے کوئی ایک توبہ کرنے والا ہے [illegible] ہلال کی شہادتوں کے بعد عورت کھڑی ہوئی [illegible] جب پانچویں شہادت کا نمبر آیا تو لوگوں نے اس کو روکا اور کہا یہ شہادت [illegible] ہے [illegible] پھر کہنے لگی [illegible] پانچویں شہادت پوری کر دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کو دیکھتے رہنا اگر اس کے بچہ [illegible] پیدا ہوا تو [illegible] شریک بن سحماء کا ہوگا چنانچہ جب بچہ پیدا ہوا [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتاب اللہ کا فیصلہ نازل نہ ہو چکا ہوتا تو میرا اور اس عورت کا معاملہ [illegible]

ابن عویمر کی بیوی کا واقعہ

بخاری نے حضرت سہل بن سعد کی روایت سے بیان کیا ہے کہ [illegible] عاصم بن عدی [illegible] اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible]

حضرت سعد بن عبادہ کی گفتگو اور حضرت ہلال کا واقعہ

[illegible] روایت [illegible] حضرت ابن عباسؓ [illegible]

[illegible]

[illegible]

نازل ہوئی تو انصار کے سردار حضرت سعد بن عبادہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] انصار [illegible] سعد بڑے غیرت مند [illegible] کسی عورت [illegible] طلاق دی [illegible] ان کی انتہائی غیرت کی وجہ سے [illegible] رسول اللہ [illegible] اللہ کی طرف سے [illegible] میں اس حالت میں [illegible] چار گواہ [illegible] [illegible] کا [illegible] واقعہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

مونگیر کے واقعہ کی تفصیل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ

[illegible]

أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ

[illegible]

وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ

[illegible]

وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَن تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ

[illegible]

إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ

[illegible]

اللَّهِ عَلَيْهَا إِن كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ

[illegible]

لعان کا طریقہ

[illegible]

لعان کے بعد تفریق واجب ہے

[illegible] کے [illegible] بعد دونوں میں تفریق [illegible]
واجب ہو جاتا ہے

صحیحین میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں لعان کرنے والوں (یعنی مرد اور عورت) سے فرمایا۔ تمہارا حساب اللہ کے ذمہ ہے تم دونوں میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے (مرد کو خطاب کر کے فرمایا) اب تیرا اس پر کوئی حق نہیں (یعنی اس سے ملنے کا اب تیرے لئے کوئی راستہ نہیں وہ تجھ سے جدا ہو گئی) اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا مال (یعنی جو مہر میں نے اس کو دیا تھا) فرمایا اگر تو نے اس پر سچا الزام لگایا ہے تو مال (مہر) اس عوض کا معاوضہ ہو گیا جو تجھے اس سے حلال کرنے کی وجہ سے حاصل تھی (یعنی تو اس سے قربت کر چکا ہے) اور اگر تو نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی ہے تو پھر مال بہت دور چلا گیا [illegible] اب کوئی مال نہیں ہو سکتا۔ ابو داؤد نے حضرت سہل بن سعد کی روایت سے لعان کرنے والے مرد اور عورت کے قصہ میں نقل کیا ہے [illegible] دونوں میں (لعان کے بعد) تفریق کرا دی [illegible] دارقطنی نے حضرت علی اور حضرت ابن مسعودؓ کی روایت سے بھی یہی بیان کیا ہے۔

لعان سے فسخ نکاح از خود نہیں ہو جاتا

امام ابو حنیفہ نے فرمایا تہمت حرمت فسخ نکاح کا تقاضا نہیں کرتی دیکھو ظہار سے حرمت ہو جاتی ہے اور نکاح فسخ نہیں ہوتا (جب کفارہ ظہار ادا کرنے [illegible]) ہاں لعان حرمت کے بعد شوہر پر [illegible] جب تک [illegible] اسی طرح [illegible] عورت کو آزاد کر دے اس پر لازم ہے اور جب اس نے ایسا نہیں کیا تو حاکم نے قائم مقام کی حیثیت سے عورت کو اس سے الگ کر دیا [illegible] عورت [illegible] صحیحین کی [illegible] جس کے [illegible] حضرت سہل بن سعد [illegible] دونوں کے لعان سے نمٹنے کے بعد عویمر نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب اگر میں نے اس کو اپنے پاس رکھا (یعنی اپنے پاس رکھ لیا) تو (گویا) میں نے اس پر جھوٹی تہمت لگائی تھی چنانچہ لعان کے بعد عویمر نے اس کو تین طلاقیں دے دیں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کے خلاف [illegible]۔

مگر کہنا [illegible] لعان کے بعد حرمت ہو جانا [illegible] ثابت ہے امام شافعی [illegible] کے نزدیک تو حرمت کا ثبوت [illegible] ہے (کہ یہ حضرات لعان کو فسخ نکاح قرار دیتے ہیں اور لعان کے بعد نکاح ختم ہو جاتا ہے

وقت [illegible] ہو جاتی ہے) اور امام ابو حنیفہ کے قول پر بھی حرمت ثابت تھی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کے بعد دونوں میں تفریق [illegible] امام صاحب فرماتے ہیں کہ لعان کے بعد قاضی دونوں میں تفریق کرا دے۔

امام صاحب [illegible] کہ لعان کے بعد بیوی کو شوہر کے [illegible] اپنے پاس روک نہیں سکتا اس لئے حاکم عورت کو [illegible] فیصلہ کرے [illegible] قاضی شوہر کا قائم مقام ہے یہ قول [illegible] کہ لعان کے بعد قاضی شوہر کو طلاق [illegible]۔

مسئلہ: اگر مرد نے عورت سے کہا تیرا (پیٹ) حمل مجھ سے نہیں ہے تو امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے نزدیک لعان کا حکم نہیں دیا جائے گا (کیونکہ مرد پر حد قذف جاری ہو گی نہ عورت کو زانیہ قرار دیا جائے گا) کیونکہ یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ پیٹ میں حمل ہی ہے)

نسائی نے حضرت ابن عباس کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجلانی اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا [illegible] حاملہ تھی۔ عبدالرزاق نے [illegible] اس کے شوہر نے کہا [illegible] سے ہی اس عورت [illegible] کیا ہوں [illegible] یہ بچہ مجھ سے نہیں ہے [illegible] ولادت کے بعد [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو ہی ظاہر کر دے چنانچہ پیدا ہوا [illegible] روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ [illegible] کی صورت میں [illegible] ہے۔

[illegible] تھے [illegible] ہم تو اس عورت کو نیک ہی جانتے ہیں لیکن جب بچہ ہوا [illegible] پھر لوگوں نے [illegible] (یعنی [illegible]) [illegible] اس کے بعد [illegible] اور [illegible] لوگوں کی نظر میں [illegible] قصہ کی یہ تفصیل [illegible] کرنے کا بھی دعویٰ کیا تھا اور حمل کا بھی انکار کیا تھا۔

زنا کار خاتون اور تہمت تراش مرد کی اخروی سزا

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے خود سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے جو عورت کسی دوسری قوم کے آدمی کو اپنی قوم میں شامل کر دے (یعنی کسی دوسرے شخص سے زنا کرے اور بچہ اپنے شوہر کا بتائے) وہ اللہ کی رحمت سے خارج ہو گی اور اللہ قیامت کے دن اس کو جنت میں داخل نہیں فرمائے گا اور جو مرد دیدہ و دانستہ اپنے بچہ کا باپ ہونے سے انکار کرے گا تو قیامت کے دن اللہ اس سے پردہ کرے گا (اللہ کا دیدار اسے نصیب نہ ہو گا) اور اگلے پچھلوں کے سامنے اس کو رسوا کرے گا۔ رواہ ابو داؤد والنسائی والشافعی۔

[illegible]

کبھی باپ کو ناپاک بنا دیا جاتا ہے

[illegible]

[illegible]

اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْکِ

[illegible]

حضرت عائشہ پر تہمت کا واقعہ

[illegible]

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُهٗ

[illegible]

وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَکِیْمٌ

[illegible]

قانونِ الٰہی رحمت و فضل ہے

[illegible]

[illegible]

مفصل واقعہ خود حضرت عائشہؓ کی زبانی

[illegible]

سفر کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

[illegible]

غزوۂ بنی مصطلق کے سفر میں میری رفاقت

[illegible]

میرا پیچھے رہ جانا

[illegible]

حضرت صفوان بن معطلؓ کے ہمراہ قافلے کے ساتھ شمولیت

[illegible]

واپسی پر میری بیماری کی حالت

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے التفات میں کمی

[illegible]

تہمت تراشی کی خبر

[illegible]

[illegible]

برسرِ منبر بہتان تراشوں کی تردید

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب

[illegible]

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میرا ایمان

[illegible]

مجھے اپنی برأت کا یقین تھا:

[illegible]

دلی آرزو

[illegible]

خوشخبری

[illegible]

حضرت صدیقہؓ کی چند خصوصیات:

[illegible]

پہلی خصوصیت۔

[illegible]

[illegible]

دوسری خصوصیت:

[illegible]

تیسری خصوصیت:

[illegible] وفات [illegible] ہوئی۔

چوتھی خصوصیت:

[illegible] میں آپ مدفون ہوئے۔

پانچویں خصوصیت:

آپ پر اس وقت بھی وحی نازل ہوتی تھی جبکہ آپ حضرت [illegible] کے ساتھ [illegible] حاصل تھی۔

چھٹی خصوصیت

[illegible]

ساتویں خصوصیت:

[illegible] فرمایا ہے [illegible]

حضرت صدیقہ [illegible]

افک کا معنی اور مطلب:

[illegible]

عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ

[illegible]

طوفان اٹھانے والے

[illegible]

[illegible]

حضرت عائشہؓ کا حسن خلق و مروت:

[illegible]

لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ

[illegible]

الزام سے متاثرہ شخصیات کیلئے تسلی

[illegible]

[illegible]

[illegible] فلله الحمد على ذلك [illegible]

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ

[illegible]

وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ

[illegible]

[illegible] کے حصہ داروں کا [illegible]

[illegible]

[illegible] کی سزا

[illegible]

عبداللہ بن ابی [illegible]

[illegible]

[illegible]

آیت کی تفسیر میں ایک کمزور قول

[illegible]

اہل بدر کی فضیلت

[illegible]

[illegible]

لَّوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ

[illegible]

بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ

[illegible]

ایک مسلمان کا طرزِ معاشرت

[illegible]

[illegible]

حضرت ابو ایوب کا گمان:

جیسا کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے ... [illegible]

[illegible]

بلا دلیل مسلمان سے بدگمانی جائز نہیں ہے۔

[illegible]

ایک اہم اور ضروری تنبیہ

[illegible]

[illegible]

سد فواحش کا قرآنی نظام

قرآن حکیم نے ... [illegible]

[illegible]

لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا
[illegible]
بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ
[illegible]

بغیر ثبوت الزام لگانا جھوٹ ہے:

[illegible]

> وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا
>
> [illegible]
>
> وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ
>
> [illegible]

اللہ کے فضل نے بچا لیا:

[illegible]

> اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ
>
> [illegible]
>
> لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ
>
> [illegible]

[illegible]

> وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ
>
> [illegible]
>
> نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ
>
> [illegible]

تہمت کی بات سنتے ہی انکار کیوں نہ کیا:

[illegible]

[illegible]

لیکن ایسی بیہودہ بات [illegible] ایسی بات کیسے کہی جا سکتی ہے [illegible] رسول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] یہ بہت بڑا بہتان ہے۔

حضرت صدیق اکبرؓ کی بیٹی کیلئے ایسی بات کیوں کہی گئی۔

سُبْحٰنَكَ [illegible] حضرت صدیق اکبرؓ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

یہ بہت بڑا بہتان تھا

هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ [illegible]

[illegible]

يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَن تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ

[illegible]

خبردار آئندہ ایسا نہ ہو۔

[illegible]

[illegible]

وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

[illegible]

اللہ کی طرف سے راہنمائی

[illegible]

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا

[illegible]

بدکاری کی خبروں کا چرچا کرنے والے

[illegible]

لهم عذاب أليم في الدنيا والآخرة

[illegible]

والله يعلم وأنتم لا تعلمون

[illegible]

اللہ جانتا ہے کس کا کتنا جرم ہے

[illegible]

ولولا فضل الله عليكم ورحمته

[illegible]

وأن الله رءوف رحيم

[illegible]

اللہ کی مہربانی سے عذاب ٹل گیا

[illegible]

[illegible]

يايها الذين آمنوا لا تتبعوا خطوت الشيطن

[illegible]

ومن يتبع خطوت الشيطن فإنه

[illegible]

يأمر بالفحشاء والمنكر

[illegible]

شیطانی چالوں سے ہوشیار رہو

[illegible]

ولولا فضل الله عليكم ورحمته ما زكى

[illegible]

منكم من أحد أبدا ولكن الله يزكي من يشاء

[illegible]

والله سميع عليم

[illegible]

اللہ نے شیطان کو ناکام کر دیا

[illegible]

[illegible]

وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ

[illegible]

أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ

[illegible]

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ

[illegible]

أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

[illegible]

احسان و مروت کی تعلیم

حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت مسطحؓ کا معاملہ

[illegible]

[illegible]

إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ

[illegible]

لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

[illegible]

پاکدامن عورتوں پر تہمت گناہ کبیرہ ہے

[illegible]

ازواج مطہرات میں سے کسی پر تہمت لگانا کفر ہے

[illegible]

> يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ
>
> وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

قیامت کے دن مجرم کی رسوائی

[illegible]

[illegible]

مومن کی پردہ پوشی اور کافر کی رسوائی

[illegible]

[illegible]

زبان پر مہر اور مختلف اعضاء کی گواہی

[illegible]

حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ... ایک طویل حدیث ... بیان کیا ہے کہ ... اس کی ماں ... کا گوشت اور اس کی ہڈیاں ... اللہ کا غضب ہوگا۔

[illegible]

(ابن ماجہ ...)

ترجمہ: ... [illegible] ... جانتے کا جیسا کہ ... (ابن کثیر)

> يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللّٰهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ
>
> اس دن اللہ ان کو ان کا بدلہ پورا دے گا اور جان لیں گے
>
> أَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ
>
> کہ اللہ ہی ہے سچا کھولنے والا

رتی رتی عمل سامنے آئے گا

جو رتی رتی عمل ... سامنے رکھ دیا جائے گا اور ... کا حساب بالکل صاف ... کا علم اللہ ہی کو ہے۔ یہ مضمون قیامت کے دن سب ... (تفسیر ...)

> الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ
>
> گندیاں ہیں گندوں کے واسطے اور گندے واسطے گندیوں کے
>
> وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ
>
> اور ستھریاں ہیں ستھروں کے واسطے اور ستھرے واسطے ستھریوں کے

گندے گندوں کیلئے اور ستھرے ستھروں کیلئے اچھے

[illegible] ... مطلب ... ابن عباسؓ نے فرمایا ... (تفسیر ...)

مطلب ... کے موافق ہوا ... بعض مفسرین ... یہ قول ہے ... "الخبیثات" ... "الطیبات" ... [illegible]

حضرت عائشہؓ کی براءت

[illegible] ... عورتوں کے ... پاک ... حضرت عائشہؓ ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج جنتی ہیں

[illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... جنتی (عورت) ... [illegible]

> أُولٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ
>
> وہ لوگ پاک ہیں ان باتوں سے جو یہ کہتے ہیں

[illegible] ... (تفسیر ...)

> لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيمٌ
>
> ان کے واسطے بخشش ہے اور روزی ہے عزت کی

[illegible] ... قرآن مجید کی ان آیات ... حضرت عائشہ صدیقہؓ ... [illegible]

[illegible]

حضرت عائشہؓ کی مایہ ناز خصوصیتیں

[illegible]

صدیق کی بیٹی صدیقہ

[illegible]

حضرت عائشہؓ کی خاص فضیلت

[illegible]

[illegible]

جبریلؑ کا حضرت خدیجہؓ کو سلام

[illegible]

تمام ازواج مطہرات پر فضیلت

[illegible]

تمام عورتوں پر حضرت عائشہؓ کی فضیلت

صحیحین میں حضرت ابو موسیٰ اشعری کی روایت سے آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید (ایک خاص قسم کا کھانا) کی فضیلت اور کھانوں پر۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے فرمایا صحابہ کو جب کسی حدیث (کے سمجھنے) میں مشکل پیش آتی تو ہم حضرت عائشہ سے دریافت کرتے تو اس کا علم ہم کو ان کے پاس مل جاتا (ترمذی)۔

حضرت عائشہؓ کی بلاغت و فصاحت

حضرت موسیٰ بن طلحہ کا بیان ہے میں نے عائشہ سے زیادہ کسی کو فصیح نہیں دیکھا (ترمذی)۔

چار شخصوں کی براءت

بغوی نے لکھا ہے اللہ نے چار شخصوں کو [illegible] کی تہمت سے براءت عطا کردی۔

(۱) یوسف کی براءت زلیخا کے گھر والے (بچہ) کی شہادت سے ہوئی۔

(۲) موسیٰ کی یہودیوں کی تہمت سے اس پتھر سے جو آپ کے کپڑے لے کر بھاگا تھا۔

(۳) مریم کی براءت ان کے بچہ (عیسیٰ) کی شہادت سے ہوئی۔

(۴) اور عائشہ کی ان مذکورہ آیات [illegible] سے۔ حضرت عائشہ کی براءت کا اظہار [illegible] منصب عالی و عظمت کو بیان کرنے اور آپ کے مرتبہ [illegible] کے لئے کیا گیا ہے۔

[illegible] اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں حضرت عائشہ کی عظمت شان کا اظہار بھی مقصود ہے۔ واللہ اعلم۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ

اے ایمان والو تم اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں [illegible]

حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ

[illegible]

خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

یہ تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ تم خیال رکھو

کسی کے ہاں جانے کے آداب

[illegible] اپنے گھر کی طرح [illegible] جو گھر تمہارا نہیں ہے [illegible]

کے گھر میں داخل [illegible] وقت کی [illegible] اجازت [illegible] سے پہلے [illegible] مرتبہ سلام [illegible] اجازت [illegible] لئے [illegible] حضور نے [illegible] اجازت [illegible] فی الحقیقت [illegible] کیا گیا [illegible] تو صاحب خانہ [illegible] ہے [illegible] اس [illegible] ہدایت [illegible] کرتے ہیں [illegible] احکام [illegible] بیان ہو رہے تھے [illegible] اجازت کے [illegible] کے گھر میں چلا جانا [illegible] کی طرف [illegible] مسائل [illegible] بیان فرمائے (تفسیر [illegible])۔

شانِ نزول: [illegible] حضرت عدی بن ثابت کی روایت سے بیان کیا ایک انصاری عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں گھر میں [illegible] ایسی حالت میں ہوتی ہوں کہ [illegible] اس حالت میں کوئی مجھے دیکھے [illegible] (ایسی حالت میں) [illegible] اسی سوال پر آیت نازل ہوئی [illegible]۔

استیناس کا مطلب:

ابن ابی حاتم نے [illegible] حضرت ابو ایوب [illegible] بیان کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سلام تو [illegible] استیناس (طلب انس) کا کیا مطلب ہے فرمایا استیناس یہ ہے کہ آدمی (زبان سے) سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر کہے اور کھنکارے [illegible] گھر والے [illegible] اجازت دے [illegible]۔

[illegible] استیناس [illegible]

حضور کی نصیحت:

[illegible] حضرت انس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹے جب تم گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو [illegible] گھر والوں کے لئے برکت [illegible] ہوگی (ترمذی)۔

[illegible] اجازت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ناگوار ہوسکتی ہے۔ حضرت عطاءؒ نے کہا کہ کسی کے پاس جانا ہو تو کچھ اور لوگ بھی بیٹھے ہوں تو پہلے ان سے استیذان کرنا ضروری نہیں جب وہ اجازت دیں تو اندر داخل ہوں۔ (ابن کثیر بحوالہ ابن ابی حاتم)

مسئلہ: اس آیت کے عموم سے معلوم ہوا کہ کسی دوسرے شخص کے گھر میں جانے سے پہلے استیذان کا حکم عام ہے مرد، عورت محرم غیر محرم سب کو شامل ہے۔ عورت کسی عورت کے پاس جائے یا مرد مرد کے پاس، سب کو استیذان کرنا واجب ہے اسی طرح ایک شخص اگر اپنی ماں اور بہن یا دوسری محرم عورتوں کے پاس جائے تو بھی استیذان کرنا چاہئے۔

اپنے گھر میں بھی اجازت لے کر داخل ہونا:

حضرت ابو موسیٰ اور حضرت حذیفہ اپنی محرم عورتوں کے پاس بھی (گھر کے اندر) آتے جاتے تو ان سے بھی اجازت طلب کیا کرتے تھے۔

امام مالک نے موطا میں بروایت عطاء بن یسار روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اپنی والدہ کے پاس جاتے وقت بھی استیذان کروں آپ نے فرمایا ہاں استیذان کرو۔ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں تو اپنی والدہ کے ساتھ گھر میں رہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر بھی اجازت لئے بغیر گھر میں نہ جاؤ۔ اس نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو ہر وقت ان کی خدمت میں رہتا ہوں آپ نے فرمایا پھر بھی اجازت لئے بغیر گھر میں نہ جاؤ کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ اپنی والدہ کو برہنہ دیکھو اس نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا اسی لئے استیذان کرنا چاہئے کیونکہ یہ احتمال ہے کہ گھر میں کسی وقت ستر کھولے ہوئے ہوں۔ (مظہری)

اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آیت قرآن میں غیر بیوتکم آیا ہے اس میں اپنے گھر سے مراد وہ مکان ہے جس میں انسان تنہا خود رہتا ہو۔ والدین، بہن بھائی وغیرہ اس میں شامل نہ ہوں۔

مسئلہ: جب گھر میں صرف اپنی بیوی رہتی ہو اس میں داخل ہونے کے لئے اگرچہ استیذان واجب نہیں مگر مستحب اور طریق سنت یہ ہے کہ وہاں بھی اچانک بے خبر داخل نہ ہو بلکہ داخل ہونے سے پہلے اپنے پاؤں کی آہٹ سے یا کھنکار سے کسی طرح پہلے باخبر کرے پھر داخل ہو۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی فرماتی ہیں کہ عبداللہ جب کبھی باہر سے گھر میں آتے تھے تو دروازہ میں کھنکار کر پہلے اپنے آنے سے باخبر کر دیتے تھے تاکہ وہ مجھ کو کسی ایسی حالت میں نہ دیکھیں جو ان کو پسند نہ ہو (ابن کثیر بحوالہ ابن جریر باسناد صحیح) (مظہری)

اجازت لیتے وقت اپنا نام بتائے:

پہلے ... داخل ہونے کی اجازت لینے کا جو ... اجازت سے ثابت ہوا اس میں بہتر یہ ہے کہ اجازت لینے والا خود اپنا نام لے کر اجازت طلب کرے جیسے کہ حضرت فاروق اعظم کا عمل تھا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر آ کر یہ الفاظ کہے۔ السلام علی رسول اللہ السلام علیکم ایدخل عمر؟ یعنی سلام کے بعد کہا کہ کیا عمر داخل ہوسکتا ہے (رواہ قاسم بن اصبغ وابن عبدالبر فی التمہید کذا فی روح المعانی) (ابن کثیر) اور صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری حضرت عمر کے پاس گئے تو استیذان کے لئے یہ الفاظ فرمائے السلام علیکم هذا ابوموسی السلام علیکم هذا الاشعری (قرطبی) اس میں بھی پہلے اپنا نام ابوموسیٰ بتایا پھر مزید وضاحت کے لئے اشعری کا ذکر کیا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ جب تک آدمی اجازت چاہنے والے کو پہچانے نہیں تو جواب دینے میں بھی تشویش ہوگی اس تکلیف سے بھی مخاطب کو بچانا چاہئے۔

خطیب بغدادی نے اپنے جامع میں علی بن عاصم واسطی سے نقل کیا ہے کہ وہ بصرہ گئے تو حضرت مغیرہ بن شعبہ کی ملاقات کو حاضر ہوئے دروازہ پر دستک دی۔ حضرت مغیرہ نے اندر سے پوچھا کون ہے تو جواب دیا انا (یعنی میں ہوں) تو حضرت مغیرہ نے فرمایا کہ میرے دوستوں میں تو کوئی بھی ایسا نہیں جس کا نام انا ہو پھر باہر تشریف لائے اور ان کو یہ حدیث سنائی کہ ایک روز حضرت جابر بن عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اجازت لینے کے لئے دروازہ پر دستک دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر سے پوچھا کون صاحب ہیں تو جابر نے یہی لفظ کہہ دیا انا یعنی میں ہوں۔ آپ نے بطور زجر و تنبیہ کے فرمایا انا انا یعنی انا انا کہنے سے کیا حاصل ہے اس سے کوئی پہچانا نہیں جاتا۔

ایک برا طریقہ:

اس سے بھی زیادہ برا یہ طریقہ ہے جو آج کل بہت سے پڑھے لکھے لوگ بھی استعمال کرتے ہیں کہ دروازہ پر دستک دی جب اندر سے پوچھا گیا کہ کون صاحب ہیں تو خاموش کھڑے ہیں کوئی جواب ہی نہیں دیتے۔ یہ مخاطب کو تشویش میں ڈالنے اور ایذا پہنچانے کا بدترین طریقہ ہے جس سے استیذان کی مصلحت ہی فوت ہوجاتی ہے۔

حضرات صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر دستک دیتے تھے تو ان کی عادت یہ تھی کہ ناخنوں سے دروازہ پر دستک دیتے تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ ہو (رواہ الخطیب فی جامعہ۔ قرطبی) جو شخص استیذان کے مقصد کو سمجھ لے کہ اصل غرض استیذان سے یہ ہے کہ مخاطب کو ایذا نہ ہو اور اجازت حاصل کرنے والا خود بھی ... یہ سب چیزیں اسی کی رعایت کو ضروری سمجھے گا جتنی چیزوں سے مخاطب کو تکلیف ہو ان سے بچائے گا۔ اپنا نام ظاہر کرے

[illegible]

[illegible]

وان قیل لکم ارجعوا فارجعوا

ھو ازکی لکم

[illegible]

اجازت نہ ملے تو لوٹ آؤ

[illegible]

تین مرتبہ مانگنے سے اجازت نہ ملے تو لوٹ آؤ

[illegible]

فان لم تجدوا فیھا احدا فلا تدخلوھا

حتی یؤذن لکم

[illegible]

بہرحال دوسرے کے گھر میں بلا اجازت داخل نہ ہونا چاہئے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ

جو کچھ تم کرتے ہو اللہ جانتا ہے۔

[illegible]

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا

[illegible]

غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ

[illegible]

غیر رہائشی مکانات کا مسئلہ

[illegible]

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

اچانک نظر پڑنا:

حضرت جریر بن عبداللہ کا بیان ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کا مسئلہ دریافت کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ نظر پھیر لیا کرو۔ رواہ مسلم۔

حضرت ابوامامہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کسی (اجنبی) عورت کی خوبصورتی پر نظر پڑ جائے (اچانک) دیکھ کر نگاہ نیچی کر لے تو اللہ اس کے لئے عبادت میں ایسی حلاوت پیدا کر دیتا ہے۔ رواہ احمد، تفسیر مظہری۔

نابینا سے بھی پردہ ضروری ہے:

ابوداؤد اور ترمذی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ام المومنین ام سلمہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھی تھیں کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے۔ یہ واقعہ پردے کی آیتیں اترنے کے بعد کا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں ان سے پردہ کرو۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو نابینا ہیں، نہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں نہ پہچان سکتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تو نابینا نہیں ہو، کیا تم بھی ان کو نہیں دیکھتیں۔

دیور موت ہے: صحیحین میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیور؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیور تو موت ہے۔

عورت کا خوشبو لگا کر مسجد آنا:

ابوداؤد میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک عورت خوشبو سے مہکتی ہوئی ملی۔ آپ نے اس سے پوچھا کیا تم مسجد سے آ رہی ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تم نے خوشبو لگائی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا میں نے اپنے حبیب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، جو عورت اس مسجد میں آنے کے لئے خوشبو لگائے اس کی نماز مقبول نہیں جب تک کہ وہ واپس جا کر جنابت کی طرح غسل نہ کرے۔

غیر جگہ زینت ظاہر کرنا:

ترمذی میں ہے کہ اپنی زینت غیر جگہ ظاہر کرنے والی عورت کی مثال قیامت کے اندھیرے جیسی ہے جس میں کوئی نور نہ ہو۔

عورتیں راستہ کے ایک طرف ہو کر چلیں:

ابوداؤد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں عورتوں کو راستے میں ملے جلے چلتے ہوئے دیکھ کر فرمایا عورتو تم ادھر ادھر ہو جاؤ، تمہیں بیچ راہ میں نہ چلنا چاہئے۔ یہ سن کر عورتیں دیواروں سے لگ کر چلنے لگیں یہاں تک کہ ان کے کپڑے دیواروں سے رگڑتے تھے۔ ابن کثیر۔

وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ

[illegible]

یعنی بدکاری سے بچیں اور ستر کسی کے سامنے نہ کھولیں۔ ای حفظها عن غیر ما اباحه الشارع من الازواج وما ملکت ایمانهم

انسداد فواحش اور حفاظت عصمت:

قرآن حکیم نے فواحش کے انسداد کے احکام کی تکمیل اسی آیت سے کی ہے جو سورۃ احزاب میں ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد نکاح میں آنے کے وقت نازل ہوئی جس کی تاریخ بعض حضرات نے ۳ھ اور بعض نے ۵ھ بتلائی ہے۔ تفسیر ابن کثیر اور نیل الاوطار میں ۵ھ کو ترجیح دی ہے اور روح المعانی میں حضرت انس سے روایت نقل کی ہے کہ ذی قعدہ ۵ھ میں یہ عقد نکاح ہوا، اس لئے کہنا چاہئے کہ پردہ کی آیات کا موقع پر نازل ہوئی، سورۃ نور کی آیات واقعہ افک کے ساتھ نازل ہوئی ہیں جو غزوہ بنی المصطلق یا مریسیع سے واپسی میں ۶ھ میں ہوا۔

غیر محرم عورت کی طرف نظر کرنے سے بچنا اور نفسانی خواہش کی بنا پر دیکھنا کراہت والا ہے اور کسی عورت یا مرد کے ستر شرعی پر نظر ڈالنا بھی اس میں داخل ہے (مواقع ضرورت جیسے علاج معالجہ وغیرہ اس سے مستثنیٰ ہیں) کسی کا راز معلوم کرنے کے لئے اس کے گھر میں جھانکنا اور تمام وہ کام جن میں نگاہ کے استعمال کرنے سے کوئی ایسی بات [illegible] ہو وہ سب اس میں داخل ہیں۔ معارف القرآن۔

وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ شرمگاہوں کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ نفس کی خواہش پورا کرنے کی جتنی ناجائز صورتیں ہیں ان سب سے اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھیں۔ اس میں زنا، لواطت اور دو عورتوں کا باہمی سحاق جس سے شہوت پوری ہو جائے، ہاتھ سے شہوت پوری کرنا یہ سب ناجائز چیزیں داخل ہیں۔ مراد اس آیت کی یہ ہے کہ تمام شہوت رانی اور اس کے تمام مقدمات ممنوع ہیں جن میں سے ابتدا اور انتہا کو تصریح بیان فرما دیا، درمیانی مقدمات سب اس میں داخل ہو گئے۔ کیونکہ شہوت کا سب سے پہلا سبب اور مقدمہ نگاہ ڈالنا اور دیکھنا ہے اور آخری نتیجہ زنا ہے، ان دونوں کو صراحۃ ذکر کر کے حرام کر دیا گیا، ان کے درمیانی حرام مقدمات مثلاً بات کرنا وغیرہ یہ سب ضمناً آ گئے۔

ابن کثیر نے حضرت عبیدہ سے نقل کیا ہے کہ کل ما عصی الله به فهو كبيرة وقد ذكر الطرفين۔ یعنی جس چیز سے بھی اللہ کے حکم کی خلاف ورزی ہو وہ کبیرہ ہے [illegible]

إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

[illegible]

زینت و ظاہر شدہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ذٰلِكَ أَزْكٰى لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ

[illegible]

آنکھ کی چوری اور دل کا بھید اللہ کو معلوم ہے

[illegible]

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ

[illegible]

وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ

[illegible]

شانِ نزول: ابن ابی حاتم نے بحوالہ مقاتل روایت کی کہ حضرت جابر بن عبداللہ نے فرمایا (ایک بار) حضرت اسماء بنت مرثد اپنے نخلستان میں تھیں، عورتیں ان کے پاس [illegible] آنے لگیں، پاؤں میں پہنے ہوئی تھیں (یعنی پازیب وغیرہ) اور کھلے سینے اور کھلی چوٹیاں [illegible] نظر آرہے تھے۔ حضرت اسماء نے فرمایا یہ کیسی بری بات ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ ایک بار حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں۔ حضرت ابن ام مکتوم آئے، یہ واقعہ حکم حجاب نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں ان سے پردہ کرو (حضرت ام سلمہ کا بیان ہے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ نابینا نہیں ہیں۔ فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو، کیا تم ان کو دیکھتی نہیں۔ رواہ احمد وابوداؤد والترمذی۔

مسئلہ: [illegible] عورت کو مرد کو دیکھنا [illegible] حرام ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ عورت عورت کے ستر کو، اور مرد مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے اور نہ عورت عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔ رواہ مسلم۔

وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت (زینت کے مواقع) کو ظاہر نہ کریں مگر جو اس میں سے (عادتاً) کھلا رہتا ہے۔ زینت سے مراد ہیں زیور، کپڑے، سرمہ، مہندی [illegible] اور مواقع زینت سے مراد ہیں [illegible] علماء کا اتفاق ہے کہ شوہر اور محرم کے سوا عورت کے بدن کا کوئی حصہ دیکھنا کسی مرد کے لئے جائز نہیں۔ ہاں مجبوری ہو تو الگ بات ہے جیسے بیماری کا علاج یا ادائے شہادت وغیرہ۔

عورت سرتاپا پردے کی چیز ہے:

حسن کا اصل مرکز تو چہرہ ہی ہے، چہرے کو دیکھنے سے ہی فتنہ پیدا ہونے کا اندیشہ زیادہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عورت (سرتاپا) عورت ہے (یعنی قابل ستر ہے) جب باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک جھانک میں رہتا ہے۔ رواہ الترمذی عن ابن مسعود۔

یہ حدیث بتارہی ہے کہ عورت (سرتاپا) واجب الستر ہے۔

ضرورت ومجبوری کا حکم:

ضرورتیں اس حکم سے بوجہ ضرورت مستثنیٰ ہیں۔ عورت کو بازار سے ضروری سودا سلف لانا [illegible] ہے تو یہ بھی ایک طرح کی ضرورت ہے۔ برقعہ میں گزرنے کی تنگی ہے، راستہ دیکھنے کے لئے ایک آنکھ کھلی رکھنے کی [illegible] ہاتھ بھی [illegible] چھپا [illegible] لہٰذا جہاں تک ممکن ہو [illegible] اور بدن کو چھپانا واجب ہے۔ کبھی حادثہ [illegible] حاکم کے پاس جانے کی ضرورت ہوتی ہے، کبھی گواہوں کے پاس اور کبھی عدالت میں حاضر ہونے کی مجبوری ہوتی ہے، ان سب صورتوں میں بقدر ضرورت چہرہ کھولنا درست ہے۔ [illegible] مراد [illegible] بیان کی جاتی ہے [illegible] حضرت ابن مسعود نے کہا زینت سے مراد کپڑے ہیں۔ (تفسیر مظہری)

اوپر کے کپڑے:

حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: مَا ظَهَرَ مِنْهَا سے کپڑے مراد ہیں [illegible] جیسے قمیص یا لمبی چادر [illegible] جو زینت کے کپڑوں کو چھپاتے ہیں۔ [illegible] مراد آیت کی یہ ہوئی کہ زینت کی کسی چیز کو ظاہر نہ کریں بجز ان کپڑوں کے جن کا چھپانا [illegible] نکلنے کے وقت [illegible] جیسے برقع وغیرہ۔

چہرہ کا کھولنا جائز نہیں ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود کی تفسیر کے مطابق تو غیر محرموں کے سامنے عورت کو چہرہ اور ہاتھ کھولنا جائز نہیں صرف اوپر کے کپڑے [illegible] کا اظہار بضرورت مستثنیٰ ہے۔

ظاہر ہے کہ حسن اور زینت کا اصل مرکز چہرہ ہے [illegible] اور [illegible] کا سبب [illegible] مخصوص صورتوں [illegible] علاج معالجہ یا [illegible] اور مردوں کی طرح قصداً نظر کرنا بھی بغیر ضرورت شرعیہ کے جائز نہیں۔

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ
[illegible]

سینہ چھپانے کی تاکید

[illegible] جاہلیت [illegible] سینہ [illegible] کی صورت [illegible] جاہلیت میں عورتیں [illegible] دونوں پیچھے پشت پر ڈال لیتی تھیں [illegible] سینہ [illegible] نمایاں رہتی تھی۔

[illegible]

[illegible]

"اذا جامع احدكم زوجته او جاريته فلا ينظر الى فرجها فان ذلك يورث العمى" [illegible] كذا في شرح الجامع الصغير

[illegible]

محرم کے سامنے زینت کا اظہار مقصود نہ ہو۔

[illegible]

خوشبو لگا کر مردوں پر گذرنا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ

اور [illegible] ←

محرم رشتہ داروں کا حکم:

[illegible]

خاوند کا حکم:

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور عورت کو غیر محرم کے سامنے [illegible] کی ہے۔

[illegible]

اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ

[illegible]

اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ

[illegible]

اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ

[illegible]

[illegible]

اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِهِنَّ یا بہنوں کے بیٹوں کے لئے۔ بہنوں کے پوتے نواسے بھی اسی حکم میں داخل ہیں۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] بیٹی کے لئے بھی اپنے بیٹے کے سامنے زینت کا اظہار جائز ہے [illegible]

[illegible]

آنکھوں اور ہاتھوں کا زنا

[illegible]

اگر خطرہ ہو تو محرم سے بھی پرہیز کرے

[illegible]

عورت کا عورت کی زینت کو دیکھنا

اَوْ نِسَآئِهِنَّ [illegible]

ابو جعفر کا یہ قول منقول ہے کہ عورت کا مرد کی طرف دیکھنا ایسا ہی ہے جیسے مرد کا اپنی ہم جنس کی طرف دیکھنا۔ [illegible]

بارہ قسم کے محارم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُہُنَّ

[illegible]

غلام اور باندی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ

[illegible]

[illegible]

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ

[illegible]

مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ

[illegible]

[illegible]

عورت عورت سے قرآن سیکھے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توبہ و استغفار

[illegible]

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ

[illegible]

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

[illegible]

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ

[illegible]

بیوہ، مطلقہ اور غیر شادی شدہ کا نکاح کردو

[illegible]

ہو۔ ایسے مردوں و عورتوں کے نکاح کے لئے ان کے اولیاء کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان کے نکاح کا انتظام کریں۔

نکاح کرنے کا مسنون طریقہ:

آیت مذکورہ کے طرزِ خطاب سے اتنی بات تو باتفاق فقہاء ثابت ہے کہ نکاح کا مسنون اور بہتر طریقہ یہی ہے کہ خود اپنا نکاح کرنے کے لئے کوئی مرد یا عورت بلا واسطہ اقدام کے بجائے اپنے اولیاء کے واسطے سے یہ کام انجام دے اس میں دین و دنیا کے بہت سے مصالح و فوائد ہیں۔ خصوصاً لڑکیوں کے معاملہ میں کہ لڑکیاں اپنے نکاح کا معاملہ خود طے کریں یہ ایک قسم کی بے حیائی بھی ہے اور اس میں فواحش کے راستے کھل جانے کا خطرہ بھی ہے اسی لئے بعض روایات حدیث میں عورتوں کو خود اپنا نکاح بلا واسطہ ولی کرنے سے روکا بھی گیا ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ اور بعض دوسرے ائمہ کے نزدیک یہ حکم ایک خاص سنت اور شرعی ہدایت کی حیثیت میں ہے اگر کوئی بالغ لڑکی اپنا نکاح بغیر اجازت ولی کے اپنے کفو میں کرے تو نکاح صحیح ہو جائے گا اگرچہ خلاف سنت کرنے کی وجہ سے وہ موجب ملامت ہوگی جبکہ اس نے کسی بے حیائی سے مجبور ہو کر اقدام کیا ہو۔

لفظ ایامیٰ میں باتفاق مرد و عورت دونوں داخل ہیں اور بالغ لڑکوں کا نکاح بلا واسطہ ولی سب کے نزدیک صحیح ہو جاتا ہے اس کو کوئی باطل نہیں کہتا۔ اسی طرح ظاہر یہ ہے کہ لڑکی بالغ اگر اپنا نکاح خود کرے تو وہ بھی صحیح اور منعقد ہو جائے البتہ خلاف سنت کام کرنے پر ملامت دونوں کو کی جائے گی۔

نکاح واجب ہے یا سنت یا مختلف حالات میں حکم مختلف ہے:

حضرات ائمہ مجتہدین تقریباً سبھی متفق ہیں کہ جس شخص کو نکاح نہ کرنے کی صورت میں غالب گمان یہ ہو کہ وہ حدود شرعیہ پر قائم نہیں رہ سکے گا گناہ میں مبتلا ہو جائے گا اور نکاح کرنے پر اس کو قدرت بھی ہو کہ اس کے وسائل موجود ہوں تو ایسے شخص پر نکاح کرنا فرض یا واجب ہے جب تک نکاح نہ کرے گا گنہگار رہے گا۔

مسند احمد میں روایت ہے کہ حضرت عکافؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تمہاری زوجہ ہے انہوں نے عرض کیا نہیں۔ پھر پوچھا کوئی شرعی لونڈی ہے کہا کہ نہیں پھر آپ نے دریافت کیا کہ تم صاحب وسعت ہو یا نہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ صاحب وسعت ہوں مراد یہ تھی کہ کیا تم نکاح کے لئے ضروری نفقات کا انتظام کر سکتے ہو جس کے جواب میں انہوں نے اقرار کیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تو تم شیطان کے بھائی ہو اور فرمایا کہ ہماری سنت نکاح کرنا ہے تم میں بدترین آدمی وہ ہیں جو بے نکاح ہوں اور تمہارے مُردوں میں سب سے زیادہ رذیل وہ ہیں جو بے نکاح مر گئے۔ (مظہری)

اس روایت کو بھی جمہور فقہاء نے اسی حالت پر محمول فرمایا ہے جبکہ نکاح نہ کرنے کی صورت میں گناہ کا خطرہ غالب ہو۔ عکافؓ کا حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوگا کہ وہ صبر نہیں کر سکتے۔

اور امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک نکاح میں عبادت کا پہلو بہ نسبت دوسرے معاملات کے غالب ہے اور بہت سی احادیث میں اس کو سنت المرسلین اور اپنی سنت قرار دے کر جو تاکیدات بکثرت آئی ہیں۔ ان روایات حدیث کے مجموعہ سے اتنا واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ نکاح عام معاملات کی طرح مباح نہیں بلکہ سنت انبیاء ہے جس کی تاکیدات بھی حدیث میں آئی ہیں، صرف نیت کی وجہ سے عبادت کی حیثیت اس میں نہیں بلکہ سنت انبیاء ہونے کی حیثیت سے بھی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ اس طرح تو کھانا پینا سونا بھی سنت انبیاء ہے کہ سب نے ایسا کیا ہے مگر جواب واضح ہے کہ ان چیزوں پر سب انبیاء کا عمل ہونے کے باوجود کسی نے بھی کھانے کی حدیث میں تاکید نہیں کی بلکہ اس کو عام انسانی عادت کے تابع قرار دیا ہے بخلاف نکاح کے کہ اس کو خصوصیت سے سنت المرسلین اور اپنی سنت فرمایا ہے۔

تفسیر مظہری میں اس موقع پر ایک معتدل بات یہ کہی ہے کہ جو شخص حالت اعتدال میں ہو کہ نہ غلبہ شہوت سے مجبور و مغلوب ہو اور نہ نکاح کرنے سے کسی گناہ میں پڑ جانے کا اندیشہ رکھتا ہو یہ شخص اگر یہ محسوس کرے کہ نکاح کرنے کے باوجود ازدواج اور اہل و عیال کی مشغولیت میرے لئے کثرت ذکر اللہ اور توجہ الی اللہ سے مانع نہیں ہوگی تو اس کے لئے نکاح افضل ہے اور انبیاء علیہم السلام اور صلحاء امت کا عام حال یہی تھا۔ اور اگر اس کا اندازہ یہ ہے کہ نکاح اور اہل و عیال کے مشاغل اس کو دینی ترقی، کثرت ذکر وغیرہ سے روک دیں گے تو بحالت اعتدال اس کے لئے عبادت کے لئے خلوت گزینی اور ترک نکاح افضل ہے۔ (معارف مفتی اعظم)

صدیق اکبرؓ کا قول ہے کہ تم نکاح کے بارے میں خدا کا حکم مانو وہ تم سے اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں امیری کو نکاح میں طلب کرو۔

تین آدمی جن کی مدد ضرور ہوتی ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تین قسم کے لوگوں کی مدد کا اللہ تعالیٰ کے ذمہ حق ہے نکاح کرنے والا جو حرام کاری سے بچنے کی نیت سے نکاح کرے اور مکاتب لکھ دینے والا غلام جس کا ارادہ ادائیگی کا ہو اور وہ غازی جو خدا تعالیٰ کی راہ میں نکلا ہو (ترمذی وغیرہ)

ایک بے سر و سامان آدمی کا نکاح:

اسی کی تائید میں وہ روایت ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کا نکاح ایک عورت سے کرا دیا جس کے پاس بجز تہبند کے اور کچھ نہ تھا یہاں تک کہ لوہے کی انگوٹھی بھی اس کے پاس سے نکل گئی۔

[illegible]

اسلام میں سب سے پہلی قسطیں:

[illegible]

حفاظت عصمت کا نسخہ:

[illegible]

> وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآىِٕكُمْ
>
> [illegible]

لونڈیوں اور غلاموں کا نکاح:

[illegible]

بغیر نکاح رہنے کی ممانعت:

[illegible]

جوانوں کو حکم

[illegible]

[illegible]

نکاح پیغمبروں کی سنت ہے

[illegible]

پیغمبروں کی چار سنتیں

[illegible]

بعض صحابہ کے جذبات کی اصلاح

[illegible]

کیا امت کے سب سے افضل آدمی

[illegible]

حضرت قاضی ثناء اللہ کی تحقیق

[illegible]

تجارت، زراعت وغیرہ وغیرہ معاملات اور پیشے نہیں کرتے ہیں۔ اگر سب لوگ ان کو چھوڑ دیں تو معاشی نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ دوسری بات یہ بھی ہے کہ وہ عام مسلمانوں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ امانت دار سچا تاجر (قیامت کے دن) انبیاء اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ رواہ الترمذی من حدیث ابی سعید الخدری وقال حدیث حسن۔

بغوی نے شرح السنۃ میں حضرت انس کی روایت سے یہی ایک حدیث نقل کی ہے لیکن (فلاں ہو یا تجارت یا زراعت وغیرہ) اور تنگ دستی (یعنی عبادات ہو جائیں) ایسے شغل نیت کی وجہ سے عبادت بن جاتے ہیں) اور فرائض ادا کرنے سے سب کچھ اللہ کے لئے ہی عبادت ہیں ان کی خوبی ہوتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ نوافل کی وجہ سے برابر میرا مقرب ہوتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ رواہ البخاری۔ اس حدیث میں یہ نہیں فرمایا کہ بندہ نکاح، کھانے پینے سے برابر قرب حاصل کرتا جاتا ہے۔ یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس وحی نہیں آئی کہ میں مال جمع کروں اور تاجروں میں سے ہو جاؤں بلکہ یہ وحی آئی ہے کہ اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرو اور سجدہ کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو۔

تمام پیغمبروں کی شریعتوں میں نکاح کرنا مجرد رہنے سے افضل تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزوں کو سنن انبیاء میں شمار کیا ہے ان چار چیزوں میں ایک نکاح کو بھی شامل کیا ہے۔ آدم، نوح، ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، یوسف، موسیٰ، ہارون، ایوب، داؤد، سلیمان، زکریا وغیرہم سب ہی نے نکاح کئے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: مسلمانوں کا بہترین مال وہ بکریاں ہیں جن کو ہنکا کر وہ پہاڑ کی چوٹی پر لے جائے (اور سب سے الگ ہو جائے) تاکہ فتنوں سے اپنے دین کو بچا کر بھاگ جائے۔ رہبانیت سے مراد ہے ایسی جائز اور حلال چیزوں کو ترک کرنا جن کے ترک کرنے کا کوئی ثواب نہیں، جیسے نکاح کو ترک کر دینا یا ہمیشہ گوشت ترک کر دینا ہمیشہ جاگنا اور ہمیشہ روزے رکھنا، جیسے نصاریٰ کے راہب کیا کرتے تھے۔ اللہ نے فرمایا ہے: وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ ترجمہ میں مذمت اسی الحراری طرز رہبانیت کی ہے۔ باقی شرعی رہبانیت کی ممانعت نہیں ہے۔ صحابہ کرام کی تعریف میں حدیث میں آیا ہے رات کو راہب اور دن میں شیر تھے۔

گویا آیت پر تقسیم دے رہی ہے کہ اگر غلام آزاد ہو یا بالغ عورت مریض سے اپنا نکاح کرانے کی درخواست کرے تو آقا اور ولی پر ان کا نکاح کرا دینا واجب ہے یہ مطلب امام شافعی کے مسلک پر ہوا ان لوگوں کے نزدیک بھی آیت کا یہی مطلب ہے جو عورتوں کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ سے نکاح کو جائز نہیں قرار دیتے۔

امام ابوحنیفہ کے نزدیک تو آیت کا مقصد صرف یہ ہے کہ بالغ آزاد عورتوں کو نکاح سے نہ روکو یہی مطلب آیت فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ کا ہے۔

مناسب رشتہ آئے تو نکاح کر دو:

حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارے پاس کوئی ایسا شخص پیغام نکاح بھیجے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے (اپنی بہن بیٹی یا عزیزہ کا) نکاح کر دو اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور لمبا چوڑا بگاڑ پیدا ہو جائے گا (یعنی فتنہ اور زنا کاری کا نتیجہ ہوگا) رواہ الترمذی۔

اولاد کا نکاح نہ کرنے کا نقصان:

حضرت عمر بن خطاب اور انس بن مالک راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: توریت میں لکھا ہوا تھا کہ جس کی بیٹی بارہ سال کی ہو جائے اور وہ اس کا نکاح نہ کرے پھر اس حالت میں اگر لڑکی کسی گناہ کا ارتکاب کرے تو گناہ کا وبال نکاح نہ کرنے والے پر پڑے گا۔

حضرت ابوسعید اور حضرت ابن عباس راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے لڑکا پیدا ہو وہ لڑکے کا اچھا نام رکھے اور اچھی تہذیب سکھائے جب جوان ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے۔ اگر بالغ ہو جانے کے بعد اس کا نکاح نہیں کرے گا اور وہ کوئی گناہ کر بیٹھے گا تو اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں بیان کی ہیں۔ (تفسیر مظہری)

غلام اور باندیاں نکاح کے قابل ہوں تو انکے نکاح میں رکاوٹ نہ ڈالو

وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ یعنی اپنے غلاموں اور باندیوں میں جو صالح ہوں ان کے نکاح کرا دیا کرو۔ یہ خطاب ان کے آقاؤں اور مالکوں کو ہے یہاں صالحین سے مراد اپنے لغوی معنی میں ہیں یعنی جس میں بھی نکاح کی صلاحیت اور استطاعت رکھتا ہو اس کا نکاح کر دینے کا حکم ان کے آقاؤں کو دیا گیا ہے مراد اس صلاحیت سے یہ ہے کہ بیوی کے حقوق زوجیت اور نفقہ و مہر کی ادا کرنے کے قابل ہوں اور اگر صالحین کو معروف

یعنی جب لوگوں کے متعلق [illegible] جیسی حالت کرتے ہیں جو
ان کی نکاح کا بعض قصور ان سے بچنے کا اور ساتھیوں کی بھی بھلائی ہے۔

بہر حال ایسے غلاموں اور باندیوں میں جو صلاحیت نکاح کی رکھنے والے
ہوں ان کے نکاح کا حکم ہے [illegible]
[illegible] نکاح کی ضرورت ظاہر کریں اور خواہش کریں کہ ان کا نکاح کر
دیا جائے تو [illegible] بعض فقہاء کے نزدیک واجب ہوگا کہ ان کے نکاح کر
دیں اور جمہور فقہاء کے نزدیک ان پر لازم ہے کہ ان کے نکاح میں رکاوٹ
نہ ڈالیں [illegible] کیونکہ مملوک غلام اور باندی کا نکاح
مالکوں کی اجازت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ تو یہ حکم ایسا ہی ہوگا جیسا کہ قرآن کریم کی
ایک آیت میں ہے فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ یعنی عورتوں کے
اولیاء کو حکم ہے کہ [illegible] عورتوں کو نکاح سے منع نہ کریں اور جیسا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص
پیغام لے کر آئے جس کے دین اور اخلاق سے تم مطمئن ہو تو اس سے نکاح کر دو اگر ایسا نہیں کرو
گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد پیدا ہو جائے گا (ترمذی)

خلاصہ یہ ہے کہ [illegible] اجازت نکاح کی ہے
[illegible] واجب ہے [illegible]

إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ
اگر وہ [illegible] مفلس ہوں گے تو اللہ ان کو اپنے فضل سے [illegible]

رزق کے خوف سے نکاح ترک نہ کرو

بعض لوگ نکاح [illegible] کہ نکاح ہو
جانے کے بعد بیوی بچوں کا بوجھ [illegible] ایسے موہوم
خطرات پر نکاح سے مت رکو۔ رزق تمہارے اور ان بچوں کی اللہ کے
ہاتھ میں ہے کیا معلوم ہے کہ خدا چاہے تو ان ہی کی قسمت سے تمہارے
رزق میں کشائش کر دے۔ مجرد رہنا [illegible] نکاح کرنا
فقر و افلاس کو مستلزم ہے۔ [illegible] حق تعالیٰ کی حیثیت [illegible] دوسری
جگہ فرمایا وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ
(توبہ ۲۸) [illegible] اسباب کے اعتبار سے بھی یہ چیز معقول ہے۔
نکاح کر لینے [illegible] ہے اور وہ پہلے سے
زیادہ محنت کرتا ہے [illegible]
بعض اوقات بیوی کے [illegible] معاش میں ان کا ہاتھ بٹاتے
ہیں۔ بہرحال روزی کی تنگی پر صحت نکاح [illegible] موقوف نہیں۔ بلکہ یہ خیال
نکاح سے مانع نہ ہونا چاہئے۔ (تفسیر عثمانی)

نکاح کے ذریعہ اللہ کا فضل تلاش کرو

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا نکاح کے متعلق جو اللہ نے حکم دیا ہے اس کی تعمیل کرو
اللہ نے جو غنی کرنے کا وعدہ کیا ہے وہ اس کو پورا فرمائے گا۔ اللہ نے فرمایا ہے
إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ۔ حضرت قتادہ کا بیان ہے حضرت عمر
بن خطاب کا فرمان ہم سے نقل کیا گیا ہے مجھے اس شخص پر تعجب
[illegible] نکاح کے ذریعہ [illegible] حالانکہ اللہ نے
[illegible] نکاح کے
[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں [illegible]
[illegible] نکاح کے [illegible]
[illegible]

[illegible] حضرت ابن عباسؓ کا قول نقل کیا
ہے نکاح کے ذریعہ سے رزق کی تلاش کرو۔

[illegible] نکاح [illegible] بہت پاک
[illegible]
[illegible] (تفسیر مظہری)

وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ
اور اللہ [illegible] سب کچھ جاننے والا ہے

[illegible] (تفسیر عثمانی)

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ
اور ایسے لوگوں کو چاہئے جن کو نکاح کا سامان میسر نہیں [illegible]
يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ
کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے [illegible]

جب تک نکاح کی ہمت نہیں عفت محفوظ رکھو

یعنی [illegible] نکاح کا مقدور نہیں رکھتے ان کو نکاح میں [illegible]
جب تک خدا تعالیٰ مقدور دے چاہئے کہ اپنے نفس کو قابو میں رکھیں۔ [illegible]
[illegible]
اللہ تعالیٰ [illegible] سامان نکاح کے بہتر [illegible] میسر فرما دے

وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
اور تمہارے مملوکوں میں سے جو [illegible]

فکاتبوھم ان علمتم فیھم خیرا

[illegible]

غلام اور لونڈی کی آزادی

[illegible]

حضرت ابن سیرین کی آزادی

[illegible]

اگر آزادی میں ان کی بہتری ہو تو آزاد کرو

[illegible]

[illegible]

جدید دور کے سیاسی نظریات اور قرآن کا نظریہ غلامی

[illegible]

وآتوھم من مال اللہ الذی آتاکم

[illegible]

غلاموں کی آزادی میں مالی امداد کرو

[illegible]

وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا

اور مت زبردستی کرو اپنی لونڈیوں پر بدکاری کے واسطے اگر وہ چاہیں قید سے رہنا

لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

کہ تم کمانا چاہو اسباب دنیا کی زندگی کا

لونڈیوں کو بدکاری نہ کراؤ:

جاہلیت میں بعض لوگ اپنی لونڈیوں سے کسب کراتے تھے۔ عبداللہ بن ابی منافق کے پاس کئی لونڈیاں تھیں جن سے وہ بدکاری کرا کر پیسہ حاصل کرتا تھا۔ ان میں بعض مسلمان ہو گئیں اور اس فعل سے انکار کیا۔ اس پر وہ ملعون زدوکوب کرتا تھا۔ یہ آیت اسی قصہ میں نازل ہوئی۔ اور یہی شان نزول کی وجہ سے اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا اور لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کی قیود بڑھائی گئیں۔ مدعا یہ ہے کہ بدکاری کرا کر جو مال حاصل کیا جائے وہ حرام ہے۔ خواہ لونڈیاں اپنی خوشی اور رغبت سے کریں یا زبردستی۔ اور لونڈیاں تو چاہیں کہ عفیف رہیں اور تم محض دنیا کے حقیر فائدے کے لئے ان کو مجبور کرو تو یہ نہایت ہی بے حیائی اور بے غیرتی کی بات ہے۔

وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ

اور جو کوئی ان پر زبردستی کرے گا تو اللہ ان کی بے بسی کے پیچھے

إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ

بخشنے والا مہربان ہے

مجبور و مظلوم قابل رحم ہے:

یعنی زنا کرنے والی تو وہ ہے جو بغیر اکراہ کے بدکاری کرتی ہے لیکن حق تعالیٰ محض اپنی رحمت سے مجبور بیچاری لونڈیوں کو بخش دے گا۔ جب ان صورت میں مکرہ (زبردستی کرنے والے) پر سخت عذاب ہوگا اور مکرہ پر (جس پر زبردستی کی گئی) رحم کیا جائے گا۔ (تفسیر عثمانی)

گناہ اس وقت قرار دیا جائے گا جب جبر کرنے والا اضطرار کی حد تک مجبور کرے اور عورت کو یہ اندیشہ ہو جائے کہ اگر بات نہ مانی تو قتل کر دی جائے گی یا کوئی عضو کاٹ دیا جائے گا۔ اور اگر اس حد تک اندیشہ نہ ہو تو کوئی مجبوری نہیں ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس حد تک مجبوری نیا نہیں کیا گیا کہ اگر وہ زنا نہ کرے گی تو اس کو قتل کر دیا جائے گا یا جسم کا کوئی عضو کاٹ دیا جائے گا ... عورت زنا کرنے کے بعد بے گناہ نہیں ہوگی۔ (تفسیر مظہری)

وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ وَمَثَلًا مِنَ الَّذِينَ

اور ہم نے اتاریں تمہاری طرف آیتیں کھلی ہوئی اور حال ان لوگوں کا

خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ

جو ہو چکے ہیں تم سے پہلے اور نصیحت ڈرنے والوں کو

قرآن کا بیان نصیحت و عبرت کا کامل سامان ہے:

یعنی قرآن کریم میں بہت سے احکام اور گزشتہ قوموں کے عبرتناک واقعات بیان کر دیئے گئے ہیں تاکہ ڈرنے والے ان سے نصیحت و عبرت حاصل کریں اور اپنے انجام کو سوچیں۔ ... جیسے گزشتہ امتوں پر بھی اسی طرح کی حدود اور احکام جاری کئے گئے تھے جو اس سورت میں ذکر ہوئے۔ اور بعض قصے بھی اس قصہ افک کے مشابہ پہلے آ چکے جو سورت یوسف میں بیان کیا گیا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم صدیقہ اور حضرت یوسف صدیق کی دشمنوں کے بہتان سے براءت ظاہر فرمائی، عائشہ صدیقہ بنت الصدیق کی براءت اور بزرگی بھی تاقیام قیامت مسلمانوں کے قلوب میں روشن و ظاہر کر دی اور دشمنوں کا منہ کالا کیا۔ (تفسیر عثمانی)

اور جو لوگ تم سے پہلے گزرے ہیں ان کی بعض حکایات یعنی جس طرح یوسف و مریم وغیرہ کے بارے میں عجیب و غریب واقعات بیان کئے اسی کی طرح عجیب واقعہ ہم نے عائشہ کا بھی بیان کر دیا۔ یعنی مطلب ہے کہ ... گزرے ہوئے لوگوں کے ... واقعات کی طرح ... عجیب ... واقعہ عائشہ کا بھی بیان کر دیا ... (تفسیر مظہری)

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اللہ روشنی ہے آسمانوں کی اور زمین کی

اللہ کے نور سے جہان آباد ہے:

یعنی اللہ سے روشنی اور رونق ہے زمین اور آسمان کی، اگر اس کی مدد نہ ہو تو سب ویران ہو جائیں۔ (موضح القرآن) سب مخلوق کا وجود اسی سے ہے۔ چاند سورج ستارے سب اسی سے منور ہیں۔ دنیا میں جہاں کہیں ظاہری یا باطنی روشنی ہے اسی منبع اقدس سے مستفاد ہے۔ ہدایت و معرفت کا جو چمکارا کسی کو پہنچتا ہے اسی کی بارگاہ سے پہنچتا ہے۔ تمام موجودات و مخلوقات اسی کی آیات تکوینیہ و تنزیلیہ سے منور ہیں۔ حسن و جمال و خوبی و کمال کی کوئی جھلک اگر کہیں نظر پڑتی ہے تو اسی کے وجود منبع الجود و ذات مبارک کے جمال و کمال کا ایک پرتو ہے۔

طائف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء:

سیرۃ ابن اسحاق میں ہے کہ طائف میں جب لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ

[illegible]

نور مطلب

[illegible]

ہندوستان کا حصہ:

[illegible]

مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح المصباح

[illegible]

فِيْ زُجَاجَةٍ ۭ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ

ایک شیشہ میں ہے وہ شیشہ ہے جیسے ایک تارہ چمکتا ہوا تیل جلتا ہے

مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا

ایک برکت کے درخت سے وہ زیتون ہے نہ مشرق کی طرف ہے اور

غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْۗءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ

نہ مغرب کی طرف قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہو جائے اگرچہ اس کو آگ نہ لگی ہو

نُوْرٌ عَلٰي نُوْرٍ ۭ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ

روشنی پر روشنی اللہ راہ دکھا دیتا ہے اپنی روشنی کی جس کو چاہے

وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ

اللہ بیان کرتا ہے مثالیں لوگوں کے واسطے اور اللہ سب

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

چیز جانتا ہے

مومن نور الٰہی سے کس طرح ہدایت حاصل کرتا ہے:

یعنی یوں تو اللہ تعالیٰ کے نور سے تمام موجودات کی نمود ہے لیکن مومنین مہتدین کو نور الٰہی سے ہدایت و عرفان کا ایک مخصوص حصہ ملتا ہے۔ اس کی مثال ایسی سمجھو کہ مومن کی ہدایت کا حصہ ایک طاق کی طرح ہے جس میں ایک روشن چراغ رکھا ہو، وہ چراغ شیشہ (قندیل) میں رکھا ہو جو نہایت صاف شفاف ہو جس کا تعلق مومن کے قلب سے ہے، اس شیشہ (قندیل) میں معرفت و ہدایت کا چراغ روشن ہے جو ایسے صاف و شفاف اور لطیف تیل سے حاصل ہو رہی ہے جو ایک نہایت ہی مبارک درخت (زیتون) سے نکل کر آیا ہے اور زیتون بھی وہ جو کسی جانب مشرق میں ہو نہ مغرب میں یعنی کسی طرف جو کسی دوسری چیز کی آڑ نہیں، کھلے میدان میں کھڑا ہے جس پر دن بھر دونوں وقت کی دھوپ پڑتی ہے۔ تجربہ سے معلوم ہوا کہ ایسے زیتون کا تیل بہت ہی زیادہ لطیف و صاف ہوتا ہے۔ غرض اس کا تیل اس قدر صاف اور چمکدار ہے کہ بدون آگ دکھائے ہی معلوم ہوتا ہے کہ خود بخود روشن ہو جائے گا۔ یہ تیل بمنزلہ ایک ایسی استعداد و روشنی کا ہو جو اس مبارک ...... فطرت میں مومن کو حاصل ہوا تھا۔ جیسا کہ اوپر کے قاعدہ میں گذرا، چنانچہ جس طرح مجموعہ روغن زیتون ...... نور ربانی بھی جہت کی قید سے پاک ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ مومن کا شیشہ دل نہایت صاف ہے اور اس کا تعلق ہے اس میں قبول حق کی ایسی زبردست

استعداد پائی جاتی ہے کہ بدون وحی اور اصلاح کتاب کے بھی قبول حق کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اب جہاں اللہ کی طرف سے وحی اور قرآن کی روشنی نے اس کو مس کیا تو فوراً اس کی طرح روشنی چمک اٹھی۔ اسی کو "نور علیٰ نور" فرمایا۔ باقی یہ سب ہدایت حق تعالیٰ کے قبضہ میں ہے جس کو چاہتا ہے اپنی روشنی عنایت فرماتا ہے، وہ خوب جانتا ہے کہ کس کو یہ روشنی ملنی چاہئے، یہ تمثیل میں غیب و غریب باتوں کا بیان فرمانا بھی اسی غرض سے ہے کہ استعداد رکھنے والوں کو نصیحت کی ایک روشنی حاصل ہو۔ حق تعالیٰ کی مشیت کے مناسب موقع ومحل کو پہچان کر بات دیتا ہے کسی دوسرے کو قدرت کہاں کہ ایسی ایک عمدہ تمثیل پیش کر سکے۔ آگے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ان سمجھوں میں کامل روشنی سے پہلے کیسے آئیں۔ واضح رہے (تفسیر) مفسرین نے تمثیل کی تقریر بہت طرح کی ہے۔ حضرت شاہ صاحب نے بھی موضح القرآن میں نہایت لطیف مختصر تقریر کی ہے مگر ہم نے ذیل میں جو توجیہ اختیار کی۔ ولاشک انها لطیفة ... واضح رہے کہ "نور علیٰ نور" اور "ولو لم تمسسه نار" میں جس بات کی طرف اشارہ ہے بلکہ ... اس آیت کے جو الفاظ وارد ہے جو حضرت شاہ صاحب نے "مثلهم کمثل الذی استوقد نارا" میں لکھا ہے، اس سے جس کی تائید مسند کی ایک حدیث سے ہوتی ہے جس میں آپ نے یہ الفاظ فرمائے ہیں۔ "کمثل ... حول ... وحله الذرهب ... " (تفسیر عثمانی)

دلوں کی چار قسمیں

مسند کی ایک حدیث میں ہے دلوں کی چار قسمیں ہیں ایک تو صاف اور روشن ایک غلاف دار بندھا ہوا ایک الٹا اور اوندھا ایک ملا جلا۔ پہلا دل تو مومن کا دل ہے جو نورانی ہوتا ہے اور دوسرا دل کافر کا دل ہے اور تیسرا دل منافق کا دل ہے کہ اس نے جانا پھر انجان ہوگیا، پہچان لیا پھر منکر ہو گیا۔ چوتھا دل وہ دل ہے جس میں ایمان بھی ہے نفاق بھی ہے۔ ایمان کی مثال تو اس میں مثل ترکاری کے درخت کے ہے کہ اچھا پانی اسے بڑھا دیتا ہے اور نفاق کی مثال اس میں مثل پھوڑے کے ہے کہ خون اور پیپ اسے ابھار دیتا ہے جو غالب آ گیا وہ اس دل پر چھا جاتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اور امام بغوی نے ایک روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابن عباس نے کعب احبار سے پوچھا کہ اس آیت کی تفسیر میں آپ کیا کہتے ہیں "مثل نوره کمشکوٰۃ الآیۃ" کعب احبار جو تورات و انجیل کے بڑے عالم مسلمان تھے انہوں نے فرمایا کہ یہ مثال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کی بیان کی گئی ہے۔ مشکوٰۃ آپ کا سینہ اور زجاجہ (قندیل) آپ کا قلب

[illegible] ثابت ہے اور [illegible] کا خاص [illegible]
[illegible] پہلے [illegible] روشنی [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible]

بہت سے [illegible] روایات [illegible] جمال الدین [illegible]
[illegible] نے [illegible] کر دیا ہے۔ اس کا ایک کافی [illegible]
[illegible] تفسیر مظہری [illegible] کر دیا ہے۔

روشن چہروں کی برکات:

[illegible] روشن اور [illegible]
[illegible] ہوتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ [illegible] اور [illegible]
[illegible] ترمذی [illegible]
[illegible]

مومن کے دل کا نور:

مثل نورہ [illegible] مومن [illegible] دل میں
[illegible] مومن [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بغوی نے [illegible]
[illegible] فرمایا [illegible]
[illegible] مومن [illegible]

بعض اہل تفسیر نے [illegible] مومن [illegible]
[illegible] مومن [illegible]
[illegible] قرآن [illegible]
[illegible] قرآن [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] بہت [illegible]
[illegible] روشنی [illegible]

[illegible]
[illegible] معلوم [illegible]
[illegible] مثال [illegible]
[illegible]
[illegible]

بغوی نے [illegible]
[illegible]

بغوی نے [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] الترمذی [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور:

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

راہب کی پیشین گوئی

[illegible]

حضرت عباس کے مسلمان ہونے کا خاص سبب

[illegible]

فرشتے جھولا جھلاتے تھے

[illegible]

حضرت حلیمہ کی گود میں برکتیں

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پہلا کلام

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا [illegible]

بادل کا سایہ [illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن میں [illegible] کی ضرورت نہیں تھی

[illegible]

بت اور حجر اسود تعظیم سے جھک گئے:

یہ بھی روایت میں آتا ہے کہ حلیمہ جب آپ کو لے کر بتوں کی طرف گئیں تو ہبل اور دوسرے بت آپ کی تعظیم میں الٹے منہ سرنگوں ہو گئے اور حجر اسود کے پاس لے کر گئیں تو حجر اسود خود اپنی جگہ سے نکل کر آپ کے منہ کو چمٹ گیا۔

خشک وادیاں سرسبز ہو گئیں:

یہ بھی مروی ہے کہ حلیمہ جب آپ کو دودھ پلانے لگیں تو چھاتیوں سے اتنا دودھ بہنے لگا جو ان کے اپنے بچوں کے لئے بھی کافی ہوتا۔ جب جب آپ کو لے کر کسی خشک وادی سے گزرتیں تو وہ فوراً سرسبز ہو جاتی۔ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں اور یہ بھی کہتی ہیں کہ پتھر اور درخت آپ کو سلام کرتے تھے اور درختوں کی شاخیں آپ کی طرف جھک جاتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے رضاعی بھائی دونوں ساتھ ساتھ بکریاں چرایا کرتے تھے۔ رضاعی بھائی کا بیان ہے کہ ہم، رضاعی بھائی جب کسی وادی میں جا کر کھڑے ہوتے تو وہ فوراً سرسبز ہو جاتی تھی۔ اور بکریوں کو پانی پلانے لگتے ہم تو کنویں کا پانی اوپر آ جاتا تھا۔ جب آپ دھوپ میں ہوتے تو بدلی آ کر سایہ کر لیتی تھی اور جنگلی جانور آپ کے پاس آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چومتے تھے۔

شق صدر:

خلاصۃ السیر میں ہے کہ آپ کی والدہ نے بیان کیا کہ ایک بار آپ اور آپ کے رضاعی بھائی ... ایک دن رضاعی بھائی دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ دو سفید پوش آدمیوں نے ہمارے قریشی بھائی کو پکڑ کر زمین پر لٹا کر پیٹ چاک کر دیا۔ حضرت حلیمہ کا بیان ہے کہ ہم یہ بات سن کر فوراً ان کی طرف گئے ہوئے جا کر دیکھا تو آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے آپ کو گلے لگایا اور دریافت کیا تمہارا کیا حال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی سفید پوش آئے اور انہوں نے مجھے لٹا کر میرا پیٹ چاک کیا پھر اس کے اندر کسی چیز کو تلاش کیا۔ مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے کیا چیز نکالی۔ حضرت شداد بن اوس کی روایت سے ابو یعلیٰ، ابو نعیم اور ابن عساکر سے ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث نقل کی ہے کہ میں تین آدمیوں کا بیان ... ایک سونے کا طشت تھا جو برف سے بھرا ہوا تھا ان میں سے ایک نے مجھے زمین پر لٹایا اور پیٹ چاک کر کے پیٹ کے اندر کی چیزیں نکالیں۔ پھر ان کو برف سے دھویا اور خوب صاف کر کے ان کی جگہ دوبارہ رکھ دیا۔ دوسرا شخص ہو اور اس نے میرا دل نکال کر چیرا اور اس کو صاف کر کے سب ... ایک سیاہ ٹکڑا اس کے اندر سے نکال کر پھینک دیا پھر دائیں بائیں طرف ہاتھ پھیلایا گویا کوئی چیز طلب کر رہا ہے پھر اس کے ہاتھ میں ایک انگوٹھی ہے جو چمکتی ہے ... پھر اس انگوٹھی سے میرے دل پر مہر لگا دی جس سے میرا دل نور سے بھر گیا۔ یہ نبوت و حکمت کا نور تھا۔ اس کے بعد ... وہ ٹھنڈک مدت تک محسوس کرتا رہا۔ تیسرے شخص نے اپنے ساتھی سے کہا تم ہٹ جاؤ اور وہ ہٹ گیا۔ تیسرے شخص نے سینے کی نالی پر (یعنی گلے کے غار سے زیر ناف کے آخری حصہ تک) ہاتھ پھیرا (جس سے) زخم بند ہو گیا۔

حضرت انس کا بیان ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ پر سلائی کا نشان دیکھا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے قحط دور ہو گیا۔

ابن عساکر کی روایت میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ قحط پڑا، ابو طالب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر بارش کی دعا کرنے کعبہ کے پاس پہنچے کعبہ کی دیوار سے اپنی پشت لگائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی پکڑی اس وقت آسمان پر بادل کا ٹکڑا بھی نہ تھا لیکن فوراً ادھر ادھر سے بادل آ گیا اور موسلا دھار خوب بارش ہوئی اور کھلے میدان اور وادی جل تھل ہو گئی۔ اس واقعہ کی طرف ابو طالب نے اپنے اس شعر میں اشارہ کیا ہے: "ان کا رنگ گورا ہے جن کے طفیل میں بارش کا سامان باقی ہے وہ یتیموں کے نگہبان اور بیواؤں کی عصمت بچانے والے ہیں۔"

راہب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا:

خلاصۃ السیر میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارہ سال کی عمر میں اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ ملک شام کی طرف گئے۔ مقام بصریٰ میں پہنچے تو بحیرا راہب نے آپ کو دیکھ کر پہچان لیا اور دست مبارک پکڑ کر کہا یہ رب العالمین کے رسول ہیں اللہ ان کو جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ راہب سے دریافت کیا گیا تم کو یہ کیسے علم ہوا؟ راہب نے کہا جب تم لوگ گھاٹی سے نکل کر آ رہے تھے تو میں نے دیکھا کہ ہر درخت اور پتھر ان کی طرف جھک رہا تھا اور ایسا صرف نبی کے لئے ہوتا ہے۔ ہم نے اپنی کتابوں میں ان کی علامات پڑھی ہیں۔ پھر ابو طالب سے کہا کہ اگر تم ان کو شام لے گئے تو یہودی ان کو قتل کر دیں گے۔ چنانچہ راہب کے کہنے سے ابو طالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بصریٰ سے ہی واپس کر دیا یا ساتھ لے کر واپس لوٹ آئے۔ اور پھر حضرت خدیجہ کے غلام کے ساتھ تجارت کی غرض سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ملک شام کو گئے اس وقت عمر مبارک پچیس ۲۵ سال کی تھی اور حضرت خدیجہ سے نکاح نہیں ہوا تھا۔ شام میں پہنچ کر ایک راہب کے گرجے کے پاس ٹھہرے راہب نے اوپر سے میسرہ کی طرف جھانک کر دریافت کیا تمہارے ساتھ یہ کون شخص ہے

ہے۔ [illegible] ہم بھی [illegible] فرق نہیں ہے۔ راہب نے [illegible]
[illegible] کے پیچھے [illegible]

راہب مسلمان ہو گیا۔

بعض روایت میں آتا ہے کہ راہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا میں ایمان لاتا ہوں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ وہی (نبی) ہیں جن کا [illegible] تورات میں [illegible] میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ [illegible] آپ ہی [illegible] آپ ہی کے ہاتھوں [illegible] ہوگا۔

فرشتے سایہ کرنے لگے۔

بعض روایت میں آتا ہے کہ بحیرہ نے بیان کیا [illegible] دوپہر کا وقت ہوا اور گرمی سخت ہو گئی تو [illegible] فرشتے آ کر آپ پر سایہ کرنے لگے [illegible] آپ کو تکلیف نہ ہو [illegible] اس وقت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کا شوق پیدا ہو گیا۔

علامہ سبکی کی توجیہ

سبکی نے راہب مذکور کے قول کا مطلب اس طرح بیان کیا [illegible] درخت کے نیچے [illegible] انبیاء کے [illegible] نبی کے [illegible] [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] درخت [illegible] کے نیچے [illegible] نبی کے سوا کوئی [illegible] بات [illegible] واللہ اعلم۔

حضرت ابن عمر کا قول۔

[illegible] حضرت ابن عمر نے فرمایا

"مشکوٰۃ" سے مراد [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا [illegible] آپ کا دل [illegible] روشن [illegible] حضرت ابراہیم [illegible] نوری [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

محمد بن کعب کا قول۔

محمد بن کعب قرظی نے کہا "مشکوٰۃ" حضرت [illegible] حضرت اسمٰعیل [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] [illegible] نہ یہودی تھے نہ عیسائی [illegible] نہ مشرقی [illegible] نہ غربی [illegible]

وحی سے قبل ہی کمالات ظاہر ہونے لگے۔

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور [illegible] وحی [illegible] کے بعد [illegible] سے پہلے [illegible] ظاہر ہو گئے)

نورِ اصل اور نورِ نسل۔

[illegible] نور [illegible] محمدی [illegible] ساتھ شامل ہو گیا [illegible] نور ہو گیا۔

حضرت ابی بن کعب کی تفسیر۔

[illegible] حضرت ابی بن کعب [illegible] مشکوٰۃ [illegible] مومن کا دل ہے [illegible] ایمان [illegible] قرآن [illegible] دل میں ہوتی ہے [illegible] مثال [illegible] درخت [illegible] جیسے [illegible] درختوں سے [illegible] غروب کے وقت [illegible] اللہ کی طرف سے [illegible]

معاف کر دیتا ہے [illegible] ہے نہ
آگ نہ چھوئے یعنی یہ معلوم ہوتا ہے کہ روشن ہو جانے کے قریب ہے
کہ مومن علم حق سے پہلے ہی معرفت حق حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ اس کا
دل ہدایت پر [illegible] ابن عباس کا قول ایک اور
[illegible] علم ایک دوسرے [illegible] نور ہوتا ہے اور قیامت
کے دن وہ نور [illegible]

حضرت عبد اللہ بن عباس کا قول:

حضرت ابن عباس نے فرمایا اللہ کے نور کی مثال ہے جو مومن کے دل میں ہے [illegible] عمل کرتا ہے جب اس کو علم [illegible] ہو جاتا ہے تو اس کی ہدایت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے [illegible]

[illegible] کا بیان

ہم کہتے ہیں مومن کا دل [illegible] بات [illegible] کی وجہ سے [illegible] قبول کرتا ہے [illegible] انکار کرتا ہے [illegible] سے [illegible] ہو جاتا ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے دل سے (فتویٰ) طلب کرو۔ اگرچہ مفتی تم کو فتویٰ دے دیں [illegible] حسن۔ جب مومن کے دل میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم آ جاتا ہے تو اس کے اندر یقین و ہدایت کا نور اور زیادہ ہو جاتا ہے [illegible] نور علی نور [illegible] مومن کا ایمان [illegible] نور ایمان اور نور قرآن۔

حسن اور ابن زید کا قول:

حسن اور ابن زید نے کہا یہ قرآن کی مثال ہے مصباح قرآن ہے جس طرح چراغ سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اسی طرح قرآن سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے زجاجہ مومن کا دل ہے [illegible] شجرہ مبارکہ وحی [illegible] قرآن کے دلائل [illegible] واضح ہو جاتے ہیں [illegible] قرآن کا واضح ہو جانا خواہ اس کو پڑھا نہ گیا ہو [illegible] نزول قرآن سے پہلے [illegible] نشانیاں [illegible] پھر جب قرآن نازل ہوا تو نور [illegible] نور قرآن کا اضافہ ہو گیا۔

بعض علماء کا قول:

بعض علماء نے کہا حقیقت میں اس ہدایت کی تمثیل ہے جو واضح آیات [illegible] ہدایت کا [illegible] ہے [illegible] کے وقت [illegible] تفسیر [illegible]

جامعیت [illegible] کی طرح ہے [illegible] ظلمت [illegible] بالکل جھکا رہتا ہے۔

انسان کی پانچ علمی اور ادراکی قوتیں

یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اللہ نے انسان کو پانچ علمی اور ادراکی قوتیں عطا فرمائی ہیں جن سے انسانی معرفت وابستہ ہے۔

(۱) حسی قوت (یعنی حواس خمسہ) جس کے ذریعہ سے [illegible] کو جان لیتا ہے جو [illegible] کے ذریعہ سے محسوس ہوتی ہیں۔

(۲) خیالی قوت جو قوت احساسی کے معلومات کا خزانہ ہے محسوسات کی جو صورتیں حسی قوت [illegible] ان کو اپنے اندر [illegible] تاکہ بصورت ضرورت قوت عقلیہ [illegible]

(۳) قوت عاقلہ جو صرف کلی حقائق کا ادراک رکھتی ہے (جزئی صورتوں سے حقائق کلیہ کو [illegible] کرتی ہے)

(۴) فکری قوت یعنی قوت مفکرہ جو معلومات کو [illegible] علم [illegible] حاصل کرتی ہے [illegible] معلوم [illegible]

(۵) قوت قدسیہ یہ قوت انبیاء اور اولیاء کے ساتھ مخصوص ہے [illegible] اور غیب [illegible] کے ذریعہ سے منکشف ہوتے ہیں [illegible] يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ [illegible] میں یہی قوت مراد ہے۔ آیت زیر تفسیر میں بھی پانچوں قوتیں مشکوٰۃ، زجاجہ، مصباح [illegible] سے مراد ہیں۔

حسی قوت مشکوٰۃ کی طرح ہے گویا ایک کھڑکی [illegible] ہے جس کا [illegible] طرف [illegible] محسوسات [illegible] جاتی ہیں [illegible] معقولات [illegible] ذریعہ [illegible]

قوت خیالیہ [illegible] شیشے کی طرح ہے جو [illegible] صورتوں کا [illegible] کرتی ہے [illegible] عقلیہ کو اپنے اندر [illegible] اور قوت عاقلہ کی [illegible] سے [illegible] رکھتی ہے۔

قوت عقلیہ ایک چراغ ہے جو علوم کلیہ اور معارف [illegible] سے [illegible] قوت مفکرہ ایک مبارک درخت ہے جس [illegible] زیتون کا درخت ہے جس سے روشنی پیدا ہوتی ہے [illegible] روشن ہوتا ہے۔ یہ درخت [illegible] تمام جسمانی عوارض سے پاک ہے [illegible] دونوں سے [illegible] ہے [illegible]

قوت قدسیہ [illegible] کی طرح صاف [illegible] ہے [illegible] سے [illegible] معارف [illegible] سے [illegible]

[illegible] بھی اہم ہے ... صفات ... [illegible]
... صفات عقلیہ ... صورتیں ... [illegible]
علم ... [illegible]
... [illegible]
... ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تشریح:

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے ... [illegible]
... (۱) ... [illegible]
... [illegible]
... ہے۔

مثلاً ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... ہے
... [illegible]
... ہے۔

... [illegible]
... صفات ... [illegible]
... ہیں۔

... [illegible]
... تمام ... [illegible]
صفت ... [illegible]
... صفات ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... ہے۔

جب ... صفات ... [illegible]
... صفات ... [illegible]
... [illegible]
... صفات کہتے ... [illegible]
... [illegible]

... صفات ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... ہے۔

مسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی روایت ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... اللہ ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

... [illegible]
... صفات ... [illegible]
... [illegible]
... صفات ... [illegible]
... ہیں

... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

وفی ... [illegible] ... الامر

(ترجمہ) ... [illegible]

فكنت ... ولا ... [illegible] ... ولا ...

(ترجمہ) ... [illegible]
... ہے۔

... [illegible]
... [illegible]
... صفات ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible] ... الا اللہ ... [illegible]
... [illegible]
... ہے۔

ذلك ... [illegible]

[illegible]

ومثل ... بمثل نور القلوب ...

[illegible]

ذات اور صفات

[illegible]

[illegible]

مومن کے دل میں نور کی مثال

[illegible]

اولی معنی اور تشبیہ

[illegible]

تاریکی کے تین نمونے

[illegible]

یہ روایت باب [illegible] میں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو کی روایت ہے کہ [illegible] اللہ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں [illegible] پھر ان پر اپنے نور کا [illegible] (پرتو ڈالا) [illegible] جس پر وہ نور پڑ گیا وہ ہدایت پا گیا اور جس سے [illegible] گمراہ ہو گیا [illegible] کہتا ہوں کہ اللہ کے علم پر قلم خشک ہو گیا۔ [illegible]

[illegible] ایمان [illegible] کفر [illegible] حقیقت [illegible] ایمان [illegible]

نور کے برتن

حضرت [illegible] کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] زمین والوں میں بھی اللہ کے [illegible] برتن ہیں [illegible] اللہ کے [illegible] سب سے زیادہ نرم اور [illegible] [illegible]

قرآنی تمثیلات

[illegible] لوگوں کے [illegible] کے لئے [illegible] سمجھانے کے لئے [illegible] مطلب بھی ہو سکتا ہے [illegible] تصویریں دکھاتا ہے [illegible] حقیقت [illegible] صورت [illegible] قرآن [illegible] احساس [illegible]

[illegible] ایمان [illegible] صحابہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

حقیقت [illegible] اور معقول [illegible] [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] جاتا ہے۔ [illegible]

> فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ
>
> [illegible]

مسجدوں کی تعمیر و تعظیم

[illegible] تعمیر و تعظیم کا حکم [illegible] [illegible] [illegible]

... ان بیوت کو اللہ نے بلند کرنے کا حکم دیا ہے ... حضرت ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ مسجدیں زمین میں اللہ کے گھر ہیں جو آسمان والوں کی نظر میں ایسی چمکتی ہیں جیسے زمین والوں کے لئے ستارے۔ مسجدیں بلند کرنے ... سے مراد ان کا تعمیر کرنا ... قول مجاہد ... یعنی تعمیر کرنا ہے ... جیسا کہ آیا ہے ... حضرت عثمان سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے سنا جو شخص اللہ کے لئے مسجد بنائے گا اللہ جنت میں اس کے لئے گھر بنائے گا۔ (متفق علیہ، بحوالہ مظہری)

حسن نے کہا ہے ... مطلب یہ ہے کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کے گھر کی تعظیم کی جائے۔ یعنی ان میں بیہودہ باتیں نہ کی جائیں ... ان کو پاک رکھنے سے مراد بھی یہی ہے کہ ان میں ایسی باتیں نہ کی جائیں۔

پیغمبروں کی بنائی ہوئی مسجدیں:

بغوی نے ... کا قول نقل کیا ہے کہ یہ صرف چار مسجدیں ہیں جن کو پیغمبروں نے بنایا۔ خانہ کعبہ کو حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل نے بنایا ... بیت المقدس کو حضرت داؤد و حضرت سلیمان نے بنایا، مسجد مدینہ اور مسجد قبا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا۔ مسجد قبا وہی مسجد ہے جس کی بنیاد اول دن سے تقویٰ پر رکھی گئی۔

... مسجدیں ... فضیلت ... حق ہیں لیکن ... حصر ... قرار دینے کی کوئی دلیل نہیں۔ اس لئے زیادہ مناسب یہ ہے ... سب مسجدیں ... قرار دیا جائے ... جیسا کہ اختلاف ... رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... آپ کی ... ارشاد فرمایا ... (مسلم ...) ...

اللہ کی محبت کا راستہ:

بیہقی نے ... حضرت انس کی ... روایت ... سے بیان کیا ہے ...

... اللہ کے گھر ... سب سے ...

لوحظ ... حضرت انس کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ مجھ سے محبت کرے۔ اور جو مجھ سے محبت رکھنا چاہے اس کو چاہئے کہ میرے صحابہ سے محبت کرے۔ اور جو قرآن سے محبت رکھنا چاہے اس کو چاہئے کہ مسجدوں سے محبت کرے کیونکہ وہ اللہ کے گھر ہیں۔ اللہ نے ان کی تعظیم کا حکم دیا ہے اور ان میں برکت رکھی ہے وہ بھی بابرکت اور ان کے رہنے والے بھی ... اللہ کی حفاظت میں ہیں۔ ان کے رہنے والے بھی حفاظت میں ... اپنی نمازوں میں مشغول ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے کام بنا دیتا ہے ... کرتے ہیں وہ مسجدوں میں ہوتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان کے پیچھے ان کی چیزوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ (قرطبی)

بدبو کے ساتھ مسجد میں نہ آئے:

صحیح مسلم میں حضرت فاروق اعظم سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص کے منہ سے ... یا لہسن کی بو محسوس فرماتے تھے اس کو مسجد سے نکال کر بقیع میں بھیج دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ جس کو لہسن پیاز کھانا ہی ہو تو اس کو پکا کر کھائے تاکہ اس کی بدبو جاتی رہے۔

مسجدوں کی شان و شوکت اور زینت:

... ساجد ... مسجد ... ہے کہ مسجدیں ... بڑی ... کے ... صاف رکھا جائے۔ بعض حضرات نے اس سے مسجدوں کی ظاہری شان و شوکت اور تعمیر کی بلندی کو بھی داخل قرار دیا ہے اور استدلال کیا ہے کہ حضرت عثمان غنی نے مسجد نبوی کی تعمیر ساگوان کی لکڑی سے شاندار بنائی اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مسجد نبوی میں نقش و نگار اور تعمیری خوبصورتی کا کافی اہتمام فرمایا تھا اور یہ زمانہ اجلہ صحابہ کا تھا کسی نے ان کے اس فعل پر انکار نہیں کیا۔ بعد کے بادشاہوں نے تو مسجدوں کی تعمیرات میں ... خرچ کئے ہیں۔ ولید بن عبدالملک نے اپنے زمانہ خلافت میں دمشق کی جامع مسجد کی تعمیر و تزئین پر پورے ملک شام کی سالانہ آمدنی سے تین گنا زیادہ مال خرچ کیا تھا ان کی بنائی ہوئی یہ مسجد آج تک قائم ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ نے فرمایا ... اگر ... نام و نمود اور شہرت کے لئے نہ ہو بلکہ اللہ کے نام اور اللہ کے گھر کی تعظیم کی نیت سے کوئی شخص مسجد کی تعمیر شاندار، بلند، مستحکم خوبصورت بنائے تو کوئی ممانعت نہیں بلکہ امید ثواب ہے۔

فضائل مساجد:

ابوداؤد نے حضرت ابو امامہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کے لئے مسجد کی طرف نکلا اس کا ثواب ایسا ہے جیسے احرام باندھ کر حج کے لئے نکلا ہو ...

[illegible] نماز [illegible] ترک کرنے والے [illegible] کی سب جماعت [illegible] [illegible] [illegible] جماعت سے بھی [illegible] اور جماعت [illegible] [illegible] [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] [illegible]

اور صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد کی وہ نماز جو جماعت کے ساتھ [illegible] گھر میں یا دکان میں نماز پڑھنے کی نسبت [illegible] درجہ زیادہ ہے [illegible] وضو کرے [illegible] مسجد کی طرف [illegible] نماز کے سوا کوئی [illegible] ہر قدم پر اس کا مرتبہ ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ مسجد میں پہنچ جائے۔ پھر جب تک جماعت کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اس کو نماز کا ثواب ملتا ہے اور فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں کہ یا اللہ اس پر رحمت نازل فرما [illegible] [illegible]

[illegible] حدیث میں ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] آخر زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو مسجدوں میں آ کر حلقے بنا کر بیٹھ جائیں گے اور دنیا کی باتیں [illegible] تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو اللہ تعالیٰ کو ایسے مسجد میں آنے والوں کی ضرورت نہیں۔ اور حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا [illegible] مسجد میں [illegible] [illegible]

مساجد کے چند اہم آداب

علماء نے آداب مساجد [illegible] چیزیں ذکر فرمائی ہیں [illegible] مسجد میں پہنچے [illegible] بیٹھے ہوں تو ان کو سلام کرے [illegible] اور کوئی نہ ہو تو السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کہے [illegible] مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے [illegible] بشرطیکہ اس وقت نماز پڑھنا مکروہ نہ ہو [illegible]

[illegible] مسجد میں اپنی [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] آداب [illegible] [illegible]

وہ مکانات جو مساجد کے حکم میں نہیں

[illegible] [illegible] مساجد [illegible] قرآن [illegible] [illegible]

وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ

[illegible]

[illegible] تلاوت قرآن [illegible]

(۱) کام جو مساجد میں ناجائز ہیں

[illegible] مسجد [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ

[illegible]

وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ

[illegible]

اللہ کے بندے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی فضیلت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسجد میں جانے کی دعا:

[illegible] اللھم افتح لی ابواب رحمتک [illegible] اللھم اعصمنی من الشیطان الرجیم [illegible]

عورتوں کا مسجد میں آنا

[illegible]

يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دوسرے تک قرآن کا یہ ارشاد ہے رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ۔

عہد رسالت کے دو کاروباری

اور عہد رسالت میں دو صحابی تھے ایک تجارت کرتے تھے دوسرے لوہار حضرت تھے۔ دونوں کا کام رہے دونوں جگہ پہنچے تھے۔ پہلے صحابی کی عادت کام میں یہ تھی کہ اگر سودا تولتے کے وقت اذان کی آواز کان میں پڑ جاتی تو ترازو کو چھوڑ کر نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ دوسرے لوہار کا یہ عالم تھا کہ اگر گرم لوہے پر ہتھوڑے کی ضرب لگا رہے ہیں اور کان میں آواز اذان کی آ گئی تو اگر ہتھوڑا سر سے اوپر اٹھائے ہوئے ہیں تو اسی طرح پیچھے ہتھوڑا ڈال کر نماز کو چل دیتے تھے نماز کے لئے ہتھوڑا نہ مارتے تھے ان کی تعریف میں یہ آیت نازل ہوئی (قرطبی)

عورتوں کی نماز گھروں میں بہتر ہے

لفظ بیوت کی تفسیر میں اس طرف اشارہ ہے کہ مساجد کی حاضری اور اس میں نماز کے لئے ہے عورتوں کی نماز ان کے گھروں میں بہتر و افضل ہے۔

مسند احمد اور بیہقی میں حضرت ام سلمہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیر مساجد النساء قعر بیوتهن یعنی عورتوں کی بہترین مساجد ان کے گھروں کے تنگ و تاریک گوشے ہیں۔ (ابن کثیر، مظہری)

يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ﴿۳۷﴾
اور وہ ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں بہت سے دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی

قیامت کا دن:

یعنی ان حضرات کا یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ وہ تمام کام ذکر اللہ کے ساتھ کرتے تھے پھر بھی اس دن کا خوف لگا رہتا ہے جس میں بہت سے دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی جس دن کی ہولناکی کسی طرح بیان نہیں کی جا سکتی، دل کبھی امید کبھی خوف کی طرف الٹتے ہیں اور آنکھیں کبھی دائیں جانب کبھی بائیں جانب سے اعمالنامہ ملنے کو دیکھتی ہیں۔

لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ
تاکہ اللہ ان کو ان کے عملوں کا بہت اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے

یعنی ان کے اعمال کا جو صلہ مقرر ہے وہ ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اور زیادہ دے گا جس کی تفصیل اور تعیین بھی نہیں کی جا سکتی۔

وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾
اور اللہ جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے

یعنی دنیا کے انسان کو جو اگر حقیقت کو دیکھے تو اسباب ظاہرہ کی ضرورت نہیں۔ (تفسیر عثمانی)

وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ
اور جو کافر ہیں ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے میدان میں ریت کہ پیاسا اسے پانی سمجھے
الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا
یہاں تک کہ جب اس کے پاس آئے تو اسے کچھ بھی نہ پائے
وَوَجَدَ اللَّهَ عِندَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ ۗ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿۳۹﴾
اور اللہ ہی کو اپنے پاس دیکھے تو وہ اسے اس کا حساب پورا پورا چکا دے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے

فریب خوردہ لوگ

کافر دو قسم کے ہیں ایک وہ جو اپنے زعم و عقیدے کے مطابق نیک کام کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ مرنے کے بعد کام آئیں گے حالانکہ اگر کوئی کام بظاہر اچھا بھی ہو تو کفر کی نحوست سے وہ مقبول نہیں۔ ان فریب خوردہ کافروں کی مثال ایسی سمجھو جیسے دوپہر کے وقت جنگل میں کسی پیاسے کو دور سے چمکتی ریت پانی معلوم ہوتی ہے، حالانکہ حقیقت میں وہ چمکتی ہوئی ریت تھی۔ یہ سمجھ کر پیاس کی شدت میں بے تاب ہو کر وہاں پہنچا تو پانی کا نام و نشان بھی نہ ملا اور شدت پیاس سے گھبرا گیا ادھر پیاس کی اور اللہ تعالیٰ کا حساب لینے کے لئے موجود تھا۔ یونہی کافر کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کے وقت اللہ نے اس کا سب حساب بے باق کر دیا یعنی کفر کی وجہ سے وہاں حساب کرتے کیا دیر لگتی ہے۔ دوسرے وہ ہیں جو سرے سے یہ سمجھ رہا ہے کہ دنیا میں گم اور غافل ہیں، ان کی تاریکی تہ بتہ ظلم و معصیت کی اندھیریوں میں پڑے ہوئے ہیں ان کی مثال آگے بیان فرمائی ہے، ان کے پاس روشنی کی ایک کرن بھی نہیں۔ پہلی قسم کے لوگ جو سراب پر پھولے ہوئے تھے وہ کم از کم روشنی کی خبر رکھتے تھے یہ لوگ تو بس اندھیریوں اور تہ بتہ ظلمات میں بند ہیں کسی طرف سے روشنی کی شعاع ان تک نہیں پہنچتی۔ (تفسیر عثمانی)

أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ مَوْجٌ
یا جیسے اندھیرے گہرے دریا میں جس پر چڑھی آتی ہے ایک لہر اس پر ایک اور لہر
مِّن فَوْقِهِ سَحَابٌ ۚ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ
اس کے اوپر بادل اندھیرے ہیں ایک پر ایک

تاریکی میں ڈوبے ہوئے (کافر)

یعنی سمندر کی گہرائی کا اندھیرا اور پھر طوفان میں تہ بہ تہ موجیں ہیں

جس میں اوپر تلے موجیں ہوں، پھر اس کے اوپر بادل ہو، یہ سب اندھیرے ایک دوسرے کے اوپر ہیں اور رات کا وقت فرض کیا جائے تو ان اندھیروں میں انسان کی یہ حالت ہو جائے گی۔ (ترجمہ):

إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا

جب نکالے اپنا ہاتھ تو لگتا نہیں کہ اس کو دیکھے

یعنی ہاتھ نکال کر آنکھوں کے قریب کر کے دیکھے تو اندھیرے کی وجہ سے کچھ نظر نہیں آئے گا، جیسا کہ ہمارے یہاں کہتے ہیں کہ ہاتھ کو ہاتھ نہیں سجھائی دیتا۔ (ترجمہ):

وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ

اور جس کو اللہ نے نہ دی روشنی اس کے واسطے کہیں نہیں روشنی

اور جو کافر ہیں ان کی مثال ہے جیسا کہ منافقین اور مشرکین کا یہ عقیدہ تھا، اس کے مقابل ہدایت جس کو اللہ تعالیٰ نور عطا نہ کرے اس کو کہیں روشنی نہیں ملتی۔ ان کی اصل خرابی یہی تھی کہ ان کے دل اور آنکھیں اندھی تھیں، اس لیے وہ روشنی سے اپنے اوپر کچھ فائدہ حاصل نہ کر سکے۔ (ترجمہ):

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَن فِي

تو نے نہ دیکھا کہ اللہ کی یاد کرتے ہیں جو کوئی ہیں

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ

آسمان اور زمین میں اور اڑتے جانور پر کھولے ہوئے

پرندے قدرت کی نشانی ہیں:

یعنی آسمان و زمین کی سب مخلوق اللہ کی تسبیح کرتی ہے، اور پرندے پر کھولے ہوئے ہوا میں اڑتے ہیں، یہ اللہ کی قدرت کی بڑی نشانی ہے۔ (ترجمہ):

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ

ہر ایک نے جان رکھی ہے اپنی طرح کی بندگی اور یاد

ہر مخلوق اپنا وظیفہ پورا کر رہی ہے:

یعنی حق تعالیٰ نے ہر ایک چیز کو اس کے حال کے مناسب جو طریقہ عبادت و بندگی اور تسبیح خوانی کا الہام فرما دیا ہے، ہر مخلوق اپنا وظیفہ ادا کر رہی ہے، لیکن افسوس انسان کا حال ہے کہ بہت سے انسان ہونے کے باوجود غفلت اور جہالت میں پھنس کر مالک حقیقی کی یاد اور اس کے شکر سے بے بہرہ ہیں۔

(تسبیح مخلوقات کی تسبیح کے متعلق پندرہویں پارہ کی سورۃ بنی اسرائیل میں مضمون گزر چکا ہے، وہاں دیکھا جائے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو تسبیح کی وصیت کی اور فرمایا کہ "وانها لصلوٰۃ الخلق" (یعنی یہ مخلوق کی نماز ہے)۔ (ترجمہ عثمانی)

زمخشری اور دوسرے مفسرین نے فرمایا کہ یہ بھی بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز کے اندر اتنا فہم و شعور رکھا ہو جس سے وہ اپنے خالق و مالک کو پہچانے، اور اس میں بھی کوئی بعد نہیں کہ ان کو کوئی خاص قسم کی تسبیح و عبادت ان کو سکھا دی ہو جس میں وہ مشغول رہتے ہوں۔ آیت کے آخر میں فرمایا "كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ" اس میں اسی مضمون کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور نماز میں ساری مخلوق لگی ہوئی ہے، مگر ہر ایک کی نماز اور تسبیح کا طریقہ اور صورت مختلف ہے۔ فرشتوں کا اور طریقہ، انسانوں کا اور، اور نباتات کی اور طرح سے عبادت و تسبیح ادا کرتے ہیں۔ جمادات کی اور طرح۔ قرآن کریم کی ایک دوسری آیت سے بھی اسی مضمون کی تائید ہوتی ہے جس میں ارشاد ہے "أَعْطَىٰ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ" یعنی اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کو ہدایت دی۔ وہ ہدایت یہی ہے کہ ہر ایک کو اس کی خلقت کی مناسبت سے اپنی ذات کی معرفت اور اپنی تسبیح کا طریقہ سکھا دیا ہے۔

وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ

اور اللہ کو معلوم ہے جو کرتے ہیں

یعنی ان کی بندگی اور تسبیح کو خوب جانتا ہے، کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں (ترجمہ):

وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ

اور اللہ کی حکومت ہے آسمان اور زمین میں اور اللہ ہی تک پھر جانا ہے

اللہ کی حکومت سب پر محیط ہے:

یعنی جیسے اس کا علم سب کو محیط ہے اس کی حکومت بھی تمام علویات و سفلیات پر حاوی ہے اور سب کو آخر کار اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ آگے اپنے حاکمانہ اور قادرانہ تصرفات کو بیان فرماتے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ

تو نے نہ دیکھا کہ اللہ ہانک لاتا ہے بادل کو پھر ان کو ملا دیتا ہے

ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ

پھر ان کو رکھتا ہے تہ بہ تہ پھر تو دیکھے مینہ نکلتا ہے ان کے بیچ سے

نظامِ بادل و باران: یعنی اللہ آسمان میں بادل کے ٹکڑے سے ٹکڑے کر کے ... پھر ان کو تہ بہ تہ کر کے پانی ان میں جوش مارتا ہے جس کو ہم بارش کہتے ہیں اور جو ان کے بیچ میں سے نکلتی ہے۔

وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ

اور آسمان سے یعنی اس میں جو پہاڑ ہیں اولوں کے

فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَآءُ وَيَصْرِفُهُ عَنْ مَّنْ يَشَآءُ

پھر ان کو جس پر چاہے گرا دیتا ہے اور جس سے چاہے ہٹا دیتا ہے

یعنی جیسے زمین میں پتھروں کے پہاڑ ہیں بعض علماء نے کہا کہ اسی طرح آسمان میں اولوں کے پہاڑ ہیں۔ مترجم رحمہ اللہ نے اسی کے موافق ترجمہ کیا ہے لیکن زیادہ صاف اور قوی یہ ہے کہ سماء سے بادل مراد ہو مطلب یہ ہے کہ بادلوں سے جو کثیف اور بھاری ... شکل میں بادلوں کی طرح ہیں اولے برسا دیتا ہے جس سے کھیتیاں اور جانوروں کو نقصان پہنچ جاتا ہے اور بہت سے محفوظ رہتے ہیں مشہور ہے کہ ... کی تجلی نے پہاڑ ... پر پڑ کر ... ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نحویہ نے اس آیت میں اطلاع دی ہے کہ آسمان میں اولوں کے پہاڑ ہیں۔ ... بعض ... مثال میں ... مفصل ... بعض اولوں کے بڑے بڑے ٹکڑے پہاڑوں کی طرح ہوتے ہیں ... ہے۔

فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَآءُ وَيَصْرِفُهُ عَنْ مَّنْ يَشَآءُ پھر اس کو جس (کی جان و مال) پر چاہتا ہے گرا دیتا ہے اور جس سے ہٹانا چاہتا ہے ہٹا دیتا ہے یعنی جس کی کھیتیاں اور مال اولوں سے تباہ کرنا چاہتا ہے تباہ کر دیتا ہے اور جس سے اولوں کے رخ کو پھیرنا چاہتا ہے پھیر دیتا ہے کہ کوئی اس کو نقصان نہیں پہنچتا۔ (تفسیر مظہری)

يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ

ابھی اس کی بجلی کی کوند سے جاتی آنکھیں

یعنی بجلی کی چمک اس قدر تیز ہوتی ہے کہ آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں، قریب ہے کہ بینائی چلی جائے۔ (فوائد)

يُقَلِّبُ اللَّهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

اللہ بدلتا ہے رات اور دن کو

رات و دن کا نظام: یعنی دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن اسی کی قدرت سے آتا ہے اور وہی کبھی رات کو کبھی دن کو بڑھاتا رہتا ہے اور ان کی گرمی کو سردی سے اور سردی کو گرمی سے تبدیل کرتا ہے۔ (تفسیر مدنی)

حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ نے فرمایا مجھے آدمی دکھ دیتا ہے زمانے کو گالیاں دیتا ہے، حالانکہ زمانہ (کو بدلنے والا) میں ہوں میرے ہی ہاتھ میں حکم ہے، میں ہی رات دن کو الٹ پھیر کرتا ہوں۔ (رواہ البخاری و مسلم فی الصحیحین) (تفسیر مظہری)

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ

اس میں دھیان کرنے کی جگہ ہے آنکھ والوں کو

آنکھ والو عبرت حاصل کرو:

یعنی یہ نشانیاں قدرت کے ہیں تفکر کر کے ... آدمی بصیرت و عبرت حاصل کرے اور ... شہنشاہ حقیقی کو پہچانے جس کے قبضہ میں ان تمام تصرفات و انقلابات کی باگ ہے۔ (تفسیر عثمانی)

عبرت سے مراد یہ ہے کہ یہ واقعات ایک خالق قدیم کی ہستی پر دلالت کرتے ہیں جس کی قدرت ہمہ گیر علم ہمہ گیر ہے ... اور اس کی کارسازی ... کامل ... ہے کہ ... ابصار سے مراد ... بصیرت ... ہے۔ (تفسیر مظہری)

وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّن مَّآءٍ

اور اللہ نے بنایا ہر پھرنے والے کو ایک پانی سے

... کے پارہ کے تیسرے رکوع میں ... وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ کا فائدہ دیکھنا چاہیے۔ (فوائد)

تخلیق حیات کا جوہر وجود:

وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّن مَّآءٍ اور اللہ نے ہی ہر جنبش کرنے والے جاندار کو پانی سے۔

پانی سے مراد ہے وہ پانی جو ہر جاندار کے خمیر کا مادہ ہے یعنی نطفہ مراد ہے اس صورت میں کل جاندار مراد نہیں ہوں گے کیونکہ بعض جانور نطفہ کے بغیر ... پیدا ہوتے ہیں اکثر جاندار ... کی تخلیق نطفہ سے ہوتی ہے۔

بعض علماء نے کہا تمام (مخلوق) کی اصل پانی ہی ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ ہر جاندار کی تخلیق کے عمل اور کائنات کے عناصر میں پانی ہی ... آگ اور ہوا ... اسی لئے ... بعض جانوروں کا خیال ہے کہ ... جنگلی ... ہیں۔ بعض نے کہا ... کا یہ ہے پانی کی ... اسی کے ... ہیں۔

[illegible]

فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ

[illegible]

مخلوقات کی مختلف قسمیں

[illegible]

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ

[illegible]

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ

[illegible]

يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

[illegible]

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ

[illegible]

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

[illegible]

واضح نشانیاں موجود ہیں

[illegible]

[illegible]

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى

[illegible]

فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

[illegible]

منافقین کا وطیرہ

[illegible]

آیت کا شانِ نزول

[illegible]

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ

[illegible]

اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ

[illegible]

يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ

[illegible]

أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَن يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ ۚ بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

[illegible]

منافق [illegible]

[illegible]

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ

[illegible]

وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

[illegible]

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

[illegible]

سچے مسلمان کا کام [illegible]

[illegible]

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ

[illegible]

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ

[illegible]

کامیاب کون ہوگا [illegible]

[illegible] ... لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله ... [illegible]

[illegible] طرف متعلق ہے۔ جب انسان [illegible] ہو جاتے تو ان کو وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ کی بشارت ملی اور [illegible] آپ نے [illegible] فاروق اعظم نے [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کی تصدیق [illegible] آپ نے فرمایا [illegible] جوامع الکلم یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے [illegible] الفاظ [illegible] معنی نہایت [illegible]

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ

اور انہوں نے اللہ کی بڑی پکی قسمیں کھائیں کہ اگر آپ ان کو حکم دیں

لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُلْ لَا تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ مَعْرُوفَةٌ

تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے۔ کہہ دو کہ قسمیں مت کھاؤ، پسندیدہ اطاعت (مطلوب ہے)

إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

بیشک اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے

منافقوں کی جھوٹی قسمیں:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ [illegible]

وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ

کہہ دو کہ اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول اللہ کے حکم پر چلو اگر منہ موڑو گے

فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ ۖ

تو رسول پر (اس چیز کا ادا کرنا) ہے جو ان کے ذمے ہے اور تم پر (اس چیز کا ادا کرنا) ہے جو تمہارے ذمے ہے

وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

اور اگر تم ان کے فرمان پر چلو گے تو سیدھا رستہ پالو گے اور رسول کے ذمے تو صاف صاف (احکام خدا کا) پہنچا دینا ہے

اطاعت وتصدیق کی ذمہ داری پوری کرو۔

یعنی پیغمبر کا کام اللہ کی طرف سے پیغام پہنچانا [illegible] [illegible] آپ کے ارشاد کے موافق چلو۔ [illegible] [illegible] نقصان [illegible] [illegible] اطاعت [illegible] [illegible]

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ

کہ ان کو ملک کا حاکم بنا دے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا

مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ

اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے مستحکم و پائیدار کرے گا

لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي

اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا وہ میری عبادت کریں گے

لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا

اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں گے

اطاعت رسول کے ثمرات:

یہ خطاب [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کے لوگوں [illegible] [illegible] حکومت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

محض بندوں کی سی عبادت نہ ہوگی بلکہ خالص خدائے واحد کی بندگی کریں گے جس میں کسی ذرہ برابر شرک کی آمیزش نہ ہوگی۔ شرک جلی تو درکنار شرک خفی تک بھی ان کو نہ پہنچے گا۔ صرف ایک ذات سے تعلق ہوگا وہی سہارا رہ جائے گی۔ اسی سے امید رکھیں گے، اسی پر بھروسہ کریں گے اسی کی رضا میں ان کا جینا مرنا ہوگا۔ کسی دوسری ہستی کا خوف دل کے پاس نہ پھٹکے گا۔ کسی دوسرے کی خوشی پر نظر نہ کریں گے۔ الحمد للہ کہ چاروں خلفاء رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں یہ وعدہ پورا ہوا اور دنیا نے اس عظیم الشان پیشین گوئی کے ایک ایک حرف کا مصداق اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ خلفائے اربعہ کے بعد بھی یہ سلسلہ [illegible] آتے گئے آتے رہے اور جب اللہ چاہے گا آئندہ بھی آتے رہیں گے۔ احادیث سے معلوم ہوا کہ آخری خلیفہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ہوں گے جن کے متعلق عجیب و غریب بشارات دی گئی ہیں۔ وہ وقت کی زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے اور [illegible] کے ذریعہ اسلام کا کلمہ بلند کریں گے۔ اللّٰهم احشرنا معهم وارزقنا شهادة في سبيلك [illegible] الفطرة وذو الفضل العظيم"

(ترجمہ) اس آیت کے مطابق خلفاء کے ذریعہ بڑی بڑی فتوحات منتسب ہوگئی ہیں۔ ابن کثیر نے اس کے تحت جو بڑی فتوحات سے لے کر مشرق تک کی فتوحات و عجائب بیان کیا ہے ان کے متعلق یہ الفاظ لکھے ہیں۔

وبلغت الفتوحات من المشارق والمغارب الى اقصى البلاد المسلمين عثمان بن عفان رضي الله عنه وذلك ببركة تلاوته ودراسته وجمعه الأمة على حفظ القرآن ولهذا ثبت في الصحيح ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله زوى لي الارض فرأيت مشارقها ومغاربها وسيبلغ ملك امتي ما زوي لي منها فها نحن نتقلب فيما وعدنا الله ورسوله وصدق الله ورسوله فنسأل الله الايمان به وبرسوله والقيام بشكره على الوجه الذي يرضيه عنا" (انتہی)

دور خلافت کی فتوحات:

حضرت صدیق اکبرؓ کی وفات کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں عمر بن خطاب کو خلیفہ بنانے کا الہام فرمایا۔ عمر بن خطاب خلیفہ ہوئے تو انہوں نے نظام خلافت ایسا سنبھالا کہ آسمان نے انبیاء علیہم السلام کے بعد ایسا نظام کبھی نہ دیکھا تھا۔ ان کے زمانے میں ملک شام پورا فتح ہو گیا اسی طرح پورا ملک مصر اور فارس کا اکثر حصہ انہی کے زمانے میں قیصر و کسریٰ کی تباہی اور کسریٰ کا خاتمہ ہوا۔ اس کے بعد خلافت عثمانؓ کا وقت آیا تو اسلامی فتوحات کا دائرہ مشرق و مغرب تک وسیع ہو گیا۔ بلاد مغرب، اندلس اور قبرص تک اور مشرق (یعنی) چین کے بلاد تک اور عراق، خراسان، اہواز سب آپ کے زمانے میں فتح ہوئے۔ اور صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے لیے زمین کے مشارق و مغارب سمیٹ دیئے گئے ہیں اور میری امت کی حکومت ان تمام خطوں تک پہنچے گی جو مجھے دکھائے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ ثابت کر دکھایا۔ (پورا فرما دیا۔ یہ سب مضمون تفسیر ابن کثیر سے لیا گیا ہے)

اور ایک حدیث میں جو آیا ہے کہ خلافت میرے بعد تیس سال رہے گی اس کی مراد خلافت راشدہ ہے جو بالکل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر قائم رہی اور حضرت علی مرتضیٰ تک چلی کیونکہ تیس سال کی مدت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانے تک پوری ہوتی ہے۔

بارہ خلفاء:

ابن کثیر نے اس جگہ صحیح مسلم کی یہ حدیث بھی نقل کی ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میری امت کا کام چلتا رہے گا جب تک کہ بارہ خلیفہ رہیں گے۔ ابن کثیر نے اس کو نقل کر کے فرمایا کہ یہ حدیث بارہ خلیفہ عادل اس امت میں ہونے کی خبر دے رہی ہے جس کا وقوع ضروری ہے لیکن یہ شرط نہیں کہ وہ سب کے سب مسلسل اور متصل ہوں بلکہ ہو سکتا ہے کہ کچھ وقفوں کے بعد ہوں۔ ان میں سے چار تو یکے بعد دیگرے ہو چکے جو خلفاء راشدین تھے پھر کچھ وقفے کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز ہوئے ان کے بعد بھی مختلف زمانوں میں ایسے خلیفہ ہوتے رہے اور تا قیامت رہیں گے آخری خلیفہ حضرت مہدی ہوں گے۔ روافض نے جن بارہ خلفاء کو متعین کیا ہے اس کا کوئی ثبوت حدیث میں نہیں بلکہ ان میں سے بعض تو وہ ہیں جن کا خلافت سے کوئی تعلق ہی نہیں رہا۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ان سب کے درجات برابر ہوں اور سب کے زمانے میں امن و سکون دنیا کا یکساں ہو۔ بلکہ اس وعدہ کا مدار ایمان و اعمال صالحہ پر استقامت اور مکمل اتباع پر ہے اس میں درجات کے اختلاف سے حکومت کی نوعیت اور قوت میں بھی فرق و اختلاف لازمی ہے۔ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ اس پر شاہد ہے کہ مختلف زمانوں اور مختلف ملکوں میں جب اور جہاں کوئی حکمران عادل اور صالح پایا گیا ہے اس کو اپنے عمل و صلاح کے پیمانے پر اس وعدہ الٰہیہ کا حصہ ملا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں دوسری جگہ فرمایا ہے فان حزب اللہ هم الغالبون یعنی اللہ کی جماعت ہی غالب رہتی ہے۔

خلفائے راشدین کے حق ہونے کی دلیل

یہ آیت حضرت صحابہ راشدین کی خلافت کے حق و صحیح اور مقبول عند اللہ

[illegible]

حضرت عبداللہ بن سلام کا خطاب

[illegible]

وشکرہ منہ [illegible]

حضرت ضعیا کا خطاب

[illegible]

دورِ خلافت میں وعدۂ الٰہی پورا ہوا

[illegible]

[illegible] حضرت علی [illegible]

[illegible] وعد اللہ الذین آمنوا منکم [illegible]

و لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم [illegible]

[illegible] حضرت ابن عباس [illegible]

خلفائے راشدین کا فتویٰ شرعی حجت ہے

[illegible]

قاضی شوستری کی تحریر

[illegible] حضرت امیر کی [illegible] خلافت [illegible]

حضرت شاہ ولی اللہ کی تحریر:

حضرت شاہ ولی اللہ [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت صدیق اکبر، حضرت فاروق اور حضرت عثمان کے [illegible]

[illegible]

مثالی دورِ حکومت:

خلفائے راشدین کے دورِ خلافت میں [illegible]

[illegible]

حضرت علی پہلے تینوں خلفاء کو حق پر سمجھتے تھے:

حضرت علی [illegible]

[illegible] حضرت علی [illegible]

شیعوں کی کتاب سے ثبوت:

[illegible]

[illegible]

ان هذا الامر لم یکن نصرته وخذلانه بکثرة ولا بقلة وهو دین الله الذی اظهره وجنده الذی اعزه وایده حتی بلغ ما بلغ وطلع حیث طلع ونحن علی موعود من الله تعالی [illegible] الصالحات الی آخر الآیة والله منجز وعده وناصر جنده الخ۔

[illegible]

آتش کدوں کا انجام

[illegible]

آیت مذکورہ کا شان نزول

[illegible]

اہلسنت کی تصدیق اور رافضی کی تردید

[illegible]

کسریٰ کا خاتمہ

[illegible]

[illegible]

خلافت کے تیس سال

[illegible]

قرب قیامت اور قیام امن کی نبوی پیش گوئی

[illegible]

بارہ خلفاء قریش میں سے ہوں گے

[illegible]

[illegible]

وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

[illegible]

ناشکری کرنے والے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

[illegible]

مقبول بندوں کا طریقہ

[illegible]

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ

[illegible]

وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ

[illegible]

مردود لوگوں کی شکست

[illegible]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

[illegible] (۵۸) [illegible] النور [illegible]

مسئلہ استیذان کا حکم

[illegible]

تو یہ حکم ہے ... خاص طور سے ... بزرگوں سے اجازت لے کر آنا چاہیے۔ (تفسیر عثمانی)

حضرت اسماءؓ کی ناگواری پر آیت کا نزول:

ابن ابی حاتم نے مقاتل بن حیان کی روایت سے بیان کیا ہے کہ حضرت اسماء بنت مرثد کا ایک غلام تھا بڑا ہو کر حضرت اسماء کے پاس بے وقت بغیر اجازت کے آجاتا تھا، اتفاقاً ایسے وقت آیا کہ حضرت اسماء کو ناگوار گزرا تھا۔ حضرت اسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے خادم اور غلام بے وقت ہمارے پاس آجاتے ہیں کہ اس وقت ان کا آنا ہم کو ناگوار ہوتا ہے، اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی۔ (تفسیر مظہری)

وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

اور جو تم میں سے بلوغ کو نہیں پہنچے تم سے تین بار اجازت لیا کریں

مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ

(ایک تو) نماز صبح سے پہلے اور (دوسرے) جب تم دوپہر کو کپڑے اتار دیتے ہو

الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ

اور (تیسرے) عشاء کی نماز کے بعد (یہ) تین وقت تمہارے پردے کے ہیں

غلاموں اور نابالغوں کے گھر میں آنے کا ادب:

تین اوقات میں لونڈی غلام اور نابالغ بچے بغیر اجازت کے گھر میں داخل نہ ہوں کیونکہ یہ اوقات ایسے ہیں جن میں آدمی عموماً اپنی بیوی کے ساتھ خلوت کرتا ہے یا تنہائی کا وقت ہوتا ہے جس میں کپڑے اتار کر آرام کرنے کا عادی ہوتا ہے اور ایسی حالت میں سترِ عورت کا اہتمام نہیں ہوتا، اس لیے تین وقتوں میں نابالغ لڑکوں اور لونڈی غلاموں کو بھی اجازت لے کر آنا چاہیے۔ باقی اوقات میں ان کو اجازت کی ضرورت نہیں۔ ہاں کوئی شخص اپنی مصلحت سے اس وقت میں بھی منع کر دے تو دوسری بات ہے۔ (تفسیر عثمانی)

شانِ نزول: بغوی نے حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری غلام کو دوپہر کے وقت حضرت عمرؓ کو بلانے کے لیے بھیجا، غلام حضرت عمرؓ کے پاس (گھر کے اندر) پہنچا اسی حالت میں کہ حضرت عمرؓ کو اس حالت میں دیکھنا ناگوار گزرا، اس پر آیت یٰٓاَیُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ نازل ہوئی۔

جو لڑکے ابھی بالغ نہیں ہوئے لیکن قریب البلوغ ہیں (مراہق) ان کا حکم بالغ ہونے کے قریب ہو گئے ہیں وہاں کے حکم میں ہیں۔

مسئلہ: آیت مذکورہ الصدر سے معلوم ہوا کہ ان تین اوقات میں غلام اور نابالغ بچے کو آقا کے پاس بلا اجازت (آنے کی) ممانعت ہے خواہ وہ غلام چھوٹی عمر کا ہو یا بالغ ہو، اور مذکورہ اوقات کے علاوہ بلا اجازت اپنی مالک کے پاس بھی جا سکتی ہے۔ لونڈی اپنے آقا اور مالک کے پاس ہر وقت بلا اجازت داخل ہو سکتی ہے کیونکہ وہ تو بیوی کی طرح ہے اور بچے گھلے ملے رہتے ہیں اور قریب البلوغ بچے ہر وقت بلا اجازت داخل نہیں ہو سکتا (مظہری)۔ لیکن اس سے پردہ کرنا چاہیے۔ اللہ نے فرمایا ہے قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ ... اس آیت میں جن عورتوں کا استثناء کیا گیا ہے ان سے مراد باندیاں ہیں غلام نہیں ہیں اس آیت کی تفسیر کے ذیل میں ہم نے یہ مضمون بیان کر دیا ہے۔

جو لڑکا بالغ ہو گیا وہ بغیر اجازت کے ہر وقت داخل نہیں ہو سکتا، مگر نابالغ ان تین اوقات کے علاوہ ہر وقت بغیر اجازت داخل ہو سکتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ

ان کے (آگے) پیچھے (یعنی دوسرے وقتوں میں) نہ تم پر کچھ گناہ ہے نہ ان پر

طَوَّافُونَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

کہ کام کے لیے ایک دوسرے کے پاس آتے رہتے ہو

یعنی ان اوقات مذکورہ کو چھوڑ کر باقی اوقات میں یہ غلام اور بچے ایک دوسرے کے پاس بکثرت آتے جاتے رہتے ہیں ان کے لیے بار بار اجازت لینے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہر بار اجازت لینے میں بہت حرج ہے جو شریعت کی حکمت کے خلاف ہے۔ (تفسیر حقانی)

كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

اسی طرح اللہ اپنی آیتیں تم سے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے اور اللہ جاننے والا ہے

حَكِيمٌ وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ

حکمت والا ہے اور جب تمہارے لڑکے بالغ ہو جائیں

فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

تو ان کو بھی اسی طرح اجازت لینی چاہیے جس طرح ان سے اگلے

یعنی بڑا ہو جانے پر بچوں کا حکم بھی وہی ہے جو بڑوں کا ہے کہ ہر وقت اجازت لے کر آیا کریں۔ جس وقت سے بلوغ کو پہنچا پھر اس کا حکم ان کی طرح ہے جیسا بڑوں کا، جیسے پہلے بڑوں کو حکم ہوا تھا۔

[illegible]

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

[illegible]

حَكِيْمٌ ۝ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ

[illegible]

نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ

[illegible]

غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِيْنَةٍ ۗ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ

[illegible]

بوڑھی خواتین کا مسئلہ

[illegible]

عورتوں کیلئے اظہار زینت ممنوع ہے

[illegible]

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

[illegible]

[illegible] اللہ کی نظر سے پوشیدہ نہیں

[illegible]

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ

[illegible]

حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ

[illegible]

معذوروں کیلئے [illegible] اور ان سے معاملات کا طریقہ

[illegible]

[illegible]

وَلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ

[illegible]

اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ

[illegible]

اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ

[illegible]

اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ

[illegible]

مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ

[illegible]

[illegible]

اولاد کا گھر اپنا گھر ہوتا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دو گھر جن سے بلا اجازت کھانا جائز ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا

[illegible]

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً

[illegible]

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ

[illegible]

جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا

ترجمہ: [illegible] اکٹھے یا جدا جدا

بعض اہل روایت کے حوالوں میں کھانے کی بعض کراہت کا بھی ذکر آیا ہے [illegible] نے الالباب میں [illegible] ہے کہ حرمت کی وجہ اگر اس کے خاوند کا بھی کی مرضی حاصل کرنی چاہیے اسی لئے کھانا ایک اجتماعی ہی کیا کر رکھی ہے سکتے کسی نے کھانا کسی ساتھ کیا ہے اس سے منع کر دیا اور اگر ایک شخص کی مرضی ہو تو بھی کسی کی چیز لینی جائز نہیں ہے اس قید فرمایا ساتھ کھانا آپ کی ملاقات میں مشکل ہے بہتر ہو گئی۔ جو لوگ [illegible] چھوڑ کر اور اہل و فرزند میں اللہ کی توجہ ان کی طرف ہوتی ہے۔

(ترجمہ) آیت سے پہلے کھانے کا جواز بھی کا [illegible] حضرات وغیرہ کہ جب تک کوئی مہمان ساتھ نہ ہو تو کھانا نہ کھاتے تھے۔ معلوم ہوا کہ یہ ظلم ہے اگر کوئی کھائے [illegible] تو اس کو اکیلے بیٹھ کر کھانا پڑتا ہے تو حرج ہے برکت ہوتی ہے کیونکہ اللہ عز وجل۔ (تفسیر بغوی)

شانِ نزول بغوی نے لکھا ہے اس آیت کا نزول بنی لیث بن بکر کنانی کے متعلق ہوا۔ اس قبیلہ کا ایک شخص تھا بغیر مہمان کے تنہا کھانا نہ کھاتا تھا مہمان ساتھ کھانے کے لئے مل جاتا تو کھانا شروع کرتا کبھی ایسا بھی ہوتا کہ صبح سے بیٹھے بیٹھے شام ہو جاتی اور کھانا سامنے رکھا رہتا مگر اس شخص نے تنہا نہیں کھایا۔ حضرت عکرمہ نے کہا [illegible] (اس لئے) [illegible] جب کوئی مہمان ہم شریک ہونے کے لئے آ جاتا تو کھا لیتا۔ بغیر مہمان کے تنہا کھانا کسی نے نہ دیکھا یہاں تک کہ بھوکا رہ جاتا۔ جب مہمان آتا تو کھانا کھاتا۔ یہ بیان بغوی نے نقل کیا ہے۔ (تفسیر مظہری)

ایک ساتھ کھانے سے برکت ہوتی ہے

مسند احمد میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کھاتے تو ہیں لیکن آسودگی حاصل نہیں ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تم الگ الگ کھاتے ہو گے جمع ہو کر ایک ساتھ بیٹھ کر اللہ کا نام لے کر کھایا کرو تمہیں برکت دی جائے گی۔

غلام اپنے آقا کے گھر سے کھا سکتا ہے:

امام ابوحنیفہ کا اور امام احمد کے مذہب کا مشہور قول ہے [illegible] تمہاری ملکیت میں ہیں اس سے مراد غلام اور باندی ہیں کہ وہ اپنے آقا کے مال سے حسب ضرورت دستور کے موافق کھا سکتے ہیں۔ (تفسیر مظہری)

سلام کا طریقہ: تَحِيَّةً بطور دعا تحیہ کے معنی ہی سلام کرنا ہیں۔ اس سے التحیۃ مصدر کا مفعول مطلق ہے۔

بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شرم نے حیا کو (و تفسیر) صورت میں پیدا ہونے کے بعد لسانی سلام کی تعلیم دی۔ ملائکہ (اس میں بیٹھے) کے پاس جا کر فرشتوں کو سلام کرو ادب جواب دیں گے وہ تمہاری اور تمہاری اولاد کی تحیہ ہوگی (پس) آدم نے جا کر سلام علیکم کہا فرشتوں نے کہا سلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

حضرت ابو امامہ کی مرفوع روایت ہے کہ سب سے زیادہ اللہ سے قریب رہنے والا وہ شخص ہے جو سلام کی ابتدا کرتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ کی مرفوع روایت ہے جو شخص کسی مجلس میں پہنچے تو سلام کرے پھر اس کا دل بیٹھنے کو چاہے تو بیٹھ جائے۔ پھر (واپسی کے وقت) جب اٹھے تو سلام کرے۔ پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ حق دار نہیں ہے۔ رواہ الترمذی وابوداؤد۔

حضرت انس بیان فرماتے ہیں کہ [illegible] سے مراد ہے کہ گھر والے۔

حضرت انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم گھر سے نکلو تو گھر والوں کو سلام کرو۔ اس سے تمہارے گھر میں برکت ہوگی اور جب اپنے گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو۔ اس سے گھر والوں میں برکت ہوگی اور چاشت کی نماز پڑھا کرو یہ صلوٰۃ الاوابین (اللہ کی طرف لوٹنے والوں کی نماز) ہے۔ اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان والثعلبی اخرجاہ من یوسف الجوہری کی طرف سے اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو کا بیان ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اسلام (میں) کون سا (عمل) سب سے اچھا ہے فرمایا یہ کہ تم کھانا کھلاؤ اور (ہر شخص کو) سلام کرو خواہ اس کو پہچانتے ہو یا نہ پہچانتے ہو۔ متفق علیہ۔

قتادہ نے کہا اگر تم اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کرو۔ اور تم سے سلام کے زیادہ مستحق ہیں اور اگر خالی گھر میں داخل ہو جہاں کوئی نہ ہو تب (بھی سلام کرو اور) یوں کہو السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔ ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ ملائکہ سلام کا جواب دیتے ہیں۔

بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انس کی مرسل روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم گھر جاؤ تو اپنے گھر والوں کو سلام کے ساتھ مخصوص کرو۔

ترمذی نے حضرت انس کا بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا۔ بیٹے جب تو گھر والوں کے پاس (گھر کے اندر) داخل ہو تو ان کو سلام کیا کر یہ تیرے لئے اور تیرے گھر والوں کے لئے برکت ہوگی۔ (تفسیر مظہری)

خالی گھر پر سلام کا طریقہ

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: اگر گھر کے اندر کوئی نہ ہو تو یوں کہے السلام علینا من ربنا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین السلام علی اہل البیت ورحمۃ اللہ "ہم پر ہمارے رب کی طرف سے سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو گھر والوں پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو۔"

ابن ابی حاتم اور بیہقی میں عمرو بن دینار نے حضرت ابن عباسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ جب تم مسجد میں داخل ہو تو یوں کہو السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین

مسلمان کے حقوق:

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں اگر کوئی بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں حاضر ہو۔ اگر وہ دعوت کرے تو دعوت کو قبول کرے۔ ملاقات ہو تو سلام کرے۔ اس کو چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہے موجود ہو یا نہ ہو بہر حال اس کی خیر خواہی کرے۔ رواہ النسائی والترمذی۔ امام بخاری نے بھی اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے۔

محبت کا نسخہ: حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جب تک مومن نہ ہو گے جنت میں نہ جاؤ گے اور جب تک آپس میں محبت نہ کرو گے مومن نہ ہو گے کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتا دوں کہ اگر تم اس کو کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے۔ سلام (کے رواج) کو پھیلاؤ۔ رواہ مسلم۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
ایمان والے وہ ہیں جو یقین لاتے ہیں اللہ پر اور اس کے رسول پر
وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا
اور جب ہوتے ہیں اس کے ساتھ کسی جمع ہونے کے کام میں تو چلے نہیں جاتے
حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ
جب تک اس سے اجازت نہ لے لیں جو لوگ تجھ سے اجازت لیتے ہیں
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
وہ ہی ہیں جو مانتے ہیں اللہ کو اور اس کے رسول کو

اور پہلی آیتوں میں آنے کے وقت استیذان (اجازت طلب کرنے) کا ذکر تھا، جانے کے وقت استیذان کی ضرورت بتلاتے ہیں یعنی پورے ایمان والے وہ ہیں جو رسول کے بلانے پر حاضر ہوتے ہیں اور جب کسی اجتماعی کام میں شریک ہوں مثلاً جمعہ، عیدین، جہاد اور مجلس مشاورت وغیرہ میں تو بدون اجازت کے اٹھ کر نہیں جاتے۔ یہی لوگ ہیں جو کامل اور سچے معنی میں اللہ اور رسول کو ماننے والے ہیں۔ (تفسیر عثمانی)

شان نزول: ابن اسحاق، بیہقی اور ابن منذر نے عروہ اور محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے بیان کیا کہ جنگ احزاب کے سال (جب قریش اور غطفان کے قبائل وغیرہ مدینہ پر چڑھ کر آئے تھے) تو قریش نے مدینہ کے چوراہے کے پاس سیل کے مقام پر پڑاؤ ڈالا جس کا کمانڈر ابو سفیان تھا اور غطفان (کے قبائل) نے احد کی ایک طرف نقمی میں قیام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع مل گئی تھی آپ نے مدینہ کے گرد خندق کھدوائی تھی خود بھی حضور خندق کھودنے میں مصروف عمل تھے اور مسلمان بھی کام میں لگے ہوئے تھے، لیکن منافقوں میں سے کچھ لوگ سستی کر رہے تھے کچھ دکھاوے کے لئے کام میں شریک تھے اور موقع پاتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اور اجازت کے بغیر گھروں کو چپکے سے سرک جاتے تھے مگر کسی مسلمان کو کوئی حادثہ درپیش ہو جاتا جس سے لاچار ہو جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حال کا ذکر کر دیتا اور اجازت لے کر جاتا۔ طلب اجازت سے پہلے ضرورت پوری کر کے فوراً واپس لوٹ آتا تھا۔ ثواب کی تمنا ہوتی تھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر مظہری)

فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ
پھر جب اجازت مانگیں تجھ سے اپنے کسی کام کے لئے تو اجازت دے جس کو
وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ
ان میں سے تو چاہے اور معافی مانگ ان کے واسطے اللہ سے اللہ بخشنے والا مہربان ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جسے چاہیں اجازت دیں:

یعنی ضرورت کے وقت بھی جس کو مناسب سمجھیں اجازت دے دیں اور چونکہ اس اجازت پر عمل کرنا بھی فی الجملہ صحبت نبوی سے محرومی اور دنیا کو دین پر مقدم رکھنے کا شائبہ ہے اس لئے ان مخلصین کے حق میں استغفار بھی فرمائیں تاکہ آپ کے استغفار کی برکت سے اس تقصیر کا تدارک ہو سکے۔ (تفسیر عثمانی)

بعض حضرات نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ مومنوں کو اجازت دے دینا رسول پر لازم نہیں اور اجازت طلب کرنے کا کوئی گناہ نہیں ہے، اجازت کی درخواست تو ہر ایک کر سکتا تھا۔ بعض حضرات کی قید سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ بعض احکام اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے پر موقوف ہیں اور اسی طرح خلیفہ وقت (کے اختیار میں) ہیں یہ تفویض ان میں قابل ہے۔ (تفسیر مظہری)

اجتماعی کاموں سے رخصت کا طریقہ:

مجاہد نے کہا جمعہ کے دن (خطبہ کے وقت) امام کی طرف سے ہاتھ سے اشارہ کر دینا ہی اذن ہے بغیر ٹھہرے ہوئے مسلمانوں کے ہر اجتماعی کام کا بھی

[illegible]

دیہاتیوں کی اصلاح

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے ڈرتے رہو

[illegible]

یہودیوں کی گستاخیاں

[illegible] السام علیکم و لعنۃ اللہ و غضب علیکم [illegible]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کے خصوصا اور عام معاشرت کے بعض آداب و احکام

[illegible]

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طلب فرمانے پر حاضر ہونا فرض ہو جاتا ہے

[illegible]

ہوگئی۔ تو ان پر یہ آیت اتری کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت حاصل کر کے جاؤ اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ہدایت ہے کہ جو لوگ تم سے اجازت چاہیں ان میں سے جن کو چاہو اجازت دے دو۔ ان کے حق میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرو۔ ان لوگوں کی حالت بیان کی ہے جو چپکے سے کھسک جاتے تھے اور آڑ لے کر چلے جاتے تھے۔ (معارف القرآن)

مسند احمد کی حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے آگ جلائی، جب وہ روشن ہوئی تو پتنگے وغیرہ اس میں گرنے لگے، وہ انہیں ہٹاتا رہا لیکن وہ اس میں گرتے جاتے ہیں۔ یہی حالت میری اور تمہاری ہے کہ تم آگ میں گرنا چاہتے ہو اور میں تمہیں پکڑ کر روک رہا ہوں کہ آگ سے بچو لیکن تم میری نہیں مانتے اور اس آگ میں گرے چلے جاتے ہو۔ (یہ حدیث بخاری و مسلم میں بھی ہے)

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے آڑ لے کر کھسک جاتے ہیں

منافقین کی گمراہی: یعنی منافقین جو آپ کی مجلس سے کھسک جاتے ہیں اور جہاں منافقوں کو موقع ملا آنکھ بچا کر کھسک گئے یا اجازت لے کر بھی گئے تو محض بہانہ بنا کر، ایسے لوگ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ ان کو خوب جانتا ہے اور ان کا سب حال معلوم ہے۔ (تفسیر عثمانی)

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ

سو جو لوگ اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے

فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

کہ ان پر کوئی آفت آ پڑے یا ان پر کوئی دردناک عذاب نازل ہو جائے

نافرمانوں کو عذاب سے ڈرنا چاہیے:

یعنی اللہ و رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان کے دلوں میں کفر و نفاق وغیرہ کا فتنہ بیٹھ نہ جائے

ہو جائے۔ اور اس طرح دنیا کی کسی آفت یا آخرت کے دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ (ابن کثیر)

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قَدْ يَعْلَمُ

یاد رکھو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے

مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ۭ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا

جس حال پر تم ہو اور اس دن کو بھی جس دن سب اس کے پاس لوٹائے جائیں گے پھر وہ ان کو بتلا دے گا

عَمِلُوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

جو کچھ انہوں نے کیا تھا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے

اللہ تعالیٰ سے کوئی کام چھپ نہیں سکتا

یعنی مخلوق سے تعلق ہے تو ہر ایک کا حال جو گذر رہا ہے اللہ تعالیٰ سے تمہارا کوئی حال پوشیدہ نہیں، وہ جانتا ہے کہ تم کس حال میں ہو اور کس لئے بھاگے جاتے ہو۔ وہ جس طرح تمہارے احوال موجودہ سے واقف ہے اسی طرح اس دن کی کیفیت بھی جانتا ہے جب سب مخلوق حساب و کتاب کے لئے اس کی طرف لوٹائی جائے گی اور ہر ایک کے سامنے اس کا دفتر عمل کھول کر رکھ دیا جائے گا۔ ایسے علیم و خبیر اور مالک کی سزا سے مجرم کس طرح اپنے کو بچا سکتا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

عورتوں کو سورۂ نور سکھاؤ

حاکم نے حضرت عائشہؓ کی روایت سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو بالاخانوں پر نہ رکھو اور ان کو لکھنا نہ سکھاؤ (بلکہ) ان کو چرخہ کاتنا اور سورۂ نور کی تعلیم دو۔ اللہ نے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کلام کو سچ فرمایا۔ (تفسیر مظہری)

تمت سورة النور بفضل الله وتوفيقه، اللهم نور قلوبنا بالايمان والاخلاص ونور قبورنا واعصمنا من الذنوب واغفر لنا انك على كل شيء قدير وبالاجابة جدير

الحمد للہ سورۃ النور ختم ہوئی

سورۃ الفرقان

(جس نے قرآن کی تلاوت کی ... حق و باطل کے ...)

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَسَبْعُوْنَ آيَةً
سورۂ فرقان مکی ہے، اس میں ستتر آیتیں اور چھ رکوع ہیں
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا
تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ
بڑی برکت والا ہے وہ جس نے فیصلہ کی کتاب اتاری

حق و باطل کا فیصلہ کرنے والی کتاب:

فرقان (یعنی کتاب) قرآن کریم کو کہا گیا ہے جو حق و باطل کا فیصلہ اور امر و نہی، حلال و حرام کو جدا جدا کر کے بیان کرتی ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس نے اپنے اتارنے والے کی عظمت، شان، صفات اور اس کی حکمت و قدرت کو پوری طرح بیان کیا ... (تفسیر عثمانی)

بہت برکت والا ہے۔

قرآن کی قراءتیں:

امام مالک، امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عمر بن خطاب کا بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں، میں نے ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان پڑھتے سنا ... ہشام ... الفاظ پر سورۂ فرقان پڑھ رہے تھے جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں پڑھایا تھا۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کر دوں لیکن میں نے صبر کیا، جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر پکڑ لیا اور کہا: یہ سورت جو میں نے تم کو پڑھتے سنا تم کو کس نے پڑھائی ہے؟ ہشام نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا تم جھوٹ کہتے ہو، مجھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قراءت کے خلاف پڑھائی ہے جو تم نے پڑھی۔

غرض میں ہشام کو کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور عرض کیا: میں نے ان کو سورۂ فرقان ان طریقوں سے پڑھتے سنا ہے جن کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ سورۃ نہیں پڑھائی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہشام سے فرمایا: ہشام پڑھو۔ ہشام نے اسی طریقے سے پڑھا جس طرح پڑھتے میں نے سنا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سورت یونہی نازل کی گئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا: عمر تم پڑھو۔ میں نے اس طریقے سے سورت پڑھی جس طریقے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھائی تھی۔ فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ قرآن سات حرفوں (لہجوں، طریقوں) پر نازل کیا گیا ہے جو طریقہ تم کو آسان ہو اسی طریقے سے پڑھو۔ (...)

تبارک کا استعمال صرف اللہ کے لیے مخصوص ہے۔ یہ لفظ برکت سے ماخوذ ہے۔ برکت کا معنی ہے کثرت خیر۔ ... حضرت ابن عباس نے فرمایا: یعنی ہر بھلائی کی طرف سے آتی ہے۔

برکت کا مطلب: تبارک، برکت سے مشتق ہے۔ برکت کے معنی خیر کی کثرت کے ہیں۔ ابن عباس نے فرمایا کہ ہر ایک بھلائی اور ہر برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

قرآن کو فرقان کیوں فرمایا:

فرقان، قرآن کریم کا لقب ہے ... فرق کرنے کے ہیں۔ قرآن چونکہ اپنے واضح ارشادات کے ذریعہ حق و باطل میں تمیز اور فرق کرتا ہے اور معجزے کے ذریعہ بھی حق و باطل میں فرق کرتا ہے اس لئے اس کو فرقان کہا جاتا ہے۔

عَلٰى عَبْدِهٖ
اپنے بندہ پر

کامل و اکمل بندہ: یعنی اپنے اس کامل و اکمل بندہ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر جن کا امتیازی لقب ہی کمال عبدیت کی وجہ سے عبداللہ ہو گیا۔ صلوات اللہ وسلامہ علیہ۔

لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا
تاکہ وہ سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو

قرآن کا پیغام عالمگیر ہے:

یعنی قرآن کریم ... سارے جہان کو ڈرانے والا ہے۔ ... اس لئے یہاں صفت "نذیر" کو بیان فرمایا۔ "بشیر" کا ذکر نہیں کیا ...

للعالمین: تاکہ تمام جہان والوں کو [illegible] کے لئے [illegible] نذیر ہو [illegible]

للعالمین: [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت [illegible] بخلاف پچھلے انبیاء [illegible] کہ ان کی بعثت [illegible] خاص قوم کے لئے ہوتی تھی [illegible] حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پانچ مخصوص فضائل ذکر فرمائے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کی بعثت سارے جہان کے لئے عام ہے [illegible]

الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وہ کہ جس کی ہے سلطنت آسمان اور زمین میں
وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ
اور نہیں پکڑا اس نے بیٹا اور نہیں کوئی اس کا ساجھی
فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ﴿٢﴾
سلطنت میں اور بنائی ہر چیز پھر ٹھیک کیا اس کو ماپ کر

تخلیق و تقدیر کا تجزیہ

[illegible] ہر چیز [illegible] ایک خاص انداز [illegible] رکھا [illegible] جس کے لئے پیدا کی گئی [illegible] سے عاجز [illegible] ہے۔ [illegible] اور حکمت [illegible] لفظ تقدیر کا [illegible] کہا جاتا ہے [illegible] (مظہری)

حکومت میں کوئی اللہ کا شریک نہیں ہے

وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا اور اس نے (اپنے لئے) کوئی بیٹا نہیں ٹھہرایا (جیسا [illegible] کہتے ہیں [illegible])

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ اور اس نے ہر چیز پیدا کی [illegible] اعتبار سے [illegible] پیدا کیا

فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا پھر سب کا ایک اندازہ رکھا۔

یعنی اس کو ایک خاص [illegible] جس خاص مقصد کے لئے پیدا کیا گیا اس کی صلاحیت پیدا کر دی۔ جیسے انسان میں [illegible]

[illegible] سمجھ [illegible] کی صلاحیت پیدا ہوئی۔

بعض علماء نے تقدیر کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ خدا نے ہر چیز [illegible] مقرر کر دی [illegible] اور پہلے سے ہی مقرر کر دیا [illegible] مطابق ہوتی ہیں [illegible] خلاف نہیں ہو سکتیں [illegible]

فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا: تخلیق کے بعد تقدیر کا ذکر کیا، تخلیق کے معنی [illegible] ہیں [illegible] وغیرہ کے [illegible] کو عدم سے وجود میں لایا جائے [illegible]

وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ اور حکومت میں کوئی اس کا ساجھی نہیں ہے جیسے کہ مجوس اور [illegible] کہتے ہیں [illegible] خالق [illegible] خالق [illegible] شر [illegible] (اہرمن کہتے ہیں)۔ اس آیت میں اللہ نے اپنے قادر مطلق ہونے کا [illegible] سورت میں بیان فرمایا۔

مخلوقات میں سے ہر ایک چیز میں خاص حکمتیں

[illegible] معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] بڑی حکمت سے [illegible] اس کام کے مناسب پیدا کئے جس کام کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے [illegible] اس کے اجزاء [illegible] اس کام کے مناسب ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آسمان بنایا ہے۔ [illegible] چیزیں [illegible] کے مناسب ہیں [illegible] پیدا ہونے والی ہر چیز [illegible] ایک [illegible] صورت [illegible] کام کے مناسب [illegible] قدرت سے [illegible] زمین کو بنایا [illegible] پانی [illegible] بنایا [illegible]

[illegible] تمام [illegible] مخلوقات [illegible] حکمتوں کی تفصیل بیان [illegible] ایک [illegible]

[illegible]

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا

[illegible]

وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ

[illegible]

ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُورًا

[illegible]

قدرت کی انتہا

[illegible]

جھوٹے معبودوں کی بے بسی

[illegible]

لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ [illegible]

[illegible]

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرَاهُ

[illegible]

وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ

[illegible]

کافروں کی بے ہودہ باتیں

[illegible]

[illegible] لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ [illegible]

[illegible]

فَقَدْ جَاءُوا ظُلْمًا وَزُورًا

[illegible]

قرآن کی صداقت کو جھٹلانا سب سے بڑا ظلم ہے۔

[illegible]

وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا
[illegible]
فَهِيَ تُمْلَىٰ عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا
[illegible]

کافروں کی دروغ گوئی

[illegible]

قُلْ أَنزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
[illegible]

قرآن [illegible]

[illegible]

إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا
[illegible]

اللہ کی بخشش و مہربانی

[illegible]

وَقَالُوا مَالِ هَٰذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ
[illegible]
وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ
[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کافروں کی چہ میگوئیاں۔

[illegible]

[illegible]

کافروں کی باتیں بے بنیاد ہیں۔

[illegible]

لَوْلَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا
[illegible]
أَوْ يُلْقَىٰ إِلَيْهِ كَنزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا
[illegible]

کافروں کا ایک بیوقوفانہ خیال:

[illegible]

وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا

اور کہنے لگے ظالم تم پیروی کرتے ہو [illegible]

[illegible]

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا

دیکھ تو کیسی بٹھاتے ہیں تجھ پر مثالیں سو بہک گئے

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا

[illegible]

دیکھو! کافروں کی گمراہیاں:

[illegible]

تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا

[illegible]

مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

[illegible]

وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا

[illegible]

اللہ سب کچھ پر قادر ہے مگر منکر ازلی محروم تھے:

[illegible]

شانِ نزول:

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فقر پسندی:

[illegible]

[illegible]

حضرت ربیعؓ کا خوفِ آخرت

[illegible]

دوزخ کی دہشت

[illegible]

وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُقَرَّنِينَ

[illegible]

دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا

[illegible]

دوزخ میں مجرموں کی قسمیں

[illegible]

دوزخ کی تنگی

[illegible]

بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ

[illegible]

بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا

[illegible]

کافروں کا اصل مقصد شرارت ہے

[illegible]

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا

[illegible]

شرارت پسندوں کا عذاب

[illegible]

وہاں ہلاکت (یعنی موت) کو پکاریں گے۔

تغیر مظہری میں ہے کہ جانوروں کی تنگی عذاب کی شدت کیلئے ہے جیسے نیزہ مخصوص جگہ میں چھوڑا جاتا ہے۔ ابن ابی حاتم نے یحییٰ بن اسید کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا گیا فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دوزخیوں کو اسی طرح ٹھونسا جائے گا جیسے دیوار میں میخ۔

حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں آیا ہے جیسے برچھے پر دی جاتی ہے۔

ابن مبارک نے بطریق قتادہ بیان کیا کہ حضرت عبداللہ (بن عمرؓ) فرماتے تھے دوزخ دوزخی کی اتنی تنگی ہوگی جیسے نیزے پر انی ہوتی ہے۔

لوہے کے صندوقوں میں بند ہوں گے

ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے حضرت ابن مسعودؓ کا قول نقل کیا ہے کہ جب ان لوگوں کو جن کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے دوزخ میں ڈالے جانے کا حکم ہوگا تو ان کو لوہے کے صندوقوں میں بند کر کے لوہے کی کیلیں ٹھونک دی جائیں گی پھر ان صندوقوں کو دوسرے صندوقوں میں بند کر دیا جائے گا پھر جہنم کی تہہ میں ان کو پھینک دیا جائے گا، ہر کوئی یہی سمجھے گا کہ عذاب صرف اسی کو ہو رہا ہے۔

سعید بن منصور کی روایت سے ابو نعیم اور بیہقی نے بھی حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث نقل کی ہے۔

مقرنین یعنی گردنوں سے ہاتھ بندھے ہوئے زنجیروں سے جکڑے ہوئے یعنی ہر کافر کو شیطانوں کے ساتھ باندھ دیا جائے گا، شیطانوں کی گردن میں بندھے ہوئے۔ (مظہری)

ہر دوزخی کو بے حد تنگ جگہ میں ٹھونس دیئے جائیں گے جیسے کیل دیوار میں، اور روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی بابت سوال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا گیا کہ جیسے کیل دیوار میں مشکل سے گاڑی جاتی ہے اسی طرح ان دوزخیوں کو ٹھونسا جائے گا۔ اس وقت خوب جکڑے ہوئے ہوں گے اور ہلاکت کو پکاریں گے۔ وہاں موت آئے گی نہ راحت ملے گی۔ (ابن کثیر)

سب سے پہلے ابلیس جہنم رسید ہوگا:

احمد، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ حضرت انسؓ کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے ابلیس کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا وہ اس کو اپنی پیشانی پر رکھ کر پیچھے سے گھسیٹتا ہوا پکارے گا ہائے ہلاکت (ابلیس کی ذریت) اس کے پیچھے اسی طرح کہتے ہوں گے یہاں تک کہ سب دوزخ پر آ جائیں گے۔

تم بہت سی موتوں کو پکارو۔ (تفسیر عثمانی)

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا ﴿۱۴﴾

مت پکارو آج ایک مرنے کو اور پکارو بہت سے مرنے کو

یعنی ایک دو مرتبہ کیا پکارتے ہو، اب تو ہمیشہ ایسے ہی حال میں رہنا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

قُلْ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۚ

تو کہہ بھلا یہ چیز بہتر ہے یا باغ ہمیشہ رہنے کا جس کا وعدہ ہو چکا ہے ڈر والوں سے

یعنی خود ہی انصاف کر لو۔ جب خود فیصلہ کر لو کہ یہ چیز بہتر ہے یا وہ جس کا وعدہ متقین سے کیا گیا ہے۔

كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً وَمَصِيرًا ﴿۱۵﴾ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ

وہ ہوگا ان کا بدلہ اور پھر جانے کی جگہ، ان کے واسطے وہاں ہے جو چاہیں

وہ ہوگی ان کی جزا اور ان کے رہنے کا ٹھکانا۔ (تفسیر عثمانی)

متقیوں کا انعام:

جو شخص اللہ سے ڈرتے ہیں جنت میں ان کو ملے گا (یعنی) سب کچھ جو وہ وہاں چاہیں گے۔

یعنی اچھے اور ہر قسم کی اعلیٰ نعمتیں جنت میں ہوں گی جو چاہیں گے ملے گی، یہ ان کو ملے گا۔ ظاہر ہے کہ ناقص اور حقیر خواہش ہی نہ ہوگی جو وہ چاہیں گے ملے گی۔ آیت میں تنبیہ ہے کہ ہر قسم کی مرادیں تو صرف جنت میں ہی پوری ہوں گی، دنیا میں پوری نہیں ہو سکتیں۔ (تفسیر عثمانی)

خَالِدِينَ ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا مَسْئُولًا ﴿۱۶﴾

رہا کریں ہمیشہ، ہو چکا تیرے رب کے ذمہ وعدہ مانگا ہوا

اللہ نے اپنی مہربانی سے لازم کر لیا

وعدا مسئولا، یعنی وہ ایسا وعدہ ہے جو خدا تعالیٰ نے محض فضل و رحمت سے اپنے اوپر لازم کر لیا۔ یا یہ مطلب ہے کہ اس وعدہ کے پورا کرنے کا سوال کریں گے، وہ یقیناً پورا کیا جائے گا۔ جیسے کہ دعا میں ہے رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ۔ (کبیر وغیرہ)

یعنی وعدہ جو آپ کے رب پر لازم ہے اور واجب، یعنی اللہ نے وعدہ کر لیا ہے اور وعدہ خداوندی کے خلاف ہونا ممکن نہیں (ورنہ) اللہ پر کوئی چیز واجب نہیں، وہ سب کچھ جائز ہے جو چاہے اور خود جو کرے پاک ہے لیکن اس نے اپنے ارادے اور اختیار سے وعدہ فرما لیا ہے اس نے

وعدے کو پورا کرنا اس پر لازم ہے جیسے وکیل پر واجب اضافی ہے خود اس کا وعدہ ... نہ ہوتا ہے جیسے اماروں کے ساتھ اس نے وعدہ کیا پھر وعدے کے مطابق ایفا کرنا اس نے اپنے اوپر واجب کیا (اس لئے کہ اس کا ایفاء وعدہ واجب ہوا) تو اس کے اختیار نے واقعہ ہونا (تفسیر مظہری)

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ
اور جس روز جمع کرے گا ان کو اور جن کو وہ پوجتے ہیں اللہ کے سوا
فَيَقُولُ ءَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَٰٓؤُلَآءِ
پھر ان سے کہے گا کیا تم نے بہکایا میرے ان بندوں کو
أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ
یا وہ آپ بہکے راہ سے

میدان حشر میں جھوٹے معبودوں سے سوال:

یعنی ان باطل معبودوں سے دریافت کیا جائے گا کہ کیا تم نے ان کو شرک کی اور اپنی پرستش کرانے کی ترغیب دی تھی یا یہ خود اپنی حماقت و جہالت اور غفلت و بے توجہی سے گمراہ ہوئے۔ (تفسیر عثمانی)

وَمَا يَعْبُدُونَ سے مراد ہیں تمام باطل معبود عقل والے ہوں یا عقل سے محروم ... قول یہی ہے کہ غیر ذوی العقول کو شامل ہے ... بے عقل چیزوں کو قیامت کے دن سوال و جواب کے قرینہ کا لحاظ کرتے ہوئے کہا کہ اس جگہ ملائکہ، جنات، حضرت مسیح اور حضرت عزیر مراد ہیں۔ عکرمہ، ضحاک اور کلبی کے نزدیک یہی مطلب ہے ... پہلا قول ہے کہ ... استعمال بے عقل چیزوں کے لئے ہوتا ہے، اس قول کا مطلب یہ ہوا کہ قیامت کے دن اللہ ان بتوں کو ... اور بولنے کی قدرت عطا کرے گا جس طرح انسان کے ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء گواہی دیں گے۔

ءَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ کیا تم نے گمراہ کیا تھا، یعنی کیا تم نے ان کو اپنی پوجا کی دعوت دی تھی۔ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ یا وہ خود ہی راہ حق سے بھٹک گئے تھے۔ انہوں نے خود صحیح غور و فکر نہیں کیا اور ناصح کی نصیحت سے گریز کیا۔ اس سوال کی غرض معبودان باطل کے پرستاروں کو سرزنش اور زجر و توبیخ ہے۔ (تفسیر مظہری)

قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنۢبَغِي لَنَآ أَن نَّتَّخِذَ
وہ کہیں گے تو پاک ہے ہم سے بن نہ آتا تھا کہ پکڑیں
مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَآءَ
تیرے سوا کسی کو رفیق

معبودوں کا عابدوں سے اظہار برات:

یعنی ہماری کیا مجال تھی کہ تجھ سے ہٹ کر کسی دوسرے کو اپنا رفیق و مددگار سمجھتے۔ پھر جب ہم اپنے نفس کے لئے تیرے سوا کوئی سہارا نہیں رکھتے تھے تو دوسروں کو کیسے حکم دیتے کہ ہم کو اپنا معبود اور حاجت روا سمجھیں۔ (تفسیر عثمانی)

نقلی معبودوں کے سوال پر تعجب ہوگا:

سُبْحَانَكَ یعنی بطور تعجب وہ یہ لفظ کہیں گے کیونکہ معبودان باطل یا ملائکہ یا انبیاء ہوں گے تو اس سوال پر ان کا تعجب ظاہر ہی ہے۔ اللہ نے ان کو معصوم بنایا تھا ان سے ایسے جرم کیسے ہو سکتے تھے کہ آداب ... یا ... پتھر وغیرہ کو مانا جائے تب بھی ان کا تعجب بجا ہے، ان کو اللہ کی طرف سے گویائی کی قدرت ہی نہیں دی گئی پھر وہ کیسے گمراہ کر سکتے تھے ان سے سوال تعجب انگیز تھا۔

یا ان کا یہ تعجب اس وجہ سے ہوا کہ ہمارے متعلق تو فرمایا گیا کہ ہم اللہ کی تسبیح و تحمید میں مشغول رہتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا ہے وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ پھر ہم کس طرح گمراہ کر سکتے ہیں اور کیسے شرک کی تعلیم دے سکتے ہیں۔

مَا كَانَ يَنۢبَغِي لَنَآ ہمارے لئے تو یہ بھی جائز نہیں، یعنی اللہ نے ہم کو معصوم بنایا ہے یا قدرت ہی نہیں دی، اس لئے کسی دوسرے کو اللہ کے سوا ہم اپنا کارساز قرار دیں یہ ہمارے لئے درست ہی نہیں۔ بندوں کو بہکانے یا گمراہ کرنے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔

جو معبودیت کا دعویٰ کرتے تھے ان کا جواب

یہ جواب انبیاء، ملائکہ اور صالحین کی طرف سے ہوگا۔ لیکن جو لوگ خود معبود بن بیٹھے تھے خواہ وہ انسان ہوں یا جنات ان کی طرف سے یہ جواب نہ ہوگا بلکہ وہ اسی طرح کے جواب دیں گے

وَلَٰكِن مَّتَّعْتَهُمْ ... یعنی اللہ کی عبادت سے ہٹ جانے کا سبب بجز شرک تعلیم شیطان کے ... [illegible] ... اللہ نے تو ان کو نعمتیں دی تھیں اور ان کو ... نے جرم سے ... ان کے خلاف کیا پھر بھی ان پر ... تھا۔ (تفسیر مظہری)

وَلَٰكِن مَّتَّعْتَهُمْ وَءَابَآءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا
لیکن تو ان کو برتنے کو دیتا رہا اور ان کے باپ دادوں کو یہاں تک کہ
الذِّكْرَ وَكَانُوا قَوْمًۢا بُورًا
بھلا بیٹھے تیری یاد اور یہ لوگ تھے تباہ ہونے والے

حقیقت ... [illegible]

[illegible]

> **فَقَدْ كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ**

[illegible]

مشرکوں کے سب سہارے ٹوٹ جائیں گے

[illegible]

> **فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا نَصْرًا**

[illegible]

> **وَمَن يَظْلِم مِّنكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا**

[illegible]

> **وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ**

[illegible]

> **لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ**

[illegible]

کافروں کے اعتراض کی تردید

[illegible]

> **وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ**

[illegible]

کشمکش دنیا امتحان ہے

[illegible]

شکر کی توفیق کی دعا

[illegible]

پیغمبروں کا فقر

[illegible]

[illegible] پاس آتا ہے ... حدیث شریف میں ہے کہ ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible] ... حضرت اللہ ... (تفسیر ابن کثیر)

مسند امام احمد میں حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا
[illegible]

[illegible]

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ
[illegible]
اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا
[illegible]

منکرین آخرت کی بیہودہ گوئی

[illegible]

[illegible]

لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا
[illegible]

متکبر کے مریض ہیں

[illegible]

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ
[illegible]
لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا
[illegible]

ٹھہراؤ کس وقت آرہا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سے اور تیں، فرشتوں اور جن میں مبتلا ہوتے ہیں تو حجراً محجوراً کہتے ہیں چنانچہ فرشتوں کو دیکھنے کے بعد یہ الفاظ کہیں گے۔ (تفسیر مظہری)

مومن کی روح کا اعزاز:

صحیح حدیث میں ہے کہ فرشتے مومن کی روح سے کہتے ہیں اے پاک روح جو پاک جسم میں تھی تو اللہ تعالیٰ کے رحم اور رحمت کی طرف چل جو تجھ سے ناراض نہیں ہے۔ ... تب ... ان میں سے چار کی تسبیح یہ ہوتی۔ سبحانک اللھم وبحمدک لک الحمد علی حلمک بعد علمک ... تیری تعریف ہے ... چار کی تسبیح یہ ہوتی۔ سبحانک اللھم وبحمدک لک الحمد علی عفوک بعد قدرتک ... اپنی قدرت کے ... (تفسیر مظہری)

> وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا
>
> اور ہم پہنچے ان کے کاموں پر جو انہوں نے کیے تھے پھر کر ڈالا ان کو خاک اڑتی ہوئی

عمل خاک ہو جائے گا

یعنی وہ ... گو انہوں نے اپنے زعم باطل کے موافق ... جو کام کیے تھے جن پر ان کو غرور تھا جیسے ... اسی طرح بے حقیقت کر دے گا جیسے خاک کے ذرات ہوا میں ادھر ادھر اڑتے پھرتے ہیں ... مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ (ابراہیم: ۱۸) وغیرہ آیات۔ (تفسیر عثمانی)

هَبَاءً مَّنثُورًا یعنی بیکار و بے کار جس کا آخرت میں کوئی ثواب نہ ہوگا۔ کیونکہ ثواب کی شرط ہے ایمان اور محض اللہ کے لئے عمل کرنا اور یہ دونوں شرطیں کافروں کے اعمال میں مفقود ہیں۔

ہباء کا معنی:

حضرت علیؓ نے فرمایا ہباء ان ذرات کو کہتے ہیں جو روشندان (اور دروازوں) کے ... سے سورج کی روشنی پڑنے پر غبار کی طرح نظر آتے ہیں مگر ہاتھ سے ان کو چھوا نہیں جا سکتا ... (تفسیر مظہری)

> أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ مَقِيلًا
>
> جنت کے لوگوں کا اس دن بہتر ہے ٹھکانا اور خوب جگہ ہے دوپہر کے آرام کی

اہل جنت کے مزے:

یعنی چونکہ وہاں کسی طرح کی مصیبت ... دنیا ... جنت میں خوب آرام ... (تفسیر عثمانی)

جنت اور دوزخ میں داخلہ کا وقت:

بغوی کی روایت میں حضرت ابن مسعودؓ کا بیان ان الفاظ کے ساتھ آیا ہے۔ قیامت کا دن آدھا نہیں ہونے پائے گا کہ اہل جنت جنت میں اور اہل دوزخ دوزخ میں جا کر ٹھہر جائیں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی ثُمَّ إِنَّ مَقِيلَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ حضرت ابن مسعودؓ کی قرأت میں یہ آیت اسی طرح آئی ہے ... ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے ... ابراہیم نخعی کا قول نقل کیا ہے ... قیامت کے دن آدھے دن میں لوگوں کا حساب ختم ہو جائے گا پھر جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں قیلولہ کریں گے (یعنی دوپہر بسر کریں گے) بغوی نے لکھا ہے حضرت ابن عباسؓ فرماتے تھے ... سب ... میں ہی ہو جائے گا۔ (تفسیر مظہری)

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں مجھے معلوم ہے کہ کس وقت جنتی جنت میں جائیں گے اور جہنمی جہنم میں۔ یہ وہ وقت ہوگا جو دنیا میں دوپہر کا وقت ہے کہ لوگ اپنے گھروں کو ... آرام حاصل کرنے کو لوٹتے ہیں۔ جنتیوں کا قیلولہ جنت میں ہوگا۔ مچھلی کی کلیجی انہیں پیٹ بھر کر کھلائی جائے گی۔ (تفسیر مظہری)

> وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنزِيلًا
>
> اور جس دن پھٹ جائے آسمان بادل سے اور اتارے جائیں فرشتے لگاتار

اللہ تعالیٰ کا نزول اجلال:

قیامت کے دن آسمانوں کے پھٹنے کے بعد حق تعالیٰ کی ایک خاص تجلی ... بادل کی ایک صورت میں ہوگی ... یہ ہم جیسے ... شاید یہ ... اللہ تعالیٰ کی ایک روایت میں جو ... سے متعلق ہے ... ہوا ہے ... فرشتے ... مقام محشر کی طرف نزول فرمائیں گے ... سورۂ بقرہ میں ہے هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ اس میں بھی اسی طرح کا مضمون بیان ہوا ہے۔ (معارف)

ابن جریر اور ابن مبارک نے ضحاک کا قول نقل کیا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ کے حکم سے آسمان اپنے باشندوں سمیت پھٹ پڑے گا اس کے بعد فرشتے زمین کے کناروں پر ہوں گے اور پہلے آسمان والے زمین اور زمین والوں کو گھیر لیں گے، پھر دوسرے تیسرے چوتھے، پانچویں چھٹے اور ساتویں آسمان کا بھی یہی حال ہوگا۔ پھر سب فرشتے صف بستہ ہو جائیں گے ایک قطار کے بعد دوسری قطار (ترتیب وار) ہو جائے گی پھر ایک فرشتہ اترے گا جس کے بائیں جانب جہنم ہوگا زمین والے جہنم کو دیکھ کر ادھر ادھر بھاگیں گے مگر زمین کے جس کنارے پر پہنچیں گے اس طرف سات صفیں ملائکہ کی کھڑی پائیں گے، اس وقت یہ لوگ جہاں سے آئے تھے ادھر لوٹ جائیں گے۔ اسی حالت کا بیان ہے اللہ نے فرمایا ہے۔

یَوْمَ التَّنَادِ ۝ یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَ

وَجَآءَ رَبُّکَ وَالْمَلَکُ صَفًّا صَفًّا ۝ وَجِایْٓءَ یَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ

لوگ اس حالت میں ہوں گے کہ اچانک ایک آواز سنائی دے گی اور لوگ سب اس کی بات کے لیے چلے جائیں گے۔ (مختصراً)

اللہ تعالیٰ کا نزول اجلال

ابوبکر ابن عبداللہ نے ہر کہ مرقی کا قول بیان کیا کہ جب آسمان پھٹ جائیں گے تو سب جن و انس اور فرشتے آ جائیں گے۔ عبداللہ بن عمرؓ فرماتے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ عرش پر متمکن ہوگا اور زمین کی ہر چیز پر اس کا غلبہ ہوگا۔ اس وقت ایک آواز آئے گی جس سے سب لوگ مبہوت رہ جائیں گے۔ (تفسیر بغوی)

تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ یعنی غمام کے ساتھ آسمان شق ہو جائے گا اور اس میں سے ایک رنگین بادل برآمد ہوگا جس میں فرشتے ہوں گے۔ بادل کی طرح ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی تجلی ہوگی اور اس کے گرد فرشتے ہوں گے۔ یہ سب آسمانوں کے پھٹنے کا وقت ہوگا اور اسی وقت آسمان کا پھٹنا صرف کھلنے کے معنی میں ہوگا۔ وہ کھلنا نہیں ہوگا جو کلی طور پر تخریب کے وقت آسمان کے ختم ہونے کے بعد ہوگا کیونکہ نزول قیامت کا ابتدائی وقت ہے جو نفخ ثانیہ کے بعد ہے۔ ظاہر ہے کہ آسمان دوبارہ درست ہو چکے ہوں گے۔ (ماخوذ از تفسیر مظہری)

اَلْمُلْكُ یَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ یَوْمًا

اس روز حقیقی بادشاہی رحمن ہی کی ہوگی اور وہ دن

عَلَی الْكٰفِرِیْنَ عَسِیْرًا ۝

کافروں پر سخت ہوگا

حقیقی اللہ کی بادشاہی ہوگی

یعنی ظاہری اور باطنی صورۃً اور حقیقتاً ہر طرح کامل اور دائمی سلطنت اس روز صرف اسی کی ہوگی۔ لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (المومن رکوع ۲) یعنی جب رحمان کی حکومت ہوگی تو مستحق رحمت بندوں کے لیے رحمت ہی رحمت کی ہوگی سب سے اعلیٰ مقام سے وہ نوازے جائیں گے تمام دوسری حکومتیں وقت کے کافروں کے لیے وہ دن بڑی سخت مشکل اور مصیبت کا ہوگا۔

کہ پارہ پارہ شود تمام چیز | قیامت راد ہر کس تو

(مرتب)

قیامت کے دن کی سختی

وَكَانَ یَوْمًا عَلَی الْكٰفِرِیْنَ عَسِیْرًا اور وہ دن کافروں کے لیے بڑا سخت دن ہوگا۔ حضرت ابو سعید خدری راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے متعلق دریافت کیا گیا جس کی مقدار پچاس ہزار برس کے برابر ہوگی (اور عرض کیا گیا) کیسا طویل ہوگا (اور کتنا سخت ہوگا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مومن کے لیے وہ بہت ہلکا ہوگا یہاں تک کہ فرض نماز کے (ایک) وقت سے بھی کم ہوگا۔ (بیہقی) (مظہری)

آئندہ آیت کا شان نزول

بغوی نے لکھا ہے عقبہ بن ابی معیط کا طریقہ تھا کہ جب سفر سے واپس آتا تو کھانا تیار کرتا اور اپنی قوم کے بڑے بڑے لوگوں کی دعوت کرتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زیادہ بیٹھتا تھا۔ ایک روز سفر سے واپس آ کر کھانا تیار کیا پھر لوگوں کی دعوت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کھانے کے لیے بلایا۔ آپ تشریف لے گئے (جب عقبہ نے کھانا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس وقت تک تمہارا کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک تم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت نہ دو گے عقبہ نے کلمۂ شہادت پڑھ لیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کھانا کھا لیا۔ عقبہ اُبی بن خلف کا دوست تھا اُبی کو جب خبر ہوئی کہ عقبہ نے کلمۂ شہادت پڑھا ہے اُبی کو اطلاع ملی تو اس نے عقبہ سے کہا عقبہ تم بے دین ہو گئے۔ عقبہ نے کہا نہیں خدا کی قسم میں تو بے دین نہیں ہوا بات صرف یہ ہوئی کہ میرے گھر ایک آدمی آیا اور بغیر کلمۂ شہادت پڑھوائے میرا کھانا کھانے سے اس نے انکار کر دیا مجھے غیرت آئی کہ وہ میرے گھر سے بغیر کھانا کھائے چلا جائے اس لیے میں نے شہادت دے دی

اور اس نے کہا کہ میں اس وقت تک تم سے راضی نہیں ہوں گا جب تک تم جا کر ان کے منہ پر تھوک نہ دو۔ پھر عقبہ نے جو کیا سو کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں نے مکہ کے باہر تجھے پا لیا تو تیرے سر پر تلوار ماروں گا (یعنی تجھے قتل کر دوں گا)۔ چنانچہ عقبہ بدر کے دن بندھا ہوا گرفتار کر لایا گیا۔ اور واقعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا۔ شعبی نے یہ روایت مرسل بھی نقل کی ہے۔ اس روایت کے الفاظ اس طرح ہیں۔ ابی نے عقبہ سے کہا میں تم سے اس وقت تک راضی نہ ہوں گا جب تک تم اس کی گردن کو پاؤں سے نہ روندو گے اور اس کے منہ پر نہ تھوکو گے۔ چنانچہ عقبہ نے جب دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدے کی حالت میں پایا تو وہ یہی کر گزرا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجھ کو مکہ سے باہر پاؤں گا تو تیرے سر پر تلوار ماروں گا۔ عقبہ بدر کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا تو آپ نے اس کا سر اڑا دینے کا حکم دیا [illegible] اسی پر یہ آیت نازل ہوئی (تفسیر مظہری)

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي
اور جس دن ظالم کاٹ کھائے گا اپنے ہاتھوں کو کہے گا اے کاش
اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا
میں نے پکڑا ہوتا رسول کے ساتھ رستہ

کافروں کی بے انتہا حسرت:

یعنی اس حسرت و ندامت سے اپنے ہاتھ کاٹے گا اور افسوس کرے گا کہ میں نے کیوں رسول کا اتباع نہ کیا، کیوں شیاطین کا اتباع کیا [illegible]

الظالم سے مراد عقبہ بن ابی معیط ہے ابن جریر نے حضرت ابن عباس کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ابی بن خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا، عقبہ بن ابی معیط نے اس کو سرزنش کی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ شعبی اور مقسم سے بھی یہی روایت آئی ہے۔

ضحاک نے کہا: اس سے ہاتھ کاٹنا، انگلیوں کے پورے کھانا مراد ہے، یہ شدت غم سے کنایہ ہے۔

عقبہ کا انجام بد:

ضحاک نے کہا جب عقبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر تھوک پھینکا تو اس کا تھوک لوٹ کر اسی کے رخساروں پر آ پڑا جس سے دونوں رخسار جل گئے اور مرتے دم تک جلنے کا نشان باقی رہا۔ کلبی کا بیان ہے کہ عقبہ بن ابی معیط، ابی بن خلف کا دوست تھا۔ عقبہ مسلمان ہو گیا تھا۔ ابی نے اس کو کہا تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے دین تبدیل کر لیا؟ اس نے کہا میں نے دین تبدیل نہیں کیا۔ ابی نے کہا پھر تو جا کر ان کے منہ پر تھوک دے۔ عقبہ نے ایسا ہی کیا۔ پس عقبہ کو بدر کے دن گرفتار کر کے قتل کر دیا گیا اور ابی کو احد کے دن رسول اللہ نے قتل کیا۔ فلاں سے مراد ابی بن خلف ہے۔ گمراہ کیا مجھ کو سے مراد ہے کہ اس نے دوست جس نے مجھ کو اللہ کے ذکر سے ہٹا دیا تھا، گناہ گمراہ کر کے اپنے آپ کو تباہ کر لیا۔ (قیامت کے دن) کہے گا کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ ہاتھ کاٹے گا اور حسرت و افسوس کرتے ہوئے اپنے انگلیاں چبائے گا۔ یہ سب کچھ ہے جو قرآن مجید میں ہے:

يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا
اے خرابی میری کاش کہ میں نے نہ پکڑا ہوتا فلانے کو دوست

گمراہوں کی دوستی کا انجام:

یعنی جس کی دوستی اور تعلق سے گمراہ ہوا تھا گمراہی میں ترقی کی تھی اس وقت پچھتائے گا کہ افسوس میں نے ایسے کو اپنا دوست کیوں بنایا۔ کاش میرے اور ان کے درمیان کبھی دوستی اور رفاقت نہ ہوئی ہوتی۔ (عثمانی)

مفسرین نے یہاں عقبہ بن ابی معیط اور ابی بن خلف کا واقعہ نقل کیا ہے۔ لیکن ضرورت نہیں کہ آیت کے مضمون کو اس پر محصور کیا جائے۔ بلکہ جو تقریر ہم نے کی اس میں وہ بھی داخل ہے۔

صرف مومن کو اپنا ساتھی بناؤ:

مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد وغیرہ میں حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا تصاحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامک الا تقی (مظہری) یعنی غیر مسلم کو اپنا ساتھی نہ بناؤ اور تمہارا مال (بطور دوستی کے) صرف متقی آدمی کھائے، یعنی غیر متقی سے دوستی نہ کرو۔ اور حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

المرء على دين خليله فلينظر من يخالل (رواہ احمد)

(ترجمہ) انسان (عادۃً) اپنے دوست کے دین اور طریقہ پر چلا کرتا ہے اس لئے دوست بنانے سے پہلے خوب غور کر لو کہ کس کو دوست بنا رہے ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ہمارے ہمنشینوں میں کون لوگ اچھے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا

من ذکرکم باللّٰہ رویتہ وزاد فی علمکم منطقہ وذکرکم بالآخرۃ عملہ رواہ البزار (قرطبی)

ترجمہ: وہ شخص جس کو دیکھ کر خدا یاد آئے اور جس کی گفتگو سے تمہارا علم بڑھے اور جس کے عمل کو دیکھ کر آخرت کی یاد تازہ ہو۔

لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ
اس نے تو مجھ کو بہکا دیا نصیحت سے مجھ تک پہنچ چکنے کے پیچھے
وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا (۲۹)
اور ہے شیطان انسان کو وقت پر دغا دینے والا (۲۹)

یعنی پیغمبر کی نصیحت مجھ کو پہنچ چکی تھی، جو ہدایت کے لئے کافی تھی اور امکان تھا کہ میں سیدھی راہ پر آ جاؤں مگر اس بدبخت کی دوستی نے تباہ کیا اور دل کو دھوکہ دے دیا۔ بیشک شیطان بڑا دغاباز ہے آدمی کو عین وقت پر دغا دے کر بری طرح رسوا کرتا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

نیک و بد ساتھی کی مثال:

حضرت ابوموسیٰ اشعری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک اور برے ہم نشین کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص کے پاس تو مشک ہے اور دوسرا لوہار کی بھٹی دھونک رہا ہے۔ مشک اپنے پاس رکھنے والا یا تو تم کو کچھ مشک مفت دے دے گا یا تم اس سے خرید لو گے یا (کم از کم) اس کی خوشبو تم کو (اس کی طرف سے) آ جائے گی۔ اور بھٹی دھونکنے والا یا تمہارے کپڑوں کو جلا دے گا یا (کم از کم) بدبو تم کو اس کی طرف سے پہنچے گی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (عام طور پر) آدمی اپنے دوست کے مسلک پر ہوتا ہے اس لئے اس کو (پہلے سے) دیکھ لینا چاہئے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔ (ترمذی)

امام احمد اور اصحاب سنن نے اور شیخین نے صحیحین میں حضرت انس کی روایت سے بیان کیا ہے نیز صحیحین میں حضرت ابن مسعود کی روایت سے بھی آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اسی کے ساتھ ہوگا (یا ہوتا ہے) جس سے اس کو محبت ہوگی۔ (یا محبت ہے) (تفسیر مظہری)

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا
اور کہا رسول نے اے میرے رب میری قوم نے ٹھہرایا ہے
هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (۳۰)
اس قرآن کو جھک جھک

بدبخت قوم:

یعنی منکرین معاندین نے جب کسی طرح نصیحت پر کان نہ دھرا تب پیغمبر نے بارگاہ الٰہی میں شکایت کی کہ خداوندا میری قوم نے جس نے مجھ سے قرآن کی تعلیم سنی اس کتاب کو (العیاذ باللہ) لغو اور مہمل قرار دیا ہے، جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو خوب شور مچاتے اور بک بک جھک جھک کرتے ہیں، تاکہ کوئی شخص سن نہ سکے۔ اس طرح ان اشقیاء نے قرآن جیسی عالی قدر کتاب کو بالکل متروک و مہجور کر چھوڑا ہے۔ (تنبیہ) آیت میں اگرچہ مذکور صرف کافروں کا ہے تاہم قرآن کی تصدیق نہ کرنا، اس میں تدبر نہ کرنا، اس پر عمل نہ کرنا۔

قرآن کے ترک کی صورتیں:

اس کی تلاوت نہ کرنا، اس کی صحیح قرأت کی طرف توجہ نہ دینا، اس سے اعراض کر کے دوسری لغویات یا حقیر چیزوں کی طرف متوجہ ہونا، یہ سب صورتیں درجہ بدرجہ ہجران قرآن کے تحت میں داخل ہو سکتی ہیں۔ "فنسال اللّٰہ الکریم المنان المقتدر علی ما یشاء ان یخلصنا مما یسخطہ ویستعملنا فیما یرضیہ من حفظ کتابہ وفہمہ والقیام بمقتضاہ آناء اللیل واطراف النہار علی الوجہ الذی یحبہ ویرضاہ انہ کریم وہاب"۔ (تفسیر عثمانی)

حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے قرآن پڑھا مگر پھر اس کو بند کر کے گھر میں معلق کر دیا، نہ اس کی تلاوت کی پابندی کی نہ اس کے احکام میں غور کیا، قیامت کے روز قرآن اس کے گلے میں پڑا ہوا آئے گا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کرے گا کہ آپ کے اس بندے نے مجھے چھوڑ دیا تھا اب آپ میرے اور اس کے معاملے کا فیصلہ فرما دیں۔ (قرطبی) (معارف مفتی اعظم)

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِیْنَ
اور اسی طرح رکھے ہیں ہم نے ہر نبی کے لئے دشمن گنہگاروں میں سے

ہر نبی کے دشمن ہوتے ہیں:

جو نبی کی بات ماننے میں رکاوٹ ڈالتے ہیں اور دوسروں کو قبول حق سے روکتے ہیں۔ (تفسیر عثمانی)

وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا (۳۱)
اور کافی ہے تیرا رب راہ دکھلانے کو اور مدد کرنے کو

اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرے گا:

یعنی کافر جتنے ہنگامے برپا کریں، جس کو اللہ چاہے گا راہ پر لے آئے گا اور

[illegible]

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ

[illegible]

عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً

[illegible]

دشمنوں کا اعتراض

[illegible]

قرآن پاک کی فضیلت

[illegible]

كَذَٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا

[illegible]

قرآن تھوڑا تھوڑا نازل کرنے کی حکمتیں

[illegible]

[illegible]

وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ

[illegible]

بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا

[illegible]

قرآن شافی جواب دیتا ہے

[illegible]

الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ

[illegible]

أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا

[illegible]

گمراہی پسندوں کا انجام

[illegible]

کس طرح لوگوں کو چلایا جائے گا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ

[illegible]

هَارُونَ وَزِيرًا ۝ فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ

[illegible]

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

[illegible]

قوم فرعون کا حق سے انکار

[illegible]

فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا ۝ وَقَوْمَ نُوحٍ

[illegible]

لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ

[illegible]

قوم نوح کی ...

[illegible]

[illegible]

أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً ۖ وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ

[illegible]

عَذَابًا أَلِيمًا ۝ وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ

[illegible]

کنویں والی قوم

[illegible]

[illegible]

عجیب تجارت

[illegible]

[illegible] جنت میں جانے والا غلام

[illegible]

[illegible]

وَقُرُونًا بَيْنَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا ۝ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ
[illegible]
الْأَمْثَالَ ۖ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ۝
[illegible]

[illegible]

[illegible] الذین یلونهم [illegible]

قرآن کا مطلب [illegible]

وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ
[illegible]

قوم لوط کی بستیاں

[illegible]

أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا
[illegible]

[illegible]

بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ۝
[illegible]

غیرت آموز تمثیل ریکارڈ:

[illegible]

وَإِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي
[illegible]
بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا إِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا
[illegible]
أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا
[illegible]

استہزاء (...)

[illegible]

وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ
[illegible]
مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا
[illegible]

عذاب دیکھیں گے تو معلوم ہو جائے گا

[illegible]

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنْتَ
[illegible]
تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا
[illegible]

خواہش نفس کے بندے:

[illegible]

أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ
[illegible]
إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا
[illegible]

چوپایوں سے بدتر انسان:

[illegible]

ان کے احسانات کا کمال دیکھے جو سب کی فطرت میں ودیعت ہے تو اس میں فرق کیا، دنیا کے روحانی اور جسمانی ہدایت کی طرف قدم اٹھایا۔ بلکہ اس سے لوگوں اور جانوروں کو جو نعمتیں عطا کی ہیں ان کو عقل نے کیا کیا ہے موقع صرف کیا اور اپنی عقل و فطرت سے کام لیتے تو اس کو قدرت کی بے شمار نشانیاں نظر آتیں جو نہایت واضح طور پر اللہ تعالیٰ کی توحید اور ہر اصول دین کی صداقت و حقیقت کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ بعض نشانیاں اور کرامات پیش کیا جاتا ہے۔

یہاں کہا جا سکتا ہے کہ یہ تو اپنے خالق کو جانتے اور اس کی حمد کی عبادت کرتے اور تسبیح الٰہی میں مشغول رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں، مگر ان کی قوت فہم کو عام لوگ نہیں سمجھتے۔

چوپایوں کا بولنا:

بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص بیل کو ہانکے لیے جا رہا تھا (یعنی چلتے چلتے جب) تھک گیا تو بیل پر سوار ہو گیا۔ بیل نے کہا ہم کو اس کام کے لئے پیدا نہیں کیا گیا ہے، لوگوں نے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سن کر) کہا سبحان اللہ! بیل بھی (بولتا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس پر ایمان ہے اور ابوبکر و عمر کو بھی۔ حالانکہ یہ دونوں حضرات وہاں موجود بھی نہیں تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اپنی بکریوں کے ساتھ تھا کہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کیا اور پکڑ لی بکریوں والے نے پیچھا کر کے بکری کو چھڑا لیا بھیڑیا بولا قیامت کے دن اس کی حفاظت کون کرے گا جب درندوں کے سوا کوئی اس کی نگرانی کرنے والا نہیں ہوگا۔ لوگوں نے کہا سبحان اللہ (کیا) بھیڑیا بھی بات کرتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تو اس پر ایمان ہے اور ابوبکر و عمر کو بھی۔ یہ دونوں حضرات وہاں موجود بھی نہیں تھے۔

فائدہ: خلاصہ یہ کہ انسان میں عقل ہوتی ہے اور چوپایوں میں نفس و خواہشات۔ ترکیب یہ ہے کہ جس آدمی کی نفسانیت اور خواہشات کا غلبہ (عقل پر غالب ہو جائے) تو آدمی چوپایوں سے بھی زیادہ گمراہ ہو جاتا ہے اور نفسانیت کا عکس و خواہشات پر غلبہ ہو جاتا ہے تو آدمی ملائکہ سے افضل ہو جاتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ
کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارا رب سائے کو کیسے پھیلاتا ہے اور اگر وہ چاہتا تو اس کو
سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ثُمَّ قَبَضْنَاهُ
ٹھہرا ہوا بنا دیتا پھر ہم نے سورج کو اس کا رہنما بنا دیا پھر ہم نے اسے

إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا
اپنی طرف آہستہ آہستہ سمیٹ لیا

دھوپ اور سائے کا نظام:

سائے سے طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک کا سایہ مراد ہے جب آفتاب طلوع ہونے دیتا تو یہی سایہ ٹھہرا رہتا، لیکن اللہ نے اپنی قدرت سے سورج کو اس کا رہنما بنا دیا کہ دھوپ پھیلتی چلی گئی اور سایہ سمٹتا ایک طرف کو جانے لگا۔ اگر دھوپ نہ آتی تو سایہ کو ہم پہچان بھی نہ سکتے۔ کیونکہ ایک ضد سے ہی دوسری ضد پہچانی جاتی ہے۔ [illegible]

حضرت مجدد صاحب لکھتے ہیں کہ اول جو چیز کا سایہ ہوتا ہے۔ پھر جس طرف سورج چلتا ہے اس کے مقابل سایہ بھی ہوتا ہے جب سمٹ کر جڑ میں آ گئے اپنی طرف کھینچ لیا کا یہ مطلب ہے کہ یہی اصل کو لوٹا دے اب کی اصل اللہ ہے (یعنی قرب الٰہی) زوال کے بعد سے آئینہ طرح ہے، یہ دھوپ سنسان ہوتی ہے اور دھوپ کی طرف سایہ پھیلتا ہے۔ یہاں تک کہ کسی دھوپ غائب ہو جاتی ہے۔ یعنی مثال دنیا کی ہستی کی سمجھو۔ اس کے بعد پھر وجود میں آیا، پھر لوٹ کر عدم میں چلی جاتی ہے۔ اور اس سے مراد عقل سے مطلب ہے روحانی اور ظلمت تو فنا ہو جانا ہے۔ اور جہل و نسیان کی ظلمات ہیں آفتاب ہدایت کی روشنی اور توفیق الٰہی اور معرفت صحیح کا راستہ دکھاتا ہے۔

حضرت قاضی ثناء اللہؒ کی تحقیق:

میرے نزدیک ان آیت کا یہی مطلب ہے کہ بعض نے تحقیق کی جاتی ہے عقل سے مراد عالم امکان ہے عالم امکان کا وجود زمینی تحقیق سے واقف ہو جائے۔ وجود کامل سے مراد ہیں اس کی ظلمات عام سے مراد ہے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم نے عالم امکان کو پیدا کیا اور اس کے وجود کو پھیلا دیا اور واجب کا عکس ہے اس طرح اسماء و صفات کی عکسی صورتوں کو پھیلا دیا اگر اللہ چاہتا تو سارے عالم امکان کے وجود کو منتشر اور ایک ہی حالت پر کر دیتا مگر اس نے ایسا نہیں چاہا۔ اس کی حالت اور کیفیت وغیرہ کی ہے جو کمال دیا کہ وہ ذات واجب الوجود کا محتاج ہے اور اس کی اصل حقیقت کو دیکھ کر آفتاب اس کی رہنمائی کرتا ہے جب صفات الٰہی کا عکس ہے تو وہ الٰہی ہے بصیرت کے ذریعہ کی جو ذات حق تعالیٰ کا مظہر ہے۔ آفتاب ذات ہے حقیقت عکس ولی ہے کہ ذات عالم امکان وجود حق تعالیٰ کا عکس ہے تجلیات

مطالعات سے جیسے وہ خیال آتا ہے کہ عالم امکان کا بجائے خود اپنا وجود ہے محض مجازی اور موہوم ہے روشنی کے بعد اس کا یہ خیال دور ہو جاتا ہے۔

یہ مجموعی تو ہم ... سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا مقرب بنا لیتے ہیں اور ساری صفات و ذات کی بے کیف قربت اس کو حاصل ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا فرمان نقل کیا ہے ... نوافل کے ذریعے بندہ میرے قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو محبوب بنا لیتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے الخ

صوفیاء کا قول ہے جس کے دل میں ... (آپ جیسے) ... کھاتے ہیں ... (یعنی) ... ذکر سے ... (از آپ ...)

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ
اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات کو پردہ اور نیند کو آرام
سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ﴿٤٧﴾
بنایا اور دن کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا

رات اور دن کا خالق:

یعنی رات کی تاریکی چادر کی طرح سب پر چھا جاتی ہے جس میں لوگ کاروبار چھوڑ کر آرام کرتے ہیں۔ مجموعی کا اپنا ... نیند سے اٹھ کر ادھر ادھر چلنے پھرنے لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح موت کی نیند کے بعد قیامت کی صبح آئے گی جس میں سب جی اٹھیں گے ... یہی حالت اس وقت پیش آتی ہے جب انبیاء علیہم السلام وحی والہام کی روشنی سے دنیا کو بیدار کرتے ہیں تو جہل و غفلت کی نیند سے سوئی ہوئی مخلوق ایک دم کسمسا کر اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔ (تفسیر عثمانی)

حسن تخلیق:

یہاں کئی چیزیں قابل غور ہیں اول یہ کہ نیند کو راحت ہونا مگر رات کی جانب ہونا تو ہر شخص جانتا ہے مگر انسانی فطرت یہ ہے کہ روشنی میں نیند آنا مشکل ہوتا ہے اور آ بھی جائے تو جلدی کھل جاتی ہے۔ حق تعالیٰ نے نیند کے مناسب رات بنائی کہ تاریک بھی ہوتی اور ٹھنڈی بھی۔ اسی طرح یہ بات خود ایک نعمت ہے اور نیند دوسری نعمت اور تیسری نعمت یہ ہے کہ سارے جہان کے انسانوں جانوروں کی نیند ایک ہی وقت رات میں جبری کر دی ورنہ اگر ہر انسان کی نیند کے اوقات دوسرے انسانوں سے مختلف ہوتے تو جس وقت کچھ لوگ سونا چاہتے

دوسرے لوگ کاموں میں مصروف اور شور شغب کا سبب بنتے ہیں۔ اسی طرح جب دوسروں کے سونے کا وقت آتی تو ان کے وقت کا حرج ہوتا ہے جو لوگ ملنے والے ان کی نیند میں خلل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ انسانوں کی ضرورتیں دوسروں سے وابستہ ہوتی ہیں باہمی تعاون اور کاموں میں بھی شدید حرج ہوتا کیونکہ جس شخص سے آپ کا کام ہے اس کے سونے کا وقت ہے اور جب اس کے جاگنے کا وقت آئے گا تو آپ کے سونے کا وقت ہوگا۔

اگر ان مقاصد کی تکمیل کے لئے کوئی بین الاقوامی معاہدہ کیا جاتا کہ سب لوگ اپنے سونے کا وقت ایک ہی مقرر کر لیں۔ اول تو ایسا معاہدہ دنیا کی آبادی میں کہاں آسانی سے ہو سکتا پھر اس پر پابندی کرانے کے لئے ہزاروں محکمے کھولنے پڑتے اس کے باوجود قانونی اور معاہداتی طریقوں سے طے ہونے والی چیزوں میں جو ... ہر جگہ ... اور رشوت ... کی نذر ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنی قدرت کاملہ سے نیند کا ایک وقت جبری طور پر مقرر کر دیا ہے کہ ہر انسان اور ہر جانور کو اسی وقت نیند آتی ہے کبھی کسی ضرورت سے کوئی جاگتا بھی ہے تو اس کیلئے مشکل سے انتظام کرنا پڑتا ہے۔ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ (معارف القرآن مفتی اعظم)

وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ
اور وہی ہے جو اپنی رحمت کے آگے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے
وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ﴿٤٨﴾ لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً
اور ہم آسمان سے پاک پانی برساتے ہیں تاکہ اس سے مردہ شہر کو زندہ کریں
مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ﴿٤٩﴾
اور اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چوپایوں اور آدمیوں کو پلائیں

مردہ زمینوں کی زندگی کا انتظام:

یعنی اس پر سوکھی ہوائیں بارش کی خوشخبری لاتی ہیں، پھر آسمان کی طرف سے پانی برستا ہے جو خود پاک اور دوسروں کو پاک کرنے والا ہے۔ سوکھی پڑی ہوئی خشک زمینوں میں جان پڑ جاتی ہے کھیتیاں لہلہانے لگتی ہیں، بہت مخلوق کی زندگی کا سامان پیدا ہو جاتا ہے۔ اور کتنے جانور اور آدمی بارش کا پانی پی کر سیراب ہوتے ہیں۔ اسی طرح قیامت کے دن ایک خاص بارش کے ذریعہ مردہ جسموں کو زندہ کر دیں گے جو خاک میں مل چکے تھے دوبارہ زندہ کر دیا جائے گا اور دنیا میں بھی اسی طرح جو دل جہل و عصیان کی موت سے مر چکے تھے وحی الٰہی کی آسمانی بارش ان کو زندہ کر دیتی ہے جو ابھی جیتے جی مری تھیں ... (تفسیر عثمانی)

پانی نے وضو کی ... ہے جس کے ... صاف ہو جاتی ہیں اور معرفت ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... کہنے والے کی ... پر ... ہوتے ہیں ...

طہور کا معنی:

طہور وہ چیز جس سے پاکی حاصل ہوتی ہے جیسے ... طہور ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک مٹی مسلمان کا وضو ہونے کی چیز ہے جب ... پانی نہ پائے خواہ دس سال گزر جائیں (ابو داؤد، ترمذی ...) ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری زمین ہمارے لئے مسجد بنائی گئی ہے اور اس کی مٹی طہور (پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ) بنا دی گئی ہے۔

پانی پاک ... طرح ... ہے۔ مسلم، ابو داؤد نے حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے بیان کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کے برتن میں اگر کتا منہ ڈال دے تو ... برتن کی پاکی یہ ہے کہ اس کو سات مرتبہ دھویا جائے جن میں پہلی مرتبہ مٹی سے (مانجھے) اس صورت میں پانی کو پھینک دیا جائے ... ہے۔

نیند سے بیدار ہو کر پہلے ہاتھ دھوئے:

امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام بخاری، امام مسلم اور اصحاب سنن ... نے حضرت ابوہریرہ کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو بغیر تین مرتبہ ہاتھ دھوئے برتن میں ... نہ ڈالے کیونکہ کسی کو نہیں معلوم کہ اس کا ہاتھ رات کو ... کہاں رہا۔ یہ حدیث حضرت ابن عمر، حضرت جابر اور حضرت عائشہ کی روایت سے بھی آئی ہے۔

کثیر پانی: امام ابوحنیفہ ... ہے ... استعمال ... اگر ... پانی ... نجاست ... دوسرے کنارے ... پانی کثیر ہے ... ہے۔

اللہ نے فرمایا ہے ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ارشاد گرامی ہے کہ پانچوں نمازیں اور درمیانی اوقات کے گناہوں کے لئے اور جمعہ ... جمعہ تک (کے گناہوں) کے لئے ... اور رمضان ... رمضان تک (کے گناہوں) ... درمیانی (اوقات) کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں بشرطیکہ آدمی بڑے گناہوں سے بچا رہے۔ (مسلم ...)

حضرت ابن مسعود کی روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی اجنبی عورت کا بوسہ لے لیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ... اظہار کیا اس پر آیت ان الحسنات یذہبن السیئات نازل ہوئی۔ متفق علیہ

استعمال شدہ پانی:

آب مستعمل ... جس سے ... ہیں ... کی ... ہونا احادیث سے ثابت ہے۔ حضرت جابر کا بیان ہے میں بیمار تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے ... وضو کیا اور وضو کا پانی مجھ پر ڈالا ... مجھے ہوش آگیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے وارث ... میں ... باپ ... آیت ... نازل ہوئی۔ متفق علیہ

حضرت سائب بن یزید کا بیان ہے مجھے میری خالہ رسول اللہ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا ... میرا بھانجا ... ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا دی، پھر وضو کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی میں نے پیا۔ متفق علیہ

حضرت مسور بن مخرمہ نے حدیث صلح حدیبیہ کے ذکر میں ... کی ... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ... تھوکا تو ... کے ... ہاتھ پر ... ان لوگوں نے ... اپنے چہرے ... حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے (لوگ) وضو کے پانی کو لینے کے لئے ٹوٹ پڑتے تھے ... وضو کے پانی پر لڑ پڑیں گے۔ (بخاری)

رکا ہوا پانی:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ... رکے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی سے وضو کرے۔ متفق علیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ... پانی میں غسل نہ کرے ... ہے ... پانی میں ... کی ... فرمائی ... کی وجہ ... ہے ... مطلب ... استعمال کے بعد ... کی ... پانی ... ہے ...

ہم نے ... کی وضاحت ... کر دی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے فرمایا ... پانی کا ... ہو ... پانی ... پانی ... پانی ... طبیعت کی ...

سے پانی بھی تھوڑا سا تھا [illegible] ... [illegible]
حضرت ام ہانی کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
حضرت میمونہ نے ایک ہی برتن سے غسل کیا جس میں گوندھے ہوئے
آٹے کے اثرات تھے۔

میت کا غسل:

بخاری نے حضرت ام عطیہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی وفات ہوئی تو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اس کو غسل دو، پانی سے
[illegible] اور بیری کے پتوں سے (یعنی بیری کے پتوں
کے ساتھ گرم کئے ہوئے پانی سے) غسل دو اور آخر میں کچھ کافور شامل کر
دینا [illegible]

بخاری نے حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ثمامہ بن اثال
مسلمان ہونے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ پانی اور
بیری کے پتوں سے غسل کر لیں [illegible] حدیث میں [illegible]
[illegible] ہونے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پانی اور بیری کے
[illegible] غسل کرنے کا حکم دیا۔

ناپاک زمین کو پاک کرنا

[illegible] طریقے سے روایت ابن عیینہ [illegible]
[illegible] ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا
[illegible] (ایک ڈول پانی) بہا
[illegible] پانی بہا دو [illegible] حدیث [illegible]
[illegible]

> وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ
>
> اور ہم نے [illegible] ان کے درمیان [illegible] تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں
>
> فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا
>
> مگر اکثر لوگ [illegible] ناشکری [illegible]

سب پانی کا انتظام

[illegible] پانی [illegible]
[illegible] اللہ کی حکمت [illegible]
[illegible]
[illegible] کا شکر ادا

نہیں کرتے۔ [illegible] ناشکری پر تل جاتے ہیں۔ [illegible]
[illegible] مقدار [illegible] فرق [illegible]
[illegible] کا انکار ہی کرتے ہیں۔ [illegible]
وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ اور ہم نے پانی کو ان لوگوں میں گھما پھرا کر بھی
ایک شہر میں کبھی دوسری بستی میں برسایا۔ [illegible] حضرت ابن عباس کا قول
نقل کیا ہے کہ کوئی سال ایسا نہیں ہوتا جس سال کہ [illegible] پانی نہ برستا
ہو [illegible] جیسا کہ آپ نے کہا [illegible] ایک مرفوع
روایت میں آیا ہے کہ کوئی رات ایسی نہیں ہوتی [illegible]
سے بارش نہ ہوتی ہو [illegible] جاتا ہے پھر [illegible]
[illegible] حضرت ابن مسعود [illegible]
حضرت ابن مسعود نے کہا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] (اہل [illegible]) [illegible] مخصوص باب
[illegible] جب [illegible] کی طرف سے
پانی کا رخ [illegible] سب [illegible]
[illegible] پانی کو [illegible]

ناشکرے لوگ

فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا یعنی اکثر لوگ [illegible] ناشکری کرتے ہیں [illegible]
[illegible] بارش [illegible] ناشکری [illegible]
[illegible] حضرت زید بن خالد [illegible]
[illegible] بارش ہوئی جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے [illegible]
[illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ارشاد فرمایا [illegible]
[illegible]
[illegible] سے بارش ہوئی [illegible]
[illegible] ایمان رکھنے والے [illegible] لوگوں [illegible]
[illegible]
(ستاروں) پر یقین رکھنے والے [illegible]

بادل کے فرشتے:

[illegible] ابن ابی حاتم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے [illegible]
[illegible] فرمایا [illegible]

[illegible]

بارش ہر سال یکساں برستی ہے

وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ [illegible]

[illegible]

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيرًا
[illegible]
فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِينَ وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا
[illegible]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم زور و شور سے منکرین کا مقابلہ کرتے رہیں

[illegible]

[illegible]

ختم نبوت کی حکمت

[illegible]

کافروں کی طرف سے تنبیہیں

[illegible]

وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ
[illegible]
وَهٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا
[illegible]
وَحِجْرًا مَّحْجُورًا
[illegible]

میٹھا اور کھارا پانی ایک ساتھ

[illegible]

نے اس پر غور کیا تو یہ معلوم ہوا کہ ان میں ایک کا پانی سفید ہے، ایک کا سیاہ، سیاہ بھی سمندر کی طرح طلاطم خیز اور شور ہوتا ہے اور سفید بالکل ساکن رہتا ہے کشتی سفید میں چلتی ہے، دونوں کے بیچ میں ایک دھاری سی چلی گئی ہے جو دونوں کا ملتقی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ سفید پانی میٹھا ہے اور سیاہ کھارا۔ اسی طرح بعض ثقات نے بیان کیا کہ ... جہاں دریا سمندر میں ملتا ہے ایک کا پانی کھارا اور ایک کا میٹھا رہتا ہے۔ اسی طرح جہاں قرآن نے فرمایا ہے کہ ... سے بالکل الگ رہتا ہے (تفسیر عثمانی) مگر یہ بات ... نے بیان کی ہے کہ جب ... پانی ... جاتا ہے ... کہ دونوں پانی الگ رہتے ہیں ... میٹھا اور کھارا ... جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظہر ہے۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی قدرت دیکھو کہ کھاری اور میٹھے دونوں دریاؤں کے پانی آپس میں مل جانے کے باوجود کس طرح ایک دوسرے سے الگ رہتے ہیں ... مطلب یہ ہے کہ قدرت نے دونوں دریاؤں میں ایک ایسی آڑ رکھ دی ہے کہ دونوں ... ہوتے ہوئے بھی ... کی تمیز باقی رہتی ہے۔ پھر ... میں بھی ... کے لئے لازم ہے ... میٹھا پانی اور کھارا پانی ... جائے، دریا کا پانی ... ہے۔ (تفسیر ... ماجدی، تفسیر حقانی)

میٹھا اور کھاری پانی اللہ کی نعمت:

بعض لوگ ... سمندروں کا پانی کھاری اور بدمزہ ہوتا ہے اللہ کی اس حکمت پر بھی غور کرو ... اور اس نے میٹھے پانی کے بڑے ذخیرے ... کرتے ہیں ... ہے۔ شہروں اور بستیوں میں ... سمندر کھاری پانی سے اس لئے بھرا ہوا ہے ... ہوا ... تمام ... ہیں جانور مرتے رہتے ہیں ... سب پانی میں ... ہیں ... جب ... پانی ... ہوتا ہے پھر جہاں ... پانی کھارا ... تمام ... اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے ... سمندر کی ... پانی کو ... کرتے ہیں جس سے انسان ... جاتے ہیں ان کی ... ہوتا ہے ...

ہوتا ہے کھاری اور کھاری پانی کے سبب سے اس کی بدبو ختم ہو جاتی ہے اور اس کا مزہ پاک صاف رہتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب سمندر کے پانی کی نسبت سوال ہوا کہ کیا ہم اس سے وضو کر سکتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

جہاں تک ... ہے ... کسی ... سمندر ... میٹھے سمندر کو کھاری نہیں کر سکتا، چنانچہ ... ہوتا ہے کہ ... سے کسی چیز نے داخل ہو کر سمندر کو ... سے ... ہے اور اس طرف ... (دعا، ...) جاتا ہے اور ... کے ... قرآن ... (تفسیر ...)

اللہ کی قدرت کا عظیم کرشمہ

مرادان ... ساحل ... جو بنگال میں ... ہیں ... سمندر میں ... کر گرتے ہیں وہاں باوجود اس کے کہ دونوں ایک معلوم ہوتا ہے کہ قدرت الٰہی سے ان میں ایک ایسی حد فاصل ہے کہ ... ایک جانب ... جانب ... ہے ... پانی ... دوسری جانب ... ہیں ... پانی ... سمندر کے پانی میں ... اور ... حضرت مولانا ... اس آیت کے تحت لکھتے ہیں ... قرآن میں ... بنگال ... کی بات ... ہے کہ ... پانی ... اور ... میں ایک کا پانی میٹھا ... ایک کا ... سمندر کی طرح طلاطم خیز اور شور ہوتا ہے ... بالکل ساکن رہتا ہے کشتی سفید میں چلتی ... دونوں کے بیچ میں ایک دھاری سی ... ہے ... لوگ کہتے ہیں کہ سفید پانی میٹھا ہے اور سیاہ ... بعض طلباء نے بیان کیا کہ ... میں ... ایک سی ... پانی ... کھاری ... اور ایک کا ... جیسا کہ جرات میں ... حروف ... کا ... (تفسیر ...) ... لکھا ہے ... ہیں ... بیان ... سمندر کا پانی ... میٹھے ... کھاری ... لیکن اس وقت بھی دونوں پانی ... رہتے ہیں

کھاری رہتا ہے پیچھے میٹھا جزر کے وقت اوپر سے کھاری اتر جاتا ہے اور ملاحوں کا ترس میٹھا پانی رہ جاتا ہے واللہ اعلم۔ اس شاہد کو دیکھتے ہوئے آیت کا مطلب بالکل واضح ہے یعنی خدا کی قدرت دیکھو کہ کھاری اور میٹھے دونوں دریا اس کے پاس کسی مکمل مل جانے کے باوجود بھی کس طرح ایک دوسرے سے ممتاز رہتے ہیں۔ (معارف حقانی)

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا
اور وہی ہے جس نے بنایا پانی سے آدمی پھر ٹھہرایا اس کے لئے جد اور سسرال
وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ۝ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ
اور تیرا رب سب کچھ کر سکتا ہے اور پوجتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر
مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ وَكَانَ الْكَافِرُ
وہ چیز جو نہ بھلا کرے ان کا نہ برا اور ہے کافر
عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا ۝
اپنے رب کی طرف سے پیٹھ پھیر رہا

ایک قطرۂ آب سے انسان کی پیدائش:

دیکھو اسی طرح اپنی قدرت کاملہ سے ایک قطرۂ آب کو عاقل و کامل آدمی بنا دیا۔ پھر آگے اس سے ددھیال اور ننھیال اور دامادی اور سسرال کے تعلقات قائم کئے۔ ایک ناچیز قطرہ کو کیا سے کیا بنا دیا۔ پھر کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ لیکن یہ حضرت انسان تھوڑی ہی دیر میں اپنی اصل بھول گئے اور اس رب قدیر کو چھوڑ کر عاجز مخلوق کو خدا بنانے لگے۔ اپنے پروردگار کا حق تو کیا پہچانتے الٹے اس سے منہ موڑ کر اور پیٹھ پھیر کر شیطان کی فوج میں جا شامل ہوئے تاکہ اللہ اور رسول کے مقابلہ میں ان کی مدد کریں اور حق کا مقابلہ کرنے میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔ (تفسیر عثمانی)

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ
اور تجھ کو ہم نے بھیجا یہی خوشی اور ڈر سنانے کے لئے تو کہہ میں نہیں مانگتا
عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ
تم سے اس پر کچھ مزدوری مگر جو کوئی چاہے کہ پکڑ لے
إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝
اپنے رب کی طرف راہ

پیغمبر کا کام:

یعنی آپ کا کام تو اطاعت گزاری کی وفاداری پر بشارت سنانا اور غداروں کو خراب نتائج و عواقب سے آگاہ کر دینا ہے۔ آگے کوئی نہ مانے تو آپ کو کچھ نقصان نہیں۔ نہ آپ ان سے کچھ فیس یا مزدوری تھوڑی طلب کرتے ہیں جو کہ ان کے نہ ماننے سے اس کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو۔ آپ تو ان سے صرف اتنا ہی چاہتے ہیں کہ جو کوئی چاہے خدا کی توفیق پا کر اپنے رب کا راستہ پکڑ لے۔ اسی کو چاہو فیس کہہ لو یا مزدوری۔ (تفسیر عثمانی)

رسالت کا اجر: اللہ کے امر و نواہی کی تعمیل کے لئے اللہ کے رسول کی اطاعت کو اجر رسالت قرار دیا کیونکہ رسالت کا اصل مقصد یہی ہے اس کے علاوہ بطور تنبیہ کی نفی کر دی تاکہ کسی کو شبہ کرنے کا موقع ہی باقی نہ رہے۔ شاید کوئی بے بصیرت یہ خیال کرنے لگے کہ اللہ کی طرف خدا کو منسوب کر کے اپنی اطاعت تحصیل زر و مال کے لئے کرانا چاہتے ہیں اور ہم سے معاوضہ مالی کے طلب گار ہیں۔ ہر قسم کے معاوضہ مالی کی طلب کی ممانعت کر کے اس وہم کی بیخ کنی کر دی۔ پھر اس طرز ادا میں انتہائی شفقت کا اظہار بھی ہے کافروں کے لئے جو باعث فائدہ ہو سکتی تھی ان کو اپنے لئے معاوضہ ظاہر کیا اور بتا دیا کہ تم لوگوں کا سیدھے راستے پر چلنا ہی میری خدمت رسالت کا پورا معاوضہ ہے۔ اس طریق بیان سے اس امر پر تنبیہ بھی ہو گئی کہ امت کی اطاعت کا ذکر عمل کے اعتبار سے رسول کی طرف ہونے کا ہے کیونکہ رسول کی رہنمائی سے امت ہدایت یاب ہوتی ہے اس لئے دعوت و رہنمائی کا اور ہدایت یاب ہونے کا ثواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے گا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی کا راستہ بتانے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔ یہ حدیث بزار نے حضرت ابن مسعودؓ کی روایت سے اور طبرانی نے حضرت سہل بن سعد اور حضرت ابن مسعودؓ کی روایت سے اور امام احمد نے بروایت صحیح سند کے ساتھ اور ضیاء نے مختارہ میں بزار کے ساتھ حضرت بریدہؓ کی روایت سے اور ابن ابی الدنیا نے قضاء الحوائج میں حضرت انسؓ کی روایت سے بیان کی ہے۔ ضیاء نے اتنا زائد یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں کہ اللہ مصیبت زدہ کی فریاد رسی کو پسند فرماتا ہے۔ مسلم نے حضرت جریرؓ کی روایت سے ایک طویل حدیث کے ذیل میں یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ قائم کیا اس کو اس طریقہ پر چلنے کا ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے عمل کا بھی ثواب ملے گا جو اس طریقہ پر چلیں گے مگر ان سے عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ (تفسیر مظہری)

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ
اور بھروسہ کر اوپر اس زندہ کے جو نہیں مرتا

اللہ کے سوا کسی کے بھروسہ کی ضرورت نہیں:

یعنی آپ تنہا خدا پر بھروسہ کر کے اپنا فرض (تبلیغ دعوت وغیرہ) ادا کئے جایئے۔ کسی کی عداوت یا موافقت کی پروا نہ کریں۔ فانی چیزوں کا کیا بھروسہ۔ باقی تو وہی ذات ہے جو ہمیشہ موجود ہے کبھی نہ مرے۔ (تفسیر عثمانی)

وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۚۛ
اور یاد کر اس کی خوبیاں اور وہ کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں سے خبردار

یعنی اسی پر توکل، جیسے اس کی عبادت اور حمد و ثنا کرتے رہیے … مجرموں سے وہ خود نمٹ لے گا۔

اور جب تیرا پروردگار حی لا یموت ہے تو … کسی پر بھی بھروسہ نہیں آتے کی … خدا پر بھی بھروسہ کئے جا … اس کے … بعد سہارا … ہی نہیں … وہ … حی لا یموت ہے آپ کے کسی دشمن میں یہ طاقت نہیں کہ آپ کا … بگاڑ سکے … کی وجہ سے پریشان نہ ہوں، اطمینان کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہئے۔ سبحانک اللھم وبحمدک یا سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم پڑھتے رہئے۔ اللہ کے ذکر اور تسبیح کی یہ خاصیت ہے کہ اس سے قلب کو طمانیت حاصل ہوتی ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب … آپ تبلیغ بھی کرتے رہئے اور تسبیح بھی پڑھتے رہئے اور ان دشمنوں کی دشمنی کی پروا نہ کیجئے۔ (معارف …)

الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا
جس نے بنائے آسمان اور زمین اور جو ان کے بیچ میں ہے
فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۚ
چھ دن میں پھر قائم ہوا عرش پر

اس کا بیان سورۂ اعراف میں گزر چکا۔ (تفسیر عثمانی)

اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِیْرًا
وہ بڑی رحمت والا سو پوچھ اس سے جو اس کی خبر رکھتا ہو

اللہ کی قدر جاننے والے:

یعنی اللہ تعالیٰ کی شانوں اور صفتوں کو کسی جاننے والے سے پوچھو۔ بے چارہ مشرک اسے کیا جانے۔ وما قدروا اللہ حق قدرہ۔ اس کی شئون و کمالات کا پوری طرح جاننے والا تو خدا ہی ہے جیسا کہ کما اثنیت علی نفسک … لیکن مخلوق میں سب سے زیادہ جاننے والے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی بات … سے اللہ تعالیٰ کی شانوں کی خبر ان سے پوچھئے۔

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا
اور جب کہئے ان کو سجدہ کرو رحمٰن کو کہیں
وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ۩
رحمٰن کیا ہے کیا سجدہ کرنے لگیں ہم جس کو تو فرمائے اور بڑھ جاتا ہے ان کا بدکنا

بے قدرے لوگ: یعنی وہ جاہل مشرک رحمان کا نام سن کر … سمجھتے ہیں جیسے کوئی نام ہے کسی چیز کا … کہتے ہیں کہ رحمان کون ہے جس کو سجدہ کریں۔ بے تمیز محض تیرے کہہ دینے سے ایک بات مان لیں؟ ابھی تم نے ایک نام لے دیا، ہم … سجدہ کر بیٹھیں۔ غرض جس قدر … خیر کی طرف بلائے جاتے ہیں اسی قدر وہ بھاگتے اور بدکتے ہیں۔

سجدۂ تلاوت:

ایک مرسل حدیث میں ہے کہ … حضرت … رضی اللہ عنہ … سجدہ کرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا … (تفسیر …)

تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا
بڑی برکت ہے اس کی جس نے بنائے آسمان میں برج

آسمان کے برج:

یعنی بڑے بڑے ستارے … یا آسمانی قلعے جن میں فرشتے پہرہ دیتے ہیں … چاند اور سورج کی منزلیں … حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ آسمان کے بارہ حصے … (تفسیر عثمانی)

حضرت علی، ابن عباس اور محمد بن کعب اور ابراہیم نخعی … سے منقول ہے کہ … (تفسیر ابن کثیر)

بعض کہتے ہیں کہ بروج سے آسمان کے بارہ حصے مراد ہیں جو اہل نجوم بیان کرتے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔

آسمان میں ستاروں کے ٹوٹنے سے مختلف صورتیں پیدا ہوگئیں۔ کہیں نہر نما لمبی لکیریں بن گئیں، کہیں بھنور کی شکل بن گئی تو جب ایک برج سے دوسرے برج میں چلا جاتا ہے تو موسم بدل جاتا ہے یہ بھی خدائی قدرت کا کرشمہ ہے۔ ترجمے اور تاویل سے معلوم ہوتا ہے کہ مترجم نے آسمان کو خیالی طور پر اس طرح تقسیم کیا ہے کہ جس طرح قمر بارہ برجوں میں گھومتا ہے اور ان کے نام کے ساتھ ان کو منسوب کیا گیا ہے مسلمانوں میں بھی مشہور ہوئے۔ (مستفاد)

موسموں کی تبدیلی کا نظام:

ہر شخص مشاہدہ سے دیکھتا اور سمجھتا ہے کہ شمس و قمر اور دوسرے ستاروں سے کبھی سامنے آنے اور کبھی غائب ہو جانے سے بلکہ چاند کے گھٹنے بڑھنے سے اور رات دن کے انقلاب سے بلکہ مختلف موسموں اور مختلف فصلوں میں دن رات کے گھٹنے بڑھنے کے عجیب و غریب نظام سے جس میں ہزاروں سال سے کبھی ایک منٹ ایک سیکنڈ کا فرق نہیں آتا ان سب امور سے ایک ادنیٰ عقل و بصیرت رکھنے والا انسان بھی یقین کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ یہ سب نظام محکمات خود بخود نہیں چل رہا کوئی اس کو چلانے والا ہے اور باقی رکھنے والا ہے اور اس کو سمجھنے کے لئے انسان کو نہ کسی فلسفہ کی اور آلات رصدیہ کی ضرورت پڑتی ہے نہ قرآن نے اس کی طرف دعوت دی۔ قرآن کی دعوت صرف اسی حد تک ہے جتنی ہر عالم و جاہل شہری اور دیہاتی کے مشاہدے اور تجربے سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ ان مشاہدات سے ہی عالم جو ہر طرح کے کسی نظریہ اور تحقیق کو بھی اندازے قائم نہیں کیا جا سکتا۔ انسانی ضرورت سے متعلق تمام فنون فلکیات، نباتات، لقمان، حیوانات، طبقات الارض، طب اور انسان کی پیدائش، دلائل قدرت، جمادات، نباتات، حیوانات سے اور جن کا انسانی اور حیوانی ضرورتوں تجارت، زراعت، صنعت وغیرہ فنون سب میں سے قرآن حکیم صرف ان کی ضرورت اور مشاہداتی حصہ کو استعمال لیتا ہے جس سے انسان کی دینی یا دنیوی ضرورت متعلق ہے اور ان کی تفصیلات کی دلدل میں انسان کو نہیں پھنساتا البتہ کہیں کہیں کسی ذوقی مسئلے کی طرف اشارہ یا صراحت بھی پائی جاتی ہے۔

تفسیر قرآن میں سائنسی نظریات کی موافقت یا مخالفت کا صحیح معیار

علماء و اہل تحقیق قدیم و جدید اس پر متفق ہیں کہ ان مسائل کے متعلق جو بات قرآن کریم سے قطعی طور پر ثابت ہے۔ اگر کوئی قدیم یا جدید نظریہ اس سے مختلف ہو تو اس کی وجہ سے قرآنی آیات میں کھینچ تان اور تاویل جائز نہیں اس نظریہ ہی کو غلط قرار دیا جائے گا البتہ جن مسائل میں قرآن کریم کی کوئی تصریح موجود نہیں بلکہ قرآن میں دونوں صورتوں کی گنجائش ہو وہاں

اگر مشاہدات اور تجربے سے کسی ایک نظریہ کو قوت حاصل ہو جائے تو نصوص قرآن کو بھی اسی معنی پر محمول کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ جیسے اسی آیت جعل فی السماء بروجا میں ہے کہ قرآن کریم نے اس بارہ میں کوئی واضح فیصلہ نہیں دیا کہ ستارے آسمان کے اندر ہیں یا باہر فضا میں، دونوں احتمال ہیں۔

خلائی دور کی تحقیق کی تائید:

آج کل جبکہ خلائی تجربات نے یہ ثابت کر دیا کہ انسان سیارات تک پہنچ سکتا ہے تو اس سے خلائی دور کی نظریہ کی تائید ہوتی ہے کہ ستارے آسمانوں کے جسم میں پیوست نہیں کیونکہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی تصریحات کی رو سے آسمان ایک ایسا حصار ہے جس میں دروازے ہیں اور دروازوں پر فرشتوں کا پہرہ ہے ان میں ہر شخص داخل نہیں ہو سکتا۔ اگر مشاہدہ و تجربے کی بناء پر یہ ثابت ہو جائے کہ خلائی سفر آسمان تک پہنچ جاتا ہے تو یہ مسلّم قرار دیا جائے گا کہ آفتاب کو لفظاً آسمان میں جو کہا گیا ہے وہ کوئی تاویل نہیں بلکہ مفہوم اصل سے قریب کی تعبیر ہے۔

خلاء پر بحث: پھر کوئی عام مسئلے سے آسمانوں کے جسم کا انکار کرتے ہیں جیسے بعض جدید والے کہتے ہیں یا ممکن یہ دعویٰ کرے کہ راکٹوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ آسمانوں کے اندر داخل ہو سکتا ہے تو اس دعوے کو قرآن کی رو سے غلط قرار دیا جائے گا کیونکہ قرآن کریم نے متعدد آیات میں یہ بات واضح طور پر بتائی ہے کہ آسمانوں میں دروازے ہیں اور دروازے صرف خاص حالات میں کھولے جاتے ہیں ان دروازوں پر فرشتوں کا پہرہ رہتا ہے آسمانوں میں داخلہ ہر شخص کا جب چاہے نہیں ہو سکتا اس لئے کسی وجہ سے ان آیات میں کوئی تاویل نہیں کی جائے گی اور ایسے دعوے کو غلط قرار دیا جائے گا۔

اسی طرح ہم قرآن کریم کی آیت کل فی فلک یسبحون سے ستاروں کی حرکت کرنا ثابت ہے۔

علامہ آلوسی کا تجزیہ:

زمانہ حال کے سب سے بڑے مفسر قرآن سید محمود آلوسی بغدادی جن کی تفسیر روح المعانی علماء سلف کی تفاسیر کا بہترین خلاصہ اور عرب و عجم مشرق و مغرب میں مقبول و معتمد تفسیر ہے۔

ان کے پوتے علامہ سید محمود شکری آلوسی نے ان مسائل پر ایک مستقل کتاب لکھی جس کا نام ہے ما دل علیه القرآن مما يعضد الهيئة الجديدة القويمة البرهان جس میں ہیئت جدیدہ کے نظریات کی تائید قرآن کریم کی روشنی میں کی گئی ہے مگر دوسرے متجدد علماء کی طرح قرآنی آیات میں کسی قسم کی تاویل اور دور از کار معنی اختیار نہیں کئے چند جملے اس جگہ نقل کر دینا کافی ہیں جو ہیئت جدیدہ کی تائید میں لکھے ہیں وہ فرماتے ہیں۔

میں نے علم جدید کے بہت سے قواعد کو رد کیا ہے جو قرآن وسنت کی نصوص کے خلاف نہیں۔ اور اس کے باوجود اگر وہ قرآن وسنت کی کسی نص کے خلاف ہو تو ہم ان کی طرف رجوع نہ کریں گے اور قرآن وسنت کی نصوص میں ان کی وجہ سے تاویل نہ کریں گے کیونکہ ایسی تاویل سلف صالحین کے مذہب میں مقبول نہیں ہے۔ الحمدللہ آج وقت یہ کہتا ہے کہ جو نظریہ قرآن و سنت کے خلاف ہے اس میں ہی کوئی خلل ہے کیونکہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہوتا بلکہ ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں۔

علم فلکیات کی تاریخ:

فلکیات اور ستاروں، سیاروں کی حرکات اور ہیئات کے متعلق بحث و تحقیق کوئی نیا فن نہیں، ہزاروں سال پہلے سے ان مسائل پر تحقیقات کا سلسلہ جاری ہے۔ مصر، شام، ہندوستان وغیرہ میں ان علوم کا چرچا قدیم زمانہ سے چلا آرہا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام سے پانچ سو سال پہلے یونان کا ایک معلم فیثاغورث گذرا ہے جو اطالیہ کے مدرسہ کا بانی تھا اور اسی کی تعلیم رائج تھی اس کے بعد میلاد مسیح علیہ السلام سے تقریباً ایک سو چالیس سال پہلے اس فن کا دوسرا محقق بطلیموس رومی آیا اور اسی زمانے میں ایک دوسرے فلاسفر ہیئر خوس کی شہرت ہوئی جس نے رصد کے آلات ایجاد کئے۔

فیثاغورث اور بطلیموس کے نظریات ہیئت افلاک کے متعلق بالکل ایک دوسرے سے متضاد تھے۔ بطلیموس کو اپنے زمانے کی حکومت اور عوام کا تعاون حاصل ہوا اس کا نظریہ اتنا پھیلا کہ فیثاغورث کا نظریہ گوشۂ گمنامی میں جا پڑا اور جب یونانی فلسفہ کا عربی زبان میں ترجمہ ہوا تو بھی بطلیموس کا نظریہ ان کتابوں میں منتقل ہوا اور اہل علم میں عام طور سے یہی نظریہ جانا پہچانا گیا۔ بہت سے مفسرین نے آیات قرآنیہ کی تفسیر میں بھی یہ نظریہ سامنے رکھ کر کلام کیا۔

پھر دسویں صدی ہجری اور پندرھویں صدی عیسوی جس میں علوم یورپ کی ترقی کا آغاز ہوا، یورپی محققین نے اس مسئلہ پر کام کرنا شروع کیا جن میں سب سے پہلے کوپرنیکس پھر جرمنی میں کیپلر اور اطالیہ میں گلیلیو وغیرہ کے نام آتے ہیں انہوں نے از سر نو اس مبحث کا جائزہ لیا۔ یہ سب اس پر متفق ہوگئے کہ ہیئت افلاک کے متعلق بطلیموسی نظریہ غلط اور فیثاغورث کا نظریہ صحیح ہے۔ سترھویں صدی عیسوی اور تیرھویں صدی ہجری میں اسحاق نیوٹن کی شہرت ہوئی اس کی تحقیقات و اکتشافات نے اس کو مزید تقویت پہنچائی۔ اس نے یہ تحقیق کی کہ زمینی چیزیں اگر ہوا میں چھوڑی جائیں تو ان کے زمین پر گرنے کا سبب وہ نہیں جو بطلیموسی نظریہ میں بتلایا گیا ہے کہ زمین کے وسط میں مرکز عالم ہے اور تمام بوجھل چیزیں مرکز کی طرف فطرۃً رجوع کرتی ہیں بلکہ اس نے بتلایا کہ جتنے ستارے اور سیارات ہیں سب میں ایک جذب و کشش کا مادہ ہے، زمین بھی اسی طرح کا ایک سیارہ ہے اس میں بھی کشش ہے۔ جس حد تک زمین کی کشش کا اثر رہتا ہے وہاں سے ہر وزنی چیز زمین پر آتی ہے لیکن اگر کوئی چیز اس کی کشش کے دائرے سے باہر نکل جائے تو وہ پھر نیچے نہیں آسکے گی۔

ابوریحان البیرونی کی تحقیقات پر راکٹ کی ایجاد۔

حال ہی میں روسی اور امریکی ماہرین نے تو قدیم اسلامی فلاسفر ابوریحان محمد البیرونی کی تحقیقات کی مدد سے راکٹ تیار کیا اور اس کا کئی تجربہ اور مشاہدہ کرلیا کہ راکٹ جب اپنی مخصوص قوت اور تیز رفتاری کے سبب زمین کی کشش کے دائرہ سے باہر نکل گیا تو پھر نیچے نہیں آتا بلکہ ایک مصنوعی سیارے کی صورت اختیار کر لیتا اور اپنے مدار پر چکر لگاتا ہے۔ پھر ان مصنوعی سیاروں کا تجربہ کرتے کرتے ان کے ماہرین نے سیارات تک پہنچنے کی تدبیریں شروع کیں اور بالآخر چاند پر پہنچ گئے جس کی تصدیق اس زمانے کے تمام ماہرین فن موافق و مخالف نے کی اور اب تک چاند پر بار بار جانے اور وہاں کے پتھر، خاک وغیرہ لانے اور اس کے فوٹو مہیا کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ دوسرے سیارات تک پہنچنے کی بھی کوششیں ہو رہی ہیں اور خلائی سفر اور خلائی پل کی تنظیمیں جاری ہیں۔

خلائی سفر:

ان میں سے امریکی خلا نورد جان گلین جو کامیابی کے ساتھ خلا کا سفر کرکے واپس آچکا اور اس کی کامیابی پر اس کے موافق و مخالف سبھی نے اعتراف کیا، اس کا ایک بیان امریکہ کے مشہور ماہنامہ ریڈرز ڈائجسٹ میں اور اس کا اردو ترجمہ امریکہ کے اردو ماہنامہ سیر بین میں مفصل شائع ہوا ہے یہاں اس کے اہم اقتباسات ماہنامہ سیر بین سے نقل کئے جاتے ہیں جن سے ہمارے زیر بحث مسئلہ پر کافی روشنی پڑتی ہے جان گلین نے اپنے طویل مقالہ میں خلاء کے عجائب کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"یہی وہ ایک واضح شی ہے جو خلاء میں خدا کے وجود پر دلالت کرتی ہے، اور یہ کہ کوئی طاقت ہے جو ان سب کو مرکز وجود سے وابستہ رکھتی ہے۔" آگے لکھا ہے کہ "اس کے باوجود خلا میں پہلے ہی سے جو عمل جاری ہے اس کو دیکھتے ہوئے ہماری کوششیں بہت ادنیٰ نظر آتی ہیں۔ سائنسی اصطلاحات و بیانوں میں خلائی سفر کی تشکیل ممکن ہے۔"

قطب نما کے بغیر پرواز:

آگے جہاز کی سمت کی قوت کا تذکرہ کرکے لکھا ہے کہ:

"ہمیں ایک مخفی اور غیر محسوس قوت کے بغیر اس کا استعمال بھی محدود اور بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے اس لئے کہ جہاز کو اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے کسی نہ کسی رخ کی حاجت ہوتی ہے اور یہ رخ قطب نما سے لیا جاتا ہے۔ وہ قوت جو

قطب نما کو حرکت دیتی ہے جو ہمارے تمام جہاز رانی کے لئے ایک نمونۂ عجیب ہے اسے ہم نہ دیکھ سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں نہ چھو سکتے ہیں نہ چکھ سکتے ہیں نہ سونگھ سکتے ہیں حالانکہ نتائج کا ظہور اس پر واضح دلالت کر رہا ہے کہ یہاں کوئی پوشیدہ قوت ضرور موجود ہے۔"

آگے سب سے بڑا عنصر کے تحت لکھتا ہے

"مسیحیت کے اصول و نظریات کی حقیقت بھی ٹھیک یہی ہے اگر ہم ان کا انکار محض اس لئے کر دیں کہ ہمارے حواس ان کے ادراک سے عاجز ہوتے ہیں لیکن اس رہنما قوت کے نتائج و اثرات اپنے اور اپنے دوسرے بھائیوں کی زندگیوں میں عملاً محسوس کریں گے۔ حتیٰ جب سب ہم جانتے ہیں ہم ان پر کہتے ہیں کہ اس کائنات میں ایک رہنما قوت موجود ہے۔

یہ ہیں خود [illegible] فضاؤں اور سیارات پر کمند پھینکنے والوں کی کمائی کے احساسات۔

نظام کائنات کا پیغام:

کس قدر عجیب اتفاقی بات ہوئی کہ یہ سب نظام کائنات اور نجوم و سیارات خود بخود نہیں بلکہ کسی عظیم اور غیر محسوس طاقت کے زیر فرمان چل رہے ہیں یہی وہ بات ہے جس کو انبیاء علیہم السلام نے پہلے قدم پر تمام انسانوں کو بتا دیا تھا اور قرآن کریم کی بیشمار آیات میں نتائج کو تسلیم کرنے کے لئے آسمان و زمین، شمس و قمر، سیارات وغیرہ کے مصنوعات پر غور و فکر کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

آپ نے دیکھ لیا کہ جس طرح زمین ہی پر بیٹھ کر آسمانی نظام اور نجوم و سیارات کی تحقیقات و تجربات پر فلسفیانہ تفکر کرنے والے ان چیزوں کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکے اور بالآخر اپنے عجز و بے بسی کا اعتراف کیا، اسی طرح یہ زمین سے لاکھوں میل اوپر کا سفر کرنے والے اور چاند کے پتھر اٹھا لانے والے وہاں کے فوٹو لینے والے بھی حقیقت شناسی کے میدان میں پہلے سے زیادہ عاجز ہو گئے۔

بزرگان سلف نے یہ نصیحت فرمائی

زبان تازہ کردن باقرار تو ‖ نینگیختن علت از کار تو

مہندس بہ جوہر و دونشاں ‖ نہ داند کہ چوں کردی آغاز شاں

صوفی نے کہا جو تم گنتی سے ان چیزوں کو دیکھتے ہیں ان کا فیصلہ بھی تو ہم کا درجہ ہی ہے جو شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

چو شیئے چشم ہر دیں میر گم ‖ کہ حیرت گرفت آستینم کہ قم

حافظ شیرازی نے یہی اسے کہہ دیا۔

حدیث از مطرب و مے گو و راز دہر کمتر جو
کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت ایں معما را

اس تمام تفصیل کا حاصل یہ ہے کہ کائنات افلاک وغیرہ کا قصد ازیں میں غور و فکر اس حیثیت سے کہ ان سے پیدا کرنے والے کے وجود اور توحید اور اس کی بے مثال علم و قدرت پر استدلال کیا جائے یہی مقصود قرآنی ہے اور قرآن یا عالم کی حقیقت سے دور ہے۔

تجربات و مشاہدات سے کوئی چیز ثابت ہو جائے تو وہ قرآن کے منافی کچھ بھی نہیں۔ چاند کے دو ٹکڑے، [illegible] اور اس کی [illegible] فضائی وغیرہ سب اسی قسم کی چیزیں ہیں ان میں سے کوئی چیز مشاہدہ اور تجربہ سے ثابت ہو جائے تو اس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں اور جب تک ثابت نہ ہوں محض اس کے تصورات پر اعتماد اور اس میں غور و فکر کر کے اوقات صرف کرنا بھی کوئی دانشمندی نہیں، واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔ (معارف مفتی اعظم)

وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا

اور رکھا اس میں چراغ

آسمان کا چراغ:

یعنی سورج، بلند و روشن ہونے کو صفت بیان کی گئی ہے جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا (ابن کثیر)

وَقَمَرًا مُّنِيرًا ۝ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً

اور چاند اجالا کرنے والا اور وہی ہے جس نے بنائے رات اور دن [illegible]

رات اور دن کا نظام:

خلفۃ کے معنی آنے جانے والے کے ہیں مطلب یہ ہے کہ ایک کے بعد دوسرا آتا ہے کسی وقت دن کا عمل رہ گیا تو رات میں کر لیا اور رات کا وظیفہ رہ گیا اس کو دن میں پورا کر لیا۔ (تفسیر مظہری)

خلفۃ یعنی رات اور دن میں سے ہر ایک دوسرے کا قائم مقام ہو جاتا ہے اس لئے اگر کسی سے معمولات کا کوئی عمل فوت ہو جائے تو دن کے عمل کو رات میں اور رات کے عمل کو دن میں ادا کر سکتا ہے۔

حضرت عمرؓ کی فراست:

بغوی نے لکھا ہے کہ ایک شخص حضرت عمرؓ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا آج میری رات کی نماز فوت ہوگئی حضرت عمرؓ نے فرمایا رات کو جو نماز فوت ہو گئی اس کو دن میں (پورا) کر لو۔ اللہ نے فرمایا ہے

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ أَرَادَ أَن يَذَّكَّرَ

حسن راوی ہیں کہ ایک بار حضرت عمرؓ نے چاشت کی نماز بہت طویل کر دی کسی نے دریافت کیا آج آپ نے وہ بات کی جو اس سے پہلے آپ نہیں کرتے تھے فرمایا میری رات کا کچھ وظیفہ رہ گیا تھا میں اس کو پورا کرنا چاہتا

فوت ہو جائے تو [illegible] اس کے بعد آپ نے آیت [illegible] تلاوت فرمائی۔ (قرطبی)

لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا

[illegible]

بدلتے حالات کا سبق

[illegible]

اللہ کے سچے بندے

وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا

(اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو چلتے ہیں زمین پر دبے پاؤں)

[illegible] ... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چال [illegible] ... (روح المعانی)

[illegible]

مقبول بندوں کی مخصوص صفات وعلامات

آیات مذکورہ میں اللہ نے اپنے مخصوص اور مقبول بندوں کی [illegible] صفات وعلامات کا ذکر فرمایا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

نکلے، ابھی بہت سے ملک فتح ہونے باقی ہیں۔ تم ضعف مرض میں کی طرح آ گئے۔ چلنے کا انداز نرمی اور تواضع کی وجہ سے تھا، وہ کمزوری کی وجہ سے نہیں۔ اصل میں حضرت ابن عباس نے کہا: انسان کو وقار اور سنجیدگی کے ساتھ چلنا چاہیے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ خوش اخلاقی، حلم اور نرمی کے ساتھ چلنا۔

حضرت حسن بصری نے آیت یَمْشُونَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا کی تفسیر میں فرمایا کہ مومنوں کی یہ حالت ہے کہ ان کے آنکھ، کان، ہاتھ پاؤں سب اللہ کے سامنے جھکے ہوئے ہیں۔ ناواقف لوگ ان کو دیکھ کر سمجھتا ہے کہ یہ بیمار ہیں۔ حالانکہ وہ بالکل تندرست ہوتے ہیں، مگر ان پر اللہ کا خوف ایسا طاری ہے جو دوسروں پر نہیں ہے اور دنیا کے دھندوں سے آخرت کی فکر نے روک رکھا ہے۔ اور جو شخص خدا پر بھروسہ نہیں کرتا اس کی ساری فکر دنیا ہی کے کاموں میں لگی رہتی ہے اور وہ ہمیشہ حسرت کرتا رہتا ہے۔ جس کو کھانے پینے کی چیزوں کے سوا کسی اور چیز کی خبر نہیں، اس نے اللہ کی نعمت کی قدر نہیں کی اور اس کا علم بہت تھوڑا ہے اور عذاب اس کے لئے تیار ہے۔ (رواہ ابن ابی حاتم)

بخاری و مسلم میں حضرت انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وقار کو پسند فرمایا ہے۔

وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا
اور جب جاہلوں سے خطاب ہوتا ہے تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے

جاہلوں سے سلوک: یعنی کم عقل اور بے ادب لوگوں کی بات کا جواب سلامتی سے دیتے ہیں۔ جب کوئی جاہلانہ گفتگو کرتا ہے تو نرمی اور سلامت روی سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں، اس سے الجھتے نہیں۔ جاہلیت کے شعر کا ایک مصرع ہے جس میں جاہلیت کی بات کہی گئی تھی:

اَلَا لَا یَجْهَلَنْ اَحَدٌ عَلَیْنَا فَنَجْهَلَ فَوْقَ جَهْلِ الْجَاهِلِیْنَا

یہ تو دن کے اوقات کا بیان ہوا، آگے رات کی کیفیت بیان فرماتے ہیں۔ (ارشاد ہے)

کلبی نے کہا: حضرت حسن بصری نے یہ آیت پڑھی تو فرمایا: یہ ان کے دن کی حالت ہے، جب رات آتی ہے تو ان کی حالت دوسری ہوتی ہے، جو اگلی آیت میں بیان کی گئی ہے۔ ارشاد ہے:

وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا
اور جو لوگ راتیں گزارتے ہیں اپنے رب کے آگے سجدے میں اور کھڑے

رات کی عبادت گزاری:

یعنی رات کو جب نوافل پڑھتے ہیں تو ان کا وقت امام کے سامنے سجدوں اور قیام میں گزرتا ہے

خدا کے سامنے کھڑے ہو کر تلاوت کرتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں۔ قیام و سجود کے درمیان رات کا زیادہ حصہ گزار دیتے ہیں، اس لئے ان کو قیام اور سجدہ کرنے والے فرمایا۔

وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا: اور وہ لوگ جو رات کو اپنے رب کے سامنے سجدے کرتے اور کھڑے رہتے ہیں۔

حسن نے فرمایا: یہ حالت ان کی رات کی ہے۔ اور ان کی عبادت کے وقت کا ذکر حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت کے ساتھ آیا ہے۔ قیام کی عبادت ہمیشہ کرنا بہت مشکل ہے، لیکن اللہ کا حکم کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ صفت بیان کرنے سے اس طرف اشارہ ہے کہ ان لوگوں کی رات دن کی زندگی اسی طرح اطاعت میں گزرتی ہے، تکبر سے دور ہیں اور تواضع اور اطاعت کے ساتھ بندگی کرتے ہیں اور ہمیشہ اللہ کی عبادت، خوشامد اور شکر گزاری کرتے ہیں۔ (کذا فی التفسیر)

رات کی نماز کی فضیلت:

مسئلہ: سہولت کے لئے اس آیت کا حکم ہر رات کو شامل ہے۔ قیام شب (نماز تہجد) کے متعلق حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے برگزیدہ حاملین قرآن اور شب بیدار ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔

حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔ رواہ مسلم۔

حضرت ابو امامہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ رات کی نماز کو لازم کر لو، یہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ ہے اور اللہ کی قربت کا ذریعہ ہے اور گناہوں کا کفارہ ہے۔ رواہ الترمذی۔

حضرت ابو سعید خدری کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کو دیکھ کر اللہ خوش ہوتا ہے (ہنستا ہے): (۱) وہ آدمی جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے (۲) وہ لوگ جو نماز کی صف باندھتے ہیں (۳) وہ لوگ جو دشمن کے مقابلے کے لئے صف باندھتے ہیں۔ رواہ البغوی فی شرح السنۃ۔

بغوی نے لکھا ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا: جس نے عشاء کے بعد دو رکعتیں یا زیادہ پڑھیں (تو گویا) اس نے اللہ کے سامنے سجدہ اور قیام میں رات گزاری۔ حضرت عثمان بن عفان کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات قیام کیا۔ رواہ مسلم والترمذی۔

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ

اور وہ لوگ کہ کہتے ہیں اے رب ہٹا ہم سے دوزخ کا عذاب

جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَاءَتْ

بیشک اس کا عذاب چمٹنے والا ہے وہ بری جگہ ہے

مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۝

ٹھہرنے کی اور رہنے کی جگہ

خوفِ آخرت:

یعنی ان عبادات پر ناز نہیں، خوف لگا ہے۔ یہ سمجھ کر کہ تہجد کی شب خیزی کی برکت سے شاید خدا تعالیٰ عذاب دوزخ سے بچا دے۔ (تفسیر عثمانی)

اپنے عملوں پر بھروسہ نہ کر بیٹھو:

حضرت کعب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے انبیاء بنی اسرائیل میں سے ایک نبی (یعنی حضرت داؤد) کے پاس وحی بھیجی کہ اپنی امت کے عبادت گزار بندوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے عمل پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں کیونکہ قیامت کے دن حساب کے وقت میں جس بندہ کو چاہوں گا کھڑا کروں گا اور اس کو عذاب دینا چاہوں گا تو (بوجہ عدل) اس کو عذاب دوں گا اور میرے نافرمان بندوں سے کہہ دو کہ وہ خود اپنے ہاتھوں اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالیں (یعنی مغفرت سے ناامید نہ ہوں) کیونکہ میں بڑے بڑے گناہ (اگر چاہوں گا تو اپنی رحمت سے) بخش دوں گا اور مجھے پرواہ نہیں ہے (کسی کو عذاب دینے یا بخشنے کی) (رواہ ابونعیم) (تفسیر مظہری)

جہنم کے گڑھے:

حضرت شعبی ابن عمیر فرماتے ہیں کہ جہنم میں گڑھے ہیں جن میں بچھو اور سانپ ہیں جیسے بختی اونٹ ہوتے ہیں جیسے خچر جب کسی جہنمی کو جہنم میں ڈالا جاتا ہے تو وہاں سے نکل کر آتے ہیں اور انہیں چمٹ جاتے ہیں ہونٹوں پر سروں پر جسم کے اور حصوں پر ڈستے اور ڈنک مارتے ہیں جس سے ان کے تمام بدن میں زہر پھیل جاتا ہے اور بدن پھٹنے لگتے ہیں۔ سارے بدن کی کھال جھلس کر گر پڑتی ہے پھر وہ سانپ بچھو چلے جاتے ہیں۔

جہنمیوں کی آہ و زاری:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جہنمی ایک ہزار سال تک جہنم میں چلاتا رہے گا یا حنان یا منان تب اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل سے فرمائے گا جاؤ دیکھو یہ کیا کہہ رہا ہے۔ حضرت جبرئیل آ کر دیکھیں گے کہ سب جہنمی برے حال میں سر جھکائے رو رہے ہیں۔ پھر جا کر جناب باری تعالیٰ میں خبر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر جاؤ فلاں فلاں جگہ یہ شخص ہے جاؤ اور اسے لاؤ۔ آپ بحکم خدا تعالیٰ جائیں گے اور اسے لا کر خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرمائے گا کہ تو کس جگہ ہے۔ یہ جواب دے گا کہ خدایا ٹھہرنے کی بھی بری جگہ اور سونے بیٹھنے کی بھی بدترین جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اچھا اب اسے اس کی جگہ واپس کر آؤ تو یہ گڑگڑا کر عرض کرے گا کہ اے میرے خالق مالک اللہ جب کہ تو نے مجھے اس سے باہر نکالا تو تیری ذات ایسی نہیں کہ پھر مجھے اس میں داخل کر دے۔ مجھے تو تجھ سے رحم و کرم کی ہی امید ہے۔ خدایا بس اب مجھ پر کرم فرما۔ جب تو نے مجھے جہنم سے نکالا تو میں خوش ہو گیا تھا کہ اب تو اس میں نہ ڈالے گا۔ اس مالک رحمن و رحیم خدا کو بھی رحم آ جائے گا اور فرمائے گا میرے بندے کو چھوڑ دو۔

وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا

اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرنے لگیں نہ بے جا اڑائیں اور نہ تنگی کریں

وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا ۝

اور ہے اس کے بیچ ایک سیدھی گزران

خرچ میں میانہ روی:

یعنی موقع دیکھ کر میانہ روی کے ساتھ خرچ کرتے ہیں۔ فضولی کی مجبوری کی اطاعت، کما قال تعالیٰ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ (بنی اسرائیل رکوع ۳) (تفسیر عثمانی)

مسند احمد میں فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اپنی گزران میں میانہ روی کرنا انسان کی سمجھداری کی دلیل ہے۔ اور حدیث میں ہے جو افراط تفریط سے بچتا ہے وہ کبھی فقیر نہیں ہوتا۔ بزار کی حدیث میں ہے کہ امیری میں فقیری میں عبادت میں میانہ روی بہت ہی بہتر اور احسن چیز ہے۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کتنا ہی چاہو خرچ کرو اسراف نہیں ہے۔ حضرت ایاس بن معاویہ فرماتے ہیں جہاں کہیں تو حکم خدا سے آگے بڑھ جائے وہی اسراف ہے۔ اور بزرگوں کا قول ہے کہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی میں خرچ اسراف ہے۔

صحابہ کرام کے کھانے پینے کا مقصد:

صحابہ کرام مزے اور لذت کے لئے کھانا نہیں کھاتے تھے نہ آرائش اور زیبائش کے لئے لباس پہنتے تھے بلکہ کھانا کھانے سے ان کا مقصد تھا بھوک کو دور کرنا اور عبادت رب کے لئے قوت حاصل کرنا اسی طرح لباس سے ان کی

[illegible]

گناہ سے بچو:

[illegible]

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ

[illegible]

وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ

[illegible]

[illegible]

وَلَا يَزْنُونَ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا

[illegible]

[illegible]

سب سے بڑا گناہ:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فنائے قلب کا مقام:

[illegible]

يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا

[illegible]

[illegible]

إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ

[illegible]

يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا

[illegible]

توبہ کا فائدہ:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اہل محبت کے عجیب اعمال و اقوال

[illegible]

[illegible] کی ندامت

[illegible]

حضرت [illegible] کی توبہ

[illegible]

ایک [illegible]

[illegible]

سو رکھنے تو فرشتے شہید ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ مجھے اپنا صحیفہ جس میں اس کے گناہ لکھے ہوئے ہیں … سے ہوتا ہے تو ایک ایک نیکی کے بدلے دس دس گناہ … دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اللہ نیکیاں … جو کہ … کا ارادہ کرے وہ تینتیس دفعہ اللہ اکبر اور چونتیس دفعہ الحمد للہ کہے اور تینتیس دفعہ سبحان اللہ کہے … سو مرتبہ ہو گئے۔

برائیاں نیکیوں سے بدل جائیں گی:

حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ انسان کو قیامت کے دن اس کا اعمال نامہ دیا جائے گا وہ پڑھنا شروع کرے گا تو اوپر اس کی برائیاں درج ہوں گی جنہیں پڑھ کر یہ کچھ ناامید سا ہونے لگے گا اسی وقت اس کی نظر نیچے کی طرف جائے گی تو اپنی نیکیاں لکھی ہوئی پائے گا جس سے کچھ ڈھارس بندھے گی۔ اب دوبارہ اوپر کی طرف دیکھے گا تو وہاں کی برائیاں بھی بھلائیوں سے بدل چکی ہوں گی۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے آئیں گے جن کے پاس بہت سے گناہ ہوں گے پوچھا گیا کہ وہ کون سے لوگ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ بھلائیوں سے بدل دے گا۔

چار قسم کے جنتی:

حضرت … فرماتے ہیں کہ جنتی جنت میں چار قسم کے ہوں گے متقین یعنی پرہیزگاری کرنے والے پھر شاکرین یعنی شکر گزاری کرنے والے پھر خائفین یعنی خوف خدا رکھنے والے پھر اصحاب یمین یعنی دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال لینے والے۔ پوچھا گیا کہ انہیں اصحاب یمین کیوں کہا جاتا ہے؟ جواب دیا اس لئے کہ انہوں نے نیکیاں بدیاں سب کچھ کی تھیں ان کے اعمال نامے ان کے دائیں ہاتھ میں ملے انہوں نے اس کا ایک ایک حرف پڑھ کر کہیں گے کہ ہماری نیکیاں کہاں ہیں؟ یہ تو سب برائیاں لکھی ہوئی ہیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ان برائیوں کو مٹا دے گا اور ان کے بدلے نیکیاں لکھ دے گا انہیں پڑھ کر خوش ہو کر اب دوسروں سے کہیں گے کہ آؤ ہمارے اعمال نامے پڑھو جنتیوں کے اکثر یہی لوگ ہوں گے … حسن بصری فرماتے ہیں کہ برائیوں کو مٹانا … آخرت میں ہو گا … فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان … کو … نہیں کرے گا۔

ایک بوڑھے گناہگار کا واقعہ:

حضرت مکحول نے ایک مرتبہ حدیث روایت کی کہ ایک بہت بوڑھے ضعیف آدمی جن کی بھویں آنکھوں پر آ گئی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ میں ایسا شخص ہوں جس نے کوئی غداری کوئی گناہ کوئی بدکاری باقی نہیں چھوڑی میرے گناہ اس قدر ہیں کہ اگر تمام انسانوں پر تقسیم ہو جائیں تو سب کے سب مغضوب خدا ہو جائیں۔ کیا میری بخشش کی بھی کوئی صورت ہے؟ کیا میری توبہ بھی قبول ہو سکتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم مسلمان ہو گئے؟ اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اشهد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ … اللہ تعالیٰ تیری تمام برائیاں گناہ بدکاریاں سب معاف فرما دے گا بلکہ جب تک تو اس پر قائم رہے گا اللہ تعالیٰ تیری برائیاں بھلائیوں سے بدل دے گا۔ اس نے پھر پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے چھوٹے بڑے گناہ سب معاف ہو گئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں سب کے سب۔ بڑا وہ شخص خوش خوش واپس چلنے لگا اور تکبیر و تہلیل پکارتا ہوا لوٹ گیا … (ابن کثیر)

ایک خاتون کا واقعہ:

ایک عورت حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس آئی اور دریافت فرمایا کہ مجھ سے بدکاری ہو گئی اس سے بچہ ہوا جسے میں نے مار ڈالا اب بتائیے کیا توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ جناب ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ اب تیری آنکھیں ٹھنڈی ہو سکتی ہیں نہ خدا تعالیٰ کے ہاں تیری بزرگی ہو سکتی ہے تیری توبہ ہرگز نہیں وہ روتی پیٹتی واپس چلی گئی۔ صبح کی نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھ کر میں نے یہ واقعہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اس سے بہت ہی بری بات کی کیا تو ان آیتوں کو قرآن میں نہیں پڑھتا والذین لا یدعون … الا من تاب … مجھے بڑا ہی رنج ہوا اور میں اسی وقت اس عورت کے پاس پہنچا اور اسے یہ آیتیں پڑھ کر سنائیں وہ خوش ہو گئی اور اسی وقت سجدے میں گر پڑی اور کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے میرے چھٹکارے کی صورت پیدا کر دی (طبرانی) ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کا پہلا فتویٰ سن کر وہ عورت افسوس کے ساتھ یہ کہتی ہوئی واپس چلی کہ ہائے یہ اچھی صورت کیا جہنم کے لئے بنائی گئی تھی؟ … جب حضرت ابو ہریرہؓ کو اپنی غلطی کا علم ہوا تو اس عورت کو ڈھونڈنے کے لئے نکلے۔ تمام مدینہ اور ایک ایک گلی چھان ماری لیکن کہیں پتہ نہ چلا۔ اتفاق سے رات کو وہ عورت پھر آئی تب حضرت ابو ہریرہؓ نے انہیں صحیح مسئلہ بتلایا اس میں یہ بھی ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس نے میرے لئے چھٹکارے کی صورت بنائی اور میری توبہ کی قبولیت رکھی ہے یہ کہہ کر اس کے ساتھ جو لونڈی تھی اسے آزاد کر دیا اس لونڈی کے ایک لڑکی بھی تھی اور سچے دل سے توبہ کر لی۔ (ابن کثیر)

وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا
اور جو شخص توبہ کرے اور نیک کام کرے وہ … اللہ کی طرف … رجوع کرتا ہے

مسلمان گناہگار کی توبہ:

پہلے ذکر تھا کافروں کے گناہوں کا جو … مسلمان …

بھی گناہ کر بیٹھا، اور پھر جب توبہ کر لی تو بخش دیا گیا ۔۔۔
۔۔۔ سے معلوم ہوا کہ سورۂ فرقان کی جو آیت ومن یفعل ذلک یلق اثاما
یضاعف له العذاب یوم القیامة ویخلد فیه مهانا الا من تاب
۔۔۔ وہ غیر تائب کے حق میں ہے۔ واللہ اعلم۔

ومن تاب وعمل صالحا [illegible]۔ یعنی شرک وغیرہ سے توبہ کی، شرک
اور گناہ کو چھوڑ دیا اور ندامت کے ساتھ مومن کا طریقہ اختیار کیا۔

مضمون کی توضیح یعنی اس تفسیر کی تفہیم ۔۔۔ آیات جملے کی ترکیب
کے ۔۔۔ مطلب ہو، ۔۔۔ اس کے بعد ۔۔۔ کرتے ہیں جو
ان کی نظر میں ۔۔۔ مطلب ۔۔۔ گناہ ۔۔۔ کا ۔۔۔
بعض علماء نے کہا ۔۔۔ سے مراد ہے ۔۔۔ توبہ کی طرف میلان
اور ۔۔۔ تعمیم ہے۔ بغوی نے لکھا ہے بعض اہل علم کا قول ہے کہ جن
گناہوں سے اجتناب کرنے کی سابق آیت میں صراحت کی گئی ہے ان آیت
میں ان گناہوں سے توبہ مقصود نہیں ہے بلکہ دوسری قسم کی توبہ مقصود ہے
یعنی جن لوگوں نے شرک سے توبہ کی اور اسلام کو اپنا لیا اور قتل وزنا کا ارتکاب
نہیں کیا اور گناہ سے توبہ کرنے کے بعد اللہ کی طرف مستقل رجوع کیا اور قتل وزنا کا
ارتکاب کر ۔۔۔ سے توبہ کرنے والوں کا جو ۔۔۔ صورت میں ہوا،
اس صورت میں ۔۔۔ جس کا ذکر سابق آیت میں کیا گیا ہے ۔۔۔

بعض علماء کا بیان ہے کہ ۔۔۔ تمام گناہوں ۔۔۔ متعلق ۔۔۔
مطلب ہے کہ ۔۔۔ توبہ کرنے ۔۔۔ علاوہ ۔۔۔ گناہوں کو چھوڑ دیا تو
۔۔۔ چنانچہ ۔۔۔ کسی امر ۔۔۔ کسی نے گناہ سے توبہ کی
تو ۔۔۔ مطلب ہے کہ اللہ کی طرف لوٹنا ۔۔۔ ہوا ہے۔

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی صوفیانہ توجیہ

میں کہتا ہوں کہ ۔۔۔ ہے ۔۔۔ ب ۔۔۔
جن سے ۔۔۔ محبت کے ۔۔۔ ہو گئی ہوں تو غیر
شرعی ہوں معیار شرعی پر پوری نہ اتری ہوں ۔۔۔ محبت کے قصور کی وجہ سے
اللہ ان کی لغزشوں اور نیکیوں میں تبدیل کر دے گا، اس آیت میں وہ نیک
۔۔۔ مراد ہو سکتے ہیں ۔۔۔ کوئی بھی شرعی خرابی ۔۔۔ نہیں ہوئی ۔۔۔
۔۔۔ حالت ۔۔۔ بلکہ ان بندوں سے ۔۔۔
۔۔۔ شریعت سے ۔۔۔ گناہ کا ۔۔۔
۔۔۔ اللہ کی طرف ۔۔۔ بہتر ہوا ۔۔۔
۔۔۔ (تفسیر مظہری)

والذین لا یشهدون الزور

۔۔۔ مولانا ۔۔۔

جھوٹ سے پرہیز:

یعنی نہ جھوٹ بولیں نہ جھوٹی شہادت دیں، نہ باطل کا ساتھ دیں ۔۔۔
مجلس میں حاضر ہوں۔ (مظہری)

جھوٹے گواہ کی سزا:

بغوی نے لکھا ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا جھوٹے گواہ کے چالیس کوڑے
لگوائے ۔۔۔ سیاہ کر کے بازار میں گھمایا جائے۔

حضرت عمر کے ۔۔۔ امام مالک ۔۔۔ امام شافعی امام ابو
یوسف اور امام محمد نے فرمایا جھوٹے گواہ (کو ۔۔۔) ۔۔۔ تعزیری سزا
دی جائے اور ۔۔۔ سامنے ۔۔۔ تاکہ لوگ
پہچان جائیں کہ یہ جھوٹا گواہ ہے۔

امام ۔۔۔ ہر محفل ۔۔۔ حاضر ہوں۔
گناہ کبیرہ ۔۔۔ فرمایا کہ جھوٹی شہادت گناہ کبیرہ ہے ۔۔۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حضرت انس کی روایت سے شیخین نے
صحیحین میں نقل کیا ہے بخاری کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کیا میں تم کو بڑے ۔۔۔ سب سے بڑے گناہ کون سے ہیں ۔۔۔
۔۔۔ یا رسول اللہ ۔۔۔ فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا ۔۔۔ ماں باپ
کی نافرمانی کرنا ۔۔۔ ٹیک لگائے بیٹھے تھے ۔۔۔
بیٹھ گئے اور فرمایا سنو اور جھوٹی بات یعنی جھوٹی شہادت ۔۔۔ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس لفظ کو بار بار دہرایا یہاں تک کہ ہم نے اپنے دل میں کہا کاش
آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جاتے تو بہتر تھا۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک تعزیری سزا کے لئے صرف تشہیر کافی ہے ۔۔۔
۔۔۔ جائز نہیں کیونکہ تعزیر کا مقصد ۔۔۔ باز داشت ہے ۔۔۔
باز داشت تشہیر سے ۔۔۔ ہو جاتی ہے ۔۔۔ اور قید کرنے میں زیادہ
باز داشت کی شدت ہے لیکن اس کی حد سزا کا تعین ۔۔۔ جھوٹی شہادت کے
جھوٹے ہونے کا اقرار ۔۔۔ شہادت سے ۔۔۔ جاتا ہے ۔۔۔
شہادت کا جھوٹ ۔۔۔ اس کے ثابت نہیں ۔۔۔ کی جھوٹی شہادت
۔۔۔ اقرار کرے ۔۔۔ ہوئی شہادت ۔۔۔
جھوٹی شہادت کی سزا میں ۔۔۔ جھوٹی شہادت کے
جھوٹے ہونے کا اقرار ۔۔۔ حضرت عمر ۔۔۔
۔۔۔ (تفسیر مظہری) ۔۔۔ کا اختیار ہے۔

قاضی شریح رحمہ اللہ کا عمل

امام ابو حنیفہ نے ۔۔۔ قاضی شریح کا قول بھی ۔۔۔ ہے

[illegible]

جھوٹ کی مجلسوں سے پرہیز:

[illegible]

[illegible]

وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا

[illegible]

[illegible]

وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا

[illegible]

عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا

[illegible]

غور و فکر کی عادت:

[illegible]

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا

[illegible]

وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ

[illegible]

صالح اہل و عیال:

[illegible]

ہاتھ۔ ... کی سب نعمتیں اور سرخی اسی سے بخشتیں ہیں۔ (تفسیر مظہری)
قرطبی نے نقل کیا ہے مومن کی آنکھ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی ٹھنڈک
نہیں کہ وہ اپنی بیوی اور اولاد کو اللہ کا فرمانبردار دیکھے۔ (تفسیر مظہری)

وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا
اور کر ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا

متقی کی امامت:

یعنی ایسا بنا دے کہ لوگ ہماری اقتداء کر کے متقی بن جایا کریں۔ حاصل یہ ہے کہ یہ صرف اپنی ذات کی فکر میں نہیں بلکہ دوسروں کے لئے بھی ہادی ہوں۔ اور ہمارے خاندان کو بھی اہل تقویٰ میں ہدایت کرے۔ (قرطبی)

حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ اس دعا سے مقصود ... کوئی ایسا مقام حاصل کرنا ہے کہ ... متقی لوگ ... ہماری پیروی کریں ... قرطبی نے ... دونوں قول نقل کر کے ... ایک حق ہے کہ ریاست و امامت کی طلب جو ... کے لئے نہیں بلکہ آخرت کے فائدہ کے لئے ہو ... ممنوع نہیں ... ریاست و اقتدار کی خواہش کی مذمت ہے جو دنیوی عزت و جاہ کے لئے ہو۔ واللہ اعلم۔

یہاں تک عباد الرحمن یعنی مومنین کاملین کی اہم صفات کا بیان پورا ہو گیا آگے ان کی جزاء اور آخرت کے درجات کا ذکر ہے۔ ...

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ
ان کو بدلہ ملے گا اونچے جھروکوں کا اس لئے کہ وہ ثابت قدم رہے اور لینے آئیں گے
فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا
ان کو وہاں دعا اور سلام کہتے ہوئے

مومنین کا انعام:

یعنی جنت میں اونچے اونچے محل ملیں گے اور فرشتے دعا و سلام کہتے ہوئے ان کا استقبال کریں گے اور آپس کی ملاقاتوں میں بھی یہی کلمات سلام و دعا ان کی تکریم و عزت افزائی کے لئے استعمال ہوں گے۔ (تفسیر مظہری)

جنت کے درجات:

شیخین نے صحیحین میں اور امام احمد نے حضرت ابو سعید خدری کی روایت سے اور ترمذی نے حضرت ابوہریرہ کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت اپنے سے اوپر بالاخانوں والوں کو ایسا دیکھیں گے جیسے تم لوگ ... کو مشرقی یا مغربی افق سے ستاروں کو دیکھتے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ تو انبیاء کے مکانات ہوں گے دوسرا کوئی ان تک نہ پہنچے گا۔ فرمایا کیوں نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور پیغمبروں کی تصدیق کی وہ ان مکانات ... تک پہنچ سکتے ہیں۔ حضرت سہل بن سعد کی روایت سے بھی ایسی ہی حدیث آئی ہے۔

جنت کے بالاخانے: امام حاکم اور بیہقی نے حضرت ابن عمر کی روایت سے اور ترمذی بیہقی نے حضرت علی کی روایت سے اور امام احمد نے حضرت ابو مالک اشعری کی روایت سے بیان کیا ہے اور حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے اندر کچھ بالاخانے ایسے ہیں جن کے اندر کی حالت باہر سے اور باہر کی حالت اندر سے نظر آتی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بالاخانے کن لوگوں کے لئے ہوں گے فرمایا ان لوگوں کے لئے جو پاکیزہ کلام کرتے ہیں (غریبوں کو) کھانا کھلاتے ہیں اور جب دوسرے لوگ سوتے ہوتے ہیں تو رات کو (نماز میں) کھڑے رہتے ہیں۔

حضرت ابن عمر کی روایت میں یہ حدیث اسی طرح آئی ہے۔ حضرت علی کی روایت کے الفاظ سے حدیث مذکور ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے یہ ان لوگوں کے لئے ہیں جو پاکیزہ کلام کرتے ہیں سلام پھیلاتے ہیں کھانا کھلاتے ہیں اور رات میں ایسے وقت نماز پڑھتے ہیں کہ (اور) لوگ سوتے ہوتے ہیں۔

حضرت ابو مالک کی روایت کے یہ الفاظ ہیں ان لوگوں کے لئے ہیں جو کھانا کھلاتے ہیں نرم کلام کرتے ہیں مسلسل روزے رکھتے ہیں اور رات میں نماز پڑھتے ہیں جب کہ اور لوگ سوتے ہوتے ہیں۔

بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو جنت کے بالاخانوں کے متعلق نہ بتاؤں۔ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں ... یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیے۔ ارشاد فرمایا جنت کے اندر ایسے بالاخانے ہیں جو قسم قسم کے جواہرات کے ہیں (شفاف) جن کے باہر سے اندر کی نعمتیں اور اندر سے باہر کی ... ان میں ایسی نعمتیں لذتیں اور راحت و کمالات ... ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہیں نہ کسی کان نے سنی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بالاخانے کن لوگوں کے لئے ہوں گے فرمایا ان لوگوں کے لئے جنہوں نے سلام پھیلایا کھانا کھلایا ہمیشہ روزے رکھے اور رات میں ایسے وقت نماز پڑھی جب (اور) لوگ سوتے ہوں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ... کی کس میں طاقت ہے؟ فرمایا میری امت اس کی طاقت رکھتی ہے میں اس کی تفصیل تم کو بتاتا ہوں جو اپنے بھائی (مسلمان) سے ملا اور اس کو سلام کیا یا سلام کا جواب دیا اس نے سلام کو پھیلا دیا اور جس نے اپنے اہل و عیال کو پیٹ بھر کھانا کھلا دیا تو اس نے (ضروری) کھانا کھلا دیا اور جس نے رمضان

[illegible]

[illegible]

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

[illegible]

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا

[illegible]

قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ

[illegible]

اللہ بے نیاز ہے ہم محتاج ہیں

[illegible]

فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ یَكُوْنُ لِزَامًا

[illegible]

تکذیب حق کی سزا ملنے والی ہے

[illegible]

سورۃ الفرقان کے آخری رکوع کا خلاصہ

[illegible]

[illegible]

انسان کا معیار کیا ہے؟

[illegible]

[illegible]

[illegible]

انسان کا معیار رحمٰن کے بندوں کی چال

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ۔

[illegible]

کی اطاعت ہوتی ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علماء کی برکات اور آداب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا قال

[illegible]

[illegible] ہے۔

[illegible] مسلمان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تحیة الیہود بالاصابع و تحیة النصاریٰ بالاکف و تحیة الاسلام السلام علیکم [illegible]

[illegible]

[illegible] السلام علیکم لا نبتغی الجاھلین [illegible]

[illegible]

رحمٰن کے بندوں کی تنہائی:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ولایات کے مسلمانوں کی ... شہادت

[illegible]

... کے بندوں کی زبان سے شہادت

[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

فرمایا [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

فرمایا [illegible]

[illegible]

[illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] کی قلبی عبادت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سورج ... کے خلاف [illegible] بھی ... [illegible]

ذات، صفات اور افعال [illegible] جب [illegible] ذات، صفات اور افعال [illegible] عبادت میں کوئی شریک ہو سکتا ہے [illegible]

انبیاء علیہم السلام کے ... [illegible] ہیں اور ان سب سے زیادہ افضل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ... [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

قَالَ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا

اے پیغمبر [illegible] تمہارے لئے [illegible] نقصان۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فرمایا

یا فاطمة بنت محمد لا اغنی عنک من اللہ شیئا۔

[illegible]

ہارون رشید بادشاہ [illegible]

[illegible]

ہارون رشید ایک [illegible] میں بیٹھے ہوئے تھے [illegible]

[illegible]

[illegible]

حقوق العباد کے بارے میں [illegible] کا طرز عمل

[illegible]

ہو جائے پھر کہیں جائے گا تو یہ ممکن نہیں ہے۔

پھر مومن کے معنی ہیں لفظ امن سے ہے کہ لوگ مطمئن ہوں خواہ مسلم یا غیر مسلم ہوں، ہر ایک کو اطمینان ہو جائے کہ بھئی! یہ مومن ہے اس کا کام یہ نہیں کہ مار دھاڑ کرتا پھرے یا آبرو ریزی یا ایذا رسانی کرتا پھرے دنیا اس سے مطمئن رہے کہ بھائی یہ آدمی ہے اس سے کسی نقصان کا اندیشہ نہیں ہے۔

اور اگر آپ کسی سے کہتے ہیں کہ بھئی کہیں چھری تو ہے، یہ مومن کیا اچھا انسان ہے حتیٰ کہ جب سڑک پر چلا جاتا تو آپ اس کو بچا کر چلتے ہیں کہ کہیں پیشاب نہ کر دے کہ کوئی چھینٹ نہ پڑ جائے کہیں یہ گندہ نہ کر دے تو اگر مومن سے بھی کوئی ایسے بچنے لگے کہ بھئی جیب بچا کے جیب کترے نہ کہیں جیب تو نہیں کاٹ لے جائے تو یہ مومن کیا ہوا مومن تو لٹیرا ہو گیا ہے۔

اسی لیے فرمایا کہ رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو نفس انسانی کے در پے نہیں ہوتے قتل و غارت گری نہیں کرتے۔ پھر تو اللہ کا حکم آ جائے قتل کیجئے قصاص کے لیے تو قتل کریں یہ ایسا ان کا کام نہیں ہے۔

وَلَا یَزْنُوْنَ آبرو ریزی نہیں کرتے۔

سب سے بڑی آبرو ریزی زنا کاری ہے، کہ ایک عورت کی آبرو ختم کر دی اور دین و دنیا ختم کر دی کہ مرد بھی بیٹھے بٹھائے ہوگی اس سے اگر بچہ پیدا ہوا اور لڑکا ہوگا تو پوری برادری میں سمجھی گی کہ یہ حرامی بچہ ہے اس کو اپنی عزت سے اس سے معاملہ مت کرو تو کتنا عظیم اس نے گناہ کیا کہ ایک عورت کی عزت ہی تباہ کر دی پوری سوسائٹی میں اس کی کوئی عزت و آبرو باقی نہ رہی کہ نظر کرانا زوال ہے۔

پھر آبرو ریزی ایک کی کی اور پھر ساری سوسائٹی سے افراد یا دوسروں کو جرأت ہوگی کہ وہ بھی یہ حرکت کریں تو دنیا کا امن ہی تو گیا کہ آبرو باقی نہ رہی تو ایک کی آبرو جائے گی اور دوسرے کو اس نے آبرو ریزی کرنے کی جرأت دلائی اس واسطے فرمایا گیا کہ زانی کی سزا سنگسار کرنا ہے تو تلوار سے نہیں ہے کہ قتل کیا جائے بلکہ اس کو نصف حصہ زمین میں گاڑ کر پبلک کنکریاں مار مار کر سنگسار کیا جائے ظاہر میں تو یہ سزا بڑی سخت معلوم ہوتی ہے لوگ کہتے ہیں کہ وحشت ناک سزا ہے لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ یہ بڑی رحمت ہے کہ دیکھو کہ ایک شخص کی آبرو ضائع کی سوسائٹی برباد کی دنیا سے امن اٹھا دیا ایسے شخص کو تو اس سے زیادہ سزا ملنی چاہئے۔

اسی لیے فرمایا گیا کہ رحمٰن کے بندوں کی شان یہ ہے کہ وہ کسی کی جان لیتے ہیں نہ کسی کی آبرو گنواتے ہیں وہ خود ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا

پھر بھی اگر کوئی یہ حرکت کرے گا اسے اثام میں ڈالا جائے گا۔

حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ اثام ایک وادی ہے جہنم میں نکلی ہے ایسی سخت عذاب ہے کہ جہنم بھی اس سے پناہ مانگتی ہے اس میں اسے دھکا دیا جائے گا۔

یُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ دوگنا عذاب اس کے اوپر بڑھا دیا جائے گا اس لیے کہ جیسے اس نے دنیا میں آبرو ریزی کر کے آبرو کو تہس نہس کیا کہ پھر آبرو ابھری نہ سکے اسی طرح عذاب کی تہہ پہ تہہ لایا جائے گا کہ وہ ابھری نہ سکے اسے کبھی وہاں امن نہیں ہو گا، وہ خلد فیہ ہوگا اور ایک لمبی مدت تک ذلت و رسوائی کے ساتھ یہ عذاب بھگتے گا۔

توبہ کرنے والوں سے حق تعالیٰ کا معاملہ

اِلَّا مَنْ تَابَ سوائے اس کے کہ کوئی توبہ کرے اس سے آخرت کا عذاب ٹل جائے گا دنیا میں تو عذاب آ گیا کہ اسے سنگسار کر دیں گے لیکن اگر آخرت کا تو باقی ہے اگر توبہ کر لی وہاں کا عذاب ختم ہو جائے گا۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ جو توبہ کرے اور توبہ کے بعد نیک راستے پر چلنے لگے عمل درست کر لے نوافل بھی کرے تو پچھلے گناہ معاف ہی نہیں ہوں گے بلکہ اس کی نیکیاں جو ہوں گی بھی مقابلے کی اس کی نیکیاں غالب آ جائیں گی کہ اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں نیکیوں سے بدل دے گا اور اس تبدیلی کا ظہور آخرت میں ہو گا۔

حدیث میں ہے کہ ایک شخص میدان حشر میں حاضر ہو گا، حق تعالیٰ اسے بلائیں گے وہ سمجھے گا کہ توبہ کر چکا ہوں تو بہشتی ہوں گا تو حق تعالیٰ کا فضل متوجہ ہوگا اسے فرمائیں گے قریب ہو جاؤ قریب ہوتا فرمائیں گے اور قریب ہو جاؤ، یہ سمجھ رہا ہے کہ پتہ نہیں کیا بات ہے حتیٰ کہ اور زیادہ قریب فرمائیں گے اور قریب ہو جاؤ تاکہ قریب آئے گا کہ حدیث میں ہے اس کے کان میں آہستہ آہستہ بات چیت ہو گی، حق تعالیٰ اس کو اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ دلائیں گے فرمائیں گے یہ حرکت کیوں کی؟ اور اس کا دل اچھل اچھل کر رہ جائے گا کہ اب میری نجات کی کوئی صورت نہیں اور حکم ہوگا جہنم میں اس لیے کہ ابھی تو چھوٹی چھوٹی برائیاں پوچھ رہے ہیں جو میں نے بڑی بڑی حرکتیں کی ہیں ان کی بات آئی تو کیا ہوگا! یہ معمولی باتیں تم کہاں کر رہے ہو؟

وہ بڑی کوئی بات نہیں ہوگی عرض کرے گا اللہ میاں میں نے اپنی بڑی بڑی حرکتیں کی ہیں جب یہ باتیں گنوانے کے بعد حق تعالیٰ فرمائیں گے ان سب کے بدلے ہم تجھے نیکیاں دیتے ہیں اور تیرے نامہ اعمال میں وہ لکھی جاتی ہیں اب وہ حیران ہو گا کہ یہ وہ ہے جس نے تو دربار کی ہلاکت ہے بیچارہ بڑی ان نیکیوں سے وہ لالچ میں آ جائے گا اب خود ہی کہے گا کہ الٰہی میں وہ جو بہت بڑی بڑی میں نے کی تھی وہ تو آپ نے پوچھی ہی نہیں، فرمائیں گے حق تعالیٰ وہ کیا تھی؟ بندہ عرض کرے گا وہ بھی فرمائیں گے اس کے بدلے میں اتنی نیکیاں دیں، پھر کہے گا ایک تو اس سے بھی بڑی کی تھی وہ آپ نے پوچھی ہی نہیں فرمائیں گے وہ کیا تھی؟ عرض کرے گا وہ بھی فرمائیں گے حق تعالیٰ اس کے بدلے میں اتنی نیکیاں دیں تو رحمت متوجہ ہو جائے تو ہلاکت کی کوئی صورت نہیں اور غضب متوجہ ہو جائے تو نجات کی کوئی صورت نہیں۔

آگے فرمایا وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ یَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا اس سے پہلے تو گنہگاروں سے معاملہ تو آگے اصول بیان کیا جس سے جو بھی قصور ہو

[illegible] کے [illegible] کی [illegible]

[illegible]

سورة الشعراء

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

طسم تلك آيات الكتاب المبين

[illegible]

طسم کا [illegible]

[illegible]

لعلك باخع نفسك ألا يكونوا مؤمنين

[illegible]

امت کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دلسوزی

[illegible]

نزولِ آیت کا زمانہ

[illegible]

آیت سے معلوم شدہ احکام

[illegible]

إن نشأ ننزل عليهم من السماء آية فظلت

[illegible]

أعناقهم لها خاضعين

[illegible]

خشیتِ الٰہی

[illegible]

وما يأتيهم من ذكر من الرحمن

[illegible]

مُّحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ

[illegible]

محروم ہدایت لوگ

[illegible]

فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ

[illegible]

تکذیب و انکار کی سزا ملتی ہے

[illegible]

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمْ أَنبَتْنَا فِيهَا

[illegible]

مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً

[illegible]

وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ

[illegible]

تھوڑا سا غور کرنے سے حق تک رسائی ممکن ہے

[illegible]

[illegible]

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ

[illegible]

قدرت الٰہی

[illegible]

ربط مضامین: [illegible]

وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰ أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

[illegible]

قَوْمَ فِرْعَوْنَ أَلَا يَتَّقُونَ

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ یاد کرو

[illegible]

قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَن يُكَذِّبُونِ

[illegible]

وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنطَلِقُ لِسَانِي فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَارُونَ

[illegible]

حضرت موسیٰ کا پیامِ اسلام کا اثر

[illegible]

وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ

[illegible]

فَأَخَافُ أَن يَقْتُلُونِ

[illegible]

قَالَ كَلَّا فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا إِنَّا مَعَكُم مُّسْتَمِعُونَ

[illegible]

فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ

أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ

آزادیٔ بنی اسرائیل کا پیام

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعون کو دعوت

[illegible]

لے لیا جائے گا۔ (معارف القرآن کاندھلوی)

قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا
کہا کیا نہیں پالا ہم نے تجھ کو اپنے اندر بچپن میں

فرعون کا جواب:

یعنی تم وہی موسیٰ ہو جس کو ہم نے اپنے گھر میں بچپن سے [illegible] پالا پوسا اور پرورش کر کے بڑا کیا۔ اب تیرا یہ دماغ ہو گیا کہ ہم ہی سے مطالبات کرنے لگا [illegible] (تفسیر عثمانی)

وَلَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ
اور رہا تو ہم میں اپنی عمر کے کئی برس

اتنے برس تک ہمارے ہاں رہے اب یہاں سے نکلتے ہی رسول بن گئے۔ (تفسیر حقانی)

وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ
اور کر گیا تو اپنا وہ کام جو کر گیا

یعنی جو حرکت تم نے کی تھی (قبطی کو قتل) اسے ہم بھولے نہیں ہیں۔ (تفسیر عثمانی)

وَأَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ
اور تو ہے ناشکر

یعنی ہمارے احسانات کا [illegible] ناشکری [illegible] اس احسان کا بدلہ [illegible] (تفسیر ...)

قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ
کہا کیا تو تھا میں نے وہ اس وقت اور میں تھا چوکنے والا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عذر:

یعنی قبطی کا خون میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا غلطی سے ہو گیا [illegible] کہ ایک مکا مارنے سے وہ مر جائے گا۔ فَوَكَزَهُ مُوسَى فَقَضَى عَلَيْهِ (القصص ۱۵) (تفسیر عثمانی)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق میں لفظ ضلال کا مفہوم

قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ فرعون نے اس سوال پر کہ تم نے [illegible] ایک قبطی کو قتل کیا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب فرمایا کہ اس وقت [illegible] قتل مقصود نہ تھا لیکن وہ قتل ارادۃً اور قصداً نہ تھا بلکہ [illegible] تنبیہ کرنے کے لیے گھونسہ مارا جس سے وہ مر گیا [illegible] کہ یہاں ضلال کا مطلب بے خبری ہے [illegible] جیسا کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ [illegible] کہ [illegible] عربی میں ضلال کے کئی معنی آتے ہیں [illegible] گمراہی نہیں ہے۔ یہاں بھی اس کا ترجمہ گمراہی درست نہیں۔ (معارف القرآن)

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا
پھر بھاگا میں تم سے جب تمہارا ڈر دیکھا پھر بخشا مجھ کو میرے رب نے حکم
وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ
اور ٹھہرایا مجھ کو پیغامبر

دعوائے نبوت۔ قتل کے بعد میں خوف کھا کر یہاں سے بھاگا [illegible] اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ مجھے نبوت [illegible] عطا فرمائے [illegible] اپنے فضل سے مجھے سرفراز کیا [illegible] تمہاری طرف بھیجا [illegible] میری صداقت کی دلیل ہے کہ جو شخص تم سے خوف کھا کر بھاگا ہو پھر اس طرح بے خوف [illegible] تمہارے سامنے آ کر بات کرے۔ (تفسیر عثمانی)

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتَ بَنِي إِسْرَائِيلَ
اور وہ احسان ہے جو تو مجھ پر رکھتا ہے کہ غلام بنا رکھا تو نے بنی اسرائیل کو

فرعون کے احسان کا تجزیہ:

[illegible] پرورش کا احسان جتلاتا ہے [illegible] بنی اسرائیل [illegible] کو غلام بنا رکھا ہے [illegible] ظلم کے سلسلہ میں [illegible] میری والدہ [illegible] تیرے گھر [illegible] ان حالات کا تصور کر کے تجھ کو اپنا احسان جتلاتے ہوئے شرم آنا چاہیے [illegible] تیرے جیسے دشمن کے گھر میں میری پرورش کرائی [illegible] (تفسیر عثمانی)

حضرت موسیٰ کی طرف سے [illegible] احسان [illegible] فرمایا [illegible]

تو نے غلام بنا رکھا تھا اور مجھے چھوڑ دینا تیرا کوئی احسان نہیں ہے۔

ظاہر میں یہ اقرار نعمت ہے اور حقیقت میں انکار ہے۔ حضرت موسیٰ نے اول فرعون کی تربیت کی توجیہ کی اور پھر اس نعمت تربیت کی طرف کلام کا رخ کیا جس کا فرعون نے ذکر کیا تھا لیکن اس کا صراحۃً انکار نہیں کیا۔ کیونکہ فرعون نے واقع میں پالا ہی تھا بلکہ اس بات پر تنبیہ کی کہ یہ نعمت حقیقت میں احسان نہیں بلکہ ظلم کے نتیجے میں یا ظلم کے نتیجہ میں یہ نعمت تھی تو یہ تیرا احسان نہیں تھا، اس بات کا کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا تو ان کے لڑکوں کو قتل کراتا تھا جس کی وجہ سے میں تیرے ہاتھ لگا اور تیرے پاس مجھے پہنچا دیا گیا اور تو نے میری پرورش و تربیت کی۔ اگر تو بنی اسرائیل پر ظلم نہ کرتا اور ان کے لڑکوں کو قتل نہ کراتا تو میرے گھر والے میری پرورش کرتے اور دریا میں مجھے نہ پھینکتے اور نہ تیرے مکان میں پالا جاتا۔ (تفسیر خازن)

فرعون کا جواب:

تو نے مجھے ہمارا بنا کر میری پرورش کی۔ مجھے تو تو نے چھوڑ دیا اور پھر سے بنی اسرائیل قوم کو غلام بنا لیا تو کیا اسی طرح کی اس چند روزہ پرورش سے میری نعمت و رسالت کو فتح کرنا چاہتا ہے جس نے آپ تیری چند روزہ نعمت تربیت کا کفران کیا ہے تو تو رب العالمین کی سب کا نعمتوں کے کفران میں مبتلا ہے اور جس رب العالمین نے تم کو اور تیرے آباء اجداد کو پیدا کیا ہے اور تو نے اس رب العالمین کا انکار اور کفر کیا ہوا ہے اور جس رب العالمین نے تیری روحانی تربیت اور ہدایت کے لئے رسول بھیجا ہے تو تو اس کی بھی تکذیب کرتا ہے... رب العالمین... تجھے سب یاد ہے... تیرا یہ ... چند روزہ احسان یاد ہے ... (تفسیر ...)

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ
بولا فرعون کیا معنی پروردگار عالم کے

رب العالمین کے متعلق فرعون کا سوال:

یعنی موسیٰ علیہ السلام نے فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کے الفاظ کہے تو رب العالمین کا مطلب تھا اس پر فرعون نے وقعت اور حقارت کی نگاہ سے کہا (العیاذ باللہ) رب العالمین کیا چیز ہوتی ہے ہم بھی ... نہیں کی اور رب کا نام کہنے کیا ... (ابن کثیر) بلکہ قوم کے روبرو یہ کہا مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ (میں اپنے سوا تمہارے لئے کوئی معبود نہیں جانتا) اور اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى (تمہارا سب سے بڑا پروردگار میں ہوں) ... اس قوم کے لوگ بھی جو جاہل و بے عقل ہیں اور یعنی

خوف یا طمع سے اس کی پرستش کرتے تھے گو دل میں اس عقیدہ کی صداقت کا یقین نہ تھا جیسے فرمایا وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا (یعنی ظلم اور تکبر سے) ... (تفسیر حقانی)

قَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ (بطور تحقیق) کہنے لگا رب العالمین کیا چیز ہوتی ہے یعنی فرعون نے رب العالمین کی حقیقت و ذات کا استفسار کیا کہ اللہ کی ذات کیا ہے مگر کہنے کی بات ہے ... حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کی صفات اور خاص صفات ہی سے جانتے ہیں (یعنی رب کی تعریف صفات سے ہو سکتی ہے) اس لئے حضرت موسیٰ نے جواب میں اللہ تعالیٰ کی افعال اور آثار کا ذکر کیا ہے۔ (تفسیر مظہری)

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
کہا رب آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے
اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ
اگر تم یقین کرو

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جواب

یعنی آسمان و زمین کا رب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے وہ سب کا رب ہے، اگر تمہارے قلب میں ... یقین لانے کی استعداد ہے تو ... سب سے پہلے تم اس پر یقین لانے کے لائق ہو۔ (تفسیر عثمانی)

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ
بولا اپنے گرد والوں سے کیا تم نہیں سنتے

فرعون کی چالاکی:

فرعون چالاک تھا، وہ بات کو ٹالنا چاہتا تھا اپنے اطراف والوں کو بھڑکانے اور موسیٰ علیہ السلام کی بات کو خفیف کرنے کے لئے کہنے لگا، تم سنتے ہو یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں، کیا تم بھی کوئی تصدیق کرتے ہو کہ میرے سوا آسمان و زمین کا کوئی اور رب ہے۔ (تفسیر حقانی)

قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ
کہا رب تمہارا اور رب تمہارے اگلے باپ دادوں کا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زور خطاب:

یعنی وہ حق تعالیٰ جس رب العالمین کا تو انکار کرتا ہے وہ تمہارا اور تمہارے باپ دادوں کا رب ہے جو تم سب کو پیدا کرنے والا ہے

[illegible]

قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ

[illegible]

فرعون کا دوسرا اعتراض

[illegible]

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا

[illegible]

إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ایک اور ناقابل انکار دلیل

[illegible]

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلَٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ

[illegible]

مِنَ الْمَسْجُونِينَ

[illegible]

فرعون کی دہشت گردی

[illegible]

قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُبِينٍ

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک اور معجزہ

[illegible]

قَالَ فَأْتِ بِهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ

[illegible]

فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُبِينٌ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا

[illegible]

هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُ

[illegible]

إِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيمٌ ۝ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ

بے شک یہ جادوگر ہے بڑا علم والا چاہتا ہے کہ نکال دے تم کو

مِّنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِ ۖ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ۝

تمہارے ملک سے اپنے جادو کے زور سے سو اب کیا حکم دیتے ہو

فرعون کی بدحواسی:

یہ تو خدائی کے دعوے تھے۔ ابھی چند ہی لمحوں میں بدحواس ہو گیا کہ اپنے غلاموں (درباریوں) سے مشورہ لینے اور ان کے احکام پر چلنے کے لئے آمادہ ہو گیا۔

قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ۝

وہ بولے ڈھیل دے اس کو اور اس کے بھائی کو اور بھیج شہروں میں جمع کرنے والے

يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ ۝ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ

لے آئیں تیرے پاس جو ہو بڑا جادوگر پڑھا ہوا پھر اکٹھے کئے گئے جادوگر وعدہ پر

يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ۝

ایک مقرر دن کے

یعنی عید کے دن چاشت کے وقت۔

وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنْتُمْ مُّجْتَمِعُونَ ۝

اور کہا لوگوں کو کیا تم بھی اکٹھے ہو گے

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِنْ كَانُوا هُمُ الْغٰلِبِينَ ۝

شاید ہم راہ چلیں ان جادوگروں کی اگر ہو جائیں وہ غالب

فرعون جادوگروں کا سہارا لینے لگا۔

یعنی سب لوگ اکٹھے ہوں تاکہ دیکھیں۔ امید قوی ہے کہ ہمارے جادوگر غالب آئیں گے۔ اس وقت ہم موسیٰ کی شکست اور مغلوبیت دکھلا سکتے ہیں تاکہ سب ساحرین ہی کی راہ پر چلیں گے۔ گویا یہ ظاہر کرنا تھا کہ اس میں ہماری کوئی خود غرضی نہیں، جب مقابلہ میں بازی جیت رہے گا تو انصاف کی رو سے بھی حق سے انحراف کرنے کی گنجائش نہیں رہ سکتی۔ (تفسیر عثمانی)

جادوگروں سے مراد ہیں وہ جادوگر جن کو فرعون نے موسیٰ کے مقابلے کے لئے بلایا تھا۔ یہ امید ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے۔ امید کا تعلق الہی امر سے ہے کہ جادوگر غالب سے مراد ہیں فرعون کے بلائے ہوئے جادوگر۔ (حضرت کاشف نے کہا) جادوگروں سے مراد ہیں حضرت موسیٰ اور ہارون کی قوم

والے اور دین سے مراد ہے ان کا دین۔ اس وقت امید کا (جو تعلق اصل میں مراد ہوگا بلکہ) مطلب یہ ہوگا کہ اگر موسیٰ اور ہارون غالب ہو گئے تو ہم بھی ان کے دین پر چلنے لگیں یعنی ہماری کے دین پر قائم رہیں گے۔

فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا

پھر جب آئے جادوگر کہنے لگے فرعون سے کیا ہمارے لئے کچھ حق ہے

إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِينَ ۝ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ

اگر ہوئے ہم غالب بولا ہاں اور تم اس وقت

إِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝

مقربوں میں ہو گے

فرعون کے جادوگر بنائے گئے درباری۔

یعنی معاوضہ مالی الگ ملے گا اور تم میرے خاص مصاحبوں میں ہو گے۔ ان آیات کا مفصل بیان "سورۂ اعراف" اور "طٰہٰ" میں گزر چکا ہے۔

قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ۝

کہا ان کو موسیٰ نے ڈالو جو تم ڈالتے ہو

جادوگروں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چیلنج:

یعنی جب ساحرین نے کہا کہ پہلے تم ڈالو یا ہم ڈالیں، اس کے جواب میں فرمایا کہ تم ہی اپنی قوت صرف کر دیکھو۔ (تفسیر عثمانی)

أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں سے کہا کہ آپ جو کچھ جادو دکھانا چاہتے ہو دکھاؤ تاکہ اس پر میرا معجزہ غالب آئے۔ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو جادو کا حکم کیسے دے دیا؟ لیکن ذرا سے غور سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے جادو دکھانے کا حکم نہیں تھا بلکہ جو کچھ وہ کرنے والے تھے اس کا ابطال مقصود تھا لیکن یہ ابطال اسی وقت ہو سکتا تھا جب وہ کچھ کریں۔ کیونکہ لکن تھا کہ آپ نے ان کو اظہار جادو کا حکم دیا ہے کہ ایک نبی کی زبان سے یہ حکم نکلا۔ اب یہ بات واضح ہو گئی کہ حکم انہیں باطل ثابت کرنے کے لئے تھا، جیسا کہ بطریق مشروط نہیں کیا جا سکتا، اس کا نتیجہ ظاہر۔

فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ

پھر ڈالیں انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں اور بولے فرعون کے اقبال سے

إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ

[illegible]

جادوگروں نے فرعون کی قوت کو سہارا دیا

[illegible]

[illegible]

فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ

[illegible]

حضرت موسیٰ کی فتح

[illegible]

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ

[illegible]

رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ

[illegible]

أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ

[illegible]

فرعون کی بے تابیاں

[illegible]

[illegible]

حضرت موسیٰ کا معجزہ

[illegible]

فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم

[illegible]

مِّنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ قَالُوا لَا ضَيْرَ

[illegible]

إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ

[illegible]

جادوگروں کے ایمان کی پختگی

[illegible]

إِنَّا نَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا أَن كُنَّا أَوَّلَ

[illegible]

الْمُؤْمِنِينَ

[illegible]

[illegible] موسیٰ علیہ السلام [illegible] تبلیغ کے بعد [illegible]
[illegible] سب سے پہلے ہم نے قبول حق کا اعلان کیا۔ [illegible]
[illegible] معاف فرمائے گا۔

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ

[illegible]

ہجرت کا حکم:

[illegible] ایک مدت [illegible] سمجھاتے رہے [illegible]
[illegible] فرعون [illegible] بنی اسرائیل [illegible]
[illegible] یہاں سے ہجرت کر جاؤ [illegible]
[illegible] تمہارا پیچھا [illegible]

فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ

[illegible]

تعاقب کی تیاری

[illegible]

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ

[illegible] جماعت ہے تھوڑی سی

فرعون کے دعوے:

[illegible]
[illegible]
[illegible]

وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَائِظُونَ

[illegible]

[illegible]

وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حَاذِرُونَ

[illegible]

[illegible] بعض مفسرین [illegible]
[illegible]
[illegible] واللہ اعلم۔

فَأَخْرَجْنَاهُم مِّن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ

[illegible]

وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ

[illegible]

فرعونیوں کی بدبختی:

[illegible]
[illegible]
[illegible]

كَذَٰلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا بَنِي إِسْرَائِيلَ

[illegible]

بنی اسرائیل کو مصر کا وارث بنا دیا:

[illegible]
[illegible]
[illegible]

فَأَتْبَعُوهُم مُّشْرِقِينَ ۝ فَلَمَّا تَرَاءَى الْجَمْعَانِ

[illegible]

قَالَ أَصْحَابُ مُوسَىٰ إِنَّا لَمُدْرَكُونَ

[illegible]

دریائے قلزم کے کنارے پر:

[illegible]
[illegible]
[illegible]

قَالَ كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اطمینان علی اللہ:

[illegible]
[illegible]

[illegible]

فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ

[illegible]

فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ

[illegible]

عصائے موسیٰ سے پانی میں راستے بن گئے:

[illegible]

وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ ۝ وَأَنجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَن

[illegible]

مَّعَهُ أَجْمَعِينَ ۝ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ

[illegible]

فرعون اور اس کے لشکر کی غرقابی:

[illegible]

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ

[illegible]

حق کی کامیابی کی دلیل:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی:

[illegible]

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ

[illegible]

وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ

[illegible]

[illegible]

قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ

[illegible]

قوم کا جواب:

[illegible]

[illegible]

قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ

[illegible]

حضرت ابراہیم کا سوال:

[illegible]

نہیں ہے عبادت سے نفع ہے نہ نقصان تو پکارنا فضول ہے۔

أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٣﴾

یا تم کو کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں یا ضرر

یعنی کیا وہ تمہیں پوجنے کی صورت میں کچھ نفع یا نہ پوجنے کی صورت میں نقصان پہنچا سکتے ہیں اگر یہ نہیں تو پھر ان کی عبادت کس لئے ہے جب نفع نقصان کچھ نہیں تو ایسی چیز کو معبود بنانا کہاں کی عقلمندی ہے۔

قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٧٤﴾

وہ کہنے لگے (نہیں) بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے

قوم کا جواب۔

یعنی ان میں سے کوئی بات تو ہم نہیں دیکھتے لیکن ہماری تقلید اور عمل کا دار و مدار ان باتوں پر ہے ہمارے پاس ایک دلیل یہ ہے کہ ہمارے باپ دادا اسی طرح کرتے چلے آئے ہیں ہم ان سب کو حق سمجھتے ہیں۔

قَالَ أَفَرَأَيْتُم مَّا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٧٥﴾

کہا بھلا تم نے دیکھا جن کو تم پوجتے رہے ہو

أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ﴿٧٦﴾

تم اور تمہارے اگلے باپ دادا

یعنی پرانا ہونا کوئی دلیل نہیں ہے باطل کے باطل ہونے اور حقیقت میں ان سے کسی قسم کا نفع نقصان نہ ہونے کی عبادت نہیں۔

فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّي

وہ میرے دشمن ہیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اعلان جنگ:

یعنی تم سب سن لو میں اعلان کرتا ہوں کہ تمہارے ان معبودوں سے میری لڑائی ہے میں ان کی کچھ پروا نہیں کرتا فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ (انبیاء رکوع ۵) اگر ان میں کوئی طاقت ہے تو مجھ کو نقصان پہنچا دیکھیں۔ قرآن کریم میں دوسرے موقع پر بھی ایسا ہی فرمایا ہے (انعام رکوع ۹) اور نوح علیہ السلام نے فرمایا فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ اور ہود علیہ السلام نے فرمایا فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ اور بعض مفسرین نے کہا کہ یہ بات مجاز کے طور پر کہی گئی ہے یعنی جن کی تم عبادت کرتے ہو میں ان کو اپنا

دشمن سمجھتا ہوں۔ اگر خود بالفرض ان کی پرستش کروں تو سراسر نقصان ہے۔ اسی سے کہا کہ تم بھی ان کی عبادت کرکے نقصان اٹھاؤ گے (تفسیر عثمانی)

اپنا دشمن کہنے سے مراد یہ ہے کہ جن کے پاس ایسے دشمن ہیں تم لوگ ان کی پوجا کرنے سے باز رہو جیسے کوئی شخص کسی کو اپنے دشمن سے بچنے کی نصیحت کرتا ہے یعنی نصیحت کا یہ طریقہ اختیار کیا کہ پہلے اپنی ذات کو مخاطب کیا ہے اور مقصد یہ ہے کہ دوسروں کو نصیحت کریں۔ اسی قسم کا استعمال دوسری آیت میں آیا ہے فرمایا ہے وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي یعنی مجھ کو کیا ہوا ہے کہ میں اپنے خالق کی عبادت نہ کروں۔

بعض حضرات نے فرمایا کہ دشمن ہونے کی نسبت مجازی ہے یا تو اس سبب سے کہ وہ ضرر پہنچنے کا ذریعہ ہیں یا اس سبب سے کہ قیامت کے دن وہ دشمن بن جائیں گے۔ (تفسیر مظہری)

إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٧﴾

مگر جہان کا رب

کہ وہ میرا دوست ہے اور سب کا معبود حقیقی ہے

بعض اہل علم نے کہا کہ قوم ابراہیم بتوں کے ساتھ اللہ کی بھی عبادت کرتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تمہارے سارے معبود میرے دشمن ہیں سوائے رب العالمین کے۔ میں اس سے محبت کرتا ہوں جس کی تم اور تمہارے آباؤ اجداد عبادت کرتے تھے یعنی اللہ کی عبادت کو تم نے دوسروں کی عبادت میں شامل کر لیا۔ (تفسیر مظہری)

الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٨﴾

جس نے مجھ کو پیدا کیا سو وہی مجھ کو راہ دکھاتا ہے

اللہ تعالیٰ ہی خالق و رازق ہے۔

یعنی جس نے پیدا کیا وہی دین و دنیا کے منافع کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

ہر مخلوق کو زندگی کا ذریعہ اسی نے دیا اسی نے فرمایا ہے اور پیدا ہونے سے لے کر موت تک پوری زندگی میں رہنمائی فرماتا رہتا ہے کہ انسان منفعت والی چیزوں کو حاصل کرتا اور ضرر رساں چیزوں سے بچتا ہے۔ تم کے اندر بھی اس کا اصول تکوینی رکھ دیا ہے جو شروع سے جاری ہے اس کی ہدایت اور رہنمائی اللہ ہی کرتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿٧٩﴾ وَإِذَا مَرِضْتُ

اور وہ جو مجھ کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہوں

[illegible]

[illegible]

موت اور بیماری کا فرق

[illegible]

[illegible]

مقام عصمت کی وضاحت:

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ

[illegible]

ان کی صورت میں ایسا کہ ان میں تکذیب کا احتمال بھی نکلتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

[illegible]

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ

اے میرے رب دے مجھ کو علم اور ملا مجھ کو نیکوں میں

حضرت ابراہیم کی دعاء:

یعنی مجھ کو علم و حکمت اور اعلیٰ درجات قرب و قبول مرحمت فرما اور اپنی رحمت کے خاص بندوں کے زمرہ میں (جو انبیاء علیہم السلام ہیں) شامل رکھ۔ کہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم "اللھم فی الرفیق الاعلیٰ" اس دعاء سے اپنی کامل اطاعت اور حق تعالیٰ کی عبادت کا اظہار مقصود ہے یعنی میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق مجھ کو ہمیشہ نیک بندوں کے زمرہ میں رکھ۔ (تفسیر عثمانی)

وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ

اور رکھ میرا بول سچا پچھلوں میں

یعنی ایسے اعمال مرغوبہ اور آثار حسنہ کی توفیق دے کہ پیچھے آنے والی نسلیں ہمیشہ میرا ذکر خیر کریں اور میرے طریقہ پر چلنے کی طرف مائل ہوں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آخر زمانہ تک میرے گھرانے سے نبی اور امت ہو اور میرا بول بالا کرے۔ چنانچہ یہ ہی ہوا کہ حق تعالیٰ نے ابراہیم کو دنیا میں قبول عام عطا فرمایا اور ان کی نسل سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا جنہوں نے ملت ابراہیمی کی تجدید کی اور یہ فرمایا کہ میں ابراہیم کی دعاء ہوں آج بھی ابراہیم کا ذکر خیر اہل ملل کی زبانوں پر جاری ہے اور امت محمدیہ تو ہر نماز میں کما صلیت علی ابراہیم اور کما بارکت علی ابراہیم کہتی ہے۔ (تفسیر عثمانی)

یعنی میری اچھی تعریف اور بھلائی کا ذکر اور محبوب عام آئندہ لوگوں کی زبانوں پر کر دے کہ سب مجھے اچھا کہیں کوئی بھلائی کے ساتھ میرا ذکر کرے۔ ابن جریر نے کہا یہ مطلب ہے کہ آنے والی امتیں اگر میری ثنا کریں تو وہ بھی ہوں (میری خیر و فضل اور نیک تعریف کرتی رہیں)۔ (تفسیر مظہری)

وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ

اور کر مجھ کو وارثوں میں نعمت کے باغ کے

یعنی جنت کا جو آدم کی میراث ہے۔ (تفسیر عثمانی)

وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ

اور معاف کر میرے باپ کو وہ تھا راہ بھولے ہوؤں میں

ترجمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعاء باپ کی موت کے بعد کی۔ مگر دوسری جگہ تصریح آ گئی کہ جب آپ کو اس کا دشمن خدا ہونا ظاہر ہو گیا تو دعاء سے بیزاری کا اظہار فرمایا۔ کما قال تعالیٰ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ (التوبہ) اگر یہ دعاء [illegible] زندگی میں تھی تو ترجمہ "تھا" کے بجائے "ہے" سے کیا جائے کہ گمراہ لوگوں میں ہے۔ کیونکہ زندگی میں ایمان لانے کا امکان تھا۔ تو دعاء کا مطلب یہ ہے کہ الٰہی اس کو ایمان سے مشرف فرما کر کفر کے گناہ کی خطائیں معاف فرما دے۔ اس کی قدرے مفصل تحقیق پہلے کسی جگہ گزر چکی ہے۔ ملاحظہ کر لی جائے۔ (تفسیر عثمانی)

حضرت ابراہیم کا والد کیلئے استغفار:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لئے ان کی زندگی میں استغفار اس نیت اور خیال سے کی تھی کہ بعد موت ان کو ایمان لانے کی توفیق ہو جس کے بعد مغفرت یقینی ہے یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ خیال تھا کہ میرا باپ خفیہ طور پر ایمان لے آیا ہے مگر اس کا اظہار و اعلان نہیں کیا لیکن جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو معلوم ہو گیا کہ میرا باپ تو کفر پر مرا ہے تو انہوں نے اپنی پوری بیزاری اور براءت کا اظہار فرمایا۔

(فائدہ) اس بات کی تحقیق کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو باپ کا کفر اور شرک اپنے باپ کی زندگی میں معلوم ہو گیا تھا یا مرنے کے بعد یا قیامت کے روز ہو گا اس کی پوری تفصیل سورہ توبہ میں مذکور ہے۔ (معارف کاندھلوی)

وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ

اور رسوا نہ کر مجھ کو جس دن سب جی کر اٹھیں جس دن کہ کام نہ آئے کوئی مال

وَلَا بَنُونَ ۝ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ

اور نہ بیٹے مگر جو کوئی آیا اللہ کے پاس لے کر دل چنگا

پاک دل:

یعنی کام چلتا ہے وہ دل جو کفر و نفاق اور رذائل سے پاک ہو گا وہی وہاں کام دے گا۔ نرے مال و اولاد وہاں کیا کام دیں گے۔ اگر کافر چاہے کہ قیامت میں مال و اولاد فدیہ دے کر جان چھڑا لے، تو ممکن نہیں۔ یہاں کے صدقات و خیرات اور نیک اولاد سے بھی نفع پہنچنے کی توقع اسی وقت ہے جب دل کفر کی گندگی سے پاک ہو۔ (تفسیر عثمانی)

کافروں اور منافقوں کی رسوائی:

شیخین نے صحیحین میں حضرت ابن عمرؓ کا بیان نقل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھ سے دریافت کیا گیا کہ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ بندوں سے

مگر بیٹے پر ... [illegible] ... ان کے متعلق آپ نے ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ... [illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... قریب ہو جائیں گے ... [illegible] ... اس کا ... [illegible] ... فرمایا ... [illegible] ... خالص اور سچا ... [illegible] ... ہے۔

شرک اور شبہ سے پاک دل

مطلب یہ ہے کہ شرک اور شبہ سے پاک دل ... [illegible] ... کوئی شخص ... [illegible] ... قبول نہیں ہوتا ہے۔

بدعت سے پاک دل

سعید بن جبیر ... [illegible] ... بدعت سے خالی ہو ... [illegible] ... (بدعت ... اہل سنت والجماعت ...)

کافر کو کوئی چیز فائدہ نہ دے گی

... [illegible] ... مطلب یہ ہے کہ ... [illegible] ... کافر ... [illegible] ... کام آئے ... [illegible] ... شفاعت نہیں ... [illegible] ...

تندرست دل

... [illegible] ... قلب سلیم کے ... [illegible] ... تندرست دل ... [illegible] ... سعید بن مسیب ... [illegible] ... سعید بن مسیب نے فرمایا کہ تندرست دل صرف ...

مومن کا ... [illegible] ...

> وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ۝

اور پرہیزگاروں کے لیے جنت قریب کر دی جائے گی اور گمراہوں کے لیے جہنم ظاہر کر دی جائے گی۔

جنت و دوزخ کا نظارہ: ... [illegible] ... جنت ... [illegible] ... سامنے ... [illegible] ...

> وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ۝ مِن دُونِ اللَّهِ

اور ان سے پوچھا جائے گا کہ جن کی تم پوجا کرتے تھے اللہ کے سوا

> هَلْ يَنصُرُونَكُمْ أَوْ يَنتَصِرُونَ ۝

کیا وہ تمہاری مدد کرتے ہیں یا خود بدلہ لے سکتے ہیں۔

فرضی معبود کہاں ہیں: ... [illegible] ...

> فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ۝ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ

پس وہ اور تمام گمراہ لوگ اوندھے منہ اس میں ڈال دیے جائیں گے اور ابلیس کے لشکر بھی

> أَجْمَعُونَ ۝ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ۝

سب کے سب ... وہاں آپس میں لڑتے جھگڑتے ہوئے کہیں گے

> تَاللَّهِ إِن كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ إِذْ نُسَوِّيكُم

کہ قسم اللہ کی ہم تو کھلی گمراہی میں تھے جب کہ تمہیں ... برابر سمجھتے تھے

> بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ۝

رب العالمین کے ... اور ہمیں تو سوائے ان بدکاروں کے کسی اور نے گمراہ نہیں کیا تھا

> فَمَا لَنَا مِن شَافِعِينَ ۝ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ۝

اب تو ہمارا کوئی سفارشی بھی نہیں اور نہ کوئی سچا غمخوار دوست

انجام کار سب باطل پرستوں کا آپس میں جھگڑا

... [illegible] ... آپس میں جھگڑیں گے ... [illegible] ...

غلطی ہوئی کہ ہم نے (یعنی مقابلہ کو یا اس مردود) کو خدائی کے حقوق و اختیارات میں شریک ٹھہرا رکھا تھا اور اب اللہ تعالیٰ کے برابر کر دیا۔ یہ بھی جو غلطی کا اعتراف ہے۔ شیطانوں نے ورغلایا۔ اب ہم اس مصیبت میں گرفتار ہیں۔ کوئی کام آنے والا نہیں (شیطان بھی ساتھ چھوڑ بیٹھا) ہے۔ دور کی بات ہے کہ خدا کے یہاں ہماری سفارش کرے یا کم از کم آڑے وقت میں کوئی دوست سچی ہمدردی کا اظہار کرے۔ بلکہ الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ (زخرف ۶۷) (تفسیر عثمانی)

نکتہ: شافعین کو جمع اور صدیق کو مفرد لانے کی چند وجوہ ہو سکتی ہیں۔
(۱) عام طور پر سفارشی تو بہت ہو جاتے ہیں اور دوست کم ہوا کرتے ہیں۔
(۲) جس کی سفارش کرتے ہیں ان سب سے زیادہ مخلص کے ساتھ ایک دوست کا خلوص ہوتا ہے۔
(۳) صدیق کا اطلاق واحد پر بھی ہوتا ہے اور جمع پر بھی۔

کافر کو گہری دوستی بھی کام نہ آئے گی:

کیونکہ کافر گہرے دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے اس لئے (باہم دشمن ہوں گے) بغوی نے حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت سے بیان کیا۔ حضرت جابر نے فرمایا میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آدمی جنت کے اندر کہے گا میرا فلاں دوست کیا ہوا (کہاں گیا) اس وقت اس کا دوست جہنم میں ہوگا۔ (تفسیر مظہری)

فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝
سو کسی طرح ہم کو پھر جانا ملے تو ہم ہوں ایمان والوں میں

کافروں کی ناکام حسرت

یعنی اگر ایک مرتبہ ہم کو پھر دنیا کی طرف واپس جانے کا موقع دیا جائے تو اب وہاں سے پکے ایماندار بن کر آئیں لیکن یہ کہنا بھی جھوٹ ہے۔ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ (انعام ۲۸)

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝
البتہ اس بات میں نشانی ہے اور بہت لوگ ان میں نہیں ہیں ماننے والے

قصہ ابراہیمؑ کا سبق:

یعنی ابراہیمؑ کے اس قصہ میں توحید وغیرہ کے دلائل اور منکرین کا عبرتناک انجام دکھلایا گیا ہے مگر لوگ کہاں مانتے ہیں۔ (تفسیر عثمانی)
حضرت ابراہیمؑ اپنی قوم پر کس قدر مہربان تھے۔ بیان قرآنی میں ان کا ذکر کیسی اعلیٰ تصویر پیش کرتا ہے اور واقعی کیسی تصویر کشی کی ہے۔ بطور نقل بیان کیا ہے لیکن در پردہ کہنے والے کے اس قول سے اس کی تعلیم اور عظمت ذکر کی ہے۔ اس بیان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی بھی واضح دلیل اور کھلا ہوا ثبوت موجود ہے کہ آپ باوجود امی ہونے کے پرانے حالات کو کس قدر خوبصورتی اور صداقت کے ساتھ بیان کرتے ہیں جو بغیر خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان کئے ممکن نہیں۔ (تفسیر مظہری)

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ
اور تیرا رب وہی ہے زبردست رحم والا جھٹلایا نوح کی قوم نے

الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝
پیغام لانے والوں کو جب کہا ان کو ان کے بھائی نوح نے کیا تم ڈرتے نہیں

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝
میں تمہارے واسطے پیغام لانے والا ہوں معتبر سو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو

حضرت نوحؑ کی دعوت:

یعنی میں بہت صدق و امانت کے ساتھ تم تک خدا کا پیغام پہنچا رہا ہوں جس میں کمی بیشی نہیں ہوتی۔ لہٰذا تم پر لازم ہے کہ پیغام الٰہی کو مانو، عذاب سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ (تفسیر عثمانی)

ایک پیغمبر کا انکار سب کا انکار ہے:

روایت میں آیا ہے کہ حسن بصری سے دریافت کیا گیا۔ اے ابو سعید یہ تو بتائیے کہ اللہ نے كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ، كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ فرمایا ہے باوجودیکہ ان میں سے ہر ایک نے صرف اپنے ہی ایک پیغمبر کی تکذیب کی تھی کیونکہ ان کی ہدایت کے لئے ایک ہی پیغمبر کو بھیجا گیا تھا۔ حسن بصری نے فرمایا دوسرا پیغمبر (عقائد و مذہب) کی اسی تعلیم کو لے کر آیا جس کے لئے پہلا پیغمبر آیا تھا جب کسی نے ایک پیغمبر کی تکذیب کی تو حقیقت میں سب کی تکذیب کی۔ (تفسیر مظہری)

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ
اور مانگتا نہیں میں تم سے اس پر کچھ بدلہ میرا بدلہ ہے

إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝
اسی پروردگار عالم پر ہے سو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو

پیغمبر بے لوث ہوتا ہے:

یعنی ایک بے غرض اور بے لوث تمہاری ہمدردی کی بات کہتا ہوں (تفسیر عثمانی)

[illegible]

[illegible]

قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ

[illegible]

قوم کے سرداروں کا اعتراض

[illegible]

قوم نوح کا [illegible]

[illegible]

قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ

[illegible]

غریبوں کو [illegible]

[illegible]

إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ

[illegible]

[illegible]

قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ

[illegible]

قوم والوں کی دھمکی

[illegible]

قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا

[illegible]

حضرت نوح علیہ السلام کی دعا

[illegible]

وَنَجِّنِي وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

[illegible]

فَأَنْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ

[illegible]

ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ

[illegible]

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ

[illegible]

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ

[illegible]

كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ

[illegible]

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ

[illegible]

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ

[illegible]

رَبِّ الْعَالَمِينَ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ

[illegible]

وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ

[illegible]

قوم عاد کی عمارت پرستی:

[illegible]

کبوتر بازی:

[illegible]

ذلت والا کام:

[illegible]

[illegible]

بلا ضرورت عمارت بنانا مذموم ہے۔

[illegible] انفقه كلها في سبيل الله [illegible]

[illegible]

ایک انصاری صحابی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی:

[illegible]

[illegible] حضرت انس کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علامت قیامت کے [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت ابن عمر [illegible] ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے [illegible] فرمایا دنیا میں اس طرح رہنا چاہیے [illegible] [illegible] (بخاری)

موت سر پر کھڑی ہے

[illegible] حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک بار ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] [illegible] [illegible] اس سے بھی پہلے [illegible] [illegible] [illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل

حضرت ابن عباس سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

وَإِذَا بَطَشْتُم بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ

[illegible]

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ

[illegible]

کمزوروں پر ظلم سے باز آؤ:

[illegible] [illegible] [illegible]

جبارین:

[illegible]

[illegible] کیا ہم تم سے [illegible]

وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُم بِمَا تَعْلَمُونَ أَمَدَّكُم

[illegible]

بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ وَجَنَّاتٍ وَعُيُونٍ إِنِّي أَخَافُ

[illegible]

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ

[illegible]

اپنے انجام کو سوچو:

[illegible] [illegible] [illegible]

قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُن مِّنَ الْوَاعِظِينَ

[illegible]

إِنْ هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ

[illegible]

قوم عاد کی بے حسی:

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] (... طرح)

فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ

پھر انہوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا

[illegible] اس کا قصہ بھی پہلے اعراف وغیرہ میں مفصل

[illegible]

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ

[illegible]

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ كَذَّبَتْ ثَمُودُ

[illegible]

الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ

[illegible]

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ

[illegible]

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ

[illegible]

إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا آمِنِينَ

[illegible]

فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ

[illegible]

وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ

[illegible]

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ

[illegible]

حضرت صالح علیہ السلام کی تبلیغ:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ۝ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ

[illegible]

فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ

[illegible]

عوام سے خطاب:

[illegible]

قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ

[illegible]

مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا

[illegible]

سرداروں کی بے پروائی:

[illegible]

فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ

[illegible]

[illegible]

قَالَ هَٰذِهِ نَاقَةٌ لَهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَعْلُومٍ

[illegible]

حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی:

[illegible]

[illegible]

وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ

[illegible]

فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ

[illegible]

اونٹنی کے ساتھ ظلم

[illegible]

فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا

[illegible]

كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ

[illegible]

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ إِذْ قَالَ لَهُمْ

[illegible]

أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ

[illegible]

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ

[illegible]

إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ

[illegible]

مِنَ الْعَالَمِينَ

[illegible]

قومِ لوط کی بدکاری

[illegible]

وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ

[illegible]

بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ

[illegible]

فطرت کی خلاف ورزی

[illegible]

[illegible]

غیر فطری فعل اپنی بیوی سے بھی حرام ہے:

[illegible]

قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ

[illegible]

قوم والوں کی دھمکی:

[illegible]

قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُم مِّنَ الْقَالِينَ

[illegible]

حضرت لوط علیہ السلام کی استقامت:

[illegible]

رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ

[illegible]

حضرت لوط علیہ السلام کی دعا:

[illegible]

فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ

[illegible]

حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی:

[illegible]

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا

[illegible]

فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ

[illegible]

عذاب کی صورت:

[illegible]

لواطت کی سزا:

[illegible]

[illegible]

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ

[illegible]

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ كَذَّبَ أَصْحَابُ

[illegible]

الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ

[illegible]

مدین والے

[illegible]

إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ إِنِّي لَكُمْ

[illegible]

رَسُولٌ أَمِينٌ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ وَمَا أَسْأَلُكُمْ

[illegible]

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ

[illegible]

أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ۝ وَزِنُوا

[illegible]

بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ

[illegible]

حضرت شعیب کی تبلیغ

[illegible]

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا

[illegible]

فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ

[illegible]

فساد فی الارض

[illegible]

ادائیگی حقوق

[illegible]

[illegible]

وَلَقَدْ ... فِي الْحُسْنَى إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ۝ وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا

[illegible]

وَإِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۝

[illegible]

قوم کا جواب

[illegible]

فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝

[illegible]

قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝

[illegible]

حضرت شعیب کی وضاحت

[illegible]

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ إِنَّهُ كَانَ

[illegible]

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝

[illegible]

زلزلے اور آگ کا عذاب

[illegible]

خدا کا مجرم اپنے پاؤں چل کر آتا ہے

[illegible]

[illegible]

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

[illegible]

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ

[illegible]

رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝ عَلَىٰ قَلْبِكَ

[illegible]

لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ۝

[illegible]

نزول قرآن

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امتیاز

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت

[illegible]

[illegible]

قرآن عربی ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نزول قرآن عربی میں ہوا

[illegible]

[illegible]

نماز میں ترجمہ قرآن پڑھنا جائز ہے

[illegible]

قرآن کے اردو ترجمہ کو قرآن کہنا جائز نہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا

[illegible]

مضامین قرآن کا تسلسل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ

[illegible]

مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ

[illegible]

مشرکین کے ہٹ دھرمی کی قسم نہ ہوں گے

[illegible]

تکذیب کا مطلب:

[illegible]

كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِىْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ

[illegible]

حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ

[illegible]

اللہ تعالیٰ کا قانون مہلت:

[illegible]

[illegible]

حقانیت قرآن

[illegible]

فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ فَيَقُوْلُوْا

[illegible]

هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ

[illegible]

جب عذاب آئے گا تو مہلت نہیں ملے گی

[illegible]

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ

[illegible]

ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ

[illegible]

ساری زندگی کی مہلت گنوا دی

[illegible]

یہی عمر تھوڑی ہے:

[illegible]

اور مطابق اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے جو کسی نہ کسی قسم کی شکر گزاری کر رہے ہیں۔ اس کی ان لوگوں کی حالت جو بہت غفلت میں رہتے ہیں۔ امام بیہقی نے نقل فرمایا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز روزانہ صبح کو یہ آیات پڑھ کر اپنے نفس کو خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھا کرتے تھے: أَفَرَأَيْتَ إِنْ مَتَّعْنَاهُمْ آیۃ اس کے بعد ان پر گریہ طاری ہو جاتا اور یہ اشعار پڑھتے تھے۔

نهارك يا مغرور سهو وغفلة	وليلك نوم والردى لك لازم
فلا انت في الايقاظ يقظان حازم	ولا انت في النوام ناج وسالم
وتسعى الى ما سوف تكره غبه	كذلك في الدنيا تعيش البهائم

(ترجمہ) اے فریب خوردہ تیرا دن غفلت میں اور رات نیند میں صرف ہوتی ہے حالانکہ موت تیرے لازم ہے۔ تو نہ بیدار لوگوں میں ہوشیار ہے اور نہ سونے والوں کی طرح نجات رکھتا ہے۔ تیری کوشش ایسے کاموں میں رہتی ہے جس کا انجام تجھے برا معلوم ہوگا اسی طرح دنیا میں چوپائے زندگی گزارا کرتے ہیں۔ (معارف مفتی اعظم)

وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنْذِرُونَ

اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر اس کے لئے ڈرانے والے

ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ

یاد دلانے کو اور ہم ظالم نہیں ہیں (الشعراء)

مہلت کے بعد عذاب آتا ہے:

یعنی کسی قوم کو ہم نے یوں ہی ایک دم پکڑ نہیں لیا بلکہ عذاب بھیجنے سے پہلے کافی مہلت دی گئی اور ہوشیار کرنے والے پیغمبر بھیجے گئے کہ لوگ نصیحت پکڑیں۔ جب کسی طرح نہ مانے تب تباہ کر دیئے گئے۔ العیاذ باللہ۔

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ ۝ وَمَا يَنْبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ

اور اس قرآن کو شیطان لے کر نہیں اترے اور نہ ان کے لائق ہے اور نہ وہ کر سکتے ہیں

قرآن کریم شیطان کے دخل سے پاک ہے:

شروع میں کفار کے اقوال بیان فرما کر پھر اصل مضمون وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ کی تکمیل کی جا رہی ہے یعنی یہ قرآن خدا تعالیٰ کے پاس سے جبرئیل امین لائے ہیں۔ شیاطین کی اتاری ہوئی چیز نہیں۔ بھلا شیاطین سے کہاں ممکن ہے کہ ایسی کتاب لے آئیں جس کی ساری تعلیم نیکی اور تقویٰ پر مبنی ہو اور شر و فساد سے روکتی ہو۔ اس کتاب اول سے آخر تک خیر، رشد و ہدایت، اصلاح اور رحمت بھری ہوئی ہے جس کی تعلیم۔ وہ ایسی جماعت تیار ہوئی جس سے زیادہ دنیا نے نیکی کا نمونہ نہیں دیکھا۔ بھلا ایسی پاک صاف اور مقدس تعلیم کی تکمیل سے کیا مناسبت ہے۔ شیاطین کی جماعت کو کوئی مناسبت نہیں۔ نہ وہ اس بات کی تعلیم دے سکتے ہیں۔ شیطان اپنی طاقت سے لا سکتے۔

إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ (الشعراء رکوع ۱۱) وجہ یہ ہے کہ بعض مشرکین کا خیال تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی جن آ کر قرآن سکھلا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ وحی آنے میں دیر ہوئی تو ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ تیرے شیطان نے تجھ کو چھوڑ دیا۔ العیاذ باللہ۔ ان آیات میں اسی خیال کی تردید ہے۔

إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ

ان کو تو سننے کی جگہ سے دور کر دیا ہے

شیاطین کی ناکہ بندی:

یعنی نزول قرآن کے زمانہ میں آسمانی حفاظت کے لئے سخت پہرے بٹھائے گئے ہیں کہ شیاطین پاس بھی نہ پھٹک سکیں۔ جیسا کہ آپ نے خود فرمایا: وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَشُهُبًا (جن رکوع ۱) وقال تعالیٰ فَمَنْ يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَصَدًا (جن رکوع ۱) وقال تعالیٰ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ (الحجر رکوع ۲)

(عجیب) شیاطین کے غیبی خبریں سننے کی کوشش کرنے اور مارے جانے کے متعلق سورۂ حجر کے فوائد میں مفصل کلام کیا جا چکا ہے وہاں مطالعہ کرنا چاہئے۔

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ

سو تو مت پکار اللہ کے ساتھ دوسرا معبود پھر تو پڑے عذاب میں

قرآن کو چھوڑنا عذاب کو دعوت دینا ہے:

یعنی فرمایا جب حق واضح ہو چکا اور معلوم ہو گیا کہ یہ کتاب بلاشک و شبہ خدا کی اتاری ہوئی ہے شیطان کا اس میں دخل نہیں تو چاہئے کہ اس کی تعلیم پر چلیں جس کا اصل اصول توحید ہے۔ شرک اور دوسری سب شیطانی راہیں اختیار مت کرو ورنہ عذاب الٰہی سے حفاظت کی کوئی سبیل نہیں۔ (تفسیر عثمانی)

حضرت ابن عباس نے فرمایا (بظاہر) خطاب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکن حقیقت میں مراد ہیں دوسرے لوگ۔ مقصود یہ ہے کہ اگر بالفرض آپ جیسا مخلوق میں سب سے بڑھ کر معزز ہیں۔ معبود کے ساتھ دوسرے کو معبود مانیں گے تو آپ کو بھی عذاب دوں گا۔ (تفسیر مظہری)

وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ

قریبی رشتہ داروں کو ڈرانے کا حکم:

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے قرابتداروں کو دعوت دینا

[illegible]

کوہ صفا سے سب کو بلانا:

[illegible]

قوم والوں سے خطاب:

[illegible]

[illegible] (راوی کا بیان ہے) [illegible] فرمایا [illegible] طرح کا قول
[illegible] اللہ [illegible] خدا کے عذاب سے [illegible]
[illegible] سے [illegible] ہونا [illegible]
[illegible] (کے عذاب) سے بچانے کے لئے [illegible] تمہارے کام [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] ساتھ [illegible] تعلقات میں [illegible]

ابولہب کی ہلاکت:

بغوی نے حضرت ابن عباس کی روایت سے [illegible] اللہ [illegible]
[illegible] (وانذر عشیرتک الاقربین) [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] پر چڑھ گئے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] عذاب [illegible]
[illegible] ابولہب [illegible]
[illegible] (تبت یدا ابی لہب وتب) [illegible]
[illegible]

بغوی نے حضرت [illegible] کی روایت سے بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ [illegible]
[illegible] اس سے واقف نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] شیطانوں [illegible]
[illegible] شیطانوں نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اللہ نے مجھے حکم دیا [illegible]
[illegible] عذاب [illegible]
[illegible] اللہ نے [illegible]

فرمایا [illegible] تمہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] (اللہ کی طرف سے) [illegible]
[illegible] کو [illegible] کے مقابلے کے لئے [illegible]
[illegible] ہوں گے [illegible]
[illegible]

(۱) [illegible] (۲) [illegible]
[illegible] (۳) [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

ایک ایک کو خطاب

ابوہریرہؓ [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] ایک ایک [illegible] خطاب کر کے
فرمایا [illegible] جہنم سے بچالو [illegible]
[illegible] اللہ کے
[illegible] عذاب سے بچنے کی
کوشش کرو۔ اے فاطمہ بنت محمدؐ اپنی جان کو دوزخ سے بچالے میں
اللہ کے [illegible] کسی چیز کا مالک نہیں۔ [illegible] تمہاری قرابت [illegible]
[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کی مثال

[illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت اتری تو آپ صلی
اللہ علیہ وسلم [illegible] پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے [illegible]
[illegible] مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے دشمن کو [illegible]
[illegible]
[illegible]

حضرت علیؓ کی فضیلت:

[illegible] سے مروی ہے کہ جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلی اللہ علیہ

علم سے آپ کے رشتہ داروں کو بلایا تھا، جب کھانا کھا چکے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے پاس دنیا اور آخرت کی بھلائی لے کر آیا ہوں ... تو ایک شخص نے کہا کہ آپ کے ساتھ ... ہے؟ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ... (تفسیر ...)

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

اور آپ اپنے بازو جھکائے رکھئے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لا کر آپ کی راہ پر چلیں۔

... شفقت کریں جو ایمان والے ہیں اور آپ کے ساتھ ہیں۔

فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ

اگر یہ لوگ آپ کا کہنا نہ مانیں تو آپ فرما دیجئے کہ میں تمہارے کاموں سے بیزار ہوں

... خلاف حکم خدا جو کچھ کرتے ہیں اس سے آپ بیزار ہو جائیں۔ (...) (تفسیر ...)

گناہوں سے بیزاری:

اگر وہ لوگ (یعنی ...) تمہاری نافرمانی کریں تو آپ ان سے کہہ دیں کہ میں تمہارے ان (گناہوں کے) اعمال سے بری ہوں۔ اس آیت میں گناہوں سے الگ ہونے کے اظہار کا حکم دیا گیا ہے ... سے الگ ہونے کے اظہار کا حکم نہیں دیا گیا۔ (تفسیر طبری)

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ

اور بھروسہ کر اس زبردست رحم والے پر

اللہ پر بھروسہ رکھو:

یعنی اللہ پر جو زبردست والا ہے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا ... سب سے بیزار ہو کر ایک خدا پر بھروسہ رکھو جو زبردست بھی ہے کہ کوئی اس کے مقابلہ میں کچھ نہیں کر سکتا اور رحم والا بھی کہ اپنی مہربانی سے تم سے ... پر ... نظر عنایت رکھتا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

توکل کے معنی ہیں اپنا کام کسی اور کے سپرد کر دینا ... چاہیے ... ہاں اگر جس کی پیروی کی گئی ... وہ نفع پہنچانے اور ضرر کو دفع کرنے پر کامل قدرت رکھتا ہو ... کے اقوال کو ... احوال کو ... بھروسہ کرنے والے کا ... اس کی پیروی ... کام ... جاتے ہیں ...

لئے فرمایا کہ العزیز یعنی اللہ پر ... تو دشمنوں ... سے آپ ... منصور ... اور دشمنوں کی ... الرحیم ... کہ ... اور ... کی ... ہوگی۔ (تفسیر ...)

الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ

جو دیکھتا ہے تجھ کو جب تو اٹھتا ہے ... اور ... سجدہ کرنے والوں میں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساجدین میں تقلب

یعنی جب تو تنہا اٹھتا ہے ... (نماز) کے لئے ... یا ... تو ... کرتا ہے ... حرکت (رکوع، سجود وغیرہ) کرتا ہے ... بعض علماء نے کہا ساجدین سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء مراد ہیں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کا ایک نبی ... سے دوسرے ... میں منتقل ہونا ... بعض ... نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ... پر استدلال کیا ہے۔ (تفسیر ...)

مطلب یہ ہے کہ اللہ تم کو اس وقت بھی دیکھتا ہے جب تم تنہا نماز پڑھتے ہو اور اس وقت بھی دیکھتا ہے جب تم نمازیوں کے ساتھ جماعت کی نماز پڑھتے ہو ... کا مطلب یہ ہے کہ تم جو نمازیوں کی طرف نظر گھما کر دیکھتے ہو ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... سامنے ... کی طرح پشت کے پیچھے کی چیز کو بھی دیکھتے تھے ... نور نبوت سے مقتدیوں کے حال کا بھی مشاہدہ کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میرا رخ یہاں (یعنی سامنے کی طرف) دیکھتے ہو، واللہ تمہارے رکوع کی حالت مجھ سے پوشیدہ نہیں ... میں تم کو اپنی پشت کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (بخاری)

... روایت میں حضرت ابن عباس کا ایک قول آیا ہے کہ تقلب سے مراد ہے آباء و اجداد کی پشتوں میں منتقل ہونا یعنی ایک نبی سے دوسرے نبی کی پشت میں منتقل ہوتا ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... ایک سے دوسرے کی طرف منتقل ہوا ... رسول اللہ ... تمام انسانوں کی پشت در پشت منتقل ہوتے ... سب ... ہے کہ تقلب سے مراد ... پاک ... مردوں کی پشت سے ... عورتوں کے رحموں میں آپ کا منتقل ہونا ... مومن مردوں کی پشتوں سے مومن عورتوں کے رحموں کی طرف منتقل۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤ اجداد کا مومن ہونا:

اس تفسیر سے ... استدلال کیا جاتا ہے کہ ...

[illegible]

شیاطین اترتے ہیں [illegible]

[illegible]

> يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ
>
> لا ڈالتے ہیں سنی ہوئی بات اور بہت ان میں جھوٹے ہیں

شیطان کی جھوٹی روایات:

[illegible]

کاہنوں کی باتیں:

حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق دریافت کیا [illegible]

[illegible] تصدیق ہے۔

حضرت عائشہ نے فرمایا میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا [illegible]

[illegible]

ویعقل [illegible]

[illegible]

اس تفسیر کی [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

> إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ
>
> بیشک وہی ہے سننے والا جاننے والا میں تم کو بتاؤں کس پر اترتے ہیں
>
> الشَّيَاطِينُ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ
>
> شیطان اترتے ہیں ہر جھوٹے گنہگار پر

صداقت و عظمت قرآن و پیغمبر:

[illegible]

[illegible]

حوروں کا لوٹنا

[illegible]

[illegible]

وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ

[illegible]

[illegible]

دورِ فاروقی کے ایک [illegible] کا واقعہ

[illegible]

[illegible]

شعر کی تعریف

[illegible]

خدا و آخرت سے غافل کر دینے والا ہر علم و فن مذموم ہے

[illegible]

[illegible] علامت ہوتی ہے

[illegible]

شاعروں کی زبان کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شعر گوئی کی مذمت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سب کامل خطیب

[illegible]

[illegible]

شانِ نزول

[illegible]

غاوی کون ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ

[illegible]

شعراء کی گمراہیاں

[illegible]

[illegible]

وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ

اور یہ کہ وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں

زبانی جمع خرچ باتیں

[illegible]

پیغمبر کو شعر و شاعری سے کوئی لگاؤ نہیں

[illegible]

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا

[illegible]

اچھے شعر

[illegible]

شانِ نزول: [illegible]

[illegible]

حضرت عبداللہ بن رواحہ

[illegible]

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

[illegible]

اللہ کے رسول کی طرف سے دفاع کرتے رہو گے۔

حضرت عائشہ کا بیان ہے میں نے خود سنا کہ رسول اللہ فرما رہے تھے حسان نے ان کی ہجا کی پس شفا دی اور شفا پائی (دل کی تپش بجھا دی)۔

بخاری نے حضرت عائشہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسان کے لئے مسجد میں منبر رکھوا دیتے تھے جس پر وہ کھڑے ہو کر رسول اللہ کی طرف سے فخریہ یا مدافعانہ کلام پڑھتے تھے اور رسول اللہ فرماتے تھے اللہ روح القدس سے حسان کی مدد کرتا ہے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حسان دفاع کرتا ہے۔

بغوی نے حضرت عائشہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش کی ہجو کرو یہ ان کے لئے تیر لگنے سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہے۔ پھر ابن رواحہ کے پاس آدمی بھیجا اور ان کو حکم دیا ان کی ہجا کرو اور ان سے ہجو میں مقابلہ کرو (لیکن وہ) حضور کی خوشی کے مطابق (ہجو) نہ کر سکے پھر کعب بن مالک کو بلایا پھر حسان بن ثابت کو بلایا جب حسان آئے تو فرمایا اب وقت آ گیا کہ تم اس شیر کی طرف جو اپنی دم پٹک رہا ہے (یعنی حملہ کے لئے تیار ہے) پھر حضرت حسان نے اپنی زبان منہ سے باہر نکالی اور اسے ہلا کر کہا قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اپنی زبان سے ان کو چمڑے کی طرح چیر ڈالوں گا حضور نے فرمایا جلدی نہ کرو ابوبکر قریش کے نسبوں سے خوب واقف ہیں میرا نسب بھی قریش کے اندر ہی ہے ابوبکر میرے نسب کو ان کے اندر سے الگ چھانٹ دیں گے حسان حضرت ابوبکر کے پاس گئے پھر لوٹ کر آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر نے آپ کے نسب کو چھانٹ دیا قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں آپ کو ان کے اندر سے اس طرح نکال لوں گا جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ حسان نے یہ شعر کہے۔

هجوت محمدا فاجبت عنه   وعند الله في ذاك الجزاء

تو نے محمد کی ہجو کی میں نے ان کی طرف سے جواب دیا اللہ کے پاس اس کا بدلہ ہے۔

هجوت محمدا برا تقيا   رسول الله شيمته الوفاء

تو نے مقدس پرہیزگار محمد کی ہجو کی جو اللہ کے رسول ہیں اور ان کی خصلت وفاداری ہے۔

فان ابي ووالده وعرضي   لعرض محمد منكم وقاء

میرے ماں باپ اور میری آبرو ___ محمد کی آبرو کو تم سے بچانے والی ڈھال ہے محمد کی آبرو پر سب قربان

فمن يهجو رسول الله منكم   ويمدحه وينصره سواء

تم میں سے جو رسول اللہ کی ہجو کرتا ہے اور جو رسول اللہ کی مدح اور امداد کرتا ہے کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔

وجبريل رسول الله فينا   وروح القدس ليس له كفاء

اللہ کے رسول جبرئیل اور روح القدس ہمارے اندر ہیں جن کا کوئی ہمسر نہیں۔

ابن سیرین کی مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن مالک سے فرمایا (حضرت کعب نے آپ کو قصیدہ) سنایا حضور نے فرمایا ان (قریش) کے لئے تیر چلنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔

فائدہ۔ ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر شعر جھوٹ اور دوسری ناجائز باتوں سے پاک ہو تو ایسی شاعری میں کوئی حرج نہیں دارقطنی نے حضرت عائشہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شعر (کے جواز وعدم جواز) کا ذکر کیا گیا فرمایا یہ بھی ایک کلام ہے جو اچھا ہو وہ اچھا ہے اور جو برا ہو وہ برا ہے۔

لبید کا کلام:

حضرت ابوہریرہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے اچھا کلام جو کسی شاعر نے کہا وہ لبید کا یہ کلام ہے الا كل شيء ما خلا الله باطل خوب سن لو اللہ کے سوا ہر چیز بے حقیقت ہے۔ متفق علیہ

امیہ بن صلت کے اشعار:

عمرو بن شرید نے اپنے باپ کی روایت سے بیان کیا عمرو کے باپ نے کہا میں ایک روز رسول اللہ کے پیچھے حضور کے ساتھ سوار تھا فرمایا کیا امیہ بن صلت کا کوئی شعر تمہیں یاد ہے میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا لاؤ میں نے ایک شعر سنا دیا فرمایا اور لاؤ میں نے ایک شعر اور سنا دیا فرمایا اور یہاں تک کہ میں نے حضور کو سو شعر پڑھ کر سنائے۔ رواہ مسلم۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد:

حضرت جندب راوی ہیں کہ کسی سفر میں حضور کی ایک انگلی زخمی (یا خون آلود) ہو گئی آپ نے فرمایا۔

هل انت الا اصبع دميت   وفي سبيل الله ما لقيت

تو صرف ایک انگلی ہے جو زخمی ہو گئی اور جو کچھ تو نے دکھ پایا اللہ کی راہ میں پایا۔ متفق علیہ۔

حضرت صدیق و فاروق و حیدر رضی اللہ عنہم۔

شعبی کا بیان ہے کہ ابوبکر بھی شعر کہتے تھے اور عمر بھی شعر کہتے تھے اور علی بھی شعر کہتے تھے تینوں شعر کہتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس کی شعر پسندی:

روایت میں آیا ہے کہ حضرت ابن عباس مسجد کے اندر خود بھی شعر

پڑھتے تھے اور پڑھوانے بھی تھے ایک بار عمر ابن ربیعہ کو طلب فرما کر اس سے اس کا قصیدہ، جس کا پہلا شعر یہ تھا۔

من آل نعم انت غاد فمبکر   غداة غد ام رائح فمھجر

اس نے آپ کو پورا قصیدہ آخر تک سنا دیا جو تقریباً ستر شعر کا تھا۔ حضرت ابن عباس نے دوبارہ لوٹ کر سنا دیا کیونکہ آپ پورا قصیدہ ایک ہی مرتبہ سن کر یاد کر لیا کرتے تھے۔

فائدہ: اگر شعروں میں اللہ کا ذکر ہو یا علم دین ہو یا مسلمانوں کو وعظ و نصیحت ہو تو ایسی شاعری عبادت ہے۔ حضرت ابی بن کعب راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض شعر حکمت ہوتے ہیں۔ رواہ البخاری۔

صخر بن عبداللہ بن بریدہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے بعض بیان جادو ہوتے ہیں اور بعض علم جہالت اور بعض شعر حکمت اور بعض قول عیال۔ رواہ ابوداؤد۔

حضرت ابن عباس کی روایت ہے بعض بیان جادو ہوتے ہیں اور بعض علم جہالت اور بعض شعر حکمت اور بعض قول عیال۔ رواہ ابوداؤد۔

حضرت ابن عباس کی روایت ہے بعض بیان جادو ہوتے ہیں اور بعض شعر حکمت ہیں۔ رواہ ابوداؤد و احمد۔

ایک حدیث اوپر درج کی جا چکی ہے کہ مومن اپنی تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور زبان سے بھی۔ ابوداؤد، نسائی، دارمی نے حضرت انس کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکوں سے جہاد کرو اپنے مالوں سے اپنی جانوں سے اور اپنی زبانوں سے۔

اوپر کی آیت میں جب اللہ نے مسلم شعراء اور مشرک شعراء کا ذکر کر دیا تو آخر آیت میں مشرک شعراء کو دھمکی اور ڈراوا دیا۔ (تفسیر مظہری)

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ
اور ابھی معلوم کر لیں گے ظلم کرنے والے کہ کس کروٹ الٹتے ہیں

ظالموں کو دھمکی:

بیشک سیعلم الذین ظلموا کی مناسبت سے فرمایا کہ ظالموں کو عنقریب اپنا انجام معلوم ہو جائے گا کہ کس کروٹ الٹتے ہیں۔ سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ اللہ کی کتابوں اور پیغمبروں کو کاہن و شاعر کہہ کر جھٹلائیں۔ (تفسیر مظہری)

بیضاوی نے لکھا ہے یہ کلمہ تہدید ہے سیعلم کے اندر دھمکی ہے اور الذین ظلموا میں عموم و اطلاق ہے اور ای منقلب میں ابہام ہے جو تہویل ہولناکی کا اظہار ہے مطلب یہ ہے کہ ظالم امید رکھتے ہیں کہ عذاب سے ان کو چھٹکارا مل جائے گا اور وہ چھوٹ جائیں گے مگر (مرنے کے بعد) ان کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ عذاب سے لوٹنے کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصیت نامہ

ابن ابی حاتم نے لکھا ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا میرے والد نے اپنے وصیت نامہ میں دو سطریں لکھیں (اور وصیت نامہ اس طرح تحریر کیا) بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وصیت ہے جو ابوبکر بن ابی قحافہ نے دنیا سے نکلتے وقت لکھی تھی (یہ وقت ایسا ہوتا ہے کہ) اس وقت کافر بھی ایمان لے آتا ہے اور بدکار بھی نیک ہو جاتا ہے اور جھوٹا بھی سچ کہتا ہے میں نے عمر بن خطاب کو اپنا جانشین بنایا، اگر وہ انصاف کریں تو ان کے متعلق میرا یہی خیال اور امید ہے اور اگر وہ ظلم کریں اور (شرعی احکام کو) بدل ڈالیں تو میں (حقیقت میں) غیب دان نہیں ہوں۔ (آخر کا مجھے علم نہیں) وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ۔ (تفسیر مظہری)

اور صرف یہی انصاری شعراء رضی اللہ عنہم ہی نہیں بلکہ اگر کسی شاعر نے اپنی جاہلیت کے زمانہ میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بھی اشعار کہے ہوں اور پھر وہ مسلمان ہو جائے تو پہلے کہے ہوئے اشعار کے مقابلہ میں ذکر اللہ بکثرت کرے وہ بیشک اس برائی سے الگ ہے۔ حسنات سیئات کو دور کر دیتی ہیں جب کہ اس نے مسلمانوں کا اور دین خدا کو برا کہا تھا وہ بھی اتنا لیکن جب اس نے مدح کی وہ برائی اچھائی سے بدل گئی۔ جیسے حضرت عبداللہ بن زبعری نے اسلام سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو بیان کی تھی لیکن اسلام کے بعد بڑی مدح بیان کی اور اپنے اشعار میں اس ہجو کا عذر بھی بیان کر دیا کہ اس وقت میں شیطانی پنجہ میں پھنسا ہوا تھا اسی طرح ابوسفیان بن حارث باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا زاد بھائی ہونے کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جانی دشمن تھا اور بہت ہی ہجو کیا کرتا تھا جب مسلمان ہو گئے تو ایسے مسلمان ہوئے کہ دنیا بھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب انہیں کوئی نہ تھا۔ اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کیا کرتے تھے اور بہت ہی عقیدت و الفت رکھتے تھے۔ (تفسیر ابن کثیر)

سورۃ النمل

[illegible]

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[illegible]

طٰسٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ

[illegible]

هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ

[illegible]

الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ

[illegible]

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ

[illegible]

اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ

[illegible]

دنیا پرستی کے مریض

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قرآن کے احکام [illegible]

[illegible]

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ

[illegible]

فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ

[illegible]

بھی وہاں سب سے زیادہ خوش وہی لوگ ہوں گے۔

وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ﴿٦﴾

اور آپ کو تو قرآن ملتا ہے ایک حکمت والے بڑے علم والے کی طرف سے

دنیا پرستوں کو چھوڑیئے آپ عظیم الشان کتاب کا شکر ادا کرتے رہیں

سو ان بدبختوں کو بے حالت میں بھٹکنے دو۔ جب انہوں نے قرآن جیسی کی قدر نہ پہچانی [illegible] کی روایات و بشارات سے علاوہ [illegible] تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو خدا کا شکر کیجئے کہ اس علیم و حکیم کی سب سے زیادہ عظیم الشان کتاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحمت کی گئی ہے جس سے ہر وقت [illegible] رہے ہیں جس میں دشمنوں کے لئے [illegible] واقعات سنائے گئے ہیں [illegible] حمایت کرنے والے اپنی [illegible] ہو جائیں۔ چنانچہ یہاں بھی اسی لئے آگے حضرت موسیٰ و فرعون کا قصہ [illegible]

علم و حکمت:

حکمت کے [illegible] ہے [illegible] علم عام [illegible] حکمت کا لفظ عمل کے [illegible] دلالت کرتا ہے [illegible] کرنے کے لئے حکیم کے ساتھ علیم بھی فرمایا [illegible] اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ [illegible] حکمت ہوتے ہیں جیسے علم [illegible] شریعت وغیرہ اور [illegible] علم حکمت نہیں ہوتے جیسے [illegible] کا بیان۔ گویا [illegible] سے [illegible] اشارہ ہے کہ اس قرآن میں [illegible] واقعات کو بھی بیان کیا گیا ہے چنانچہ اس سے آگے حضرت موسیٰ کے قصہ کی تفصیل ہے۔ (تفسیر مظہری)

إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا

جب کہ موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مدین سے واپسی کا سفر:

مدین سے جاتے ہوئے وادی طویٰ کے قریب پہنچ کر [illegible] سردی کی اندھیری رات میں راستہ بھول گئے تھے مفصل واقعہ سورۂ طہٰ کے فوائد میں گزر چکا۔ ملاحظہ کر لیا جائے۔ (تفسیر عثمانی)

روایت بالمعنی کی دلیل:

(اہلہ سے) [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بیوی سے کہا تھا اور ظاہر ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عربی میں نہیں کہا ہوگا [illegible] کیا یہ حجت ہے کہ قرآن سے [illegible] عبارت میں [illegible] دکھا دیا ہے کہ اس امر کی کہ حدیث کے کسی کو دوسرے الفاظ میں نقل کرنا اور یوں کہہ دینا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا جائز ہے [illegible] ایسے الفاظ سے جو [illegible] کے مفہوم کو ظاہر کر دے۔ (تفسیر مظہری)

سَآتِيكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ آتِيكُمْ بِشِهَابٍ

اب میں وہاں سے تمہارے پاس کوئی خبر لاتا ہوں یا انگارا

قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ﴿٧﴾

شعلہ کا [illegible] تم سینکو

یعنی [illegible] آگ سے سینک سکو گے۔

حضرت موسیٰ کو امید تھی اس لئے لَعَلِّي آتِيكُمْ نہیں فرمایا [illegible] کی [illegible] ساتھ کر دیا۔

[illegible] حضرت موسیٰ راستہ بھٹک گئے تھے [illegible] (تفسیر مظہری)

جدوجہد توکل کے منافی نہیں ہے:

معلوم ہوا کہ ضروریات کے حصول کے لئے جدوجہد توکل کے منافی نہیں۔ یقین بھروسہ [illegible] کوشش کرنا چاہئے اللہ پر بھروسہ [illegible] آپ کا [illegible] میں بھی یہاں یہی حکمت ہوگی [illegible] مقصود پورے [illegible] کامل ہوتا ہے۔ (کمالین)

ادب کا لحاظ:

اس جگہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آتیکم اور تصطلون جمع کے صیغے استعمال کئے [illegible] آپ کی بیوی بھی حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی [illegible] استعمال فرمایا [illegible] کرام کے [illegible] لوگوں میں کسی ایک فرد سے بھی خطاب ہوتا ہے تو صیغہ جمع کا استعمال کیا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لئے صیغہ جمع استعمال [illegible] احادیث میں وارد ہوا ہے۔ (معارف مفتی اعظم)

فَلَمَّا جَاءَهَا نُودِيَ أَن بُورِكَ

پھر جب اس کے پاس پہنچے تو آواز دی گئی کہ برکت ہے

مَن فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا

اس پر جو آگ میں ہے اور جو اس کے آس پاس ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نور الٰہی کا ظہور

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام

[illegible]

آگ میں کیا تھی

[illegible]

[illegible]

وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

[illegible]

اللہ تعالیٰ جسم، صورت، جہت وغیرہ سے پاک ہے

[illegible]

يَا مُوسَىٰ إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

[illegible]

[illegible]

وَأَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ

[illegible]

[illegible]

وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خوف

[illegible]

يَا مُوسَىٰ لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ

[illegible]

پیغمبر اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا

[illegible]

یعنی جب وہ قریب ہوتا ہے وہ میری بارگاہ میں پیغمبر آ جاتے ہیں تو (حالت قرب میں ان کو کسی اور سے ...) ... اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جو پیغمبر میرا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں وہ صرف مجھ سے ڈرتے ہیں اور کسی سے نہیں ڈرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا اخشاکم باللہ ... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر سب سے زیادہ ڈرتے ہیں یعنی جو مطلب ہم نے بیان کیا اس کی روشنی میں حدیث کا مطلب بھی واضح ہو گیا کہ پیغمبروں کو بارگاہ الٰہی میں رسائی کے بعد مخلوق میں سے کسی کا خوف نہیں رہتا وہ صرف اللہ سے ڈرتے ہیں)

یا یہ مطلب ہے کہ پیغمبر جس وقت وحی نازل ہوتی ہے اس وقت ... مستغرق ہوتے ہیں کہ ان کو مطلقاً کسی کا خوف نہیں رہتا۔ یا یہ مطلب ہے کہ ان کو اپنا انجام معلوم ہوتا ہے اس لئے ان کو اندیشہ نہیں رہتا کہ ان کا انجام برا ہو گا کوئی ڈر نہیں۔

موسیٰ علیہ السلام کا ڈر جانا بعض نے کہا ہے کہ طبعی ہے جو کسی طرح جلالت شان کے منافی نہیں اور بعض نے کہا ہے کہ یہ عادۃً مخلوق کی جانب سے ... تھا ... اور اس کو ... ڈرے ... طرف سے ... کہ وہ کوئی حقیقت ... خوف سے ڈر کے پیچھے ... تیز ہونے کے وقت ... بالفرض اللہ علیہ وسلم کا ... شبہ ہوتا ہے ... اس سے ... کہ کوئی ... نہ ہو۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ موسیٰ نے جو ... زمین پر پھینک ... اس نے لاٹھی پھینک دی وہ سانپ ... اور تیزی کے ساتھ دوڑنے لگی اور حکم ملا کہ اپنا ہاتھ گریبان کے اندر کر کے نکالو وہ سفید بے داغ نکلے گا۔ موسیٰ نے اس حکم کی بھی تعمیل کی اور ہاتھ ... نکالا تو ... چمکتا ہوا نکلا اور حکم ملا کہ ان نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم کے پاس جاؤ وہ بدکار لوگ ہیں موسیٰ ... اور ... فرعون اور اس ... سے ... ظاہر ہوا۔ (تفسیر مظہری)

إِلَّا مَن ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوٓءٍ
مگر جس نے زیادتی کی پھر بدلے میں نیکی کی برائی کے بعد
فَإِنِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ
تو میں بخشنے والا مہربان ہوں

کوتاہی کے بعد توبہ واصلاح:

یہ استثناء منقطع ہے۔ بعض علماء کے قول میں ... صرف ان کو ...

ہو چاہیے جو اپنی زبان پر غلط تعبیر کرے ... اس سے متعلق بھی ہوا ہے ... اس جگہ صاحب ... کرنے کے بعد اعمال سے ... درست کر لیا ... کر کے ... حق تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف فرمانے والا ہے حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں موسیٰ علیہ السلام سے چوک کر ایک کافر خون ہو گیا تھا اس کا نقصان کے دل میں ... کو معروف کیا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

پیغمبر گناہ سے پاک ہوتا ہے:

صحیح تر یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے جو لغزشیں ہوئی ہیں وہ درحقیقت گناہ ہی نہ تھے نہ صغیرہ نہ کبیرہ، البتہ صورت گناہ کی تھی اور درحقیقت وہ اجتہادی خطائیں ... ہیں۔ (معارف مفتی اعظم)

بعض علماء نے ... استثناء متصل ہے ... کیونکہ پیغمبر ... سے ... کا صدور ممکن نہیں (البتہ ان کو معصوم کیا جاتا ہے) ... کا ... اور ... کا مطلب اس طرح ہو گا۔ لیکن جو پیغمبر ... کے علاوہ جس سے گناہ کیا ... توبہ کر لی تو اللہ غفور رحیم ہے اس کو معاف کر دے گا لیکن ... کے ... ڈر کا خوف ہوتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوٓءٍ
اور ڈال دے اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں کہ نکلے سفید ہو کر بغیر کسی برائی کے
فِي تِسْعِ ءَايَٰتٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِۦٓ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَوْمًا فَٰسِقِينَ
یہ جملہ نو نشانیوں میں سے ... فرعون اور اس کی قوم کی طرف وہ تھے لوگ نافرمان

نو نشانیوں کا بیان سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ۱۰۱ کی تفسیر میں دیکھو۔ (تفسیر حقانی)

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ ءَايَٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوا۟ هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ
پھر جب پہنچیں ان کے پاس ہماری نشانیاں سمجھانے کو بولے یہ جادو ہے صریح
وَجَحَدُوا۟ بِهَا وَٱسْتَيْقَنَتْهَآ أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا
اور ان کا انکار کیا اور ان کا یقین کر چکے تھے ان کے جی بے انصافی اور غرور سے
فَٱنظُرْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُفْسِدِينَ
سو دیکھ لے کیسا ہوا انجام خرابی کرنے والوں کا

قوم والوں کا انکار اور عذاب:

یعنی جب ہماری نشانیاں ان کو سمجھانے کے لئے پہنچیں تو کھلی ... کہنے لگے کہ یہ سب جادو ہے حالانکہ ان کے دلوں میں یقین تھا کہ موسیٰ علیہ

[illegible]

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا

[illegible]

حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے علوم

[illegible]

وَقَالَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا

[illegible]

نعمتوں کا شکر

[illegible]

طریق فضیلت

[illegible]

عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ

[illegible]

وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ

[illegible]

حضرت سلیمان کے فضائل

[illegible]

انبیاء کی مالی وراثت نہیں ہوتی

وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ [illegible]

ان کے مال میں تقسیم نہ ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ صدقۃ یعنی ہم انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا اور حضرت ابوالدرداء سے ترمذی اور ابو داؤد میں روایت ہے۔

العلماء ورثۃ الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما ولکن ورثوا العلم فمن اخذہ اخذ بحظ وافر یعنی علماء انبیاء کے وارث ہیں جنہوں نے میراث میں علم چھوڑا ہے مال نہیں چھوڑا۔ حضرت ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اس سے یہ مسئلہ واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے وارث ہوئے یہ وراثت نبوت اور علم کی تھی مال کی نہیں تھی حضرت سلیمان علیہ السلام کے علاوہ ان کے اور بھی بیٹے تھے اگر یہاں وراثت مال مراد ہوتی تو صرف حضرت سلیمان علیہ السلام کی تخصیص نہ ہوتی اور اگر وراثت مال مراد ہو تو یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کا ذکر کیا جائے کیونکہ وراثت میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا حصہ ملنا کوئی خاص بات نہ تھی۔ اس سے ثابت ہوا کہ وراثت سے مراد علم و نبوت کی وراثت ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کو حضرت داؤد علیہ السلام سے ملی اسی لئے حضرت سلیمان کو وہ امتیاز حاصل ہوا اور اس میں اضافہ کیا گیا اور ان کو حکومت دی گئی اور یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل تھا جو ان کے بعد کسی کو نہیں ملا۔

حضرت سلیمان اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا درمیانی عرصہ

حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے درمیان ایک ہزار سات سو سال کا فاصلہ ہے۔ (معارف القرآن)

حضرت شیخ فرماتے ہیں حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے وارث ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حکومت اور علم کے وارث ہوئے۔ قرآن میں تفسیر ابن کثیر اور ابن ابی حاتم نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ حیوانات بھی وارث ہوتے ہیں۔ لیکن صحیح قول یہ ہے کہ حضرت سلیمان نے مال کا وارث نہیں بلکہ علم کا وارث ہونا مراد ہے کیونکہ اگر مال کا وارث ہونا مراد ہوتا تو حضرت سلیمان کے دوسرے بھائی بھی وارث ہوتے اور انبیاء کی میراث مال نہیں ہوتی بلکہ علم ہوتا ہے اس لئے یہ وراثت بھی علم و نبوت کی تھی۔

قرابت دار بھی اس میں شامل ہیں۔ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ نے اس کو ظاہر کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں جو وراثت کا لفظ آیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء کا مال میراث میں تقسیم نہیں ہوتا بلکہ ان کی وفات کے بعد ان کا مال صدقہ ہو جاتا ہے اور اس کا حکم ہوگا۔

بعض نے لکھا ہے حضرت داؤد کو بھی پرندوں کی بولی کا علم تھا اور انہیں سب حضرت سلیمان کو عطا فرمایا بلکہ اس سے بڑھ کر سکھایا اور پرندوں کی بولی سمجھنا عطا فرمائی۔ (تفسیر مظہری)

وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ
اور کہا اے لوگو! ہم کو سکھائی گئی ہے بولی اڑنے والے جانوروں کی

پرندوں کی بولیاں:

اس وقت علماء کا یہ کہنا کہ [illegible] ... پرندوں کی بولی میں ایک خاص سمجھ ہے ... اپنے بچوں کو اپنی بولی سے بلاتے ہیں اور تمام حالات میں ان کی بولی اور سب الگ الگ ہوتی ہے ... [illegible] ... قرآن کریم نے خود بتایا کہ ہر چیز اپنے پروردگار کی تسبیح کرتی ہے۔

تسبیح کیا کرتی ہے جسے تم سمجھتے نہیں اور ہر پرندہ اپنی صلوٰۃ و تسبیح سے واقف ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ حیوانات [illegible] بلکہ [illegible] سے مختصر [illegible] ناقص ہے [illegible] کہ یہ اپنے خالق کی اطاعت [illegible] معرفت ان کی فطرت میں ودیعت کر دی گئی ہے جس سے ان کی تسبیح و تحمید [illegible] بعض روایات [illegible] میں بعض جانوروں کا [illegible] کر دینا [illegible] معقول ہیں [illegible] عادت کے خلاف ظہور ہے۔ معجزہ و کرامت اگر عام عادت اور معمول کے موافق ہوا کرے تو معجزہ و کرامت ہی کیوں کہا جائے (تفسیر [illegible] مستقل مضمون بن جائے [illegible]) [illegible] قسم کے [illegible] ہیں [illegible] عجیب طرح [illegible] شروع کر دی ہیں [illegible] کی اپنی بولی میں آدمیوں کے [illegible] معلوم ہو [illegible] مخاطب ہو اور حضرت سلیمان پیغمبر کو ان کا علم [illegible] ان کے نزدیک [illegible] پر ایک [illegible] یقین نہیں کر سکتا [illegible] کی نسبت خیال کرتے [illegible] تکذیب [illegible] کرنے [illegible] ذکر کے مضمون آیت کی حقیقت [illegible] مختلف ہوئی ہے [illegible] خیال ان باتوں سے بھی [illegible] تفسیر کیا جاتا ہے [illegible] علماء [illegible] اتفاق [illegible] ہے مگر [illegible] سکتا کہ سب [illegible] حقائق انسان کا [illegible] جاتا ہے [illegible] محقق علماء [illegible] ہے کہ [illegible] قراءت [illegible] ہاں جس حد تک [illegible] اختلاف کلام الٰہی کے مدلول بیان کی ہے ان کو ضرور تسلیم کرتے ہیں خواہ وہ اسرائیلی روایت کے موافق پڑ جائیں یا خلاف۔ (تفسیر حقانی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جانوروں کی بولیوں کا علم:

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی منطق الطیر کا علم عطا فرمایا۔ جانوروں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنا [illegible] ثابت [illegible] اور درختوں اور پتھروں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو السلام علیک یا رسول اللہ کہنا [illegible] ثابت ہے۔

[illegible] حضرت عمر فاروق اعظم کو بھی عطا ہوا۔ حضرت عمر کا [illegible] خطبہ میں [illegible] یا ساریۃ الجبل الجبل کہنا اور حضرت ساریہ کا میدان [illegible] میں حضرت عمر کی [illegible] روایات معتبرہ سے ثابت ہے۔

حضرت عمر کے زمانہ میں ایک [illegible] زلزلہ آیا تو حضرت عمر نے زمین پر [illegible] ہوں اور [illegible] حرکت کر رہی ہے [illegible] ساکن ہو گئی [illegible] دریا [illegible] حضرت عمر نے ایک [illegible] تو حضرت عمر کا یہ [illegible] جاری ہو گیا۔ ([illegible])

اپنے لئے جمع کا صیغہ بولنا جائز ہے بشرطیکہ تکبر نہ ہو:

وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ: حضرت سلیمان علیہ السلام نے [illegible] اکیلے ہونے کے اپنے لئے جمع کا صیغہ شاہانہ محاورہ کے طور پر استعمال کیا ہے تاکہ رعایا پر رعب [illegible] ([illegible]) [illegible] اس طرح [illegible] اپنے لئے جمع کا صیغہ استعمال کرنے میں مضائقہ نہیں جبکہ وہ سیاسۃ اور اظہار نعمت کی غرض سے ہو تکبر و تعلی کے لئے نہ ہو۔ (معارف مفتی اعظم)

مختلف پرندوں کی نصیحتیں:

بغوی نے لکھا ہے کہ حضرت کعب نے فرمایا حضرت سلیمان کے پاس جنگلی کبوتر نے آواز نکالی تو آپ نے پوچھا کیا تم کو معلوم ہے یہ کیا کہہ رہا ہے حاضرین نے کہا نہیں۔ فرمایا یہ کہہ رہا ہے مرنے کے لئے [illegible] اور ویران ہونے کے لئے تعمیر [illegible]۔ فاختہ بولی تو آپ نے فرمایا جانتے ہو یہ کیا کہہ رہی ہے حاضرین نے کہا نہیں فرمایا یہ کہہ رہی ہے کاش یہ مخلوق پیدا نہ کی جاتی۔ [illegible] بولا تو آپ نے پوچھا جانتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے حاضرین نے کہا نہیں۔ فرمایا یہ کہہ رہا ہے جیسا [illegible] معاملہ کرو گے ویسا ہی تم سے کیا جائے گا۔ [illegible] بولا تو پوچھا کیا کہہ رہا ہے تمہیں معلوم ہے حاضرین نے کہا نہیں فرمایا کہہ رہا ہے جو رحم نہیں کرے گا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ [illegible] (باز اور شکرے کی طرح کا شکاری پرندہ) نے آواز دی تو پوچھا تم جانتے ہو کیا کہہ رہا ہے حاضرین نے کہا نہیں۔ فرمایا کہہ رہا ہے گناہگارو اللہ سے معافی کی درخواست کر دیکھو۔ [illegible] (ایک قسم کا مرغ) بولا تو پوچھا تم کو معلوم ہے کیا کہہ رہا ہے لوگوں نے کہا نہیں فرمایا یہ کہہ رہا ہے ہر جاندار مرے گا اور ہر نیا پرانا ہو گا۔ خطاف (ابابیل کی قسم کا پرندہ جس کے بازو بہت لمبے ہوتے ہیں اور بہت تیز اڑتا ہے) بولا تو پوچھا گیا جانتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے حاضرین نے کہا نہیں فرمایا کہہ رہا ہے [illegible] بھیجو [illegible] ([illegible]) [illegible] تو فرمایا [illegible] کہہ رہا ہے تم کو معلوم ہے حاضرین نے کہا نہیں فرمایا یہ کہہ رہی ہے [illegible] میرے رب [illegible] تو پوچھا جانتے ہو کیا کہہ رہی ہے لوگوں نے کہا [illegible] کہہ رہی ہے [illegible] فرمایا کہ [illegible] کرنے والے [illegible] ہے اور [illegible] ہے سوا اللہ کے ہر چیز فنا

[illegible]

حضرت ابن عباس سے ایک ...

[illegible]

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا قول

[illegible]

[illegible]

حضرت ... کی ...

[illegible]

حضرت داؤد کی وفات

[illegible]

ایک اخروٹ کا قصہ

[illegible]

آدمی کے پاس ایک خبر لے آئے اور مجھ سے کہا۔ کہ میں تمہیں ایسی ہی واقعی شے سے بتاؤں۔ میں تمہیں یہاں سے لیا انہیں سے جنتیاں تلاش کر، کالے اور جانے نے شہر رہائش کے یہاں تک کہ اس واقعہ کی خواہش سے بیٹھنے کی اور پھر حرف سے جو بہاں آ کر شہر رہا ہو گیا لیکن وہ بے پرواہی سے بیٹھے رہے کی سب کی طرف اشارہ کر کے نظر آتے تھے۔ تھوڑی دیر میں ایک صاحب آیا اور بچہ جو تھا اور بیری ہی آنکھیں موند کر طرف بیٹھے۔ خدا کی قسم بہت ہی خوش ہوئے اور کہنے لگے تیرا کام اچھا ہے کہ ہماری سلائی جو کہ محنت نکالے گی۔ انہوں نے کہا صاحب ہو لے تو اس کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی تو آنکھوں میں وہ سلائی پھیری۔ میں نے ان سے کہا کہ میری آنکھوں میں بھی یہ سلائی پھیرو۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ میں نے ان سے منت سماجت کی کہ کہا وہ بھی ہو سکے دے دو کہ میں وہ سلائی مجھے دو اب جو اب بھی آنکھ ملے تو مجھے ایک خزانوں کی طرح معلوم ہونے لگی جس جو کوئی چیز بھی نظر آتی تھی یہاں تک کہ زمین کے اندر کی چیزیں بھی دکھنے لگیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا جواب آپ ہمارے ساتھ نکلو۔ میں نے منظور کر لیا وہ مجھے چلتے ہوئے مجھے ساتھ لئے ہوئے چلے۔ جب میں نکل سے بہت دور نکل گیا تو دونوں نے مجھے دونوں طرف سے پکڑ لیا اور ایک نے اپنی انگلی ڈال کر میری آنکھ نکال لی اور پھینک دی اور مجھے یونہی بے دست و پا چھوڑ کر وہ دونوں چلے گئے۔ اتفاقاً وہاں سے ایک قافلہ گزرا اور انہوں نے مجھے اپنے ساتھ لے لیا۔ پھر میں نے ایک مدت کے بعد مجھے آزاد کیا اور کہا آپ بھی تو ایسے ہیں کہ میری آنکھ ضائع ہو گئی (روح المعانی [illegible])

<table>
<tr><td>وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ</td></tr>
<tr><td>اور دیا گیا ہم کو ہر چیز میں سے</td></tr>
</table>

یعنی ہر چیز جس کی ایک سلطنت اور حکومت کے لئے ضرورت ہے وہ سامان اور سامان جنگ ہم کو عطا فرمائے۔ (تفسیر عثمانی)

خلاصہ: اور اوتینا میں جمع متکلم کے صیغے ہیں حضرت سلیمان نے اپنے مرتبہ حضرت داؤد کو شامل کر کے جمع متکلم کے صیغے استعمال کئے۔ یا حضرت سلیمان نے اپنے تعظیم کی خاطر کر کے یہ لفظ کہے۔ کیونکہ آپ بھی بادشاہ تھے آپ کی وسعت سے جو سامان اور دو جو اللہ نے آپ کو عطا فرمایا تھا۔ اصول سیاست کو پیش نظر رکھ کر حضرت سلیمان نے شاہانہ الفاظ استعمال کئے جو شاہانہ ہے جو کہ کہتے ہیں۔ (تفسیر مظہری)

حضرت ابن عباس نے اوتینا من کل شیء سے دنیا اور آخرت سے تعلق رکھنے والی ہر چیز مراد ہے مقاتل نے کہا نبوت حکومت اور شیاطین اور ہوا کی تسخیر مراد ہے۔ (تفسیر مظہری)

<table>
<tr><td>اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ</td></tr>
<tr><td>بیشک یہی ہے کھلی ہوئی فضیلت اور جمع کئے گئے سلیمان کے پاس اس کے لشکر</td></tr>
<tr><td>مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ</td></tr>
<tr><td>جن اور انسان اور اڑنے والے پھر ان کی مسلیں بنائی جاتیں</td></tr>
</table>

حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر:

یعنی سلیمان علیہ السلام جب کسی طرف کوچ کرتے تو جن، انس، طیور تینوں قسم کے لشکروں میں سے حسب ضرورت جمعیت ساتھ لے جاتے تھے۔ وہ اتنی بڑی تعداد میں ہوتے تھے کہ خاص نظم و ضبط قائم رکھا جاتا تھا۔ مثلاً پچھلی صفیں ایک جگہ رہیں اور اگلی صفیں آگے نہ نکل جائیں۔ ہر ایک اپنے درجہ اور مرتبہ پر رہے۔ مثلاً فوج میں آگے بڑھنے والے، بیچ والے اور ساتھ والے جو ہوتے ہیں ہر ایک کی جگہ مقرر کی جاتی ہے۔

حضرت سلیمان نے یہ بات ادائے شکر کے طور پر کہی اظہار فخر کے لئے نہیں کہی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں ہے اور قیامت کے دن آدم اور ان کے سوا سب لوگ میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کی بات فرمائی اور اس کو فخر کے طور پر نہیں کہا بلکہ نعمت خداوندی کا اظہار فرمایا۔

حضرت سلیمان کی حکومت:

بغوی نے لکھا ہے روایت میں آیا ہے کہ حضرت سلیمان نے ساری روئے زمین پر حکومت کی اور تمام جن اور انسان اور پرندوں اور چوپایوں اور درندوں پر حکومت کی اور ہر چیز کی بولی اللہ نے ان کو سکھا دی تھی اور انہیں کے زمانہ میں عجیب عجیب صنعتیں ایجاد ہوئیں۔

محمد بن کعب نے کہا سلیمان کی لشکر گاہ سو فرسخ تھی ۲۵ فرسخ جنات کے لئے ۲۵ فرسخ آدمیوں کے لئے ۲۵ فرسخ پرندوں کے لئے اور ۲۵ فرسخ جنگلی جانوروں کے لئے۔ سلیمان کے ایک ہزار گھر تھے جو لکڑی کے تختوں پر قائم تھے ان میں سے تین سو گھروں میں بیبیاں تھیں اور سات سو باندیاں تھیں۔ سلیمان کے حکم سے تند ہوا اس تخت کو اٹھا کر لے چلتی تھی پھر نرم ہوا اس کو لے کر چلتی تھی۔ (تفسیر مظہری)

جب آپ تخت پر جاتے تھے تو سب لوگ سامنے ہوتے۔ یہاں تک کہ ہوا نے ان سے کہا کہ ان کی حکومت میں اضافہ کر دیا ہے اب کوئی مخلوق جہاں بھی کوئی بات کرے گی ہوا وہ بات آپ تک پہنچا دے گی۔ (تفسیر مظہری)

[illegible]

[illegible]

چیونٹیوں کی وادی پر گذر

[illegible]

حضرت سلیمان کے [illegible] انتظامات

[illegible]

[illegible] ملکہ سے حضرت سلیمان کا تذکرہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چیونٹی کا اعلان

[illegible]

چیونٹیوں کی معاشرت کا نظام

[illegible]

[illegible]

حضرت [illegible] کے متعلق [illegible] کا حسن ظن

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] میں [illegible] کی ایک [illegible]

[illegible]

[illegible] کا انداز [illegible]

[illegible]

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا: پس سلیمان مسکرائے ... بیان کیا گیا ہے کہ یہاں مطلب ہے کہ ... مطلب یہ ہے کہ اس طرح تو حضرت سلیمانؑ نے چیونٹی کی بات سن لی اس کا مطلب سمجھ لیا مطلب سمجھ کر خوش ہوئے اور اس بات سے کہ ان کو حسرت ہوئی کہ چیونٹی نے آپ کو اور آپ کی فوج کو عادل سمجھا ہے تم ہوا تم ہی سمجھ کر آپ خوش ہوئے اور مسکرا دیئے۔ یا یوں کہا جائے کہ آپ کو چیونٹی کی دانش مندی اور احتیاط سے تعجب ہوا اس بات پر بھی اچنبھا ہوا کہ ایک حقیر چیونٹی نے اپنی قوم کے بچاؤ کے لئے کیسے باتیں بیان کی تو آپ کو تعجب ہوا اور آپ مسکرا دیئے۔

انبیاء کی ہنسی:

حدیث ... میں حضرت سفیان کا قول کہ تبسم ضحک کی حد تک پہنچ گیا (یعنی وہ ہنسی ...) ... انبیاء کی ہنسی ... مسکراہٹ ہوتی ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شروع میں مسکرائے پھر ہنس دیئے ہوں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پورے طور پر ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا کوّا نظر آ گیا ہو آپ صرف مسکرایا کرتے تھے (صحیح بخاری)۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء کا بیان ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو مسکراتے نہیں دیکھا (رواہ الترمذی۔ الحدیث)۔

وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي
اور کہا اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو
أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا
تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور یہ کہ میں نیک عمل کروں
تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ
جس کو تو پسند کرے اور مجھ کو اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل کر

توفیق شکر کی دعا:

یعنی جو انعامات تو نے مجھ پر کئے ہیں ان کا شکر ادا کرنے کی توفیق دے، میں آپ ہی سے التجا کرتا ہوں کہ مجھے ... ، مجھے ... سے ... اور ... میرے والدین کو بھی۔ ... میرے ... تاکہ ... (جو انبیاء و مرسلین ہیں) ... فرمایا ... (تفسیر ...)

عمل صالح کیلئے قبولیت کی دعا:

وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ ... کہ اے اللہ مجھے ایسے اعمال صالحہ کی توفیق دیجئے جو آپ کے نزدیک مقبول ہوں دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنے خیال میں کوئی عمل صالح کرتے ہیں لیکن ... بہت سے اعمال ... کی نیت ... ہوتی ہے۔ دعا کرنی ہے کہ ... عمل صالح اور مقبول ہونے کی ... سنت ہے کہ اپنے اعمال صالحہ کے مقبول ہونے کی بھی دعا کرتے تھے جیسے حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کے وقت دعا فرمائی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ... کہ عمل خیر کرنا اور پھر اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دعا کرنے کی اس کو قبول فرمائے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان کلمات میں دخول جنت کے لئے ... دعا کی ... اے اللہ مجھے وہ نیکی ... عطا فرما جس سے جنت کا مستحق ہو جاؤں (معارف القرآن)

نکتہ: گزشتہ آیات میں تبسم اور ضحک کا لفظ آیا ہے ... ان دونوں کا اصل مادہ ایک ہے ... ہیں۔ یہی مطلب ہے ... شکر ... میں ... کر دے اور تیرا شکر ... مجھے ... دشمنوں کو ... سے ... کمافی الکشاف

معنی اوزعنی شکر نعمتک عندی واکففنی وارتبطہ لاینفلت

عنی حتی لا انفک شاکرا لک ابداً (تفسیر ...)

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ
اور پرندوں کی حاضری لی تو کہا کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا ہوں
أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ
یا وہ ... ہے

ہدہد کی غیر حاضری:

کسی ضرورت سے سلیمان علیہ السلام نے پرندوں والی فوج کا جائزہ لیا۔ ہدہد ان میں نظر نہ آیا، فرمایا کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو کہیں نہیں دیکھتا۔ آیا ہدہد کے ... میں مجھ کو نظر نہیں آ رہا یا واقعی غیر حاضر ہے؟ ہدہد کی حضرت سلیمان علیہ السلام کے کام لینے کی ... سفر میں ان کا ... ہدہد اس لئے ... کی تلاش کرتا تھا ... ہدہد ... کہ جس جگہ زمین کے نیچے پانی قریب ہو ہدہد کو محسوس ہو جاتا ہے ... اور یہ بھی مستبعد نہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی جانور کو کوئی خاص حاسہ انسانوں اور دوسرے جانوروں سے ... عطا فرما دے ... ہدہد کا ... بات ... نے بیان کیا کہ ... کی جگہ ... کے نیچے ... سے

[illegible]

[illegible] کی تخصیص کی وجہ اور ایک اہم عبرت:

[illegible]

عالم کو اپنی رعیت کی اور مشائخ کو اپنے شاگردوں اور مریدوں کی خبر گیری ضروری ہے

[illegible]

تھیں جیسے شیشے کے اندر چیزیں دکھائی دیتی ہیں۔ پانی جہاں قریب ہوتا وہاں جا کر پہونچتے۔ زمین کو کریدتے تھے پھر جنات آتے اور زمین کو کھود کر پانی برآمد کر لیا کرتے تھے۔ کذا اخرجہ ابن ابی شیبۃ و عبد بن حمید و ابن المنذر و ابن ابی حاتم والحاکم۔ حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس پر سوال اور اس کا جواب۔

سعید بن جبیر نے کہا جب حضرت ابن عباس نے یہ فرمایا تو نافع بن الازرق نے کہا: بیان کرنے والے ذرا کیا کہہ رہا ہے (کچھ تو سوچ کر بات کر) ایک بچہ جب جال بچھا کر اس پر مٹی ڈال دیتا ہے (اور دانے پھیلا دیتا ہے) تو ہدہد کو جال نظر نہیں آتا اور آ کر پھنس جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا تیرا برا ہو جب تقدیر کا حکم ہو جاتا ہے تو آنکھ کام نہیں دیتی اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں جب قضاء و قدر آ جاتی ہے تو نظر چلی جاتی ہے اور آنکھ اندھی ہو جاتی ہے۔

غرض حضرت سلیمانؑ ایک جنگل پر اترے تو آپ نے پانی تلاش کیا کہیں نہیں ملا پانی کی ضرورت سخت تھی حضرت سلیمان نے ہدہد کو تلاش کیا تو آپ کو خیال تھا کہ وہ حاضر ہوگا لیکن وہ نہیں تھا۔

فَقَالَ مَالِیَ لَآ اَرَی الْهُدْهُدَ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِیْنَ تو کہنے لگے کیا ہوا کہ مجھے ہدہد نظر نہیں آتا کیا وہ کہیں غیر حاضر ہے۔ پس جب حضرت سلیمانؑ نے پرندوں کو سایہ کرنے کا حکم دیا لیکن جب آپ پر سورج کی کرنیں پڑیں تو آپ نے تفتیش کی تو ہدہد کو غائب پایا اور فرمایا۔

یا یوں کہا جائے کہ سلیمان کے لئے تمام لشکر والے جمع کر دیئے گئے اور وہ ایک منزل پر اترے پانی کی ضرورت ہوئی اور پانی نہ ملا تو ہدہد کو یاد فرمایا۔ پانی بھی اس لئے تلاش ہوئی ہے۔ (روح البیان)

لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا	
میں اس کو سزا دوں گا	سخت سزا

حضرت سلیمان نے کہا میں اسے سخت سزا دوں گا۔ (تفسیر حقانی)

کام میں سستی پر معتدل سزا دینا جائز ہے:

حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے حق تعالیٰ نے جانوروں کو ایسی سزا دینا حلال کر دیا تھا جیسا کہ عام انسانوں کے لئے جانوروں کو ذبح کر کے ان کے گوشت پوست وغیرہ سے فائدہ اٹھانا اب بھی حلال ہے۔ اسی طرح پالتو جانور گائے، بیل، گدھا، گھوڑا، اونٹ وغیرہ اگر کام میں سستی کرے تو ان کو تنبیہ کے لئے بقدر ضرورت مارنے کی معتدل سزا اب بھی جائز ہے۔ دوسرے جانوروں کو سزا دینا ہماری شریعت میں ممنوع ہے۔ (قرطبی)

یا یہ مطلب ہے کہ میں اس کے کھانے کے ساتھ سختی کروں گا۔ یا یہ کہ اس کو قید کر دوں۔ اس کو ساتھیوں کی خدمت کا یعنی اس کا بدلہ اپنے ساتھ والوں کی خدمت کرتے ہے حضرت سلیمان کے لئے (ذبح کر) مستوجب ہو جائے (تفسیر مظہری)

اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَیَاْتِیَنِّیْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ
یا ذبح کر ڈالوں گا یا لائے میرے پاس کوئی سند صریح

یعنی اپنی غیر حاضری کا واضح عذر پیش کر دے۔ (تفسیر عثمانی)

مجرم کو عذر کا موقع دینا چاہئے:

لَیَاْتِیَنِّیْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ یعنی اگر ہدہد نے اپنی غیر حاضری کا کوئی معقول عذر پیش کر دیا تو وہ اس سزا سے محفوظ رہے گا۔ اس میں اشارہ ہے کہ حاکم کو چاہئے کہ جن لوگوں سے کوئی قصور عمل میں سرزد ہو جائے ان کو عذر پیش کرنے کا موقع دے عذر صحیح ثابت ہو تو سزا کو معاف کر دے۔ (معارف مفتی اعظم)

فَمَكَثَ غَیْرَ بَعِیْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ
پھر بہت دیر نہ کی کہ آ کر کہا میں لے آیا خبر ایک چیز کی کہ تجھ کو اس کی خبر
بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ
نہیں اور آیا ہوں تیرے پاس سبا سے ایک خبر لے کر تحقیقی

قوم سبا: حضرت سلیمانؑ کو اس ملک کا حال مفصل سنایا۔ سبا ایک قوم کا نام ہے ان کا وطن عرب میں یمن کی طرف تھا۔ قرآن کریم نے اس کے ذریعہ حق تعالیٰ نے متنبہ فرمایا کہ بڑے سے بڑے انسان کا علم بھی محیط نہیں ہوتا دیکھو سلیمانؑ کی بابت فرمایا تھا وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ عِلْمًا ان کو ایسی معمولی بات کی خبر نہ تھی۔ (تفسیر عثمانی)

اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ یعنی ہدہد نے اپنا عذر بیان کرتے ہوئے کہا کہ مجھے وہ چیز معلوم ہے جو آپ کو معلوم نہیں۔ یعنی میں ایک ایسی خبر لایا ہوں جس کا آپ کو پہلے علم نہیں تھا۔

وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ سبا یمن کا ایک مشہور شہر جس کا ایک نام مارب بھی ہے۔ اس کے اور یمن کے دارالحکومت صنعاء کے درمیان تین دن کی مسافت تھی۔

انبیاء علیہم السلام عالم الغیب نہیں ہوتے:

امام قرطبی نے فرمایا کہ اس سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام عالم الغیب نہیں ہوتے جس سے ان کو ہر چیز کا علم ہو سکے۔

کیا چھوٹے آدمی کو یہ حق ہے کہ اپنے بڑوں سے کہے کہ مجھے آپ سے زیادہ علم ہے

ہدہد کی مذکورہ گفتگو سے بعض لوگوں نے اس پر استدلال کیا ہے

[illegible]

چار جانوروں کا قتل ممنوع ہے

[illegible]

ہدہد کا غیر حاضری کے سبب کا مفصل واقعہ

[illegible]

حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ... [illegible] ... سے جو ... [illegible]

... [illegible] ... حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں ... [illegible] ... جب آپ کے قریب پہنچی تو آپ نے اس کو ... [illegible] ... یاد آئے ... [illegible]

... [illegible] ... ملک ... [illegible].

کسی کو اپنے علم پر ناز نہ کرنا چاہئے:

وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ... (اور ہر جاننے والے سے بڑھ کر ...) ... [illegible]

... [illegible] ... معلوم ہوتا ہے کہ ... [illegible] ... حضرت سلیمان علیہ السلام ... [illegible] ... جو علم ... [illegible] ...

... [illegible] ... حضرت ... [illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible] ... آپ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

إِنِّي وَجَدْتُ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

... [illegible] ...

... [illegible] ... (تفسیر ...)

... [illegible] ... حضرت سلیمان ... [illegible] ... ان ... [illegible] ... ایک جنی عورت سے نکاح ... [illegible] ... حقیقت ... [illegible]

کیا انسان کا نکاح جنی عورت سے ہو سکتا ہے:

... [illegible] ... جنات ... [illegible] ... عورت ... [illegible] ...

دوسرا سوال شرعی حیثیت سے ہے کہ کیا عورت جنی کا انسان مرد سے نکاح ... کے ساتھ ممکن ہے۔

اس مسئلہ کی تفصیل ... [illegible] ... اکام ... [illegible] ... نکاح ... [illegible] ... مسلمان ... [illegible]

عورت کی حکمرانی:

صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible] ... امامت ... [illegible] ... عورت ... [illegible] ... حکومت ... [illegible]

[illegible]

بلقیس ... پیدائش سے حکمرانی تک:

[illegible]

[illegible]

بلقیس کی والدہ:

[illegible]

بلقیس کا لاولد ہونا:

[illegible]

وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ
(النمل: ۲۳)

بلقیس کا تخت:

[illegible]

وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ [illegible]

[illegible]

[illegible]

وَجَدْتُهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ

[illegible]

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ

[illegible]

عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ

[illegible]

قوم سبا کا شرک

[illegible]

أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ

[illegible]

وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ

[illegible]

جانوروں کی فطری معرفت

[illegible]

اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

[illegible]

قَالَ سَنَنْظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ

[illegible]

حضرت سلیمان کا خط

[illegible]

اذْهَبْ بِكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ

[illegible]

فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ

[illegible]

قاصد بھیجنے کے آداب

[illegible]

تحریر اور خط کی عام حالات میں حجت شرعیہ ہے

[illegible]

[illegible]

مشرکین کو خط لکھنا اور ان کے پاس بھیجنا جائز ہے

[illegible]

انسانی اخلاق کی رعایت ضروری ہے

[illegible]

خط بلقیس کے پاس

[illegible]

[illegible]

اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ

[illegible]

بلقیس کا اپنے وزیروں سے مشورہ

[illegible]

حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط کس زبان میں تھا

[illegible]

خط لکھنے کے چند آداب

[illegible]

نہ یہ معجزہ ہے کہ کتاب کو ہدہد سے بھیجا ہے جس سے معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس پر اپنی مہر ثبت فرمائی تھی۔ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب عجمی بادشاہوں کی یہ عادت معلوم ہوئی کہ بغیر مہر کے خط کو نہیں پڑھتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بادشاہوں کے خطوط کے لئے مہر بنوائی اور قیصر و کسریٰ وغیرہ کو جو خطوط تحریر فرمائے ان پر مہر ثبت فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ خط پر مہر لگانا مکتوب الیہ کا بھی اکرام ہے اور سنت ہے۔ آج کل عادت خط کو لفافہ میں بند کرنے کی ہو گئی ہے یہ بھی مہر کے قائم مقام ہے جس خط کو بند کر کے مکتوب الیہ کا اکرام ملحوظ ہو کھلا خط بھیجنے سے جو بے اتفاقی ہو اس سے بچنا اقرب الی السنۃ ہے۔

إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ قرآن کریم نے انسانی زندگی کا کوئی پہلو نہیں چھوڑا جس پر ہدایات نہ دی ہوں۔ خط و کتابت اور مراسلت کے ذریعہ باہمی تعلقات کو بھی، انسانی زندگی میں اہمیت حاصل ہے۔ اس صورت میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا مکتوب بنام ملکۂ سبا (بلقیس) پورا کا پورا نقل کیا گیا ہے جو ایک پیغمبر اور رسول کا خط ہے اور قرآن کریم نے اس کو بطور اسوۂ حسنہ نقل کیا ہے۔ اس لئے اس خط میں جو ہدایات خط و کتابت کے سلسلے میں پائی جاتی ہیں وہ مسلمانوں کے لئے بھی قابل اتباع ہیں۔ (معارف القرآن)

حضرت سلیمانؑ کے خط کا اعجاز

امام قشیری فرماتے ہیں کہ اس کتاب کو کتاب کریم اس لئے کہا گیا کہ اس کی ابتداء حضور اللہ کے نام سے شروع ہوئی ہے اور اس میں مالک الملک کی طرف سے اطاعت اور فرمانبرداری کی دعوت دی گئی ہے اور اس میں اپنے نفس اور حقیقت کی طرح کوئی تعارف اور ادعا بھی نہیں۔

نظم

اے نام تو بہترین سر آغاز | بے نام تو نامہ کے کنم آغاز

آرائش نامہ ہائے نامت | آرائش جملہ کارہا نامت

قرطبی نے لکھا ہے کہ بلقیس نے جب یہ دیکھا کہ اس کتاب کریم کو ایک پرندہ لے کر آیا ہے جو تمام صفات حسنہ اور ادب سے آراستہ ہے تو سمجھ گئی کہ یہ خط کسی بڑے عظیم اور فرمانروا اور مالک الملک کا ہے اور شاہان عالم کی قسم کا، اس لئے وہ کوئی مرسل برتر ہو سکتا ہے اس لئے اس نے ارکان دولت کو جمع کر کے سلیمان علیہ السلام کے خط کی اطلاع دی اور مشورہ طلب کیا۔

کاتب اپنا نام پہلے لکھے پھر مکتوب الیہ کا:

سب سے پہلی ایک ہدایت تو اس خط میں یہ ہے کہ یہ خط حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے نام سے شروع کیا، مکتوب الیہ کا نام کس طرح لکھا قرآن نے ذکر کے الفاظ نہیں دیئے مگر اتنی بات اس سے معلوم ہوئی کہ خط لکھنے والے کے لئے سنت انبیاء یہ ہے کہ سب سے پہلے اپنا نام لکھے جس میں بہت سے فوائد ہیں مثلاً خط پڑھنے سے پہلے ہی مخاطب یہ کے علم میں آجائے کہ میں کس کا خط پڑھ رہا ہوں تاکہ وہ اسی ماحول میں خط کے مضمون کو پڑھے اور غور کرے مخاطب کو یہ تکلیف نہ اٹھانی پڑے کہ کاتب کا نام خط میں تلاش کرے کہ کس کا خط ہے کہاں سے آیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے مکاتیب منقول اور شائع شدہ عالم میں موجود ہیں ان سب میں بھی آپ نے یہی طریقہ اختیار فرمایا ہے کہ من محمد عبداللہ و رسولہ سے شروع فرمایا گیا ہے۔

یہاں ایک سوال یہ پیدا ہو سکتا ہے کہ جب کوئی بڑا آدمی اپنے چھوٹے کو خط لکھے اس میں تو اپنے نام کی تقدیم پر کوئی اشکال نہیں لیکن کوئی چھوٹا اپنے باپ یا استاد یا شیخ یا اور کسی بڑے کو خط لکھے اس میں اپنے نام کو مقدم کرنا کیا اس کے ادب کے خلاف نہ ہوگا اور اس کو ایسا کرنا چاہئے یا نہیں۔ اس سوال میں حضرات صحابہ کرامؓ کا عمل مختلف رہا ہے اکثر حضرات نے تو اتباع سنت ہی کو ادب پر مقدم رکھا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خطوط لکھے ان میں بھی اپنے نام کو مقدم رکھا ہے۔ روح المعانی میں بحر محیط کے حوالہ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تو کوئی انسان قابل تعظیم نہیں مگر صحابہ کرام جب آپ کو بھی خط لکھتے تو اپنا نام ہی شروع میں لکھا کرتے تھے اور حضرت علاء حضرمیؓ کا خط بنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو منقول ہے وہ اسی پر شاہد ہے۔

البتہ روح المعانی میں اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ یہ سب کلام افضلیت میں ہے جواز میں نہیں اگر کوئی شخص اپنا نام آخر میں لکھے تب بھی جائز ہے۔ فقیہ ابواللیث نے بستان میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص مکتوب الیہ کے نام سے شروع کرے تو اس کے جواز میں کسی کو کلام نہیں کیونکہ امت میں یہ طریقہ بھی جاری چلا آیا ہے اس پر نکیر نہیں کی گئی۔ (روح المعانی)

خط کا جواب دینا بھی سنت انبیاء ہے:

تفسیر قرطبی میں ہے کہ جس شخص کے پاس کسی کا خط آئے اس کے لئے مناسب ہے کہ اس کا جواب دے کیونکہ غائب کا خط حاضر کے سلام کے قائم مقام ہے اسی لئے حضرت ابن عباسؓ سے ایک روایت میں ہے کہ وہ خط کے جواب کو جواب سلام کی طرح واجب قرار دیتے تھے۔ (قرطبی)

خطوط میں بسم اللہ لکھنا:

حضرت سلیمان علیہ السلام کے مذکورہ خط سے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام مکاتیب سے ایک مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ خط کے شروع میں بسم اللہ

الرحمٰن الرحیم لکھنا سنتِ انبیاء ہے ... یہ مسئلہ کہ بسم اللہ خط کے سب سے پہلے لکھے یا بعد میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکاتیب اس پر شاہد ہیں کہ بسم اللہ سب سے مقدم ان کے بعد مکتوب الیہ کا نام پھر مضمون ہے اور قرآن کریم میں جو حضرت سلیمان علیہ السلام کا نام پہلے اور بسم اللہ بعد میں مذکور ہے اس کے ظاہر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بسم اللہ اپنے نام کے بعد لکھی جائے۔ لیکن ابن ابی حاتم نے یزید بن رومان سے نقل کیا ہے کہ اصل خط حضرت سلیمان علیہ السلام کا اپنے خط میں اس طرح لکھا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من سلیمان بن داؤد الی بلقیس ابنۃ ذی شرح وقومھا ان لا تعلوا علیّ الخ۔ بلقیس نے جب یہ خط اپنی قوم کو سنایا تو اس نے قوم پر [illegible] کے لئے سلیمان علیہ السلام کا نام پہلے [illegible] قرآن کریم میں جو ترتیب ہے وہ بلقیس کا قول ہے قرآن کریم میں اس کی نقل [illegible] حضرت سلیمان علیہ السلام کے اصل خط میں بسم اللہ مقدم تھی یا سلیمان علیہ السلام کا نام اور یہ بھی احتمال ہے کہ سلیمان علیہ السلام کا خط بسم اللہ سے شروع ہو بلقیس نے [illegible] اپنی قوم کو سنایا تو حضرت سلیمان علیہ السلام کا نام پہلے ذکر کر دیا۔

مسئلہ: خطوط کی اصل سنت تو یہی ہے کہ خط کے شروع میں بسم اللہ لکھی جائے لیکن قرآن و سنت کے اصول اشارات سے حضرات فقہاء نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ [illegible] بے ادبی [illegible] ظاہر ہو جاتا ہے [illegible] جائز نہیں [illegible] ان کا [illegible] اور [illegible] بسم اللہ [illegible]

آیت قرآنی والی تحریر کسی کافر مشرک کے ہاتھ میں دینا جائز ہے

[illegible] حضرت سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کو اس وقت خط بھیجا تھا جب وہ مسلمان نہیں تھی [illegible] بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تحریر تھا [illegible] سے معلوم ہوا [illegible] رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطوط لوگوں کو لکھے ہیں اور وہ مشرک تھے ان میں بھی آیات قرآنی لکھی ہیں [illegible] کہ قرآن کریم کا کسی کافر کے ہاتھ میں دینا تو جائز نہیں [illegible] کوئی کتاب یا کاغذ جس میں کسی مضمون کے ضمن میں کوئی آیت آگئی ہو [illegible] قرآن نہیں کہلاتا اس کے [illegible] قرآن کا حکم نہیں ہوگا اس کو کسی کافر کے ہاتھ میں بھی دے سکتے ہیں اور بے وضو ہونے کی صورت میں بھی [illegible]

خط مختصر، جامع، بلیغ اور مؤثر ہونا چاہئے

حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس خط کو دیکھئے تو چند سطروں میں تمام ضروری مضامین [illegible] بلیغ [illegible] کا اظہار بھی ہے [illegible] حق تعالیٰ کی صفات [illegible] قرآن [illegible] انبیاء علیہم السلام کی خط [illegible] مضمون [illegible]

[illegible] حضرت سلیمان [illegible]

[illegible] بلقیس [illegible] بسم اللہ الرحمٰن الرحیم [illegible]

[illegible] بلقیس [illegible]

[illegible] سلیمان [illegible]

وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ

[illegible]

خط کی جامعیت:

[illegible] مختصر جامع اور [illegible] لکھا ہے [illegible] مطلب [illegible] مقابلہ [illegible] اس [illegible] کی طرح سیدھی [illegible] حاضر ہو [illegible] چلے [illegible]

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي

[illegible]

مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ
[illegible]

[illegible] مشورہ [illegible]

حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ [illegible]

قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ
[illegible]
وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ
[illegible]

درباریوں کا مشورہ:

[illegible]

قُوَّةٍ [illegible]

بلقیس نے [illegible]

[illegible] وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ [illegible]

[illegible]

[illegible]

اگر جنگ [illegible]
[illegible]

مطلب یہ [illegible]

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا
[illegible]
وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ
[illegible]
وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ
[illegible]

بلقیس کا فیصلہ:

[illegible]

[illegible] وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ [illegible]

[illegible]

حضرت سلیمانؑ کے ارشادات

[illegible]

بلقیس کے قاصدوں کا احساس کمتری

[illegible]

[illegible]

بلقیس کے تحائف

[illegible]

بلقیس کا قاصدوں کو ہدایت

[illegible]

[illegible]

حضرت سلیمانؑ نے بلقیس کے تمام سوالات حل کر دیئے

[illegible]

فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ

[illegible]

حضرت سلیمانؑ نے تحائف واپس کر دیئے

[illegible]

کافر کا ہدیہ قبول کرنے کا حکم

[illegible]

حضرت سلیمانؑ کا جواب:

[illegible]

اس سے افضل و بہتر ہے جو تم کو دیا ہے اس لئے میں اس ہدیہ سے خوش نہیں ہوتا بلکہ تم ہی اپنے ہدیہ سے خوش ہوتے ہو۔

کیونکہ تم لوگ صرف ظاہری دنیوی زندگی کو جانتے ہو یہی تمہاری نظروں کے سامنے ہے اس لئے تم ہدیے کے سوال میں اضافہ کرنا چاہتے ہو اور ہدیے دے کر اپنے ہم جنس پر فخر کرنا چاہتے ہو تم میری حالت کو اپنی حالت پر قیاس کرتے ہو حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ پھر ہدہد سے نہیں بلکہ سردار وفد کی طرف رخ کر کے فرمایا۔ (تفسیر مظہری)

ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا

پھر جا ان کے پاس اب ہم پہنچتے ہیں ان پر ساتھ فوجوں کے جن کا مقابلہ نہ ہو سکے ان سے

وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ

اور نکال دیں گے ان کو وہاں سے بے عزت کر کے اور وہ خوار ہوں گے

حسنِ اطلاع:

یعنی تم ان ہی کے مقابلہ میں بھی نہ ٹھہر سکو گے اور ذلت و خواری کے ساتھ ولایت و سلطنت سے دستبردار ہونا پڑے گا۔ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں اور کسی پیغمبر نے اس طرح کی بات نہیں فرمائی۔ سلیمانؑ کو حق تعالیٰ کی سلطنت دی تھی یہ فرمایا۔ (تفسیر عثمانی)

بعض علماء نے کہا ذلت سے مراد عزت سلب ہونا ہے اور حکومت کو زوال ہونا ہے اور صغارت سے مراد ہے قیدی ہو جانا یعنی اگر وہ مسلمان ہو کر نہیں آئیں گے تو ہم ان کو ان کی سرزمین سے نکال دیں گے اور ان کو قیدی بنا لیا جائے گا۔

بلقیس کی حضرت سلیمانؑ کے ہاں حاضری کی تیاری:

ابن منبہ وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ جب وفد یمن حضرت سلیمانؑ کے پاس سے واپس ہو کر بلقیس کے پاس پہنچا (اور واقعہ بیان کیا) تو بلقیس نے کہا واللہ میں تو پہلے ہی پہچان چکی تھی کہ وہ بادشاہ نہیں ہے اور اس سے مقابلہ کی ہم میں طاقت نہیں۔ اس کے بعد بلقیس نے حضرت سلیمانؑ کے پاس پیام بھیجا میں خود اپنی قوم کے سرداروں کے ساتھ آپ کے پاس آ رہی ہوں اور دیکھوں گی کہ کس دین کی طرف آپ ہم کو بلا رہے ہیں اور کیا ہے۔ پھر بلقیس نے حکم دے کر اپنے تخت کو جو سات کمروں میں تھا ان کو مقفل کر دیا سات کمروں کے اندر بند کروا دیا اور حفاظت کے لئے چوکیدار مقرر کر دیے اور اپنے نائب سے کہا تم یہاں کے حالات کے نگران رہنا میرے تخت تک کوئی پہنچنے نہ پائے اور کوئی اس کو خراب نہ کرے۔ پھر اعلان کی طرف روانہ ہونے کا حکم دے دیا۔ تمام ملک کے سرداروں کے ماتحتوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہم کوچ کر رہے ہیں ان کے بعد یمن کے بارہ

ہزار قائد ہوتے تھے ہر قائد کے زیر فرمان ہزاروں جوان کے تحت ہزاروں سپاہی تھے۔

حضرت سلیمانؑ کا رعب:

حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ حضرت سلیمانؑ بڑے باوقار اور رعب داب کے آدمی تھے کہ کسی سے کچھ دریافت کرتے تھے (اس کی مجال نہ ہوتی کہ وہ اپنی طرف سے جواب دے سکے) وہ حضرت ہی کی آپ کے سوال کا جواب قبول کر دیتا اور یہی دیکھا کہ اس کی تائید کرتے (ایک دن) آپ ایک روز اپنے تخت حکومت پر باہر نکل کر تشریف فرما تھے کہ ایک غبار قریب ہی اڑتا نظر آیا دریافت فرمایا یہ کیا ہے حاضرین نے عرض کیا بلقیس اس جگہ آ کر اتری ہے یہ مقام حضرت سلیمانؑ کی مجلس سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر تھا حضرت سلیمانؑ نے یہ بات سن کر اپنے لشکر والوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ (تفسیر مظہری)

قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا

بولا اے دربار والو تم میں کوئی ہے کہ لے آوے میرے پاس اس کا تخت

قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ

پہلے اس سے کہ وہ آئیں میرے پاس حکم بردار ہو کر

بلقیس کے تخت منگانے کا پروگرام:

قاصد نے واپس ہو کر پیام جنگ پہنچا دیا بلقیس کو یقین ہو گیا کہ یہ کوئی معمولی بادشاہ نہیں اس کی قوت صداقت رو رہی ہے۔ جدال و قتال سے کچھ فائدہ نہ ہوگا اس کی کوئی تدبیر اور توڑ اس کے مقابلہ بجز اس کے نہیں کہ آ کر اظہار اطاعت و قبول کرنی ہے اس غرض سے بڑے ساز و سامان کے ساتھ حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں حاضری دینے کے لئے روانہ ہوئی جب ملک شام کے قریب پہنچی حضرت سلیمانؑ نے اپنے درباریوں سے فرمایا کوئی ہے جو بلقیس کا تخت شاہی اس کے پہنچنے سے پیشتر میرے سامنے حاضر کرے۔ اس میں بھی حضرت سلیمانؑ کی کوئی غرض بلقیس پر اپنی طاقت اور عظمت و قوت کا اظہار منظور تھا۔ تاکہ وہ سمجھ لے کہ پیغمبرانہ بادشاہ کیسی اعلیٰ طاقت رکھتا ہے بلقیس کا تخت بھی اپنے ساتھ رکھتے ہیں (حسب) قبل ان یاتونی مسلمین سے معلوم ہوا کہ اسلام اختیار سے پہلے دوسرے کا مال مباح ہے۔ (تفسیر عثمانی)

بعض مفسرین کی رائے ہے کہ مقصد اس کے منگانے سے یہ ہے کیونکہ وہ لوگ اسی قصد سے آ رہے تھے تخت کا منگانا اس غرض سے ہے کہ وہ لوگ میرا معجزہ بھی دیکھ لیں کیونکہ تخت ان کی قید اور پہرہ میں رکھا ہے حفاظت میں ان کا یہ ایسے آ جانا کسی انسان کا تو عادتاً مشکل ہے (جیسے اگر جنوں کی تسخیر یعنی تابع کر لینے سے جو تب بھی جنوں کو خود تابع بنا دینا بھی ایک معجزہ ہی ہے اور

[illegible]

بلقیس کی حاضری دربار سلیمانی میں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ

أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ

ایک دیو کا دعویٰ

[illegible]

وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ

بولا وہ شخص جس کے پاس تھا ایک علم کتاب کا میں لائے دیتا ہوں تیرے پاس اس کو

قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ

پہلے اس سے کہ پھر آئے تیری طرف تیری آنکھ

آصف بن برخیا:

مشہور یہ ہے کہ یہ شخص حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف بن برخیا تھے جن کو اسم اعظم معلوم تھا اور جس کے ذریعہ دعا قبول ہوتی تھی۔ آپ کی طرف سے آنکھ جھپکنے سے پہلے تخت آپ کے سامنے حاضر ہو گیا۔

امام تفسیر مجاہد وغیرہ سے منقول ہے کہ ... سلیمان علیہ السلام کے ... حضرت سلیمان ... اسم اعظم ... کرامت تھا ... آصف بن برخیا کا ... یہ جو ... کرامت ... کیا جاتا ... حضرت سلیمان علیہ السلام کے ... معجزہ ہی ... آصف بن برخیا ...

معجزہ اور کرامت میں فرق:

حقیقت یہ ہے کہ معجزہ اور کرامت ... اللہ تعالیٰ کا فعل ہوتا ہے ... کرامت ... معجزہ ... ولی ... کا ظہور ... نبی کے ... معجزہ اور کرامت ... حضرت سلیمان علیہ السلام ... آصف بن برخیا

... کے ذریعہ ہوا تو یہ ان کی کرامت ہوئی اور ... کے کمالات ... کمالات ... ہوتے ہیں اس لئے ... کے ہاتھوں جتنی کرامتوں کا ظہور ہوتا ہے وہ سب رسول کے معجزات میں شمار ہوتے ہیں۔

تفسیر ... آصف بن برخیا ... اسم اعظم جانتے تھے ... اسم اعظم ... دعا قبول ... حضرت سلیمان ... آصف نے ... حضرت سلیمان ... حضرت سلیمان ... فرشتوں ... تخت ... حضرت سلیمان کے سامنے حاضر ہو گیا۔

تخت بلقیس کا واقعہ کرامت تھی یا تصرف:

... حیرت انگیز کام ... اصطلاح ... استعمال کیا ...

... قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ... آنکھ جھپکنے سے پہلے ... کرامت ... حضرت ... اللہ تعالیٰ ... حضرت ... حضرت سلیمان ...

... حضرت آصف بن برخیا ... حضرت سلیمان ... ۲۶۳ ... حضرت سلیمان علیہ السلام ...

فرمائیے آپ! خدا سے [illegible] دعا کی تو فوراً تخت حاضر ہو گیا [illegible]

تخت کا اس طرح [illegible] حضرت سلیمان [illegible] کا معجزہ تھا اور ان کے صحابی کی کرامت تھی [illegible] حضرت سلیمان علیہ السلام [illegible]

(فائدہ) [illegible] تخت کا حاضر ہونا [illegible] (اسعد)

آصف بن برخیا کی دعا

[illegible]

[illegible] یا الٰہنا و الٰہ کل شیء الٰہاً واحداً لا الٰہ الا انت [illegible]

[illegible]

فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ قَالَ هَٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي

پھر جب سلیمان نے اس کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہنے لگے یہ بھی میرے پروردگار کا ایک فضل ہے

فضل الٰہی کا شکر

[illegible]

[illegible] شکر گزاری کا [illegible]

لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ

تاکہ وہ میری آزمائش کرے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری

حضرت سلیمان [illegible] شکر [illegible] کفر [illegible]

لیبلونی [illegible]

وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ

[illegible]

رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ

[illegible]

شکر گزاری کا نفع

[illegible]

الشکر قید النعمة الموجودة وصید النعمة المفقودة

[illegible]

[illegible] رواہ احمد والترمذی وابن حبان والحاکم باسناد صحیح عن ابی ھریرة

[illegible]

قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ

مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ

[illegible]

تخت سے متعلق ... تبدیلی

[illegible]

تخت کے ذریعے بلقیس کے امتحان کی حکمت

[illegible]

[illegible]

فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَكَذَا عَرْشُكِ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ

[illegible]

بلقیس کی دانائی

[illegible]

وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ

[illegible]

بلقیس کے یقین کا اظہار

[illegible]

[illegible]

وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ

[illegible]

إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كَافِرِينَ

[illegible]

حضرت سلیمان نے بلقیس کو شرک سے منع کیا

[illegible]

قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً

[illegible]

وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا

[illegible]

بلقیس حضرت سلیمان کے دربار میں

[illegible]

نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا

[illegible]

قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِيرَ

[illegible]

حضرت سلیمان نے بلقیس کو حقیقت بتائی

[illegible]

قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ

[illegible]

مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

[illegible]

بلقیس کے اسلام کا اعلان:

یعنی اے پروردگار! میں تیری حکم عدولی کر کے سلیمان کا راستہ اختیار کرتی ہوں۔ اب تک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ شرک و کفر میں گرفتار رہی۔ اب اس سے تائب ہو کر تیری بارگاہ ربوبیت کی طرف رجوع کرتی ہوں۔ (تفسیر عثمانی)

حضرت سلیمان کا بلقیس سے نکاح:

ابن عساکر نے حضرت عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ اس کے بعد بلقیس حضرت سلیمان علیہ السلام کے نکاح میں آ گئی اور اس کو اس کے ملک پر برقرار رکھ کر یمن واپس بھیج دیا۔ ہر مہینے حضرت سلیمان علیہ السلام وہاں تشریف لے جاتے اور تین روز قیام فرماتے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کے لئے یمن میں تین محل بنوا دیئے تھے جن کی مثال و نظیر نہیں تھی (غمدان، سلحین، بینون)۔ (معارف مفتی اعظم)

علامہ آلوسی تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ مشہور یہ ہے کہ ملکہ سبا کے اسلام لانے کے بعد سلیمان علیہ السلام نے اس سے نکاح کر لیا۔ جبکہ وہ غیر شادی شدہ تھی۔ والمشهور انه علیه السلام تزوجها و الیه ذهب جماعة من اهل الاخبار

تفسیر روح المعانی ج ۱۹ ص ۲۰۶ (بحوالہ [illegible])

حضرت سلیمان نے جب بلقیس سے نکاح کر لیا تو آپ کو بلقیس سے بڑی محبت ہو گئی اور یمن کی سلطنت پر اس کو برقرار رکھا۔ اور حضرت سلیمان کے حکم سے جنات نے یمن میں تین محل ایسے عالیشان اونچے اور خوبصورت بنائے کہ کسی نے نہ دیکھے ہوں گے۔ ان کے نام تھے سلحین، بینون اور غمدان۔ جب حضرت سلیمان نے بلقیس کو ان کے ملک میں واپس کر دیا تو ہر مہینے ملاقات کے لئے ایک بار جایا کرتے تھے اور تین روز وہاں قیام پذیر رہتے تھے۔ صبح کو شام سے یمن کو چل دیتے تھے اور [illegible] سے [illegible] بلقیس کے بطن سے حضرت سلیمان کا ایک لڑکا بھی ہوا۔

کہا گیا ہے کہ ۱۳ سال کی عمر میں حضرت سلیمان کو حکومت ملی تھی اور ۵۳ سال کی عمر پا کر آپ کی وفات ہوئی "سبحان الله من لا زوال لملکه" پاک ہے وہ ذات جس کی حکومت کو کبھی زوال نہیں۔

رنگ سلیمان رہا بلقیس | واہ رہا نہ اکوان رہا بلقیس

[illegible] | [illegible]

سلیمان کی حکومت (زبانی حقیقت، [illegible]) ہے نہ بلقیس [illegible] میں [illegible] حقیقت [illegible] جہاں صورت (تفسیر [illegible])

بلقیس کی ایک بدگمانی:

بعض تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب بلقیس محل پر پہنچی اور اس کا فرش دیکھا تو خیال کیا کہ سلیمان مجھے غرق کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے تو قتل آسان ہے مگر جب حقیقت ظاہر ہوئی تو سمجھ گئی کہ میں نے سلیمان پر غلط گمان کیا اور اپنے ظلم کا اعتراف کیا، توبہ کی اور اسلام لے آئی۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ
اور ہم نے بھیجا قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو کہ بندگی کرو اللہ کی
فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ
پھر وہ تو دو فرقے ہو کر لگے جھگڑنے

قوم ثمود میں گروہ بندی:

یعنی ایک ایمان والے اور ایک منکر۔ جیسے مکہ کے لوگ پیغمبر کے آنے سے جھگڑنے لگے۔ قوم ثمود کے جھگڑنے کی قدرے تفصیل سورۂ اعراف کی ان آیات میں گزر چکی۔ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ الخ (اعراف رکوع ۱۰) (تفسیر عثمانی)

قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ
کہا اے میری قوم کیوں جلد مانگتے ہو برائی کو پہلے بھلائی سے
لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ
کیوں نہیں گناہ بخشواتے اللہ سے شاید تم پر رحم ہو جائے

حضرت صالح علیہ السلام اور ان کی قوم:

حضرت صالح علیہ السلام نے ان کو بہت سمجھایا ہر طرح فہمائش کی اور آخرت میں عذاب کی دھمکی دی۔ جس پر وہ کہنے لگے ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ (اعراف)۔ یعنی اگر تم سچے ہو تو عذاب الٰہی ہم پر لے آؤ۔ یہ کیسی بات کی ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم بجائے ایمان اور بھلائی کی راہ اختیار کرنے کے جو دنیا و آخرت میں کام آئے، الٹے برائی طلب کرنے میں جلدی کیوں کرتے ہو۔ اگر عذاب آ پہنچا تو ساری مہلت ختم ہو جائے گی۔ ابھی موقع ہے کہ گناہوں سے توبہ کر کے معافی مانگو۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ عذاب کو ٹال دے اور تم پر رحم فرمائے۔ (تفسیر عثمانی)

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَن مَّعَكَ
بولے ہم نے منحوس قدم دیکھا تجھ کو اور تیرے ساتھ والوں کو

قوم کا حضرت صالح علیہ السلام پر الزام

[illegible]

قَالَ طَائِرُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ

[illegible]

[illegible]

بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ

[illegible]

[illegible]

وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ

[illegible]

فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ

[illegible]

قوم ثمود کے نو سردار

[illegible]

[illegible]

قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ

[illegible]

لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ

[illegible]

حضرت صالح علیہ السلام پر [illegible]

[illegible]

[illegible]

جھوٹ کی برتری

[illegible]

وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ان کا فساد اور ہلاکت:

[illegible]

[illegible]

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ

[illegible]

وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ

[illegible]

آخر کار ان کی تدبیر کامیاب ہوئی

[illegible]

[illegible]

فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا

سو یہ ہیں ان کے گھر ویران پڑے بسبب ان کے ظلم کے

قوم ثمود کی بستیوں سے گزر

[illegible]

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ

بے شک اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لیے جو جانتے ہیں

[illegible]

وَأَنجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ

اور ہم نے بچا لیا ان کو جو ایمان لائے تھے اور ڈرتے تھے

ایمان والے کامیاب ہو گئے

[illegible]

وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ

[illegible]

حضرت لوط علیہ السلام کی دعوت

[illegible]

أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاءِ

[illegible]

بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ

[illegible]

[illegible]

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِّن قَرْيَتِكُمْ

[illegible]

إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ

[illegible]

قوم والوں کا جواب: [illegible]

فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ

[illegible]

[illegible]

إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ

[illegible]

حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی:

[illegible]

> وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ
>
> اور برسایا ہم نے ان پر ایک مینہ، سو کیا برا مینہ تھا ان ڈرائے ہوؤں کا

پتھروں کی بارش:

[illegible]

> قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ
>
> تو کہہ تعریف ہے اللہ کو اور سلام ہے اس کے بندوں پر جن کو اس نے پسند کیا

[illegible]

[illegible]

> آللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ
>
> بھلا اللہ بہتر ہے یا جن کو شریک کرتے ہیں

وَسَلَامٌ عَلَىٰ: [illegible]

مشرکوں کی حماقت: [illegible]

[illegible]

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ

[illegible]

مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ

[illegible]

مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوا شَجَرَهَا

[illegible]

اللہ کی خالقیت مشرک بھی مانتے ہیں

[illegible]

أَإِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ

[illegible]

جو خالق ہے وہی معبود ہے

[illegible]

أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا

[illegible]

زمین کا فرش کس نے بنایا

[illegible]

وَجَعَلَ خِلٰلَهَا أَنْهٰرًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ

[illegible]

سمندر اور دریا کس نے بنائے؟

[illegible]

وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا

[illegible]

[illegible] کا انتظام کس نے بنایا

[illegible]

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

[illegible]

اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ بنایا ہے

[illegible]

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ

[illegible]

مظلوم کی فریاد کون سنتا ہے

[illegible]

مضطر کون ہے؟

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ

[illegible]

بے کسی کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بتلائی ہوئی دعا

[illegible] اللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ [illegible]

مضطر کی دعا اخلاص کی بنا پر ضرور قبول ہوتی ہے

[illegible]

دعا قبول نہ ہونے پر کیوں نہ ہو؟

[illegible] ... قبول ... [illegible] ... صبر ... [illegible]

ایک بے کس و مجبور کا عجیب واقعہ

ایک بہت ہی عجیب واقعہ [illegible] ... صاحب فرماتے ہیں کہ [illegible] ... جنگل ... [illegible] ... مجھے ... [illegible] ... راستہ ... [illegible] ... اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ ... [illegible] ... قبول ... [illegible] ... گھوڑے سوار ... [illegible]

[illegible] ... خدا ... [illegible]

ایک بزرگ کا عجیب واقعہ

اسی طرح کا ایک اور واقعہ بھی ہے کہ ... صاحب کے ایک ... [illegible] ... ایک مسلمان ... [illegible] ... اللہ ... [illegible] ... بادشاہ ... [illegible] ... دریا کے کنارے ... [illegible] ... آسمان کی طرف نگاہیں اٹھائیں اور دعا کی ... [illegible]

[illegible]

وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ

[illegible]

قوموں کو زمین کی وراثت کون دیتا ہے؟

[illegible]

وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ [illegible]

[illegible]

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ

[illegible]

غور و فکر کی حقیقت [illegible]؟

[illegible]

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

[illegible]

جنگل اور دریا میں کون راہنمائی کرتا ہے؟

[illegible]

[illegible]

معنوی ستارے

[illegible]

حدیث [illegible] اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم

[illegible]

وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ

[illegible]

ہوا اور بارش کون بھیجتا ہے؟

[illegible]

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

[illegible]

یہ سب کچھ جھوٹے معبودوں کے بس کا نہیں ہے

[illegible]

اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ

[illegible]

کس نے ابتداءً پیدا کیا اور کون دوبارہ زندہ کرے گا؟

[illegible]

وَمَنْ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

[illegible]

آسمان و زمین سے تمہیں رزق کون دیتا ہے

[illegible]

ءَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ

[illegible]

تمہارے پاس مقابلہ کی کوئی دلیل ہے تو پیش کرو

[illegible]

قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ

[illegible]

اللہ کے معبود ہونے پر ایک دوسری طرح کی دلیل

[illegible]

علم غیب کا مسئلہ:

[illegible]

[illegible]

[illegible] بات ہو [illegible] تھے ان سے اختیارات وقوعات پر حجت عظیم [illegible] تھے [illegible] فرماتا ہے کہ زمین و آسمان والوں میں سے کوئی بھی غیب کی بات جاننے والا نہیں

ستاروں کے فوائد اور جاہلوں کا علم

قتادہ فرماتے ہیں [illegible] ستاروں میں تین فائدے [illegible] آسمان کی زینت [illegible] اور شیطانوں [illegible] ان کے ساتھ [illegible] اپنے [illegible] ستاروں سے [illegible] علم نجوم متعلق [illegible] ستارے کے وقت [illegible] فلاں ستارے کے [illegible] فلاں [illegible] کے وقت [illegible] فلاں [illegible] ہوا [illegible] ستارے کے وقت [illegible] پیدا ہوا [illegible] غیب [illegible] خالی [illegible] کوئی مخلوق غیب سے باخبر ہے۔ [illegible] اس کا علم [illegible] (ابن ابی حاتم) [illegible] قتادہ کا یہ قول [illegible] قول [illegible]

وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ
اور انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ کب اٹھائے جائیں گے

قیامت کا معین وقت کسی کو معلوم نہیں:

یعنی قیامت کب آئے گی [illegible] سب عاجز [illegible] اس کی خبر کسی کو نہیں [illegible] (تفسیر [illegible])

وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ [illegible] کو پتہ بھی نہیں [illegible] وقت [illegible] نہیں [illegible] کا وقت معلوم ہو [illegible] اور اس کے وقت کی [illegible] اللہ [illegible] مخلوقات [illegible] قیامت کا [illegible] نہیں۔ ہاں [illegible] معلوم [illegible] قیامت کی [illegible] (تفسیر [illegible])

بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ
بلکہ [illegible] آخرت کے بارے میں [illegible] بلکہ وہ

فِي شَكٍّ مِّنْهَا ۖ بَلْ هُم مِّنْهَا عَمُونَ
شک میں ہیں بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں

کم عقلوں کا انکار قیامت:

یعنی [illegible] آخرت [illegible] حقیقت [illegible] شک [illegible] (حدیث [illegible]) آخرت [illegible] کے [illegible] ہوئی [illegible] کے متعلق [illegible] کے [illegible] آنکھیں [illegible] حال [illegible] (تفسیر [illegible])

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا
اور کافروں نے کہا [illegible] جب ہم [illegible] مٹی ہو جائیں گے [illegible]
أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ ۝ لَقَدْ وُعِدْنَا هَٰذَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا
[illegible]
مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ
پہلے سے [illegible] کہانیاں [illegible]

منکروں کو دلیل:

[illegible] پہلے [illegible] کے [illegible] پیغمبر بھی [illegible] کے [illegible] ہم [illegible]

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ
تو کہہ دے [illegible] زمین میں [illegible] دیکھو [illegible]
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ
[illegible] گناہگاروں کا [illegible]

قیام قیامت کی دلیل:

[illegible] گنہگاروں [illegible] پیغمبروں [illegible] اور موت [illegible] عذاب [illegible]

[illegible]

منکروں کا عمل:

[illegible]

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُن فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ

[illegible]

جو منکر ہیں ان کو اپنے حال پر چھوڑ دیں

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت:

[illegible]

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ

[illegible]

قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم

بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ

[illegible]

معترضین کیلئے عذاب

[illegible]

وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

[illegible]

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ

[illegible]

یہ بھی اللہ کا فضل ہے

[illegible]

وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ

[illegible]

وَمَا يُعْلِنُونَ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ

[illegible]

وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ

[illegible]

سب کے سب اختلاف اللہ کے علم میں ہیں

[illegible]

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ

[illegible]

أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ وَإِنَّهُ لَهُدًى

[illegible]

وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝

[illegible]

اہل کتاب کے جھگڑوں کا فیصلہ

[illegible]

إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهِ ۚ

[illegible]

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ۝

[illegible]

[illegible]

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۖ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ۝

[illegible]

کسی کے اختلاف سے متاثر نہ ہوں

[illegible]

إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ

[illegible]

إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ۝ وَمَا أَنْتَ بِهَادِي

[illegible]

الْعُمْيِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ ۖ

[illegible]

مردہ دلوں کا حال

[illegible]

[illegible]

مشرکین کی اموات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ

[illegible]

نصیحت کس کو نفع دیتی ہے؟

[illegible]

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً

[illegible]

مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا

[illegible]

بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ

[illegible]

باتیں کرنے والا جانور

[illegible]

قیامت کی دس نشانیاں

[illegible]

دابۃ الارض صفا سے نکلے گا

[illegible]

قیامت کی سب سے آخری علامت

[illegible]

چھ چیزوں سے پہلے عمل کرو

[illegible]

دابہ کی انگوٹھی اور لاٹھی

[illegible]

دابۃ الارض کے نکلنے کی جگہ

[illegible]

[illegible]

[illegible] الارض کی تپش

[illegible]

[illegible] کا رنگ روپ

[illegible]

تین بار [illegible]

[illegible]

وہاں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا۔ رواہ الطبرانی و کذا اخرج ابن جریر بغوی نے سہیل بن صالح کے والد کی روایت سے حضرت ابن عباس کا بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دابۃ الارض کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس کے سر پر ... ہوں گے اور ... مشرق و مغرب کے درمیان ... اس کو دیکھ سکیں گے ... جس کو دیکھ کر اہل ایمان یقین کرتے تھے۔

حضرت ابوامامہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دابۃ ... لوگوں کی ناکوں پر نشان لگا دے گا اس کے بعد بھی لوگ ... یہاں تک کہ بعض لوگ ... دریافت کیا جائے گا تم نے ... حضرت ابن عمر راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... ہوں گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دابۃ الارض کو دیکھا:

ابن ابی شیبہ ... ابن ابی حاتم نے حسن کا بیان نقل کیا ہے کہ موسیٰ نے اپنے رب سے درخواست کی کہ مجھے دابۃ الارض دکھا دیا جائے (اللہ نے دعا قبول کر لی) ... تین دن رات (زمین سے) نکلتا رہا ... حضرت موسیٰ نے ... فرمایا۔

مومن و کافر کا امتیاز:

میں کہتا ہوں کہ احادیث دلالت کر رہی ہیں کہ دابۃ ... سچے مومنوں کو منافقوں سے الگ کر دے گا ... جو مسلمان ... کا فر ہوں گے ... (صرف زبانی) ... اقرار کرنے والوں کے ... تصدیق نہیں کرتے ... جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں ... اسلام ... حقیقی اسلامی ... میں بھی ایمان رکھتے ہیں ... تصدیق کرتے ہیں لیکن اطمینان قلب اور ایمان ... سے ... کا ... ہوگا ... بعد کے ... اپنے کا کوئی ... نہیں۔

> وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ
>
> اور جس دن ہم ہر امت میں سے ان لوگوں کا گروہ جمع کریں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے
>
> بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ
>
> پھر ان کی جماعت بندی کی جائے گی

گناہ گاروں کی تقسیم:

... گناہ والوں کے ... اور ... (تفسیر ...) ... مفسرین نے فَهُمْ يُوزَعُونَ کے معنی ... کے ... آگے ... پیچھے چلنے والوں کو ... ابن کثیر میں ... (تفسیر مظہری)

> حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوا قَالَ أَكَذَّبْتُم بِآيَاتِي وَلَمْ
>
> یہاں تک کہ جب سب حاضر ہو جائیں گے تو اللہ فرمائے گا کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا
>
> تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ
>
> ... تم کیا کرتے رہے

غور و فکر کے بغیر جھٹلا دیا:

... اور تمام اطراف و جوانب پر نظر ڈالنے کی کوشش ... شروع کر دیا ... یعنی ... مطلب ... تمہارے ... (تفسیر مظہری) ... نظر ... عذاب سے ... (ایسے ...)

> وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِم بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا يَنطِقُونَ
>
> اور بسبب اس کے کہ انہوں نے ظلم کیا تھا ان پر بات جم جائے گی اور وہ کچھ بول نہ سکیں گے

منکروں کے تمام عذر ختم ہو گئے:

... اور خدا کی حجت تمام ہو چکی۔ اب ... نہیں ... کوئی عذر پیش کر ... پہلے ہو چکا ... ثبات کا ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ

[illegible]

وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

[illegible]

رات دن کے نظام پر غور کی دعوت:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حشر کی دہشت: [illegible]

[illegible]

وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ

[illegible]

صور کا پھونکا جانا:

[illegible]

فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ

[illegible]

إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ

[illegible]

[illegible]

[illegible] (قرطبی)

وہ لوگ جن پر گھبراہٹ نہ ہوگی:

[illegible]

شہداء ہوں گے حشر کی دہشت زدگی کے وقت ان پر کوئی گھبراہٹ نہیں ہوگی (لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ) (قرطبی) سعید بن جبیر نے بھی یہی بیان کیا ہے کہ مراد ان سے شہداء ہیں جو تلواریں لٹکائے ہوئے عرش کے گرد ہوں گے۔ قرطبی نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام ان میں بدرجہ اولیٰ داخل ہیں کیونکہ ان کو مقام شہادت بھی حاصل ہے اور مقام نبوت مزید برآں ہے (ثعلبی) [illegible]

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ اور جس روز صور میں پھونک ماری جائے گی۔

صور ایک سینگ ہے:

حضرت ابن عمر راوی ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صور کے متعلق دریافت کیا فرمایا وہ ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔ رواہ احمد والترمذی وحسنہ والحاکم وابن حبان والحاکم۔ حضرت ابن مسعود سے بھی اسی طرح کی حدیث مروی ہے رواہ مسدد بسند صحیح۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فکر آخرت:

حضرت ابو سعید خدری راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیسے چین سے بیٹھوں صور والا (اسرافیل) سینگ منہ میں لئے پیشانی جھکائے کان لگائے ہوئے ہے کہ کب اس کو پھونکنے کا حکم ہو جاتا ہے صحابہ پر یہ فرمان بہت گراں گزرا عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ہم کیا کہیں فرمایا کہو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ہمارے لئے کافی ہے وہی اچھا کارساز ہے۔

حاکم، بیہقی اور ابو یعلیٰ نے حضرت ابن عباس کی روایت سے بھی اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے اور طبرانی نے حضرت زید بن ارقم کی روایت سے بھی اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے اور ابو نعیم نے حضرت جابر کی روایت سے بھی ایسی ہی بیان کی ہے۔

صور والا فرشتہ:

سعید بن منصور اور بیہقی نے حضرت ابو سعید خدری کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل اس کے دائیں طرف اور میکائیل بائیں جانب ہیں ... [illegible] ... اس کے انتظار میں ہیں کہ کب حکم ہو۔

کل مخلوقات:

... [illegible] ... سب کی سب گھبرا جائیں گی ... [illegible] ...

صورت ہو سکتی ہے قرطبی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے ... [illegible] ... إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے ... [illegible] ... جو لوگ بے ہوش ہو جائیں گے ... [illegible] ... اور کچھ سوجھ بوجھ بھی۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ ... [illegible] ... بعد ہوگا ... [illegible] ... اللہ دونوں جگہ مستثنیٰ ایک ہی ہیں۔

شہداء کی فضیلت:

بعض نے کہا ہے کہ مستثنیٰ کون ہیں اس بارے میں علماء کے اقوال میں اختلاف ہے حضرت ابوہریرہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ کی بابت دریافت کیا گیا تو حضور نے فرمایا وہ شہداء ہیں جو تلواریں لٹکائے عرش کے گرد ہوں گے۔ [illegible]

ابو یعلیٰ ... [illegible] ... کی روایت سے ... [illegible] ... کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے آیت وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ کے متعلق دریافت کیا ... [illegible] ... وہ شہداء ہیں جو تلواریں لٹکائے عرش کے گرد ہوں گے ... [illegible] ... ان کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ کذا رواہ ھنّاد فی الزہد والبیہقی والنحاس فی معانی القرآن عن سعید بن جبیر۔

جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور حاملین عرش:

... [illegible] ... روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ تلاوت کی ... [illegible] ... اللہ نے استثناء کیا ہے وہ جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور ملک الموت ہیں ... اور حاملین عرش ... [illegible] ... ملک الموت ... [illegible] ... میکائیل ... [illegible]

[illegible]

حضرت قاضی ثناء اللہ کی تحقیق

[illegible]

سب سے پہلے پیدا ہونے والے اور سب سے آخر میں مرنے والے

[illegible]

[illegible]

وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ

[illegible]

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً

[illegible]

وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ

[illegible]

پہاڑ روئی کی طرح ہوں گے۔

یعنی جن پہاڑوں کو تم دیکھ رہے ہو اور خیال کرتے ہو کہ یہ اپنی جگہ جمے ہوئے ہیں یہ بھی اپنی جگہ سے چل دیں گے۔ قیامت کے دن یہ دھنی ہوئی روئی کے گالوں کی طرح فضا میں اڑتے پھریں گے اور بادل کی طرح تیز چلتے ہوں گے وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ (القارعہ) [illegible] (طور رکوع ۱ آیت ۱۰) [illegible] حرکت [illegible] کے [illegible] نہیں [illegible] (تفسیر حقانی)

تمام جسموں کا اجتماعی حرکت۔

[illegible] تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ مراد یہ ہے کہ پہاڑ اپنی جگہ سے بہت زور [illegible] چلیں گے جیسے بادل [illegible] دیکھنے والوں کو اپنی جگہ پر ٹھہرے ہوئے [illegible] تیزی سے چل رہے ہیں [illegible] اجسام جن کی ابتدا [illegible] نظر کے سامنے [illegible] جب وہ کسی ایک سمت کی طرف [illegible] حرکت [illegible] دیکھنے والوں کو ایسا دکھائی دیتا ہے کہ وہ اپنی جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں جس کا مشاہدہ سب کو ہے بڑے بادل اور دور تک پھیلے ہوئے [illegible] بادل اپنی جگہ ٹھہرے ہوئے دکھائی دیتے ہیں حالانکہ وہ چل رہے ہیں مگر ان کی حرکت دیکھنے والوں کو اس وقت محسوس ہوتی جب [illegible] دور چلے جائیں یا افق کا کنارہ [illegible] سے مل جائے۔ (معارف القرآن)

اے دیکھنے والے تو (قرب کے وقت) پہاڑوں کو دیکھ کر خیال کرتا ہے کہ یہ اپنی جگہ کھڑے ہیں (متحرک نہیں ہیں) حالانکہ وہ بادلوں کی طرح (تیز رفتار سے) چلیں گے۔

پھر تیزی کے ساتھ گر کر زمین پر گر پڑیں گے اور زمین کے برابر ہو جائیں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ بڑے بڑے جسم بھی اگر تیزی کے ساتھ ایک طرف حرکت کرتے ہوں تو ان کی حرکت محسوس نہیں ہوتی۔ (تفسیر مظہری)

بڑی بڑی لاشیں [illegible] عبداللہ بن عمرو سے ایک شخص نے [illegible] جا کر آپ کیا فرماتے ہیں کہ اتنے وقت تک قیامت آ جائے گی۔ آپ نے سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ یا کوئی ایسا کلمہ بطور تعجب کے ادا فرمانے لگے۔ جی تو چاہتا ہے کہ کسی سے کوئی حدیث بیان ہی نہ کروں [illegible] بڑی بڑی باتیں دیکھو گے [illegible] اور [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دجال میری امت میں چالیس [illegible] رہے گا۔ میں نہیں جانتا چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ پھر اللہ (حضرت) عیسیٰ کو نازل فرمائے گا وہ صورت شکل میں بالکل عروہ بن مسعود جیسے ہوں گے آپ اسے تلاش کر کے ہلاک کریں گے۔ پھر سات سال ایسے گزریں گے کہ دنیا بھر میں دو شخصوں کے درمیان [illegible] آپس میں بغض و عداوت نہ ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا چلائے گا جس سے ہر وہ شخص جس کے دل میں رتی برابر بھی ایمان ہوگا قبض ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص کسی پہاڑ کی کھوہ میں گھس گیا ہوگا تو یہ ہوا وہیں جا کر اسے فنا کر دے گی۔ اب زمین پر صرف بدترین لوگ رہ جائیں گے جو پرندوں جیسے ہلکے اور درندوں جیسے سخت ہوں گے کہ ان میں سے بھلائی اور برائی کی تمیز اٹھ جائے گی ان کے پاس شیطان پہنچے گا اور کہے گا تم شرماتے نہیں مان تو شیطان پرستی چھوڑے بیٹھے ہو [illegible] بت پرستی شروع کر دیں گے۔ تاہم ان کو رزق پہنچتا رہے گا اور خوش حال رہیں گے۔ پھر ان ہستی میں صور پھونکا جائے گا جس کے کان میں آواز پڑی وہیں [illegible] سب سے پہلے جس کے کان میں اس کی آواز پہنچے گی وہ ایک شخص ہوگا جو اپنے اونٹوں کے لئے حوض ٹھیک کر رہا ہوگا وہ سنتے ہی بے ہوش ہو جائے گا اور سب لوگ بے ہوش ہونا شروع ہو جائیں گے۔

روحوں کا جسم میں سرایت کرنا۔

صور کی حدیث میں ہے کہ تمام روحیں صور کے سوراخ میں رکھی جائیں گی اور سب جسم قبروں سے نکل رہے ہوں گے صور پھونک دیا جائے گا روحیں اڑ نکلیں گی۔ مومنوں کی روحیں نورانی ہوں گی کافروں کی روحیں اندھیرے اور ظلمت والی ہوں گی۔ رب العالمین خالق کل فرمائے گا کہ میرے جلال کی میری عزت کی قسم ہے ہر روح اپنے جسم میں چلی جائے۔ جس طرح زہر رگ رگ میں سرایت کرتا ہے اسی طرح روحیں اپنے جسموں میں پھیل جائیں گی اور لوگ اپنی اپنی جگہ سے سر جھاڑتے ہوئے نکل کھڑے ہوں گے۔ (تفسیر ابن کثیر)

صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْۤ اَتْقَنَ كُلَّ شَیْءٍ	
(اللہ کی) [illegible] جس نے [illegible]	جوڑا

صنعت حقیقی کی کاریگری۔ یعنی جس نے ہر چیز کو بنانت حکمت سے درست کیا اس نے آنکھ [illegible] اور [illegible] ایک [illegible] کو [illegible] کر سکتا ہے [illegible] جگہ پر [illegible] سب کی صانع حقیقی کی کاریگری ہوئی جس کا کوئی صرف حکمت سے خالی نہیں۔ (تفسیر حقانی)

اِنَّهٗ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ
[illegible]

یعنی اس زلزلہ اور انقلاب عظیم کے بعد بندوں کا حساب کتاب ہو گا اور چونکہ حق تعالیٰ بندوں کے ذرہ ذرہ عمل سے خبردار ہے تو ہر ایک کو ٹھیک اس کے عمل کے موافق جزا و سزا دی جائے گی۔ نہ ظلم ہوگا نہ حق تلفی ہوگی۔ آگے اس کی قدرے تفصیل ہے۔ (تفسیر عثمانی)

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا

جو شخص لے کر آیا	نیکی	تو اس کے لئے اس سے بہتر ہے

نیک عمل اور اس کا بدلہ [illegible]

[illegible]

وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ

اور وہ گھبراہٹ سے	اس دن	امن میں ہوں گے

بڑی گھبراہٹ [illegible]

وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ [illegible]

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ

اور جو لایا برائی	تو اوندھے منہ ڈالے جائیں گے	ان کے چہرے آگ میں

هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

نہیں بدلہ دیا جائے گا	مگر	جو تم کرتے تھے

[illegible]

اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِىْ

مجھ کو یہی حکم ہے کہ بندگی کروں اس شہر کے رب کی جس نے [illegible]

حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَىْءٍ

حرمت دی	اور اسی کی ہے ہر چیز

[illegible]

رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ [illegible]

[illegible]

[illegible]

وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اور مجھے حکم ہے کہ ہوں	فرمانبرداروں میں

کامل فرمانبرداری: [illegible]

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ

اور یہ کہ	سناؤں	قرآن

قرآن کے ذریعہ نصیحت اور قرآن کی پیروی

یعنی یہ بات خوب اچھی طرح [illegible] قرآن [illegible] (تفسیر عثمانی)

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ اور (مجھے یہ بھی حکم) ہوا ہے کہ (میں) قرآن پڑھ کر سناؤں۔ [illegible] تلاوت سے [illegible] قرآن کی پیروی [illegible] رسول [illegible] (تفسیر مظہری)

فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ

پھر جو کوئی راہ پر آیا سو راہ پر آیا اپنے ہی بھلے کو

وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۞

اور جو کوئی بہکا رہا تو کہہ دے میں تو یہی ہوں ڈر سنا دینے والا

ہر کسی کو اپنے لئے راہ راست کی ضرورت ہے:

یعنی میں نصیحت کر کے فارغ الذمہ ہو چکا [illegible] تمہارا ہی نقصان ہے۔ (تفسیر حقانی)

[illegible] راستہ پر چلے گا وہ اپنے لئے چلے گا [illegible] آپ کہہ دیجئے (میرا کچھ ضرر نہیں) [illegible] کی گمراہی کا وبال [illegible] کا کام صرف [illegible] راستہ پر چلنے [illegible] آپ یہ بھی کہہ دیجئے کہ سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں [illegible] تم ان کو پہچان لو گے اور آپ کا رب تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے جو تم کرتے ہو۔

فَمَنِ اهْتَدٰى یعنی آپ کی دعوت و تبلیغ سے جو شخص [illegible] ہو جائے گا [illegible] آپ پر احسان [illegible] اور جو راہ راست سے بھٹکے گا [illegible] دعوت کے بعد بھی راہ پر نہ چلے گا اس کا وبال [illegible] آپ کہہ دیجئے میرا کام صرف ڈرانا ہے تمہارا تو میں ذمہ دار نہیں۔ (تفسیر مظہری)

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور کہہ تعریف ہے اللہ کو

راہ نمائی کے منصب کا شکر:

یعنی حمد کا بڑا حق [illegible] وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ [illegible] شکر [illegible] (تفسیر عثمانی)

سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ

آگے دکھلائے گا تم کو اپنے نمونے تو ان کو پہچان لوگے

آیات الٰہیہ۔ یعنی آگے چل کر حق تعالیٰ تمہارے اندر اور باہر اپنی قدرت کے نمونے اور میری صداقت کے ایسے نشان دکھلائے گا [illegible] آیات ہیں [illegible] (تفسیر عثمانی)

سَيُرِيْكُمْ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] صداقت [illegible] کافروں کا مارا جانا [illegible] مسلمانوں کی [illegible] کافروں کے چہروں [illegible] آیات سے مراد [illegible] آخرت [illegible] (یعنی واقعات قیامت) [illegible] دوسری جگہ فرمایا ہے۔ [illegible]

فَتَعْرِفُوْنَهَا اس وقت تم ان کو پہچان لو گے لیکن اس وقت پہچاننے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ (تفسیر مظہری)

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۞

اور تیرا رب بے خبر نہیں ان کاموں سے جو تم کرتے ہو

سزا میں تاخیر کو غفلت نہ سمجھو:

یعنی جو کچھ اور معاملہ تم کرتے ہو سب اس کی نظر میں ہے۔ آگے

[illegible]

اذا ما خلوت الدهر یوما فلا تقل خلوت ولکن قل علی رقیب
ولا تحسبن اللہ یغفل ساعۃ ولا ان ما تخفی علیہ یغیب

[illegible]

سورۃ النمل کی تفسیر ختم ہوئی۔

سورۃ کے مضامین کا ربط

[illegible]

اعمال کے مطابق بدلہ ملے گا:

[illegible]

الحمد للہ سورۃ النمل ختم ہوئی

سورۃ القصص

سورۃ القصص مکیۃ [illegible] آیاتہا ثمان و ثمانون [illegible]

سورۃ قصص مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی اٹھاسی آیتیں [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے [illegible] مہربان نہایت رحم والا ہے

طسم ۝ تلک آیت الکتب المبین ۝ نتلوا

[illegible]

علیک من نبا موسی و فرعون بالحق

[illegible]

لقوم یؤمنون ۝

[illegible]

مومنوں کو ظالموں پر کامیابی ملے گی

[illegible] (تفسیر [illegible])

[illegible]

سورۃ القصص کا تعارف:

سورۃ قصص مکی سورتوں میں سے آخری سورت ہے جو ہجرت کے

[illegible]

إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ

[illegible]

أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِنْهُمْ

[illegible]

تحویل کا بنی اسرائیل پر تسلط

[illegible]

يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ

[illegible]

بنی اسرائیل کے بچوں کا قتل:

[illegible]

[illegible]

حضرت ابراہیمؑ کی پیشینگوئی

[illegible]

إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ

[illegible]

فرعون کا فساد: [illegible]

وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا

[illegible]

فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ

[illegible]

وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ

[illegible]

اللہ کمزوروں کو غالب کرنے والے تھے

[illegible]

قوتیں اور سلطنتیں کو دلا کر یا جائے۔ جس قوم کو فرعونیوں نے ذلیل غلام بنا رکھا تھا ان ہی کے سر پر دین کی امامت اور دنیا کی سرداری کا تاج رکھ دیں۔ ظالموں اور متکبروں سے ملک خالی کرا کر اس مظلوم و ستم رسیدہ قوم سے زمین کو آباد کریں اور دینی سیادت کے ساتھ دنیوی حکومت بھی اس مظلوم و مقہور قوم کے حوالے کی جائے۔ (تفسیر عثمانی)

قتادہ، مجاہد کے نزدیک دینی پیشوا اور رہنمائے خیر مراد ہیں۔ قتادہ کے نزدیک والیان ملک اور بادشاہ مراد ہیں کیونکہ اللہ نے بنی اسرائیل کے متعلق ایک اور جگہ بھی فرمایا ہے وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ یعنی فرعون اور اس کی قوم کے ملک و مال کے مالک۔

مصر و شام کی حکومت:

وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ۔ یعنی سرزمین مصر و شام میں ان کو حکومت عطا کریں۔ تمکین کا اصلی معنی ہے کسی چیز کی جگہ بنا دینا کہ اس میں وہ چیز ٹھہر جائے (لغت کے لحاظ سے تمکین کا ترجمہ ہم ان کو جگہ عطا کریں) لیکن تمکین کا معنی ہے ہم مسلط اور غالب کر دیں گے۔ (تفسیر مظہری)

وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ
اور دکھا دیں فرعون اور ہامان کو

فرعون و ہامان اور اس کے لشکروں کی شکست:

ہامان وزیر تھا فرعون کا جو ظلم و ستم میں اس کا شریک اور آلہ کار بنا ہوا تھا۔ (تفسیر حقانی)

وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۝
اور ان کے لشکروں کو ان کے ہاتھ سے جس چیز کا ان کو خطرہ تھا

یعنی جس خطرہ کی وجہ سے انہوں نے بنی اسرائیل کے ہزاروں بچوں کو ذبح کر ڈالا تھا ہم نے چاہا کہ وہی خطرہ ان کے سامنے آئے۔ فرعون نے امکانی کوشش کر دیکھی اور پورے زور سے کر لیے کہ کسی طرح اس اسرائیلی بچے سے مامون ہو جائے۔ جس کے ہاتھ پر اس کی تباہی مقدر تھی لیکن تقدیر الٰہی کہاں سے ٹلنے والی تھی۔ خداوند قدیر نے اسی بچہ کو اسی کی گود میں اسی کے بستر پر اس کے محلات کے اندر شاہانہ ناز و نعم سے پرورش کرایا۔ اور دکھا دیا کہ قدرت جو انتظام کرنا چاہے کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔ (تفسیر حقانی)

وَأَوْحَيْنَا إِلَى أُمِّ مُوسَى أَنْ أَرْضِعِيهِ
اور ہم نے حکم بھیجا موسیٰ کی ماں کو کہ اس کو دودھ پلاتی رہ

فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ
پھر جب تجھ کو ڈر ہو اس کا تو ڈال دے اس کو دریا میں

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو الہام:

ان کی ماں کو الہام ہوا یا خواب دیکھا یا اور کسی ذریعہ سے معلوم کرا دیا گیا کہ جب تک بچے کے قتل کا اندیشہ نہ ہو برابر دودھ پلاتی رہیں۔ جب اندیشہ ہو تو صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں چھوڑ دیں۔ سورۂ طٰہٰ میں یہ قصہ گزر چکا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

بغوی نے بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ کی والدہ کا نام یوخابذ بنت لاوی تھا اور لاوی حضرت یعقوب کا بیٹا تھا۔ علماء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ موسیٰ کی والدہ نبی نہیں تھیں نہ کوئی عورت نبی ہوئی۔ قتادہ نے اس جگہ اَوْحَیْنَا کا ترجمہ کیا ہم نے اس کے دل میں ڈال دیا۔ صوفیہ کی اصطلاح میں اسی کو الہام کہتے ہیں الہام وحی کی ایک قسم ہے اور اچھا خواب بھی ہے جس سے دل کو یقین اور اطمینان ہو جائے۔ آیت صراحت کر رہی ہے کہ الہام بھی علم کا ایک ذریعہ ہے اگرچہ اس سے علم ظنی (غیر یقینی) حاصل ہوتا ہے لیکن الہام قلبی اصحاب اولیاء کا قابل اعتبار ہے جو پاک صاف اور صاحب اطمینان ہوں۔ اس سے اور الہام کا فرق ہی ہے کہ وسوسہ (دل کا کھٹکا) سے جب اطمینان نہیں ہوتا اور الہام سے اطمینان بھی حاصل ہو جاتا ہے اور (صاحب الہام کو) پیچھے کسی قسم کا یقین ہو جاتا ہے۔

أَنْ أَرْضِعِيهِ یعنی موسیٰ کی ماں کے دل میں یہ بات ڈال دی اور کہہ دیا کہ جب تک پوشیدہ رکھنا ممکن ہو موسیٰ کو دودھ پلاتی رہ۔

موسیٰ علیہ السلام کی والدہ موسیٰ علیہ السلام کو گود میں لئے دودھ پلاتی رہیں جس [illegible] سے بچے حرکت کرتے تھے [illegible]۔ (تفسیر مظہری)

وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ
اور نہ خطرہ کر اور نہ غمگین ہو ہم پھیر دیں گے اس کو تیری طرف

وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝
اور کریں گے اس کو رسولوں سے

اُمِّ موسیٰ کو تسلی: ماں کی تسلی کر دی کہ ڈر مت، بے کھٹکے دریا میں چھوڑ دے بچہ ضائع نہیں ہو سکتا۔ اور بچے کی جدائی سے غمگین بھی مت ہو۔ ہم بہت جلد اس کو تیری ہی آغوش شفقت میں پہنچا دیں گے اور اس سے بڑے بڑے کام لینے ہیں۔ وہ منصب رسالت پر سرفراز کیا جائے گا۔ کوئی طاقت اللہ کے ارادہ میں حائل و مانع نہیں ہو سکتی۔ تمام ہتھکنڈے اور مکر کے وہ مقصد پورا کر کے رہے گا اور بحکم ہی کی [illegible] سے متعلق ہے۔ (تفسیر حقانی)

[illegible]

صندوق کی تیاری اور بڑھئی کی زبان بندی

[illegible]

بالآخر بڑھئی مسلمان ہو گیا

[illegible]

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور پرورش

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام تنور کی آگ میں

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے محل میں

[illegible]

وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ

[illegible]

فرعون کی بیوی نے موسیٰ کو بیٹا بنا لیا

[illegible]

فرعون کی اکلوتی بچی کا علاج

[illegible]

[illegible]

جادوگروں کی ناکامی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس نے فرعون سے کہا یہ لڑکا تو [illegible] سے زیادہ ہے اور آپ کو [illegible] ماں سے [illegible] قتل کرنے کا ہے [illegible] اس کو [illegible]

لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا
اس کو قتل مت کرو شاید ہمارے کام آئے یا ہم کر لیں اس کو بیٹا

یعنی اگر ہم اس کو [illegible] کام آئے گا یا [illegible] سب کچھ [illegible] سمجھ لے۔ (تفسیر [illegible])

عسٰی ان ینفعنا [illegible] ہے کہ یہ ہمارے کام آئے گا یہ قتل نہ کرنے کی درخواست کی غرض ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس کے اندر [illegible] کے آثار [illegible] والی [illegible] دیکھنے کی [illegible] موجود ہیں [illegible] سے بچا اس سے [illegible] موسیٰ کی دونوں آنکھوں کے درمیان [illegible] تھا [illegible] سے [illegible] بھی [illegible] فرعون کی [illegible] ان کے [illegible] سے اچھی ہوگئی تھی۔

اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا یا ہم اس کو بیٹا بنالیں گے۔ کیونکہ یہ بیٹا بنانے کے قابل ہے۔ (تفسیر مظہری)

وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ
اور وہ نہیں سمجھتے تھے

یعنی یہ لوگ [illegible] کیا ہوگا [illegible] کا [illegible] سے خوف [illegible] کا [illegible] یہ [illegible] بچہ [illegible] سے [illegible] جب ہم [illegible] کریں گے [illegible] فرعون [illegible] ہی [illegible] کی [illegible] تھی۔ [illegible] ہوگا جو ہمارے جہان [illegible] کرنے والا [illegible] اس سے [illegible] ہوا [illegible] سے تمہاری [illegible] کرے۔ تم اپنی [illegible] تربیت پر [illegible] ہو مگر تم نہیں [illegible] سے تقابل [illegible] (تفسیر [illegible])

کاش کہ فرعون:

[illegible] نے فرمایا [illegible] فرعون کہہ دیتا کہ یہ بچہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے [illegible] کی طرح [illegible] ہدایت یاب ہوتا۔

[illegible] روایت [illegible] بیان کی ہے کہ فرعون نے [illegible] آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگا [illegible] کوئی ٹھنڈک نہیں [illegible] کہ جیسے [illegible] آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگا [illegible] آنکھوں کی [illegible] اسی طرح فرعون کو بھی

جو جو اب [illegible] ہے۔

[illegible] حضرت ابن عباس نے فرمایا [illegible] عسٰی ان ینفعنا [illegible] کی [illegible] تھی [illegible] غالب آگئی اور [illegible] (تفسیر مظہری)

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ۖ اِنْ كَادَتْ
اور صبح کو موسیٰ کی ماں کے دل میں قرار نہ رہا قریب تھی
لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا
کہ ظاہر کر دے بے قراری اگر نہ گرہ دی ہوتی ہم نے اس کے دل پر
لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اس واسطے کہ رہے یقین کرنے والوں میں

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل کی کیفیت:

موسیٰ علیہ السلام کی والدہ [illegible] کی [illegible] سے [illegible] موسیٰ کا [illegible] سے [illegible] جب [illegible] کے [illegible] ہاتھ سے [illegible] کہ میں نے اپنے بچے کو دریا میں ڈال دیا [illegible] فَرِغًا [illegible] اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ [illegible] خدا نے [illegible] ان کے دل کو مضبوط [illegible] حال [illegible] موسیٰ کی [illegible] ضرور [illegible] (تفسیر [illegible])

اکثر اہل تفسیر نے [illegible] کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ موسیٰ کی [illegible] ہر بات سے خالی ہو گیا۔

[illegible] یہ مطلب بیان کیا ہے [illegible] دل خالی ہو [illegible] الہام کو [illegible] ان کے دل میں [illegible] بات [illegible] خوف [illegible] ہم [illegible] تیرے پاس [illegible] اور [illegible] تجھے [illegible] فرعون [illegible] تجھے [illegible] جب [illegible] فرعون [illegible] (غرض جب ان کو اطلاع ملی کہ فرعون نے [illegible] کی مصیبت سے [illegible] خوشی [illegible] شاید [illegible]

سے یہ خیال پیدا ہو گیا کہ ممکن ہے انہوں نے دل ہی دل میں جو ارادہ کیا تھا وہ ختم ہو گیا ہو کیونکہ اولیاء اللہ کے حق میں [illegible] سے غلطی بھی ممکن ہے مگر غلطی نہیں ہو سکتی ہے۔

حضرت عکرمہ سے منقول ہے [illegible] قریب تھا کہ وہ کہہ دیتیں ہائے بیٹا۔

مقاتل نے کہا جب ماں نے صندوق کو دیکھا کہ وہ پانی میں بہا جا رہا ہے [illegible] اٹھا کر کبھی نیچے [illegible] اور کبھی اوپر [illegible] تو ان کو اندیشہ ہوا کہ وہ ڈوب جائے، قریب تھا کہ چیخ پڑیں (اور راز کھل جائے)

کلبی نے کہا اس ہونے کے بعد جب حضرت موسیٰ کو فرعون کا بیٹا کہا جانے لگا تو آپ [illegible] بھی یہ بات [illegible] خوشی کی وجہ سے کہ قریب تھا وہ ظاہر کر دیتیں کہ موسیٰ میرا بیٹا ہے۔

بعض اہل تفسیر نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ والدہ موسیٰ کا دل غم و فکر سے خالی ہو گیا (اس کو کوئی غم نہ رہا) جب کہ انہوں نے سن لیا کہ موسیٰ کو فرعون نے بیٹا بنا لیا ہے یہ بات سن کر اس کو اتنی خوشی ہوئی کہ خوشی سے مغلوب ہو کر وہ قریب تھا کہ ظاہر کر دیتیں کہ موسیٰ میرا بیٹا ہے (میرے بیٹے کو فرعون نے بیٹا بنایا ہے)

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے سدی کا بیان نقل کیا ہے کہ جب موسیٰ کی بہن نے کہا کہ میں تم کو ایک ایسی عورت بتاتی ہوں کہ موسیٰ اس کا دودھ لیں گے اور پھر اس کو لے کر آئی اور موسیٰ نے ماں کے پستان کو منہ میں لے لیا تو قریب تھا کہ ماں بول اٹھتی کہ یہ تو میرا بیٹا ہے لیکن اللہ نے اس کو ضبط سے بچا لیا۔

یوسف بن حسین نے کہا موسیٰ کی ماں کو دو حکم دیئے گئے تھے اور دو چیزوں کی ممانعت کی گئی اور دو بشارتیں دی گئی تھیں لیکن ان دو میں سے کوئی کام اس وقت تک نہیں کیا جب تک اللہ نے ان کی حفاظت نہیں کی اور اس نے ان کے دل کو مضبوط کر دیا [illegible] کہ وہ مومنوں میں سے ہو جائے [illegible] پھر [illegible] فرعون کے بچانے پر بھروسہ کرے۔ (تفسیر مظہری)

وَقَالَتْ لِأُخْتِهٖ قُصِّيْهِ فَبَصُرَتْ بِهٖ
اور کہا اس کی بہن کو　پیچھے چلی جا　پھر دیکھتی رہی　اس کو
عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ
اجنبی بن کر　وہ　اور ان کو　خبر نہ ہوئی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا اپنے بھائی کے حالات کی جاسوسی

یعنی جب فرعون کے محل والوں نے صندوق کو کھولا اور بچہ [illegible] تو اس [illegible] میں حضرت موسیٰ کی والدہ نے اپنی بیٹی کو (جو موسیٰ کی بہن تھی) حکم دیا کہ وہ [illegible] کے پیچھے چلی جائے [illegible] جس پر [illegible] وہاں بے تعلق اجنبی بن کر دور سے دیکھتی رہی کہ کسی کو پتہ نہ لگا کہ یہ اس کی بہن ہے۔ (تفسیر جلالین)

موسیٰ کی بہن موسیٰ کی خود نگرانی کرتی رہیں۔ اس قصہ میں یہ بھی آیا ہے کہ [illegible] ایک طرف جا رہی تھی اور نظر جما کر دیکھتی جاتی تھی تاکہ لوگوں کو پتہ نہ چلے کہ وہ موسیٰ کو دیکھ رہی ہے۔ (تفسیر مظہری)

موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے جب آپ کو صندوق میں ڈال کر فرعون کے خوف کی وجہ سے دریا میں بہا دیا اور بہت پریشان ہوئیں اور سوائے ننھے بچے موسیٰ کے [illegible] حضرت موسیٰ کے آپ کو کسی اور چیز کا خیال نہ تھا [illegible] حضرت موسیٰ کی [illegible] اور کوئی خیال ہی نہیں [illegible] کی طرف سے [illegible] تو وہ بے صبری میں [illegible] کہ اس طرح میرا بچہ ضائع ہو گیا۔ لیکن خدا نے ان کا دل مضبوط کر دیا اور تسکین دے دی اور انہیں یقین کامل کرا دیا کہ [illegible] اللہ تعالیٰ نے اپنی [illegible] سے [illegible] فرمایا کہ بیٹی تم اس صندوق پر نظر رکھ کر کنارے کنارے چلی جاؤ دیکھو کہ (انجام کیا ہوتا ہے؟) مجھے خبر کرنا [illegible] لیکن [illegible] کہ کسی کو [illegible] کہ یہ ساتھ ساتھ جا رہی ہیں۔ فرعون کے محل تک پہنچتے ہوئے اور وہاں سے [illegible] کی لونڈیوں کو [illegible] آپ کی [illegible] دیکھا [illegible] باہر کھڑی [illegible] کہ تمام [illegible] معلوم ہو سکے کہ اندر کیا ہو رہا ہے [illegible] ہوا کہ جب حضرت آپ نے فرعون [illegible] اور [illegible] تک لے گیا تو شاہی محل میں جتنی دایہ تھیں سب کو بلایا گیا [illegible] محبت و پیار سے [illegible] لیکن [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کسی کے دودھ کا ایک گھونٹ بھی نہ پیا [illegible] لونڈیوں کے ہاتھ [illegible] باہر [illegible] کرو کہ [illegible] آ [illegible] چونکہ رب العالمین کو منظور تھا [illegible] اپنی والدہ کے سوا کسی کا دودھ [illegible] اور اس میں سب سے بڑی مصلحت یہ تھی کہ اس بہانے حضرت موسیٰ اپنی ماں تک پہنچ جائیں۔

لونڈیاں جب آپ کو لے کر باہر نکلیں تو آپ کی بہن صاحبہ نے پہچان لیا لیکن ان پر ظاہر نہ کیا [illegible] آپ کی والدہ کو پہلے تو بہت [illegible] تھا اور [illegible] خاموش [illegible] نے انہیں کہا [illegible] پریشان کیوں ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ بچہ کسی [illegible] دودھ [illegible] ہم اس کے لئے کسی اور دایہ کی تلاش میں ہیں [illegible] یہ سن کر [illegible] نے فرمایا کہ اگر [illegible] ممکن ہے [illegible] پرورش کریں [illegible]

اس کی کفالت اور خیر خواہی کرے گی؟ انہوں نے فوراً جواب دیا کہ ہاں ان شاء اللہ کون نہ چاہے گا کہ شاہی دودھ پلائے، اس کی عزت ہو، انعام و اکرام کی خاطر ہر ایک بچہ سے ہمدردی نہ کرے گا اس نے کوشش بھی کی لیکن ہمارا جواب گویا معلوم ہوتا ہے تحقیق کہ یہ شاہی بچہ ہے چھوڑ دیا اور کہا پہچان ان کی ماں تھی۔ یہ انہیں لے کر اپنے گھر آئیں بچے کو اپنی والدہ کی طرف اشارہ کر کے کہا انہیں دیجئے۔ سرکاری آدمیوں نے انہیں دیا تو بچہ ان کا دودھ پینے لگا۔ فوراً یہ خبر حضرت آسیہ کو دی گئی اسے سن کر آپ بہت خوش ہوئیں بچے کو محل میں بلوایا اور بہت کچھ انعام و اکرام سے نوازا لیکن یہ علم نہ تھا کہ یہی اصل میں بچے کی والدہ ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ فَقَالَتْ
اور روک رکھا تھا ہم نے موسیٰ سے دائیوں کو پہلے سے پھر بولی
هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ
میں بتاؤں تم کو ایک گھر والے کہ اس کو پال دیں
لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ﴿۱۲﴾
تمہارے لئے اور وہ اس کا بھلا چاہنے والے ہیں

حضرت موسیٰ علیہ السلام دوبارہ اپنی والدہ کی گود میں:

یعنی فرعون کی بیوی نے اس معصوم کو بھی بچپن ہی سے پرورش کرنا چاہا تو دودھ پلانے کی فکر ہوئی اور دائیاں طلب کی گئیں۔ مگر قدرت نے پہلے ہی سے بند کر دیا تھا موسیٰ اپنی ماں کے سوا کسی کا دودھ نہ پکڑتے تھے۔ جب تلاش تھی کہ کہاں سے مرضعہ لائی جائے جس کا دودھ یہ منہ لگاتے تھے، کسی عورت کا دودھ نہ پیتے تھے۔ فرعون نے کوئی انتظام نہ چھوڑا جس میں تھے ان موسیٰ کی بہن نے بتایا میں تم کو ایک گھرانے کا پتہ بتاتی ہوں جو امید ہے کہ بچہ کو پال دیں گے اور جہاں تک ان کی طاقت ہے بہت خیر خواہی اور محبت سے پالیں گے کیونکہ شریف گھرانا ہے اور بادشاہ کے بچے سے انعام و اکرام کی بڑی توقع ہو گی۔ بہرحال بہت سی کی بیوی کر رہے تھے۔ غرض یہ کہ وہ مزدوری کے ساتھ حضرت موسیٰ کی والدہ طلب کی گئیں، بچہ چھاتی سے لگا تھا کہ اسی سے دودھ پینا شروع کر دیا۔ فرعون نے دیکھ کر بہت تعجب ظاہر کیا کہ بچہ نے ایک عورت کا دودھ قبول کر لیا ہے ہوگی خوشیاں منائی گئیں اور انعام و اکرام مقرر ہوئے۔ مرضعہ نے ظاہر کیا کہ میں یہاں محل میں نہیں رہ سکتی اپنے گھر لے جا کر اس کی پرورش کروں گی۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام اس طرح ماں کے پاس پہنچ گئے اور فرعون کے یہاں سے جو وظیفہ مقرر ہوا وہ اور آپ کی والدہ کی اجرت مقرر ہو گئی۔

جس وقت کی بہتات ہو رہی تھی حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا موسیٰ کی بہن جانتی تھی کہ کسی طرح سے دودھ پلانے والی ملے۔ چنانچہ تحقیق کے مطابق اپنی ماں کو بتایا، جب کہ موسیٰ کی بہن نے جو دیکھا تھا سب بتا دیا۔ موسیٰ کی بہن کی کیفیت یہ تھی کہ ان کی والدہ کی بے تابی کی وجہ سے بچے کی دریافت کا جو بھی وعدہ تھا اس پر ڈٹی رہیں۔ (تفسیر مظہری)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کی تفتیش:

ابن جریج اور سدی نے ﴿وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ﴾ کا مطلب یہ بیان کیا کہ وہ لوگ بادشاہ کے خیر خواہ ہیں موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے ﴿وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ﴾ کہا تو لوگوں نے یہ خیال کیا کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑکی اس بچے کی ماں کو جانتی ہے مگر موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے کہا کہ ان سے کہو کہ میں کو تم سے معلوم نہیں میں نے یہ کہا تھا کہ وہ لوگ بادشاہ کے خیر خواہ ہیں۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے بھی سدی کا یہ قول نقل کیا ہے جس میں یہ بات بھی آیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی بہن سے جب پوچھا گیا تو انہوں نے کہا میں یہ بات بادشاہ کی خوشی کے لئے کہہ رہی تھی میں اس بات کو ظاہر کرنا چاہتی تھی کہ ان کا تعلق بادشاہ سے ہے۔ بعض علماء روایات میں آیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن نے ﴿هَلْ أَدُلُّكُمْ﴾ کہا تو لوگوں نے کہا یہ کون ہے اس نے کہا کہ یہ لوگوں نے پوچھا کیا تیری ماں کا کوئی لڑکا ہے؟ جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد پیدا ہوا ہے (حضرت ہارون ایک سال پہلے پیدا ہو چکے تھے جس سال لڑکوں کو قتل نہیں کیا جاتا تھا) لوگوں نے کہا تو نے ٹھیک کہا تو وہ لوگ اس لڑکی کے ساتھ چلے۔ عورت جا کر پوری بات بتا دی اور ان کو اپنے ساتھ لے آئی موسیٰ نے دیکھا جیسے ہی ان کو تو جیسے ہی ان کو گود میں لیا پستان چوسنے لگا اور پیٹ بھر گیا اور دودھ پی لیا۔ بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ بادشاہ کی اہلیہ نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو ایک دینار یومیہ دیا اور وہ اس لئے لیتی تھیں کہ یہ فرعون کا مال تھا۔ (تفسیر مظہری)

فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ
پھر ہم نے پہنچا دیا اس کو اس کی ماں کی طرف کہ ٹھنڈی رہے اس کی آنکھ اور غم نہ کھائے
وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ
اور جانے کہ اللہ کا وعدہ ٹھیک ہے

یعنی ﴿إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ﴾ میں جو وعدہ کیا گیا تھا ایک جز تو آنکھوں سے دیکھ لیا، جس سے یقین ہو گیا کہ دوسرا جز بھی پورا ہو کر رہے گا۔ ان کی پریشانی دور ہو گئی اور یقین ہو گیا کہ اللہ اپنے وقت پر پورا کر کے رہے گا۔ (تفسیر عثمانی)

پہلا یہ تو کم از کم یہ بات طے تھی کہ لوگوں نے حضرت موسیٰ کی بہن سے پوچھا اور کون

کو حضرت موسیٰ کی بہن نے اپنی ماں کا پتہ بتایا لوگوں نے ساتھ [illegible]
دودھ پلوانے کے لئے ان لوگوں نے موسیٰ کی ماں کو بلا لیا چونکہ خدا پاک نے
[illegible] بچہ کو موسیٰ کی ماں کے حوالہ کر دیا
اس طرح ہم موسیٰ کو ان کے پاس واپس لے آئے [illegible]

وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ
لیکن اکثر لوگ — نہیں جانتے

یعنی یہ وعدہ [illegible] بہت لوگ بے یقین ہونے لگتے ہیں [illegible]

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا
اور جب پہنچے اپنی جوانی کو اور پورے ہو گئے ہم نے ان کو عطا کیا حکمت
وَعِلْمًا ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ
اور علم — اور اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں — نیکی کرنے والوں کو

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو علم و حکمت کی عطاء

[illegible] جب اپنی پوری جوانی کو پہنچے [illegible] علم و حکمت عطا کی [illegible]

[illegible] کی معرفت [illegible] سے [illegible] حضرت موسیٰ [illegible] بعد [illegible]

[illegible]

وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ
اور داخل ہوئے — شہر میں — ایسے وقت
غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا
بے خبر تھے — وہاں کے لوگ

یعنی حضرت موسیٰ [illegible] شہر میں پہنچے جس وقت لوگ غافل [illegible]

وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا [illegible]

[illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible] فرعون [illegible]

[illegible]

فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هٰذَا مِن شِيعَتِهِ
[illegible]
وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ ۖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِن شِيعَتِهِ
[illegible]
عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ
[illegible]

عَلَيْهِ قَالَ هَٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ عَدُوٌّ

[illegible]

مُّضِلٌّ مُّبِينٌ ۝ قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي

[illegible]

فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قبطی کی موت

[illegible]

[illegible]

قبطی اور اسرائیلی کا جھگڑا

[illegible]

قبطی کے قتل کی قانونی حیثیت

[illegible]

قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ

أَكُونَ ظَهِيرًا لِّلْمُجْرِمِينَ

[illegible]

فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اقرار

[illegible]

[illegible]

فَإِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ

[illegible]

اسرائیلی کی دوسری لڑائی

[illegible]

قَالَ لَهُ مُوسَىٰ إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُبِينٌ

[illegible]

[illegible]

فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَنْ يَبْطِشَ بِالَّذِي

[illegible]

هُوَ عَدُوٌّ لَهُمَا قَالَ يَا مُوسَىٰ أَتُرِيدُ

[illegible]

أَنْ تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ

[illegible]

راز کا فاش ہونا

[illegible]

[illegible]

إِنْ تُرِيدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ

[illegible]

وَمَا تُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ

[illegible]

[illegible]

وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ

[illegible]

قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ

[illegible]

فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ النَّاصِحِينَ

[illegible]

فرعون کے مشورے

[illegible]

فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ ۖ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي

پھر نکلا وہاں سے ڈرتا ہوا [illegible] کہا اے رب بچا لے مجھ کو

مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۞ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ

[illegible]

مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّي أَن يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مدین کی طرف سفر

حضرت موسیٰ مصر سے نکل کر [illegible] سے درخواست کی کہ سیدھی راہ پر چلائے۔ [illegible] مدین کی سیدھی سڑک [illegible] [illegible] اطمینان کے ساتھ [illegible] تھا۔ [illegible] راستے پر چل پڑے [illegible] مدین پہنچا تھا۔ مدین ایک بستی [illegible] حضرت ابراہیم کے [illegible] کی تھی [illegible] مدین مصر سے [illegible] منزل کے فاصلہ پر تھا اور فرعون کی حکومت سے خارج تھا۔ [illegible] پورا پہنچ گیا۔

مشکلات سفر:

[illegible] ہے کہ [illegible] جس میں کوئی [illegible] نہ ہو گی۔ [illegible] مصر سے نکلے [illegible] جانے والا راستہ معلوم نہ تھا جب موسیٰ نے یہ الفاظ کہے کہ ایک فرشتہ [illegible]

اہل تفسیر نے لکھا ہے موسیٰ جب مصر سے نکلے تو [illegible] درختوں کے پتے اور [illegible] جانت [illegible] مدین پہنچے [illegible] حضرت ابن عباس نے فرمایا اللہ کی طرف سے موسیٰ کی [illegible]

معارف و مسائل:

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ ملک شام کے ایک شہر کا نام ہے جو مدین بن ابراہیم کے نام سے موسوم ہے۔ یہ علاقہ فرعون کی حکومت سے خارج تھا مصر سے مدین کی مسافت آٹھ منزل کی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب [illegible] کے خلاف [illegible] تو [illegible] مدین [illegible] شاید اس لئے [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بستی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ان کی اولاد میں تھے اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام بالکل بے سروسامانی کے ساتھ [illegible] مصر سے نکلے [illegible] [illegible] اور [illegible] حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا [illegible] [illegible] ہے کہ میرا رب مجھے سیدھا راستہ دکھائے گا اللہ تعالیٰ نے [illegible] [illegible] مفسرین کا بیان ہے کہ اس سفر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی [illegible] [illegible] حضرت ابن عباس نے فرمایا [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سب سے پہلا [illegible] تھا۔

وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً

[illegible]

مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ

[illegible]

مدین پہنچا [illegible] ایک کنواں [illegible] وہاں پہنچے [illegible]

وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ۖ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا

[illegible]

قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ ۖ

[illegible]

وہ حیاء والی بیبیاں [illegible] [illegible]

شاید اور [illegible] (تفسیر حقانی)

وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ

[illegible]

لڑکیوں کی مشکل:

[illegible] (تفسیر حقانی)

وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۔ یہ جواب بظاہر سوال کے مطابق نہیں معلوم ہوتا لیکن حقیقت میں سوال ہی کا جواب ہے کیونکہ حضرت موسیٰ کا مقصد تھا کہ یہ کیوں کھڑی رہتی ہیں؟ تو سبب بیان فرما دیا۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ باپ کی خدمت بیٹی کی عورتوں نے سبب بیان کر دیا کہ ہم کمزور عورتیں ہیں مردوں کی قوت کے ساتھ مقابلہ کرنا ہماری طاقت سے باہر ہے مجبوراً ہم مردوں سے مقابلہ کرنے میں شرم بھی آتی ہے باپ ہمارے بوڑھے ضعیف ہو گئے ہیں وہ خود یہ کام نہیں کر سکتے۔ شیخ کبیر کون تھا قرطبی نے لکھا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ سدی اور حسن نے کہا کہ یہ بزرگ حضرت شعیب پیغمبر تھے اور سعید بن جبیر نے کہا یہ ... کا ... تھا جو حضرت شعیب کے بھائی کا بیٹا تھا۔ حضرت شعیب کی وفات اس قصہ سے پہلے ہو چکی تھی ... اور ... ابراہیم ... بیان ... کہ یہ وہ شخص تھا جو حضرت شعیب پر ایمان لے آیا تھا۔ (تفسیر مظہری)

فَسَقٰى لَهُمَا
تو اس نے ان کے لیے (پانی) پلا دیا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بکریوں کو پانی پلوا دیا:

پیغمبروں کے اندر بڑی عظیم اخلاق ... ہوتے ہیں۔ تھکے ماندے بھوکے پیاسے تھے مگر غیرت آئی کہ میری موجودگی میں یہ ستم ضعیف عورتوں سے کیا جا رہا ہے۔ اٹھے اور بھیڑ کو ہٹا کر یا ان کے بعد کنویں سے تازہ پانی نکال کر ان کی بکریوں کو سیراب کیا۔ (تفسیر حقانی)

فَسَقٰى لَهُمَا پھر موسیٰ نے ان دونوں عورتوں کی بکریوں کو پانی پلا دیا۔

حضرت ابن عباس کا بیان ہے حضرت موسیٰ لوگوں کو ہٹاتے ہوئے کنویں پر پہنچے اور عورتوں کی بکریوں کو پانی پلا دیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ موسیٰ نے چرواہے کے کنویں کے منہ پر رکھا ہوا پتھر اکھاڑ کر الگ کر دیا یہ کنواں پہلے کنویں کے قریب تھا اور پتھر اتنا بڑا بھاری تھا کہ ایک جماعت ہی اس کو اٹھا سکتی تھی بعض لوگوں نے کہا دس آدمی اس کو اٹھاتے تھے بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت موسیٰ نے ایک ڈول پانی کھینچا اور برکت کی دعا کی ایک ہی ڈول سے سب بکریاں سیراب ہو گئیں۔ (تفسیر مظہری)

مذکورہ واقعہ سے حاصل شدہ چند اہم فوائد

اس واقعہ سے چند اہم فوائد حاصل ہوتے ہیں اول یہ کہ ضعیفوں کی امداد انبیاء کی سنت ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دو عورتوں کو دیکھا کہ بکریوں کو پانی پلانے کے لئے کھڑی ہیں مگر ان کو لوگوں کے ہجوم کے سبب موقع نہیں ملتا تو ان سے حال دریافت کیا۔ دوسرے یہ کہ اجنبی عورت سے بوقت ضرورت بات کرنے میں مضائقہ نہیں جب تک کہ کسی فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔ تیسرا یہ کہ یہ واقعہ اس زمانے کا ہے جبکہ عورتوں پر پردہ لازم نہیں تھا جس کا سلسلہ اسلام کے بھی ابتدائی زمانہ تک جاری رہا۔ ہجرت مدینہ کے بعد عورتوں کے لئے پردے کے احکام نازل ہوئے لیکن اس وقت بھی پردہ جو اصل مقصد ہے وہ طبعی شرافت اور حیا کے سبب عورتوں میں موجود تھا کہ ضرورت کے باوجود مردوں کے ساتھ اختلاط گوارا نہ کیا اور تکلیف اٹھانا قبول کیا۔ چوتھا یہ کہ عورتوں کا اس طرح کے کاموں کے لئے باہر نکلنا اس وقت بھی پسندیدہ نہیں تھا اسی لئے انہوں نے اپنے والد کے معذور ہونے کا عذر بیان کیا۔ (معارف القرآن ملخصاً)

ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ
پھر ہٹ کر آئے چھاؤں کی طرف بولا اے رب تو جو چیز
اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ
اتارے میری طرف اچھی میں اس کا محتاج ہوں

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اللہ سے دعا:

یعنی اے اللہ کسی عمل کی اجرت مخلوق سے نہیں چاہتا۔ البتہ تیری طرف سے جو بھلائی پہنچے اس کا ہر وقت محتاج ہوں۔ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں "عورتوں نے پوچھا کہ چھاؤں پکڑ کر بیٹھا جب دور سے آیا ہوا تھا بھوکا۔ جا کر اپنے باپ سے کہا وہ حضرت شعیب علیہ السلام تھے (علی القول المشہور) ان کو بزرگ نے کہ کوئی مرد ہے نیک بخت جو بھوکا تھا اور بھیجا بلا دیں۔" (موضح القرآن) (تفسیر عثمانی)

حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا موسیٰ جب مدین کے کنویں پر پہنچے تو اہل مدین کو اپنے جانوروں کو پانی پلاتے پایا جب لوگ فارغ ہو کر وہاں سے ہٹ گئے تو پھر کنویں کے منہ پر رکھ دیا پتھر جو اتنا بھاری تھا کہ دس آدمی سے کم اس کو نہیں اٹھا سکتے تھے حضرت موسیٰ نے دو عورتوں کو الگ کھڑے دیکھا پوچھا تمہارا کیا مقصد ہے؟ عورتوں نے ... بیان کی حضرت موسیٰ نے جا کر پتھر اٹھایا پھر پانی کھینچا اور صرف ایک ہی ڈول کھینچا تھا کہ سب بکریاں سیراب ہو گئیں عورتوں نے جا کر اپنے باپ سے واقعہ بیان کر دیا اس کے بعد حضرت موسیٰ سایہ میں چلے گئے اور ... رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ الخ (تفسیر مظہری)

مِنْ خَيْرٍ یعنی کھانا تھوڑا ہو یا بہت۔ فَقِيْرٌ یعنی کھانے کا محتاج سوال کی ... چونکہ لفظ فقیر آیا ہے اس لئے سوال کا معنی نکلتا ہے۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا موسیٰ نے اللہ سے ایک لقمہ طلب کیا جس سے اپنی کمر سیدھی کر سکیں۔ ابوبکر نے فرمایا موسیٰ اس وقت کھانے کے ایک لقمے کے محتاج تھے اسی لئے فقیر فرمایا۔

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ نے یہ دعا کی اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ کہا تھا تو آپ اللہ کے نزدیک بڑی عزت والے تھے اس کی بھوک کی اس وقت آپ چھوارے کے ایک ٹکڑے کے محتاج تھے۔

مجاہد سے کہا ہے کہ حضرت موسیٰ نے سوال کیا تھا ... کہ مجھے کچھ ... کہ آپ کے پاس ... جو چیز بھی ... سے تیرے ... تھے یہ بات ... اور حکمت کا ... میں نقیب ہوں فرعون کی ... مخالفت میں ... یہ حالت ... حضرت موسیٰ فرعون کے پاس سے ... کے بعد (یعنی مخالفت کی) ... کے بعد ... محتاج ہو گئے اس کلام سے حضرت موسیٰ کا مقصد تو اظہار حسرت ہی تھا۔

میں کہتا ہوں اس آیت کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت موسیٰ نے جناب باری سے دعا کی کہ یارب مجھے ... سے ... کہ میں محتاج ہوں اور تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے ... عطا فرما جیسا کہ مخلوق ... علمہ ... ہے۔

بعض کہتے ہیں ... اس ... سے بھی ... فرمایا کہ ... کا معنی یہ ہے کہ ... سب ... کے لئے ... ہے ... (تفسیر ابن کثیر)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حالت:

حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اس کنویں کے منہ کو ان چرواہوں نے ایک بڑے پتھر سے بند کر دیا تھا جس کو دس آدمی مل کر اٹھا سکتے تھے آپ نے تنہا اس پتھر کو ہٹا دیا اور ایک ہی ڈول نکالا تھا جس میں خدا نے برکت دی اور ان دونوں لڑکیوں کی بکریاں آسودہ ہو گئیں۔ اب آپ تھکے ہارے تھے بھوکے پیاسے ایک درخت کے سایہ تلے بیٹھ گئے۔ مصر سے مدین تک پیدل بھاگتے دوڑتے آئے تھے پیروں میں چھالے پڑ گئے تھے کھانے کو کچھ نہیں ملا تھا درختوں کے پتے اور گھاس پھوس کھاتے رہے پیٹ پیٹھ سے لگ رہا تھا اور گھاس کا سبز رنگ باہر سے نظر آ رہا تھا آدھی کھجور سے بھی اس وقت آپ ترستے ہوئے تھے حالانکہ اس وقت کی ساری مخلوق سے زیادہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ تھے صلوات اللہ وسلامہ علیہ۔

وہ درخت جس کے سایہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام بیٹھے تھے:

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ... کا سفر کرتے ہوئے میں وہاں گیا اور میں نے لوگوں سے اس درخت کا پتہ پوچھا جس کے نیچے حضرت موسیٰ نے آرام لیا تھا۔ لوگوں نے ایک درخت کی طرف اشارہ کیا میں نے دیکھا کہ وہ ایک سرسبز درخت ہے میرا اونٹ بھوکا تھا اس نے اس کے پتے منہ میں لے کر چبائے اور بہت چبائے مگر ناپسند کر کے اگل ڈالے۔

کہا ہے کہ ... کے لئے دعا کی ... سے ... ہے ... اس درخت کو ... کر لیا تھا جس سے خدا تعالیٰ ... تم ... کو بھی ... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ... میں کا ... اس ... آپ نے ان عورتوں سے دعا کی ... اس ... دعا تو قرآن ہے ... (تفسیر ابن کثیر)

قوم شعیب علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں:

طبرانی کی ایک حدیث میں ہے کہ جب حضرت سلمہ بن سعد عنزی رضی اللہ عنہ اپنی قوم کی طرف سے ایلچی بن کر رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعیب کی قوم اور موسیٰ کے سسرال والوں کو مرحبا ہو تمہیں ہدایت دی گئی۔ بعض کہتے ہیں یہ حضرت شعیب کے بھتیجے تھے کوئی کہتا ہے قوم شعیب کا ایک مومن مرد تھے بعض کا قول ہے شعیب علیہ السلام کا زمانہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے سے بہت پہلے کا ہے ان کا قول قرآن میں اپنی قوم سے یوں ہے وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِیْدٍ یعنی لوط کی قوم تم سے کچھ دور نہیں۔ اور یہ بھی قرآن سے ثابت ہے کہ لوطیوں کی ہلاکت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے زمانے میں ہوئی تھی اور یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان کا زمانہ بہت لمبا زمانہ ہے تقریباً چار سو سال کا جیسے کہ اکثر مؤرخین کا قول ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ
پھر ان دونوں میں سے ایک ان کے پاس شرم و حیا سے چلتی ہوئی آئی

ایک بی بی کی واپسی:

جیسا کہ شریف اور ... عورتوں کا قاعدہ ہوتا ہے ... شرم کے ساتھ ... بات کی۔ (تفسیر ابن کثیر)

بغوی نے لکھا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا وہ ... بے باک نہ تھی ... اپنے کپڑے سے ... منہ چھپائے ... کی ... آ کر ... سے ... فرمانے لگی۔ (تفسیر ابن کثیر)

قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ
کہنے لگی میرے باپ آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ آپ کو
اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا
اس کی اجرت دیں جو آپ نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت شعیب کا پیغام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اجرت کا مسئلہ

[illegible]

فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيۡهِ الۡقَصَصَ ۙ قَالَ

[illegible]

لَا تَخَفۡ ٝ نَجَوۡتَ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت شعیب علیہ السلام کی ملاقات

[illegible]

[illegible]

قَالَتۡ اِحۡدٰىهُمَا يٰۤاَبَتِ اسۡتَاۡجِرۡهُ ۡ اِنَّ خَيۡرَ

[illegible]

مَنِ اسۡتَاۡجَرۡتَ الۡقَوِىُّ الۡاَمِيۡنُ

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوت و امانت

[illegible]

حضرت شعیب کی صاحبزادی کی دانائی

[illegible]

تین ذہین آدمی

[illegible]

[illegible]

ملازمت یا عہدہ سپرد کرنے کے لئے دو اہم شرطیں

[illegible]

قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ

[illegible]

عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شادی

[illegible]

نبی کے نکاح میں ایک نیا طریقہ

[illegible]

[illegible]

خدمت کو حق مہر بنانا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بیع کے متعلق ایک مسئلہ

[illegible]

روزی کمانے پر اجارہ رکھنا

[illegible]

فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ

[illegible]

موسیٰ علیہ السلام کے نکاح کا حق مہر

[illegible]

[illegible]

وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِي

[illegible]

إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ

[illegible]

قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ

[illegible]

فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ

[illegible]

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بکریاں

[illegible]

> فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ

[illegible]

> مِن جَانِبِ الطُّورِ نَارًا قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا

[illegible]

> إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ

[illegible]

> أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ فَلَمَّا

[illegible]

> أَتَاهَا نُودِيَ مِن شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ

[illegible]

> فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ

[illegible]

تکمیل مدت اور مصر واپسی:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

يٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ

[illegible]

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ

[illegible]

وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ

[illegible]

اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ

[illegible]

تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ

[illegible]

وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ

[illegible]

فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ

[illegible]

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ قَتَلْتُ

[illegible]

مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ

[illegible]

وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ

[illegible]

مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت

[illegible]

[illegible]

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا

[illegible]

فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا بِاٰيٰتِنَآ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی درخواستوں کی منظوری

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا اور فرعون کی مرعوبیت

[illegible]

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا

[illegible]

مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جادو کا الزام

[illegible]

وَمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ

[illegible]

فرعون کی دلیل

[illegible]

وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى

[illegible]

مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ

[illegible]

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تقریر

[illegible]

ثواب پر ہوتا ہے ... [illegible] ... (تفسیر مظہری)

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ
اور کہا فرعون نے اے دربار والو میں نے تو نہیں جانا تمہارا
مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ
کوئی معبود اپنے سوائے سو آگ دے اے ہامان میرے واسطے گارے کو
فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ
پھر بنا میرے واسطے ایک محل تا کہ میں جھانک کر دیکھوں موسیٰ کے معبود کو
وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ
اور میری اٹکل میں تو وہ جھوٹا ہے

فرعون کی حماقت:

[illegible] ... (تفسیر حقانی)

اور فرعون نے کہا اے سردارو میں تو نہیں جانتا کہ تمہارا کوئی اور خدا بھی ہو ... [illegible]

فرعون نے اپنے سوا کسی دوسرے خدا کے ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... فرعون نے سب سے پہلے ... [illegible]

[illegible] ... (تفسیر مظہری)

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
اور بڑائی کرنے لگا وہ اور اس کے لشکر ملک میں ناحق
وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ۚ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ
اور سمجھے کہ وہ ہماری طرف پھر کر نہ آئیں گے پھر پکڑا ہم نے اس کو اور اس کے لشکروں کو
فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ
پھر پھینک دیا ہم نے ان کو دریا میں سو دیکھ لے کیسا ہوا انجام گنہگاروں کا

فرعون کا تکبر اور ہلاکت:

[illegible] ... (تفسیر حقانی)

بڑائی فقط اللہ کی ہے:

[illegible] ... (تفسیر مظہری)

وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ
[illegible]

گمراہی کے امام

[illegible]

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ
[illegible]

[illegible]

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً
[illegible]
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ
[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ
[illegible]
اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى
[illegible]

حکمت عملی کی تبدیلی

[illegible]

بَصَاۤىِٕرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً
[illegible]
لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ
[illegible]

تورات کے مضامین

[illegible]

سابقہ کتابوں کا مطالعہ

[illegible]

[illegible]

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا

[illegible]

إِلَىٰ مُوسَى الْأَمْرَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝ وَلَٰكِنَّا أَنْشَأْنَا

[illegible]

قُرُونًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ

[illegible]

ماضی کے واقعات کے تذکرہ کی حکمت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِي أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُو

[illegible]

عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَلَٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ۝

[illegible]

خوابِ غفلت سے بیداری کا انتظام

[illegible]

[illegible]

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَٰكِنْ

[illegible]

وَرَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امت محمدیہ کی فضیلت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَاهُم مِّن نَّذِيرٍ

[illegible]

مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ

[illegible]

[illegible]

تبلیغ و دعوت کے بعض آداب

[illegible]

وَلَوْلَا أَن تُصِيبَهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ

[illegible]

أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا

[illegible]

رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

[illegible]

پیغمبروں کا وجود اللہ کا احسان ہے

[illegible]

فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا لَوْلَا

[illegible]

أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ

[illegible]

قوم کی کٹ حجتیاں:

[illegible]

أَوَلَمْ يَكْفُرُوا بِمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ

[illegible]

قَالُوا سِحْرَانِ تَظَاهَرَا وَقَالُوا إِنَّا بِكُلٍّ كَافِرُونَ

[illegible]

قُلْ فَأْتُوا بِكِتَابٍ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَا أَتَّبِعْهُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

[illegible]

مشرکین کو دعوت مقابلہ:

[illegible]

فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ

[illegible]

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ

[illegible]

إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

[illegible]

خواہش کے بندے:

[illegible]

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ

[illegible]

نزولِ ہدایت کا تسلسل:

یعنی ہماری وحی کا سلسلہ پہلے سے چلا آ رہا ہے ... کی تصدیق ... [illegible] ... اور قرآن ... [illegible] ... آیت کے پیچھے دوسری آیت ... [illegible] ... [illegible]

... [illegible] ... [illegible]

... وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ ... [illegible]

[illegible]

... [illegible] ... [illegible] ... [illegible]

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِن قَبْلِهِ هُم بِهِ يُؤْمِنُونَ
[illegible]
وَإِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّنَا
[illegible]
إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ
[illegible]

انصاف پسند اہلِ کتاب:

یعنی ان ... [illegible] ... پہلے سے تورات و انجیل پر یقین رکھتے تھے ... جب قرآن ... [illegible] ... [illegible] ... اللہ کی باتوں کو ... [illegible] ... حقیقت ... پہلے سے مسلمان ہیں ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible]

حضرت نجاشی رحمہ اللہ کی رعایا کے چند لوگ:

[illegible]

... [illegible] ... نجاشی کے پاس پہنچے ... [illegible] ... [illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ ... [illegible]

اہلِ کتاب کا سابقہ ایمان:

اور جب قرآن ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے ... [illegible] ... [illegible]

... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible] (تفسیر مظہری)

أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا
[illegible]

دوہرا ایمان اور دوہرا اجر:

... [illegible] ... [illegible]

اس کتاب کا ایمان اپنے پیغمبر پر، دوسرے جب اسلام کا زمانہ پایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ نیز یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء و مرسلین کے مصدق ہیں، ان پر ایمان کے ساتھ سب پر ایمان ہے۔ یا یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ان کا ایمان دو مرتبہ ہوا، ایک ہے بالذات اور بالاستقلال، دوسرا پہلے اپنے پیغمبر پر ایمان لانے کے ضمن میں کیونکہ وہ پیغمبر حضور کی بشارت دیتے اور پیشگی تصدیق کرتے چلے آئے ہیں۔ نیز ان لوگوں کا اجر بھی دو مرتبہ ملنا بخاری وغیرہ کی حدیث میں آیا ہے جس کی شرح کا یہاں موقع نہیں۔ ہم نے فوائد قرآنی اور شرح صحیح مسلم میں اس کو مفصل لکھا ہے اور ان کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے فلله الحمد والمنة وبالله التوفيق والعصمة۔ (تفسیر عثمانی)

أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ یعنی مومنین اہل کتاب کو دوہرا اجر دیا جائے گا۔

دوہرے اجر والے لوگ:

قرآن کریم میں اسی طرح کا دوہرا اجر ازواج مطہرات کے متعلق بھی آیا ہے وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ اور صحیح بخاری کی ایک حدیث میں تین شخصوں کے لئے دوہرے اجر کا ذکر فرمایا ہے ایک وہ اہل کتاب جو پہلے اپنے سابق نبی پر ایمان لایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر، دوسرے وہ شخص جو کسی کا مملوک غلام ہو اور وہ اپنے آقا کی بھی اطاعت (فرمانبرداری) کرتا ہو اور اللہ اور اس کے رسول کی بھی، تیسرے وہ شخص جس کی ملک میں کوئی کنیز تھی جس سے بلا نکاح صحبت اس کے لئے حلال تھی اس نے اس کو پہلے آزاد کیا پھر اس کو منکوحہ بیوی بنا لیا۔ (تفسیر معارف القرآن)

بِمَا صَبَرُوا یعنی اس کے کہ وہ (نزول قرآن سے پہلے) اپنے ایمان پر جمے رہے۔ (یعنی جس طرح پہلے ایمان رکھتے تھے اسی طرح نزول کے بعد بھی ایمان پر قائم رہے۔ برخلاف دوسرے اہل کتاب کے کہ نزول قرآن سے پہلے تو قرآن پر ان کا ایمان تھا اور وہ اس کے مقابل میں رسول اللہ کے توسل سے دعا و فتح مانگا کرتے تھے، لیکن جب وہ جانا پہچانا قرآن اور رسول ان کے پاس آ گیا تو محض حسد کی وجہ سے انکار کر دیا اور سابق ایمان پر قائم نہ رہے۔ (تفسیر مظہری)

وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ
اور بھلائی کرتے ہیں برائی کے جواب میں

اہل علم کے اوصاف:

یعنی کوئی دوسرا ان سے بدسلوکی سے پیش آئے تو برائی کے جواب میں بجائے خرابات کے ان کے اعمالی ہے اور نیک برتاؤ کرتے ہیں۔ ایسا مطلب یہ بھی ہے کہ اس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کے بعد کوئی نیکی کرتے ہیں جس سے گناہ معاف ہو جائے اور آپ کی نیکی کے سبب سیئات کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

بعض مفسرین نے فرمایا لا الہ الا اللہ کی شہادت سے شرک کو دفع کرتے ہیں۔ یعنی دونوں صورتیں بھی مراد ہو سکتی ہیں کہ وہ دوسروں کی دشمنی اور ایذاء کا جواب حلم اور درگزر سے کرتے ہیں اور یہ فرمایا اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ یعنی برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر دیکھو کہ جس سے تمہاری دشمنی تھی وہ تمہارا گہرا دوست ہو جائے گا۔ دوسرا یہ مطلب بیان کیا گیا ہے کہ طاعت سے معصیت کو دفع کرتے ہیں اللہ نے فرمایا ہے إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ بلاشبہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے بدی کے پیچھے نیکی کر لیا کرو وہ بدی کو مٹا دے گی۔ (تفسیر مظہری)

بعض نے فرمایا کہ حسنہ سے مراد طاعت اور سیئہ سے معصیت مراد ہے کیونکہ نیکی بدی کو مٹا دیتی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ نے حضرت معاذ بن جبل سے فرمایا أَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا یعنی بدی اور گناہ کے بعد نیکی کرو وہ گناہ کو مٹا دے گی۔ اور بعض حضرات نے فرمایا حسنہ سے مراد علم اور صبر ہے اور سیئہ سے جہل و غفلت ہے یعنی یہ لوگ دوسروں کی جہالت کا جواب حلم و تحمل کے ساتھ دیتے ہیں۔ (تفسیر معارف القرآن)

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ
اور ہمارا دیا ہوا کچھ خرچ کرتے رہتے ہیں

یعنی اللہ نے جو مال حلال ان کو عطا کیا ہے اس کو اللہ کی راہ میں صرف کرتے ہیں۔ نفقہ واجبہ اور نفلی خیرات سب اس میں داخل ہیں۔ (تفسیر عثمانی)

وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا
اور جب سنیں نکمی بات اس سے کنارہ کریں اور کہیں ہم کو ہمارے کام
وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ
اور تم کو تمہارے کام سلامت رہو ہم کو نہیں چاہئیں بے سمجھ لوگ

جاہلوں سے برتاؤ:

یعنی کوئی جاہل لغو بیہودہ بات کہے تو اس سے الجھتے نہیں۔ کہہ دیتے ہیں کہ میاں صاحب تمہاری باتوں کا جواب دینے سے سلام ہے، ہماری بات ہماری اچھی یا بری، ہم کو ہم سے متعلق ہے اور تمہاری بات تمہارے ساتھ آئے گی۔ ہم کو تم جیسے بے سمجھ لوگوں سے الجھنے کی ضرورت نہیں۔ کہہ کر بات ختم کر دیتے ہیں۔ حبشہ کے نصاریٰ کی جماعت جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور تحقیق کر کے ایمان لے آئے تھے۔

آپ سے بہت بہت باتیں کیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھ کر سنایا تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور انہوں نے آپ کی تصدیق کی۔ جب [illegible] ایمان لا کر واپس ہونے لگے تو ابوجہل وغیرہ مشرکوں نے ان پر آوازے کسے [illegible] اپنے مذہبوں کو [illegible] ہوگا۔ ابوجہل کی تحقیر [illegible] [illegible] سلام علیکم لا نجاہلکم لنا ما نحن علیہ ولکم ما انتم علیہ لم نال انفسنا خیرا (یعنی [illegible]) معاف، ہمارا تمہارا [illegible] جہالت کا جواب جہالت سے نہیں دیا جاتا۔ ہم اور تم میں سے جو جس حال پر ہے اس کا وہی حصہ ہے ہم اپنے نفس کو [illegible] جانتے [illegible] کے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں۔ [illegible] حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں [illegible] سے [illegible] آپ سے [illegible] (موضح [illegible])

[illegible] اس سے مراد سلام تحیت و دعا نہیں بلکہ سلام [illegible] ہے۔ مطلب [illegible] گالیاں دیں گے [illegible] نہیں گے تو [illegible] جواب نہیں دیں گے۔ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ یعنی ہم جاہلوں [illegible] نہیں چاہتے [illegible] نہیں کرتے [illegible] یہ مطلب ہے کہ ہم جاہلوں سے [illegible] نہیں چاہتے [illegible] یہ مطلب بیان کیا ہے [illegible] نہیں تم ہم کو [illegible] گالیاں دیں گے تو [illegible] جیسے [illegible] ہم جاہلوں میں سے ہو جانے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

بغوی نے لکھا ہے یہ حکم اس وقت تھا جب [illegible] حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ میں کہتا ہوں بغوی کا یہ قول واقعہ نزول کے مطابق نہیں ہے [illegible] آیت کا نزول یا حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں کے حق میں ہوا [illegible] ہجرت کے بعد اسلام لائے تھے یا [illegible] حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ نجاشی کے پاس سے آئے تھے [illegible] خیبر کے وقت ہوئی تھی یا چالیس نجرانیوں اور آٹھ شامیوں کے متعلق نزول ہوا۔ یہ واقعہ بھی ہجرت کے بعد کا ہے اور اس وقت [illegible] جہاد کا حکم آ چکا تھا۔ (تفسیر مظہری)

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ
[illegible] ہدایت نہیں [illegible] جس کو چاہے
اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ
[illegible] جس کو چاہے

جناب ابوطالب:

حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب [illegible] بہت [illegible] وقت کلمہ پڑھ [illegible] (موضح) یعنی جس سے تم کو طبعی محبت [illegible] یہ [illegible] ہدایت [illegible] [illegible] آپ کا کام صرف [illegible] ہے [illegible] (تک پہنچا دینا نہیں) [illegible] اختیار سے خارج ہے۔ اللہ [illegible] جسے چاہے قبول حق اور وصول الی المطلوب کی توفیق دے (تیسیر)

چونکہ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا احادیث صحیحہ میں [illegible] ہے [illegible] ابوطالب کے ایمان [illegible] [illegible] کہ اس قسم کی [illegible] روایات [illegible] [illegible] کیا ہے۔ (فوائد)

مسلم وغیرہ نے حضرت ابوہریرہ کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب سے فرمایا آپ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیجئے تاکہ قیامت کے دن میں آپ کے لئے شہادت دے سکوں [illegible] قریش [illegible] عار دلائیں گے [illegible] (موت کے) خوف سے ابوطالب نے کلمہ پڑھ لیا تو [illegible] تمہاری آنکھ ٹھنڈی کر دیتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر مظہری)

ابن مردویہ نے تاریخ دمشق میں اور ابوسہل [illegible] [illegible] روایت سے بیان کیا [illegible] حضرت ابن عمر سے روایت کیا کہ آیت اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ ابوطالب کے متعلق نازل ہوئی [illegible] بیہقی [illegible] اور ابن جریر [illegible] [illegible] سعید بن مسیب نے [illegible] [illegible] روایت نقل کی ہے [illegible] ابوطالب کی وفات کا وقت آ پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے [illegible] ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ وہاں موجود تھے حضور نے فرمایا میرے چچا لا الٰہ الا اللہ ایک بار کہہ دیجئے تو میں اللہ کے سامنے [illegible] آپ [illegible] پیش کر [illegible] ابوجہل اور عبداللہ نے کہا [illegible] عبدالمطلب [illegible] ہو جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] بار بار [illegible] ابوطالب نے آخری لفظ [illegible] سے [illegible] عبدالمطلب [illegible] کے مذہب پر [illegible] اور لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک مجھے ممانعت نہ ہو گی میں

[illegible]

وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ

[illegible]

[illegible]

وَقَالُوا إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ

[illegible]

نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا

[illegible]

مشرکین کا عذر:

[illegible]

[illegible]

أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ

[illegible]

ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ

[illegible]

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

[illegible]

عذر کا جواب:

[illegible]

زمانہ جاہلیت میں بھی امن کی ضمانت تھی

[illegible]

[illegible]

ولكن اكثرهم لا يعلمون [illegible]

[illegible]

[illegible]

جرم میں برابر کے شریک

[illegible]

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ
[illegible]
مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا ۖ
[illegible]

اللہ کے عذاب سے ڈرو

[illegible]

وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ﴿۵۸﴾

[illegible]

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ
[illegible]
فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ
[illegible]

قانونِ قدرت

[illegible]

وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ﴿۵۹﴾

[illegible]

[illegible]

وَمَا أُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

[illegible]

وَزِيْنَتُهَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

[illegible]

دنیا کا سامان فانی ہے

[illegible]

[illegible]

أَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ

[illegible]

كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ

[illegible]

ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ

[illegible]

مومن و کافر برابر نہیں

[illegible]

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ أَيْنَ شُرَكَآءِيَ

[illegible]

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ

[illegible]

خدائی کے جھوٹے دعویدار

[illegible]

ان سے ہم بیزار ہیں۔ انہوں نے اللہ کی عبادت چھوڑ کر انہی کی عبادت اختیار کر لی تھی اور
انہیں اپنا حاجت روا سمجھ لیا تھا ... کا اظہار ... کیا گیا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ

بولے وہ جن پر ثابت ہو چکی بات اے رب ہمارے یہ لوگ ہیں

الَّذِينَ أَغْوَيْنَا أَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّأْنَآ

جن کو ہم نے بہکایا ان کو بہکایا جیسے ہم آپ بہکے ہم منکر ہوئے

إِلَيْكَ مَا كَانُوٓا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ

تیرے آگے وہ ہم کو نہ پوجتے تھے

جھوٹے معبودوں کا عذر لنگ:

یعنی سامنے شیاطین سے خدا کو بہکانے والے شرکاء جواب دیں گے کہ بیشک حقیقت ہم بھی ... کی حقیقت کرتے ہوئے جواب دیں گے کہ خداوندا بیشک ہم نے ہی ان کو بہکایا تھا جیسے ہم خود بہکے تھے ... کی تعمیل کرنے سے ... کیونکہ بہکانا ہی تھا کی ... ہم بھی اس جرم کا اعتراف ہے لیکن ان مشرکین پر کوئی جبر و اکراہ نہ تھا ... در حقیقت ان کی ... خواہشات ... ہم کو نہیں پوجتے تھے بلکہ اپنے ... آپ کے سامنے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں ... حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ شیاطین ... کہیں گے ... انہوں نے ... اس سے کہا کہ ہم کو پوجتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (تفسیر) حق علیہم القول سے مراد ہے لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (تفسیر عثمانی)

یعنی جس طرح ہم بہک گئے تھے خود اپنے اختیار سے گمراہی میں پڑ گئے تھے ان کو ہم نے ... اپنے اختیار سے بہکے تھے ہم نے ان پر ... زبردستی نہیں کی ... ہم نے تو صرف ... دیکھ رہے تھے ... اپنی طرف ... دعوت دی ... دیئے تھے ... قائم کر دی تھیں جن کی وجہ سے ... شیطان کے ... کا قول ہے جس کو قرآن کریم میں نقل فرمایا ہے وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ الخ۔

تَبَرَّأْنَآ إِلَيْكَ یعنی آج ہم تیری بارگاہ میں ان سے بیزار ہیں اور جس کفر کو انہوں نے اپنے اصلی میلان و ... سے اختیار کیا تھا ... سے

بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

مَا كَانُوٓا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ یعنی دراصل ہماری پوجا نہیں کرتے تھے بلکہ اپنی خواہشات نفسانی کے پجاری تھے۔ (تفسیر ...)

اللہ تعالیٰ خود ان شیاطین کی زبانوں سے کہلوائیں گے کہ ہم نے بہکایا ضرور تھا مگر مجبور تو ہم نے نہیں کیا تھا اس لئے مجرم ہم بھی ہیں مگر تم سے بری یہ بھی نہیں کیونکہ جس طرح ہم نے ان کو بہکایا تھا اسی کے بالمقابل انبیاء علیہم السلام اور ان کے نائبوں نے ان کو ہدایت بھی تو کی تھی اور دلائل کے ساتھ ان پر حق واضح کر دیا تھا انہوں نے اپنے اختیار سے انبیاء کی بات نہ مانی ہماری مان لی تو یہ کیسے بری ہو سکتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص کے سامنے حق کے دلائل واضح ہو چکے ہوں اور وہ حق کی طرف دعوت دینے والوں کے بجائے گمراہ کرنے والوں کی بات مان کر گمراہی میں پڑ جائے تو یہ کوئی عذر معتبر نہیں۔ (معارف ...)

وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ

اور کہیں گے پکارو اپنے شریکوں کو پھر پکاریں گے ان کو

فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ

تو وہ جواب نہ دیں گے ان کو

مصنوعی معبود مدد سے عاجز ہوں گے:

یعنی کہا جائے گا کہ اب مدد کو بلاؤ اگر وہ کوئی مدد کر سکتے ہوں وہ خود اپنی مصیبت میں گرفتار ہوں گے۔ کذا قال المفسرون۔ اور حضرت شاہ صاحب کی تقریر کا حاصل یہ ہے کہ ... جب نکلوں گا ... مشرکین سے کہا جائے گا کہ ان ہستیوں کو پکارو وہ کچھ جواب نہ دیں گے۔ کیونکہ وہ ان مشرکانہ حرکات سے راضی نہ تھے یا بے خبر رہے تھے۔

وَرَأَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ

اور دیکھیں گے عذاب کسی طرح وہ راہ پائے ہوتے

گمراہوں کی حسرت:

یعنی اس وقت عذاب کو دیکھ کر یہ تمنا کریں گے کہ کاش دنیا میں سیدھی راہ چلتے تو یہ مصیبت کیوں دیکھنی پڑتی۔ (تفسیر عثمانی)

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَآ أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ

اور جس دن ان کو پکارے گا تو فرمائے گا کیا جواب دیا تم نے پیغام پہنچانے والوں کو

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ

[illegible]

رسالت کا سوال:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فَأَمَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰ

[illegible]

أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ

[illegible]

آخرت کی کامیابی ایمان و عمل صالح سے ہے:

[illegible]

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ

[illegible]

مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ

[illegible]

تخلیق و انتخاب کا اختیار اللہ تعالیٰ کو ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نبوت کا معیار بھی اختیار خداوندی ہے

[illegible]

قول و عمل تمام ان کے اختیار سے انتخاب کا نتیجہ ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ دنیا میں اختیارات دو طرح کے ہیں ایک غیر اختیاری ہے جو صرف حق تعالیٰ کا انتخاب ہے دوسرا اختیاری جو اللہ نے اسے اخلاق و عادات حاصل ہوتا ہے اور سامنے آتا ہے اس مضمون پر ایک مفصل کلام کیا ہے اور کئی صحابہ کرام سے منقول ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقام اور مرتبہ کے تعین میں بھی اس کو اختیار کیا ہے اور نبی کریم کے بعد ان کے منصب کی فضیلت بیان کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ترتیب ان دونوں حضرات سے کی گئی ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ایک مضمون ہے اس میں اسی مضمون پر بحث کی ہے اور احقر نے بنام حصول تفصیل مفصل شائع کر دیا ہے اور احکام القرآن سورۃ القصص میں بھی اس کو بیان کیا ہے جو اہل علم کے لئے قابل مطالعہ ہے۔ (معارف مفتی اعظم)

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ
اللہ پاک ہے اور بلند ہے ان چیزوں سے جنہیں یہ شریک ٹھہراتے ہیں

یعنی تخلیق و تشریح اور قضیہ و تقدیر میں حق تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں لوگوں نے اپنی تجویز و انتخاب سے جو شرکاء تجویز کئے ہیں سب باطل اور بے سند ہیں۔

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ
اور آپ کا رب جانتا ہے جو چھپاتے ہیں ان کے سینے اور جو ظاہر کرتے ہیں

اللہ آگاہ ہے:

یعنی دل میں جو عقیدے یا بری نیتیں رکھتے ہیں اور زبان یا ہاتھ پاؤں وغیرہ سے جو کام کرتے ہیں سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں اور وہی ہر ایک عمل کی پوشیدہ و ظاہر تفصیل سے آگاہ ہے اسی کے مطابق معاملہ کرے گا۔

وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى
اور وہی اللہ ہے کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا اسی کی تعریف ہے دنیا
وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ
اور آخرت میں اور اسی کے ہاتھ حکم ہے اور اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے

معبود صرف اللہ ہے:

یعنی جس طرح تخلیق و اختیار اس کا ہے معبود بھی وہی ہے دنیا و آخرت میں بھی تعریف اسی کی ہے کیونکہ اس کے سوا کوئی خالق نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسی کی ذات جامع کمالات ہے تمام خوبیاں اسی میں جمع ہیں۔ دنیا اور آخرت میں جو تعریف کسی چیز کی ہو وہ بھی حقیقت میں اسی کی تعریف ہے۔ اسی کا حکم چلتا ہے کسی کا فیصلہ نہیں چل سکتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کی خاص صفت وہ ہے جو تمام خوبیوں کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ نیز لوگوں کو چاہئے کہ اپنی تمام حاجتیں اسی سے مانگیں اور ہر حال میں اس کی طرف رجوع کریں اور اسی کا شکر ادا کریں یہ سب کچھ اسی کا احسان ہے۔ (تفسیر عثمانی)

بِاللّٰہِ الْحُکْمُ الٰی الْفَصْلِ (فیصلہ) ہر چیز میں نافذ ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا یعنی طاعت کرنے والوں کا حکم مغفرت اور گناہگاروں کے لئے فیصلہ عذاب کا ہے۔

وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے لوٹائے جاؤ گے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ
فرما دیجئے بھلا دیکھو تو اگر کر دے اللہ تم پر رات
الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
ہمیشہ کو قیامت کے دن تک

دن کی روشنی کی نعمت:

مثلاً سورج کو طلوع نہ ہونے دے یا اس سے روشنی سلب کر لے تو بے کار رہ جاؤ گے۔ یہ مانتے ہو کہ روشنی اسی کی طرف سے ہے۔

مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ
کون حاکم ہے اللہ کے سوا کہ لے آئے تم کو روشنی
اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ
پھر کیا تم سنتے نہیں

یہ بات ایسی روشن اور صاف ہے کہ سننے ہی سے سمجھ میں آ جائے۔ تو کیا تم سنتے بھی نہیں ہو۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ
فرما دیجئے دیکھو تو اگر کر دے اللہ تم پر دن
سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ
ہمیشہ کو قیامت کے دن تک کون حاکم ہے اللہ کے سوا
يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ
کہ لائے تم کو رات جس میں آرام کرو کیا تم نہیں دیکھتے

رات کی نعمت:

یعنی اگر آفتاب غروب نہ ہوتا ہمیشہ تمہارے سروں پر ٹھہرا رہتا تو وہ راحت و سکون اور دوسرے فوائد جو رات کے آنے سے حاصل ہوتے ہیں ان کا سامان کون کی طاقت کر سکتا ہے۔ کیا ایسی روشن حقیقت بھی تم کو نظر نہیں آتی۔ (عثمانی) اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ یہ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا کے مناسب ہے کیونکہ دن کے دیکھنا عادۃً روشنی پر موقوف ہے جو دن میں پوری طرح ہوتی ہے۔ رات کی تاریکی میں جو کہ دیکھنے کی صورت نہیں، وہاں سننا ممکن ہے اس لئے جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا کے بعد اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ کے ساتھ فرمایا۔ (بیان القرآن واللہ اعلم)

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ
اور اپنی مہربانی سے بنا دیئے تمہارے واسطے رات اور دن
لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ
کہ اس میں چین بھی کرو اور تلاش بھی کرو کچھ اس کا فضل
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝
اور تاکہ تم شکر کرو

یعنی رات دن کا الٹ پھیر کرتا رہتا ہے تاکہ رات کی تاریکی اور خنکی میں سکون و راحت بھی حاصل کرو اور دن کے اجالے میں کاروبار بھی جاری رکھو۔ اور روز و شب کے مختلف انواع انقلابات پر حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہو۔

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ
اور جس دن ان کو پکارے گا تو فرمائے گا کہاں ہیں میرے شریک جن کا
كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا
تم دعویٰ کرتے تھے اور جدا کریں گے ہر ایک فرقہ میں سے ایک احوال بتانے والا

احوال کے گواہ:

احوال بتلانے والا: پیغمبر یا اس کے نائب دیندار نیک بخت تھے۔ (موضح) وہ بتائیں گے کہ ان لوگوں نے شرائع کا کیا اور احکام الٰہیہ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ (تفسیر عثمانی)

اور یہ کہ دوسری بات یہ ہے کہ اللہ ان (کافروں) کو دوبارہ پکار کر فرمائے گا (آج) کہاں ہیں وہ میرے (فرضی گھڑے ہوئے) شریک جن کو تم (اپنی) دوستی اور مطلب براری کے لئے (اللہ) خیال کرتے تھے۔

یہ دوسری بار بعد دوسری بار ہے یہ تنبیہ ہے۔ اور پہلی بار اللہ کے غضب کا موجب ہے ... پہلی دفعہ کی تو بیخ ہے ... اپنے سرداروں کے نقش قدم پر چلے تھے اور سرداروں کا اتباع کر کے انہوں نے شرک کی عبادت کی تھی اور یہ دوسری دفعہ ہے جس بات پر کہ ان کا عقیدہ تھا ... بتوں کو اپنا سفارشی سمجھتے ہیں۔

نزعنا ... یعنی ہر امت میں سے ... پیغمبر ان کے خلاف شہادت دیں گے۔ ... بُرْهَانَكُمْ یعنی جس بات کی دلیل کے بل پر مذہب پر وہ چلے تھے وہ لے آؤ۔ ... ان کا عقیدہ ثابت ہو ... غائب ہو جائیں گی جب کو اپنا حامی سمجھے تھے ... غائب ہو جائیں گی ... کیا کرتے تھے۔ (تفسیر مظہری)

فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ
پھر کہیں گے لاؤ اپنی سند

یعنی خدا تعالیٰ کے شریک کی سند اور دلیل لے کر آؤ اور حلال و حرام وغیرہ کے احکام کس دلیل سے لئے تھے جو پیغمبروں کو تم نے مانا نہیں، پھر کس نے بتایا کہ خدا کا یہ حکم ہے۔ (عثمانی)

فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ
تب جان لیں کہ سچی بات ہے اللہ کی اور کھوئی گئیں ان سے جو باتیں
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝
جو بناتے تھے

تب ان پر حق واضح ہوگا:

یعنی اس وقت نظر آ جائے گا کہ سچی بات اللہ کی ہے اور معبودیت صرف اسی کا حق ہے، کوئی اس کا شریک نہیں۔ دنیا میں پیغمبر جو بتلاتے تھے وہی ٹھیک ہے۔ مشرکین نے جو عقیدے گھڑ رکھے تھے اور دوسروں کی جو باتیں بناتے تھے سب کا فور ہو جائیں گی۔

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ
قارون جو تھا سو موسیٰ کی قوم میں سے پھر شرارت کرنے لگا ان پر

ربط مضامین:

ذکر سابق کے آغاز میں دنیا کی بے ثباتی اور حقارت آخرت کے مقابلہ میں بیان کی گئی تھی۔ بعد ذکر فرعون کا متعلقہ حصہ ہے کہ احوال ...

نصیحت کے بیان ہوئے۔ دو آیات عامر میں پھر اصل مقصود کی طرف عود کیا گیا ہے اور اسی دعوے کے اثبات میں قارون کا قصہ سنایا جاتا ہے۔

قارون ملعون:

کہتے ہیں کہ قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچا زاد بھائی تھا اور فرعون کی قوم میں... جیسا کہ ظالم حکمرانوں کا دستور ہے کہ کسی قوم کا ظلم جاری کرنے کے لئے انہی میں سے بعض افراد کو اپنا آلہ کار بنا لیتے ہیں، فرعون نے بنی اسرائیل میں سے اس شخص کو منتخب کیا تھا۔ قارون نے اس وقت موقع پا کر دونوں ہاتھوں سے خوب دولت سمیٹی اور دنیوی اقتدار حاصل کیا۔ جب بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کے زیر حکم آئے اور فرعون غرق ہو گیا تو اس کی مالی ترقی تھمی، رفیع مسند ہو گئے اور سرداری جاتی رہی۔ اس حسد و بغض میں حضرت موسیٰ سے دل میں عداوت رکھنے لگا۔ تاہم ظاہر میں مومن بنا ہوا تھا، تورات بہت پڑھتا اور علم حاصل کرنے میں مشغول رہتا تھا۔ مگر دل صاف نہ تھا۔ حضرت موسیٰ اور ہارون کی قیادت اور عزت و وجاہت دیکھ کر جلتا اور کہتا کہ آخر میں بھی تو انہی کے چچا کا بیٹا ہوں۔ یہ کیا بات کہ وہ دونوں تو نبی اور مذہبی سردار بن جائیں۔ مجھے کچھ بھی نہ ملے۔ بہر کیف بنی اسرائیل میں قارون کی حیثیت (رئیس) کی سی تھی۔ یہ بے حد مال و دولت کے خزانے ہیں جو کسی کو میسر نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا تو لوگوں سے کہنے لگا کہ اب تک تو موسیٰ جو احکام لائے ہم نے برداشت کئے۔ مگر کیا تم یہ بھی برداشت کرلو گے کہ وہ تمہارے مال بھی ہم سے وصول کرنے لگے۔ کچھ لوگوں نے اس کی تائید میں کہا نہیں ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ اس ملعون نے حضرت موسیٰ کو بدنام کرنے کی ایک گندی تجویز سوچی۔ کسی عورت کو رشوت دے کر آمادہ کر لیا کہ بھرے مجمع میں جب موسیٰ علیہ السلام زنا کی حد بیان فرما رہے ہوں تو آپ پر تہمت کرے۔ چنانچہ عورت مجمع میں کھڑی ہوئی جب حضرت موسیٰ نے اس کو قسمیں دیں اور اللہ کے غضب سے ڈرایا تو اس کا دل لرز گیا۔ تب اس نے صاف کہہ دیا کہ قارون نے مجھ کو سکھلایا تھا۔ اس وقت حضرت موسیٰ کی بددعا سے وہ مع اپنے گھر اور خزانوں کے زمین میں دھنسا دیا گیا۔ (تفسیر عثمانی)

مروی ہے کہ قارون حضرت موسیٰ کے چچا کا لڑکا تھا۔ اس کا نسب یہ ہے قارون بن یصہر بن قاہث۔ اور موسیٰ علیہ السلام کا نسب یہ ہے موسیٰ بن عمران بن قاہث۔ ابن اسحاق کی تحقیق یہ ہے کہ یہ حضرت موسیٰ کا چچا تھا۔ لیکن اکثر علماء چچا کا لڑکا کہتے ہیں۔ یہ بہت خوش آواز تھا تورات خوش الحانی سے پڑھتا تھا اس لئے اس کو منور کہتے تھے۔ (تفسیر قرطبی)

معارف و مسائل

سورۂ قصص کے شروع سے یہاں تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ قصہ مذکور تھا جو ان کو فرعون اور آل فرعون کے ساتھ پیش آیا۔ یہاں ان کا دوسرا قصہ بیان ہوتا ہے جو اپنی برادری کے آدمی قارون کے ساتھ پیش آیا اور مناسبت اس کی سابقہ آیات سے یہ ہے کہ پچھلی آیات میں یہ ارشاد ہوا تھا کہ دنیا کی دولت و مال جو تمہیں دیا جاتا ہے وہ چند روزہ متاع ہے اس کی محبت میں مست ہو جانا دانشمندی نہیں۔

قارون ایک لفظ عبرانی زبان کا ہے۔

روح المعانی میں محمد ابن اسحاق کی روایت سے نقل کیا ہے کہ قارون تورات کا حافظ تھا اور بنی اسرائیل میں سب سے زیادہ اس کو تورات یاد تھی مگر سامری کی طرح منافق ثابت ہوا اور اس کی منافقت کا سبب دنیا کے جاہ و عزت کی بے جا حرص تھی۔ پورے بنی اسرائیل کی سیادت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حاصل تھی اور ان کے بھائی ہارون ان کے وزیر اور شریک نبوت تھے اس کو یہ حسد ہوا کہ میں بھی تو ان کی برادری کا بھائی اور قریبی رشتہ دار ہوں میرا اس سیادت و قیادت میں کوئی حصہ کیوں نہیں۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام سے اس کی شکایت کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے مجھے اس میں کچھ دخل نہیں مگر وہ اس پر مطمئن نہ ہوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حسد کرنے لگا۔

فَبَغٰى عَلَيْهِمْ لفظ بغی چند معانی کے لئے آتا ہے۔ مشہور معنے ظلم کے ہیں۔ یہاں یہ معنی بھی مراد ہو سکتے ہیں کہ اس نے اپنے مال و دولت کے نشہ میں دوسروں پر ظلم کرنا شروع کیا۔ یحییٰ بن سلام اور ابن مسیب نے فرمایا کہ قارون مالدار آدمی تھا فرعون کی طرف سے بنی اسرائیل کی نگرانی پر مامور تھا اس منصب کے ذریعے اس نے بنی اسرائیل کو ستایا۔ (قرطبی اور معارف مفتی)

چادر لٹکانا:

شہر بن حوشب نے کہا (فخر و تکبر) مظاہرہ کرنے کے لئے قارون نے اپنے کپڑوں کی لمبائی (دوسروں کے مقابلہ میں) ایک بالشت بڑھا لی تھی (یعنی اس کے کپڑے نیچے لٹکتے تھے)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا (ازار یا لمبی تہبند یا کرتا یا پاجامہ وغیرہ) تکبر سے گھسیٹ کر چلتا ہے اللہ اس کی طرف (رحمت کی) نظر نہیں کرے گا۔ (رواہ البخاری) مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی چادر فخر و تکبر کی وجہ سے گھسیٹتا چلتا ہے اللہ (قیامت کے دن رحمت کی) نظر اس کی طرف نہیں کرے گا۔ امام احمد اور نسائی نے صحیح سند سے حضرت

[illegible]

وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ
[illegible]
بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ
[illegible]

قارون کے خزانے:

[illegible]

حضرت ذوالنون مصری کی کرامت:

[illegible]

إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ
[illegible]
لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ
[illegible]

[illegible]

حصول مقصد پر خوشی:

[illegible]

اترانے کی سزا:

[illegible]

[illegible]

تکبر اور فخر کی حدود

[illegible]

[illegible]

وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا ۖ وَأَحْسِن

[illegible]

كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ

[illegible]

دنیا کے مال میں آدمی کا حصہ

[illegible]

وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ

[illegible]

مال و دولت کا صحیح استعمال

[illegible]

[illegible]

نظم:

[illegible]

[illegible]

وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ
اور مت چاہ فساد زمین میں بیشک اللہ
لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ
نہیں پسند کرتا فساد کرنے والے

زمین میں فساد نہ کرو:

[illegible]

[illegible]

قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِندِي
بولا یہ تو مجھ کو ملا ہے ایک ہنر سے جو میرے پاس ہے

قارون کا تکبر و خود غرضی:

[illegible]

[illegible]

کیمیا گری کا علم:

[illegible]

بری خصلتیں:

[illegible]

أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِن قَبْلِهِ مِنَ
کیا اس نے یہ نہ جانا کہ اللہ ہلاک کر چکا ہے اس سے پہلے
الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا
[illegible]

دولت کس نے دی؟

[illegible]

اپنے فن کی بدولت حاصل ہوئی۔

وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ
اور پوچھے نہ جائیں گنہگاروں سے ان کے گناہ

سزا کیلئے اللہ کو گناہوں کے پوچھنے کی ضرورت نہیں:

یعنی پوچھنے کی ضرورت کیا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے کراماً کاتبین فرشتے ایک ایک کر کے عمل، چہرہ فرشتوں کے پاس سب لکھے ہوئے ہیں۔ ہاں اطمینان اور تقریع (زجر) کی غرض سے سوال دوسری بات ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ گناہوں کی کثرت سے مجرمین اتنی تعداد میں ہوں گے کہ ایک ایک کو پوچھنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ اور حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ "یعنی جب پکڑے گا، گناہ ہر ایک کا بہت ہوگا درست ہو گئے کیا عذر کے جب پکڑا تو علم ہے سب کچھ کی پڑا کے اور الزام ہی نہیں کرتا۔ یعنی پکڑا گیا تو کچھ سزا کا الزام دیکھ دیا جانا۔" (موضح القرآن، تفسیر عثمانی)

وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ اور مجرموں سے ان کے قصوروں کے متعلق (تحقیق کی غرض سے) نہیں پوچھا جائے گا۔ کیونکہ اللہ کو پہلے ہی سے ان کے جرائم معلوم ہوں گے۔ ان کو پوچھنے اور دریافت کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسی لئے دنیا میں وہ بغیر دریافت کئے جرائم کی سزا میں ہلاک کرتا ہے اور آخرت میں دوزخ میں داخل کرے گا۔ پہلے اللہ نے ایسے لوگوں کو ہلاک کر دیا جو قارون سے قوت میں بھی زیادہ تھے اور تعداد میں بھی بہت تھے۔ قارون کے دل میں اپنی ہلاکت کا خوف پیدا ہو اس آیت میں فرما دیا کہ یہ عذاب انہی کے ساتھ مخصوص نہ تھا بلکہ تمام اگلے پچھلے مجرموں کے جرائم پر مطلع ہے سب کو سزا دے گا۔ قتادہ نے لَا يُسْئَلُ کا یہ مطلب بیان کیا کہ بغیر پوچھے اور بغیر حساب لئے ان کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ مجاہد نے کہا فرشتے ان سے ان کے جرائم کا سوال نہیں کریں گے بلکہ چہروں سے ہی پہچان لیں گے۔ حسن نے کہا دریافت حال اور تحقیق کے لئے ان سے نہیں پوچھا جائے گا بلکہ توبیخ اور جھڑکی کی غرض سے پوچھ گچھ کی جائے گی۔ (تفسیر مظہری)

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ
پھر نکلا اپنی قوم کے سامنے اپنی شان سے کہنے لگے جو لوگ
يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ
طالب تھے دنیا کی زندگی کے اے کاش ہم کو ملے جیسا کچھ ملا ہے
اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ
قارون کو بے شک اس کی بڑی قسمت ہے

قارون کی ٹیپ ٹاپ:

یعنی ایک دن قارون بڑی زیب و زینت سے خدم و حشم کے ساتھ بڑی شان و شکوہ اور ٹیپ ٹاپ سے نکلا۔ جس کو دیکھ کر دنیا داروں کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ کہنے لگے کاش ہم کو بھی دنیا کی وہی ترقی اور عروج حاصل ہوتا جو اس کو حاصل ہوا ہے۔ بیشک یہ بڑا صاحب نصیب اور بڑی قسمت والا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

مقاتل نے کہا قارون سفید خچر پر سوار ہو کر نکلا جس پر سونے کی زین تھی۔ چار ہزار سوار تھے جن کے گھوڑے ارغوانی تھے تین سو باندیاں بھی سفید خچروں پر سوار ساتھ تھیں جو زیورات اور سرخ کپڑوں سے آراستہ تھیں۔

بنی اسرائیل (اگرچہ دنیا کے طالب تھے مگر) اس وقت مسلمان تھے، انہوں نے یہ تمنا کی کہ قارون کی دولت ہم کو مل جاتی، یہ تمنا حسد کی وجہ سے نہ تھی بلکہ یوں کہا کہ قارون کی دولت کی طرح کاش ہم کو بھی دولت مل جاتی۔ (تفسیر مظہری)

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ
اور بولے جن کو ملی تھی سمجھ اے خرابی تمہاری اللہ کا
اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ
دیا ثواب بہتر ہے ان کے واسطے جو یقین لائے اور کام کیا بھلا

دانا اہل علم کی نصیحت:

جو سمجھدار اور ذی علم لوگ تھے انہوں نے کہا کہ کمبخت اس فانی چمک دمک پر کیا ریجھے جاتے ہو، مومنین صالحین کو اللہ کے ہاں جو دولت ملنے والی ہے اس کے سامنے یہ ٹیپ ٹاپ محض ہیچ اور لاشے ہے جو اس کی نسبت کوئی وقعت نہیں رکھتی۔

اور جن لوگوں کو (دین کا) علم عطا کیا گیا تھا انہوں نے کہا ارے تمہارا ناس ہو اللہ کے گھر کا ثواب (بدرجہا) اچھا ہے جو ان لوگوں کو ملے گا جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے اور (کامل طور پر) انہی لوگوں کو دیا جائے گا جو (حرص دنیا سے) اپنے آپ کو روکنے والے ہیں۔

اُوتُوا الْعِلْمَ یعنی جو لوگ اللہ کی کتاب سے واقف تھے جس کا وعدہ اللہ نے مومنوں سے کیا ہے انہوں نے ان تمنا کرنے والوں سے کہا۔

وَيْلَكُمْ لفظ ویل بددعا کے معنی سے ہے۔ یہ لفظ کلمہ زجر ہے، اصل معنی ہے ہلاکت ہو، مگر اس جگہ ڈانٹ کا مفہوم ہے بد دعا مقصود نہیں۔ اس کا استعمال ہمیشہ بددعا کیلئے ہوتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۞
اور یہ بات انہی کے دل میں پڑتی ہے جو سہنے والے ہیں

فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهُ

مِنْ فِئَةٍ يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِينَ

[illegible]

قارون کی ہلاکت

[illegible]

قارون نے زکوٰۃ کا انکار کر دیا

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف فرعون کی آخری تدبیر ناکام

[illegible]

[illegible]

وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ

[illegible]

يَقُولُونَ وَيْكَأَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

[illegible]

لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ

[illegible]

قارون کی ہلاکت سے عبرت:

[illegible]

لَوْلَا أَن مَّنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا

[illegible]

وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ

[illegible]

[illegible]

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ

[illegible]

عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ

[illegible]

[illegible]

معصیت کا پختہ عزم بھی معصیت ہے

اس آیت میں فساد اور فساد کرنے والوں پر دار آخرت سے محروم ہونے کی وعید ہے اس سے معلوم ہوا کہ معصیت کا پختہ ارادہ جو عزم کے درجہ میں پہنچ جائے وہ بھی معصیت ہی ہے (کمافی الروح کذا فی معارف مفتی)

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا			
جو لے کر آیا	بھلائی	اس کو ملنا ہے بہتر	اس سے

یعنی جو بھلائی یہاں کرے گا اس سے کہیں بہتر بھلائی وہاں پائے گا چونکہ ایک نیکی کا پھل کم از کم دس گنا ثواب پائے گا۔

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ		
اور جو کوئی	لے کر آیا برائی	سو بدلا پائیں گے وہ برائی کرنے والے
عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ		
اتنا ہی	جو تھے	کرتے

مشکلات قانون: حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں نیکی پر وعدہ اس کا اس سے بہتر ہے اور برائی پر برائی کا وعدہ نہیں فرمایا کہ فرض کر رہے ہیں یعنی ممکن ہے معاف ہو جائے۔ ہاں یہ فرمایا کہ برے کو اس سے زیادہ سزا نہ ملے گی۔

اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ		
جس نے فرض کیا	تجھ پر	قرآن کا
لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ		
وہ پھیر لانے والا ہے تجھ کو پہلی جگہ		

دنیا وآخرت کی کامیابی متقین کے لئے ہے:

پہلے فرمایا تھا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ کہ انجام بخیر پرہیزگاروں کا ہے یعنی آخرت میں جیسا کہ اوپر معلوم ہوا اب بتلاتے ہیں کہ دنیا میں بھی آخری فتح ان ہی کی ہوتی ہے۔ دیکھو آج کفار کے ظلم وستم سے تنگ آکر تم کو وطن چھوڑنا پڑا ہے مگر جس خدا نے آپ کو پیغمبر بنایا اور قرآن جیسی کتاب عطا فرمائی وہ یقیناً آپ کو نہایت کامیابی کے ساتھ اسی جگہ واپس لائے گا۔ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں یہ آیت اتری ہجرت کے وقت یعنی پھر مکہ میں آ جائے سو خوب طرح آئے پورے غالب ہو کر بعض مفسرین نے معاد سے مراد موت لی ہے بعض نے آخرت بعض نے جنت بعض نے بیت المقدس جہاں پہلے ایک مرتبہ آپ شب معراج میں تشریف لے گئے تھے۔ مولانا الدین ابن عربی نے اس آیت میں بہت لطیف نکتے لکھے ہیں۔ یعنی معاد سے مراد وہی جگہ کا مصرف ہے (کذا فی المعارف) اور فتح مکہ کی بشارت بھی قریب ہی جیسا کہ ابن عباس اور عکرمہ وغیرہ سے منقول ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر سے بتلایا گیا ہے کہ لوگ آپ کے بعد حشر کے بعد آخرت کی ابتدائی منازل جنت ہے مطلب یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اول آپ کو نہایت شان اور غلبہ کے ساتھ مکہ میں واپس لائے گا چنانچہ بعد ازاں واقع ہوئی پھر آخرت میں شان کی طرف جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ آخرت میں سب سے اعلیٰ مقام پر محمودہ کے لئے پہنچائے جائیں گے (تفسیر عثمانی)

شان نزول: صحیح بخاری وغیرہ میں حضرت ابن عباس سے معاد کی یہ تفسیر منقول ہے مطلب یہ ہے کہ آپ کا پیارا وطن مکہ مکرمہ چھوڑ کر جانا پڑا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو مکہ میں ہی لوٹا کر لائے گا۔ تفسیر میں ہے مقاتل کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے وقت غار ثور سے رات کے وقت نکلے اور مکہ سے مدینہ جانے والے معروف راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ سے سفر کیا کیونکہ دشمن تعاقب میں تھے۔ جب مقام جحفہ پر پہنچے جو مدینہ کے راستہ کی مشہور منزل رابغ کے قریب ہے وہاں سے مکہ سے مدینہ کا معروف راستہ ملتا ہے اس وقت مکہ کے راستہ پر نظر پڑی تو بیت اللہ اور اپنا وطن یاد آیا اسی وقت جبرئیل امین یہ آیت لے کر نازل ہوئے جس میں آپ کو بشارت دی گئی ہے کہ مکہ سے یہ جدائی چند روزہ ہے بالآخر آپ کو پھر مکہ پہنچا دیا جائے گا جو فتح مکہ کی بشارت تھی اسی لئے حضرت ابن عباس کی ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت جحفہ میں نازل ہوئی نہ مکی ہے نہ مدنی (قرطبی) (معارف مفتی)

الٰی معاد سے مراد ہے مکہ چنانچہ اس وعدہ کے مطابق اللہ نے فتح کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں لوٹا دیا۔ بخاری نے حضرت ابن عباس کا یہی قول بیان کیا ہے مجاہد کا بھی یہی قول ہے بیہقی نے دلائل میں اسلام کا ظہور بیان کیا ہے جہاں دلالت کرتا ہے۔ معاد میں ... تمام عرب ... اللہ کے رسول اللہ کے دشمنوں پر غالب آ گئے اور شکست ہوئی اور اسلام کا بول بالا ہوا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس کا قول بیان کیا ہے کہ معاد سے مراد موت ہے۔ میں کہتا ہوں موت اللہ کی طرف واپس ہونے کا نام ہے اسی لئے معاد کہا ہے اللہ نے فرمایا ہے ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ تم بے جان تھے اسی نے تم کو جاندار بنایا پھر تم کو بے جان کرے گا۔

آئندہ آیت کا شان نزول:

کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا تم کھلی گمراہی میں ہو اس کے جواب میں اللہ نے آیت ذیل نازل فرمائی۔ (تفسیر مظہری)

قُلْ رَّبِّیْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰی

[illegible]

وَمَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ

[illegible]

[illegible]

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ

[illegible]

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ

[illegible]

اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ

[illegible]

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

[illegible]

[illegible]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سورة العنكبوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا

اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ

[illegible] ارشاد ہوا آپ کے والدین [illegible] کے ساتھ [illegible] کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

ایمان کے ساتھ اعمال بھی ضروری ہیں:

یعنی [illegible] کیا ہے کہ [illegible] صرف ایمان کا [illegible] لوگوں کو اس کی [illegible] میں [illegible] یہ آیت نازل ہوئی [illegible] مطلب [illegible] لوگوں کو یہ خیال ہے کہ صرف ایمان لانے [illegible] جائیں گے۔ صرف ایمان [illegible] سے روکتا ہے اور جنت میں [illegible] مستحق [illegible] ہے۔ لیکن حصول [illegible] ثابت قدمی [illegible]۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
اور ہم نے جانچا ہے ان کو [illegible] جو ان سے پہلے تھے

سابقہ انبیاء اور ان کے متبعین کی آزمائشیں:

یعنی پہلے نبیوں کے متبعین [illegible] سخت امتحانوں میں ڈالے جا چکے ہیں۔ بخاری میں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں [illegible] اللہ تعالیٰ سے دعا [illegible] کہ مشرکین [illegible] مسلمانوں پر [illegible] ظلم و ستم کی انتہا [illegible] آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے [illegible] آدمی کو زمین میں گاڑ دیا جاتا تھا پھر اس کے سر پر آرہ چلا کر [illegible] دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے [illegible] لوہے کی کنگھیاں [illegible] گوشت اور [illegible] یہ سختیاں ان کو [illegible] نہیں [illegible]۔

فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا
سو البتہ معلوم کرے گا اللہ جو لوگ سچے ہیں
وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ
اور البتہ معلوم کرے گا جھوٹوں کو

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ظاہر کر دے گا [illegible] ایمان میں [illegible] کے موافق [illegible] جائے گی۔ [illegible] فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ [illegible] نہایت مختلفہ [illegible] جیسا کہ [illegible] لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ" کے

تحت میں ہم نے یہاں [illegible] توجیہات کی طرف اشارہ فرمایا ہے جو مفسرین سے منقول ہیں۔ (تفسیر حقانی)

اللہ کے جان لینے کا مطلب:

اللہ تعالیٰ کو تو ہر شخص کا صادق یا کاذب ہونا اس کے پیدا ہونے سے پہلے بھی معلوم ہے [illegible] امتحانات [illegible] جان لینے کے معنی یہ ہیں کہ [illegible] ظاہر [illegible] حضرت [illegible] حکیم الامت تھانوی نے [illegible] صاحب سے [illegible] فرمایا ہے کہ [illegible] علم [illegible] کام [illegible] ہے [illegible] اور منافق میں فرق آزمائش کے ذریعہ معلوم کرتے ہیں [illegible] کے مطابق حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اس قسم کے امتحانات [illegible] کون مخلص ہے اور کون نہیں [illegible] اس کے علم میں [illegible]۔ واللہ اعلم [illegible]

اللہ تعالیٰ [illegible] جانتا ہے سچوں کو بھی اور جھوٹوں کو بھی اس لئے حصول علم مقصود نہیں ہے بلکہ اس کے علم ازلی کا ظہور [illegible] اور کاذبوں کے جھوٹ سے [illegible] مقصود ہے تاکہ سچے ایمان والے [illegible] ہو جائیں اور ان [illegible] عذاب کا مستحق [illegible]۔

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ
کیا یہ سمجھتے ہیں جو لوگ کہ کرتے ہیں برائیاں
أَنْ يَسْبِقُونَا ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ
کہ ہم سے بچ جائیں گے بری بات ہے جو طے کرتے ہیں

ایذا دینے والے کافر عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ پہلی دو آیتیں مسلمانوں سے متعلق تھیں جو کافروں کی ایذاؤں میں گرفتار تھے، اور یہ آیت ان کافروں سے متعلق ہے جو مسلمانوں کو ستا رہے تھے۔ (موضح) یعنی مومنین کے امتحانات کو دیکھ کر یہ نہ سمجھیں کہ ہم [illegible] ظلم کرتے رہیں گے [illegible] ہم سے بچ کر کہاں جا سکتے ہیں۔ [illegible] مسلمانوں [illegible] امتحان [illegible] حقیقت [illegible] اس وقت کی [illegible] خدا کے ہاتھ [illegible] بہت [illegible] بات [illegible]۔ (تفسیر عثمانی)

حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچوں نمازیں (باہم ایک وقت سے دوسرے وقت تک) اور جمعہ کی نماز (آئندہ) جمعہ تک اور رمضان (اگلے رمضان تک) درمیانی گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔ رواہ مسلم۔ یہ بحث آیت اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ کی تفسیر کے ذیل میں گزر چکی ہے۔ (تفسیر مظہری)

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ
جو کوئی امید رکھتا ہے اللہ سے ملنے کی تو اللہ کا وعدہ
لَاٰتٍ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝
آ رہا ہے اور وہ ہے سننے والا جاننے والا

اللہ اپنے امیدواروں سے وعدہ پورا کرے گا:

یعنی جو شخص اس زندگی پر یقین رکھتا ہے کہ ایک دن مجھے اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے جہاں بات بات پر پکڑ ہوگی۔ اگر کامیاب ہوا تو بھلائی کی نعمتیں ہیں، وہ پیش ہو کر تقدیر کی بھیجی چیزیں پائے گا اور کامیاب ہوا تو ساری نعمتیں اصل ہیں یعنی اللہ کی خوشنودی اور اس کا دیدار نصیب ہوگا۔ ایسا شخص یاد رکھے کہ اللہ کا وعدہ آ رہا ہے کوئی طاقت اسے پھیر نہیں سکتی۔ اس کی نگاہ تو مت چھوڑو اور محنت کرو، ہم اس کی تمہیں ضرور حاضری کی تیاری کرنی ہوگی۔ اللہ سب سنتا جانتا ہے کسی کی محنت رائیگاں نہ کرے گا۔ (تفسیر عثمانی)

وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۭ
اور جو کوئی محنت اٹھائے سو اٹھاتا ہے اپنے ہی واسطے
اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶
اللہ کو پروا نہیں جہان والوں کی

اللہ بے نیاز ہے عبادت و محنت کا نفع خود بندے کو ہے:

یعنی اللہ تعالیٰ کو کسی کی طاعت سے کیا نفع اور معصیت سے کیا نقصان۔ وہ تو کلی طور پر بے نیاز ہے۔ ہاں بندہ اپنے پروردگار کی طاعت میں جس قدر محنت اٹھائے گا اس کا پھل دنیا و آخرت میں وہی کھائے گا۔ لہٰذا مجاہد کو چاہئے کہ اسے یہ خیال بھی نہ آنے دے کہ ہم خدا کے رستہ میں اتنی محنت کر کے کچھ اس پر احسان کر رہے ہیں (العیاذ باللہ) اس کا احسان ہے کہ تم کو اپنے رستہ کے لئے محنت و ریاضت کی توفیق بخشی۔

منت نکرد بر خلق مسجودے کم   منت شد بر بندگاں سجدے کم

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں جو بگڑا ہوا ہے اس کا کوئی نام نہیں۔ انسان نیکیوں کی کوشش میں لگا رہے یہی ایک طرح کا جہاد ہے۔ (ابن کثیر)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ
اور جو لوگ یقین لائے اور کئے بھلے کام ہم اتار دیں گے ان پر سے
سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
برائیاں ان کی اور بدلہ دیں گے ان کو بہتر سے بہتر کاموں کا

اللہ نیکیوں کا صلہ دیتا ہے:

یعنی جہان سے بے پروا اور بے نیاز ہونے کے باوجود اپنی رحمت و شفقت سے تمہاری محنت کو ٹھکانے لگاتا ہے حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ یعنی ایمان کی برکت سے نیکیاں اچھی ہوں گی اور برائیاں معاف ہوں گی۔ (موضح القرآن و تفسیر عثمانی)

ان میں کچھ شک نہیں کہ تمہاری نیکیاں خدا کو کوئی کام نہیں آتیں لیکن پھر بھی … والا باپ ہے وہ تمہیں نیکیوں پر بدلہ دیتا ہے۔ اس کی وجہ سے تمہاری برائیاں معاف کر دیتا ہے، چھوٹی سے چھوٹی نیکی کی قدر کرتا ہے اور اس پر بڑے سے بڑا اجر دیتا ہے۔ ایک ایک نیکی کا سات سات سو گنا بدلہ عنایت فرماتا ہے۔ اور بدی کو یا تو بالکل ہی معاف فرما دیتا ہے یا اسی کے برابر سزا دیتا ہے۔ وہ ظلم سے پاک ہے گناہوں کو بخشتا ہے اور نیکیوں کو بڑھاتا ہے اور اپنے پاس سے اجر عظیم دیتا ہے۔ ایمانداروں کی مطابق سنت نیکیاں قبول فرماتا ہے ان کے گناہوں سے درگزر فرما لیتا ہے اور ان کے اچھے اعمال کا بہترین بدلہ عطا فرماتا ہے۔ (ابن کثیر)

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۭ
اور ہم نے تاکید کر دی انسان کو اپنے ماں باپ سے بھلائی سے رہنے کی
وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ
اور اگر وہ تجھ سے زور کریں کہ تو شریک کرے میرا جس کی تجھ کو خبر نہیں

اللہ کا شریک کوئی نہیں ہو سکتا:

یعنی تمام کائنات میں ایسی کوئی چیز ثابت ہی نہیں جو خدا کی شریک ہو سکے۔ پھر اس کی خبر کسی کو کہاں سے ہو۔ جو لوگ شرکاء ٹھہراتے ہیں محض جاہلانہ اوہام اور بے سند خیالات کی پیروی کر رہے ہیں۔ قطعی خبر انہیں بھی نہیں۔ (تفسیر عثمانی)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی والدہ کی بھوک ہڑتال:

مسلم، ترمذی، بغوی، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص کی روایت سے بیان کیا ہے (حضرت سعد بن ابی وقاص عشرہ مبشرہ میں

[illegible]

فلا تطعهما

والدین کی اطاعت کی حد

[illegible]

الی مرجعکم فانبئکم بما کنتم تعملون

[illegible]

والذین امنوا وعملوا الصلحت

[illegible]

لندخلنهم فی الصلحین

[illegible]

ومن الناس من یقول امنا باللہ

[illegible]

فاذا اوذی فی اللہ جعل فتنۃ الناس کعذاب اللہ

[illegible]

[illegible]

شانِ نزول:

[illegible]

وَلَئِن جَاءَ نَصْرٌ مِّن رَّبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ

[illegible]

منافقوں کی حالت

[illegible]

أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ

[illegible]

وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ

[illegible]

مومن منافق الگ ہو کر رہے گا

[illegible]

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطَايَاكُمْ

[illegible]

مسلمان کافروں کی اتباع نہ کریں:

[illegible]

وَمَا هُم بِحَامِلِينَ مِنْ خَطَايَاهُم مِّن شَيْءٍ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ

[illegible]

کافروں کے جھوٹے دعوے:

[illegible]

[illegible]

تنگی اور بدحالی کا دور:

[illegible]

وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ

[illegible]

کل جن سے آزمائے جاتے رہتے ہیں

[illegible]

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ

اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا

[illegible]

حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ

[illegible]

طوفان نوح

[illegible]

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ

[illegible]

نجات پانے والے

[illegible]

وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

[illegible]

کشتی نوح ... عبرت کا نشان

[illegible]

[illegible]

وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ

[illegible]

ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ إِنَّمَا تَعْبُدُونَ

[illegible]

مِن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا

[illegible]

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت:

[illegible]

إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ

[illegible]

لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ

[illegible]

وَاشْكُرُوا لَهُ ۖ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

[illegible]

معیشت کی اہمیت:

[illegible]

[illegible]

وَإِن تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن قَبْلِكُمْ

[illegible]

وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

[illegible]

قوم کے جھٹلانے سے پیغمبر کا کوئی نقصان نہیں

[illegible]

أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ

[illegible]

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ

[illegible]

اگر پیدائش پر دوبارہ زندگی کو قیاس کرلو:

[illegible]

إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ

[illegible]

اللہ کے لیے کچھ مشکل نہیں:

[illegible]

[illegible]

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ

[illegible]

بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللَّهُ يُنْشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ

[illegible]

دوسری مخلوقات میں غور کرو

[illegible]

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

[illegible]

يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَشَاءُ

[illegible]

عذاب و رحم کی صورتیں

[illegible]

وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ

[illegible]

فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَمَا لَكُمْ

[illegible]

مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ

[illegible]

اللہ سے کوئی بھاگ نہیں سکتا

[illegible]

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ

[illegible]

يَئِسُوا مِنْ رَحْمَتِي

[illegible]

مایوسِ رحمت

[illegible]

وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فَمَا كَانَ جَوَابَ

[illegible]

قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ

[illegible]

قوم ابراہیم میں سالہا سال کی محنت

[illegible]

فَأَنْجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

[illegible]

اہل حق کی کامیابی کی مثال

[illegible]

وَقَالَ

[illegible]

إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا

[illegible]

مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

[illegible]

آگ سے نکلنے کے بعد حضرت ابراہیم کی تقریر

[illegible]

[illegible]

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ

[illegible]

بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا

[illegible]

مشرکانہ دوستیاں دنیا کی عارضی کمائی

[illegible]

وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَاصِرِينَ

[illegible]

امت محمدیہ میں انقلابات

[illegible]

[illegible]

فَآمَنَ لَهُ لُوطٌ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ

[illegible]

إِلَىٰ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

[illegible]

حضرت لوطؑ کا ایمان لانا اور ہجرت:

[illegible]

[illegible]

حضرت عثمانؓ کی ہجرت:

[illegible]

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ

[illegible]

اولادِ ابراہیم:

[illegible]

وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ

[illegible]

[illegible]

وَآتَيْنَاهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ

[illegible]

لَمِنَ الصَّالِحِينَ

[illegible]

[illegible]

(تفسیر ...)

دنیا میں سب سے پہلی ہجرت

حضرت ابراہیم علیہ السلام پہلے پیغمبر ہیں جنہوں نے ... [illegible] ... ہجرت ... [illegible] ... سال کی عمر میں ہوئی [illegible]

بعض اعمال کی جزا دنیا میں بھی مل جاتی ہے

[illegible]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ہجرت حبشہ

[illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible] ... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ
[illegible]
مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ
[illegible]

حضرت لوطؑ کی تبلیغ

[illegible]

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ
[illegible]

قوم لوط کی بدکاریاں

[illegible] ... وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ... [illegible]

وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ
[illegible]

[illegible]

[illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا

[illegible]

بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ

[illegible]

[illegible]

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ

[illegible]

[illegible]

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْٓا

[illegible]

اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ

[illegible]

اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ

[illegible]

[illegible]

قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَن فِيهَا لَنُنَجِّيَنَّهُ

[illegible]

وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ

[illegible]

فرشتوں کا جواب:

[illegible]

وَلَمَّا أَن جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ

[illegible]

بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا

[illegible]

فرشتے حضرت لوط کے پاس:

[illegible]

وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ إِنَّا مُنَجُّوكَ

[illegible]

وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ

[illegible]

إِنَّا مُنزِلُونَ عَلَىٰ أَهْلِ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا

[illegible]

مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ

[illegible]

[illegible]

وَلَقَد تَّرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ

[illegible]

قوم لوط کی بستیوں کے کھنڈرات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يَا قَوْمِ

[illegible]

اعْبُدُوا اللَّهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ

[illegible]

حضرت شعیب کی تبلیغ

[illegible]

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ

[illegible]

فساد فی الارض

[illegible]

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا

پھر ان کو جھٹلایا تو پکڑا ان کو زلزلہ نے پھر صبح کو رہ گئے

فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ۝ وَعَادًا وَثَمُودَ

اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے اور ہلاک کیا عاد کو اور ثمود کو

وَقَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنْ مَسَاكِنِهِمْ

اور تم پر حال کھل چکا ہے ان کے گھروں سے

یعنی ان کی بستیوں کے کھنڈر تم دیکھ چکے ہو، ان سے عبرت حاصل کرو۔ (تفسیر عثمانی)

عقل پرستوں کی غلط فہمی:

اور جن کی عقل فلسفہ اور سائنس سے خراب ہو چکی ہے اور ان کا دائرہ ادراک محسوسات سے متجاوز نہیں ان کو گمان ہوتا ہے کہ [illegible] کے نیچے [illegible] آتش مادہ میں اشتعال پیدا ہو [illegible] لئے یہ ہلاکت اور تباہی ہوئی۔

[illegible] وہاں آتش مادہ بھی ہے لیکن آگ اور پانی کا مادہ ایک جگہ جمع ہو سکتا ہے۔ (معارف القرآن)

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ

اور بھلے دکھلائے ان کو شیطان نے ان کے کام پھر روک دیا ان کو

عَنِ السَّبِيلِ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ

راہ سے اور تھے ہوشیار

عقل کے باوجود ہلاکت کے گڑھے میں جا رہے:

یعنی دنیا کے کام میں ہوشیار تھے اور اپنے نزدیک بڑے سمجھدار تھے [illegible] سے نہ رکتے تھے۔ (تفسیر عثمانی)

[illegible] کا یہ مطلب بھی بیان کیا گیا ہے کہ ان پر [illegible] عذاب ضرور آئے گا۔ [illegible] کے اقوال [illegible] (تفسیر مظہری)

وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مُوسَىٰ

اور ہلاک کیا قارون اور فرعون اور ہامان کو اور ان کے پاس پہنچا موسیٰ

بِالْبَيِّنَاتِ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ

کھلی نشانیاں لے کر پھر بڑائی کرنے لگے ملک میں اور نہیں تھے ہم سے جیت جانے والے

قارون، فرعون اور ہامان:

یعنی کھلی نشانیاں دیکھ کر بھی حق کے سامنے نہ جھکے اور [illegible] کی گردن نیچے نہ ہوئی۔ پھر کیا ہوا؟ [illegible] یا عیاذ باللہ خدا کو ہرا دیا۔ (تفسیر عثمانی)

قارون نسبی لحاظ سے فرعون و ہامان سے شریف تھا اس لئے قارون کا ذکر فرعون و ہامان سے پہلے فرمایا [illegible] اس امر کی طرف [illegible] سے قرب ہونا [illegible] کی علامت ہے۔ (تفسیر مظہری)

فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنْبِهِ

پھر سب کو پکڑا ہم نے اپنے اپنے گناہ پر

مختلف مجرموں کی مختلف سزائیں:

[illegible] کسی کو ایک طرح سے اور کسی کو دوسری طرح سے ہلاک کیا۔

فَمِنْهُمْ مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا

پھر کوئی تھا کہ اس پر بھیجا ہم نے پتھراؤ ہوا سے

یہ قوم لوط ہے [illegible]

وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ

اور کوئی تھا کہ اس کو پکڑا چنگھاڑ نے

یہ ثمود تھے [illegible]

وَمِنْهُمْ مَنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ

اور کوئی تھا کہ اس کو دھنسا دیا ہم نے زمین میں

یعنی قارون کو جیسا کہ سورۂ قصص میں گزرا۔

وَمِنْهُمْ مَنْ أَغْرَقْنَا

اور کوئی تھا کہ اس کو ڈبو دیا ہم نے

یعنی فرعون و ہامان [illegible]

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
اور اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرے لیکن وہ
أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ
اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے

اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا:

یعنی اللہ تعالیٰ کی شان یہ نہیں کہ وہ انسانوں پر بے موقع عذاب کرے اس کی بارگاہ عیوب و نقائص سے بکلی بری اور منزہ ہے۔ ظلم تو یہ مشرک لوگ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ یعنی ایسے کام کرتے ہیں جن کا نتیجہ انسان کے حق میں برا ہو۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَوْلِيَآءَ
مثال ان لوگوں کی جنہوں نے بنائے خدا کو چھوڑ کر اور حمایتی
كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوْتِ
جیسے مکڑی کی مثال بنایا اس نے اپنا گھر اور سب گھروں میں بودا
لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ
مکڑی کا گھر اگر ان کو سمجھ ہوتی

مشرکوں کی حیثیت:

یعنی کمزور اس واسطے ہے کہ جان و مال کا بچاؤ جو گھر کا مقصد ہے وہ اس سے حاصل نہیں ہوتا۔ یہی مثال ان کی ہے جو خدا سے سوا کسی کو حمایتی بنا لیتے اور وہ ان کے کام نہیں آتے جیسا کہ اپنی حمایت میں سمجھتے۔ (تفسیر عثمانی)

مسئلہ: مکڑی کو مارنے اور اس کے جالے صاف کرنے کے متعلق علماء کے اقوال مختلف ہیں۔ بعض حضرات اس کو پسند نہیں کرتے، کیونکہ یہ ہجرت کے وقت غار ثور کے دہانے پر جالا تان دینے کی وجہ سے قابل احترام ہو گیا، جیسا کہ ثعلبی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کے قتل کی ممانعت نقل کی ہے مگر ثعلبی نے اور ابن عطیہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہی سے یہ روایت نقل کی ہے "طهروا بيوتكم من نسج العنكبوت فإن تركه يورث الفقر" یعنی مکڑی کے جالوں سے اپنے مکانات کو صاف رکھا کرو کیونکہ ان کے چھوڑ دینے سے فقر و فاقہ پیدا ہوتا ہے۔ سند ان دونوں روایتوں کی قابل اعتبار نہیں، اور دوسری روایت کی دوسری احادیث سے تائید ہوتی ہے جن میں مکانات اور گھر کو صاف رکھنے کا حکم ہے۔ (روح المعانی) (معارف مفتی اعظم)

مکڑی اور مشرک:

حضرت مولانا تھانوی: مکڑی کے جالے بھی اور بیت عنکبوت بھی ہوتے ہیں اور ان سب کا منشا یہ ہے کہ یہ جال بھی ہوتا ہے جو بہر حکمت آدمی کا جالا بنانے کے لیے ہے۔ اسی طرح مشرکین جو عرف دیتے ہیں اور ان کی نظر میں پناہ ہوتی ہیں اور وہ شرک [illegible] ہے جو ان کی تباہی کا باعث بنتا ہے۔ (معارف القرآن)

یعنی جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں کو پوجتے ہیں اور انہوں نے بتوں کو اپنا کارساز قرار دے رکھا ہے ان کی مثال مکڑی اور اس کے جالے کی سی ہے جیسے مکڑی نے اپنا جالا بنایا ہو۔ مگر مکڑی کے جالے سے بھی زیادہ کمزور ہے کیونکہ مکڑی کا جالا بھی کوئی حقیقت رکھتا ہے اور اس کا کچھ نہ کچھ فائدہ مکڑی کو پہنچتا ہے بت پرستوں کی حالت اس سے بھی گئی گزری ہے مطلب یہ ہے کہ بت پرستوں کے مذہب کی مثال مکڑی کے جالے کی طرح ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ جن لوگوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو کارساز بنا رکھا ہے اہل توحید کے مقابلہ میں ان کی حالت ایسی ہے جیسے مکڑی کی جس نے اپنا گھر آدمی کے گھر کے مقابلہ میں بنایا ہو۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھر اور [illegible] میں سے مکڑی کا جالا دور کر دیا کرو کیونکہ اس کو چھوڑ دینے سے ناداری آتی ہے۔ (تفسیر مظہری)

إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ
اللہ جانتا ہے جس جس چیز کو وہ پکارتے ہیں اس کے
دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ
سوائے کوئی چیز ہو

یعنی مشرکین خواہ کتنا ہی تعجب کریں کہ سب کو ایک ہی ذیل میں کیوں رکھا کسی کو مستحق نہ کیا۔ بعض لوگ بت کو پوجتے ہیں بعض آگ پانی کو بعض انبیاء اولیاء اور فرشتوں کو۔ سو حق تعالیٰ نے فرما دیا کہ اللہ کو سب معلوم ہیں۔ اگر کوئی ایک بھی ان میں سے مستقل قدرت و اختیار رکھتا تو سب ہی پر [illegible] نہ کرتا۔

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
اور وہ زبردست ہے حکمتوں والا

یعنی اللہ کو کسی کی رفاقت نہیں چاہیے وہ زبردست ہے اور حکمتوں والا چاہیے کہ اس پر [illegible] مطلق ہے۔ (تفسیر عثمانی)

[illegible]

[illegible]

وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ

[illegible]

وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ

[illegible]

قرآنی مثالوں پر مشرکین کے اعتراض کا جواب

[illegible]

اللہ کے نزدیک پیارا کون ہے؟

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ

[illegible]

[illegible]

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ

[illegible]

[illegible]

اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ

[illegible]

[illegible] قرآن کے [illegible]

[illegible]

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ

[illegible]

عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

[illegible]

نماز برائیوں سے روکتی ہے

[illegible]

[illegible] عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ [illegible]

[illegible]

امام رازی کی تحقیق

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے روک دے گی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس کی نوجوانی کی توبہ

[illegible]

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ

[illegible]

[illegible]

فضائل ذکر کی احادیث

[illegible]

۱- سب سے بہتر عمل

[illegible]

۲- سب سے افضل مرتبے والا بندہ

[illegible]

[illegible]

۳- افضل آدمی اور افضل عمل

حضرت عبداللہ بن بسر کی روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا (یا رسول اللہ) لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ فرمایا خوشی ہو اس کے لئے جس کی عمر لمبی اور اعمال اچھے ہوں۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا (سب سے افضل یہ ہے) کہ تم دنیا سے ایسی حالت میں جدا ہو کہ تمہاری زبان ذکر اللہ سے تر ہو۔ رواہ احمد والترمذی۔

۴- آگے بڑھ جانے والے:

حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے راستہ پر جا رہے تھے، ایک پہاڑ کی طرف سے گزرے جس کا نام جمدان تھا فرمایا چلو یہ جمدان ہے۔ مفردون آگے بڑھ گئے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مفردون سے کیا مراد ہے؟ فرمایا اللہ کا بکثرت ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں۔ رواہ مسلم۔

۵- زندہ و مردہ آدمی:

حضرت ابوموسیٰ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا ان کی مثال زندہ و مردہ کی سی ہے۔ متفق علیہ

۶- اہل ذکر کو فرشتے تلاش کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے کچھ فرشتے اہل ذکر کی تلاش میں راستوں میں گھومتے رہتے ہیں جب وہ کسی جماعت کو اللہ کا ذکر کرتے پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں آؤ تمہارا مقصد یہ ہے حضور نے فرمایا پھر آسمان تک ان کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ پھر ان کا رب ان سے دریافت فرماتا ہے (حالانکہ وہ خوب واقف ہے) میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں تیری پاکی بیان کر رہے تھے تیری ثنا اور تیری بڑائی کا اظہار کر رہے تھے (یعنی الحمد للہ، اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ کہہ رہے تھے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں خدا کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ اللہ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ ملائکہ عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو تیری زیادہ عبادت کرتے اور تیری بڑائی بیان کرتے اور بہت زیادہ تیری پاکی بیان کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں خدا کی قسم انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا۔ اللہ فرماتا ہے اگر وہ دیکھ لیتے تو ان کی کیا حالت ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ جنت دیکھ لیتے تو اس کی بہت زیادہ حرص اور زیادہ شوق کرتے اور اس میں بہت رغبت ہو جاتی۔ اللہ فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں دوزخ سے پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں نہیں خدا کی قسم انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا۔ اللہ فرماتا ہے اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ ملائکہ عرض کرتے ہیں اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو اس سے اور زیادہ بھاگتے اور بہت زیادہ اس سے ڈرتے۔ اللہ فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ ان ملائکہ میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے ان ذکر کرنے والوں میں فلاں شخص بھی ہے جو ان میں سے نہیں ہے (یعنی ذکر میں شامل نہ تھا) کسی کام سے ان کے پاس آ گیا تھا۔ اللہ فرماتا ہے وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا۔ رواہ البخاری

مسلم نے بھی یہ حدیث اسی طرح نقل کی ہے مسلم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں … فرشتے کہتے ہیں ان میں ایک بندہ گنہگار ہے جو شامل ہو گیا (صرف) گزر رہا تھا ان کے ساتھ بیٹھ گیا اللہ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا (اور) یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا (بھی) بدنصیب نہیں ہوتا۔

۷- جنت کے باغ:

حضرت انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں کی طرف سے گزرو تو وہاں چر لیا کرو (یعنی ان میں حصہ لیا کرو) صحابہ نے عرض کیا جنت کے باغ کون سے ہیں؟ فرمایا ذکر کے حلقے۔ رواہ الترمذی

۸- فرشتوں کا اظہار فخر

معاویہ کی روایت ہے مسلم نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ایک حلقہ کی طرف سے گزرے، فرمایا یہاں کیسے بیٹھے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا ہم بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہے ہیں اور اس کی ثنا کر رہے ہیں کہ اس نے ہم کو اسلام کی ہدایت کی اور ہم پر احسان کیا … حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ملائکہ کے سامنے تم پر فخر فرما رہا ہے۔

۹- غافلوں میں ذاکر کی مثال:

امام مالک کا بیان ہے کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غافلوں میں (یعنی اللہ کی یاد سے غفلت کرنے والوں میں) اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے کافروں کے مقابلہ میں لڑنے والا مجاہد (کافروں سے) … غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے خشک درخت میں ہری شاخ اور غافلوں (کے درمیان) میں اللہ کو یاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے اندھیرے گھر میں (روشن) چراغ اور …

[illegible]

۱۰- عذاب سے نجات

[illegible]

۱۱- فرشتوں اور رحمتوں کا نزول

[illegible]

۱۲- مقتولوں کی [illegible]

[illegible]

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ

[illegible]

وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ

[illegible]

اہل کتاب کو دعوت دینے کا طریقہ

[illegible]

[illegible]

کیا اس آیت میں موجودہ تورات و انجیل کے مضامین کی تصدیق کا حکم ہے

[illegible]

پر مسلمانوں کے ایمان کا ذکر جس عنوان سے کیا گیا ہے اس میں یہ ہے کہ ہم ان کتابوں پر اجمالی ایمان رکھتے ہیں یعنی یہ کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کتابوں میں نازل فرمایا تھا اس پر ہمارا ایمان ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ موجودہ تورات و انجیل کے سب مضامین پر ہمارا ایمان ہے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی بہت تحریفات ہو چکی تھیں اور اس وقت سے اب تک ان میں تحریف کا سلسلہ جاری رہا ہے۔ ایمان صرف ان مضامین تورات و انجیل پر ہے جو اللہ کی طرف سے حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام پر نازل ہوئے تھے تحریف شدہ مضامین اس سے خارج ہیں۔

موجودہ تورات و انجیل کی نہ مطلقاً تصدیق کی جائے نہ مطلقاً تکذیب

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ اہل کتاب تورات و انجیل کو اس کی اصلی زبان عبرانی میں پڑھتے تھے اور مسلمانوں کو اس کا ترجمہ عربی زبان میں کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق مسلمانوں کو یہ ہدایت دی کہ تم اہل کتاب کی تصدیق نہ کرو نہ تکذیب کرو بلکہ یوں کہو آمنا باللہ وما انزل الیکم یعنی ہم اجمالاً اس وحی پر ایمان لاتے ہیں جو تم سے انبیاء پر نازل ہوئی ہے، جو تفصیلات تم بتاتے ہو وہ ہمارے نزدیک قابل اطمینان نہیں اس لئے ہم ان کی تصدیق و تکذیب سے احتیاط کرتے ہیں۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے عام مفسرین نے اہل کتاب کی روایات نقل کی ہیں ان کا بھی یہی منشا ہے۔ ان کو نقل کرنے کا منشا بھی صرف ان کی تاریخی حیثیت کو واضح کرنا ہے، احکام حلال و حرام ان سے مستفاد نہیں کیے جا سکتے۔ (معارف مفتی اعظم)

بداخلاقی کا جواب نرمی سے:

اور مطلب یہ ہے کہ کفار ان کی بداخلاقی کے مقابلہ میں تم نرمی سے کام لیا کرو لیکن وہ اگر غضب ناک ہو جائیں تو تم سختی کرو۔ وہ ضرور ... کرتی تو تم ان کی خیر خواہی ظاہر کرو، چونکہ خیر خواہی اور نصیحت کا اللہ میں اہل ... ہے اس لئے ... حقیق ہوگا۔

ظلم اور معاہدہ شکن کافر:

اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ مگر ان میں سے جنہوں نے ظلم کیا یعنی معاہدہ توڑ دیا اور جزیہ ادا کرنا قبول نہ کیا ہو تو ان سے (مباحثہ نہ کرو بلکہ) جنگ کرو یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو جائیں یا ذلیل ہو کر جزیہ ادا کریں۔ مجاہد نے یہی تشریح کی ہے اور کہا ہے کہ حربی کافر مستثنیٰ ہیں اور استثناء کے بعد جو لوگ باقی رہ گئے وہ ذمی کافر ہیں۔

اہل کتاب کی تصدیق و تردید کی حد:

حسن کا بیان ہے یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اگر اہل کتاب وہ باتیں کہیں جو ان کی کتابوں میں مذکور ہیں تو تم ان سے جھگڑا نہ کرو یعنی تکذیب نہ کرو ہاں ان میں سے جو لوگ بیہودہ باتیں کہیں اور ایسی باتوں کا اظہار کریں جو یقیناً (نص قطعی) کتابوں میں نہیں ہیں اور محض ان کی من گھڑت ہیں جیسے ان کا دعویٰ کہ شریعت حقہ ہمیشہ رہے گی یا جس کو نقل کر دیا گیا یا ... کے بیٹے تھے تو اس صورت میں ان کو جھٹلا دو ... اور مناسب ... ان سے کہو کہ ہم پر اور تمہارے پاس بھیجی گئی کتاب پر ایمان رکھتے ہیں (تمہاری ان غلط باتوں کو نہیں مانتے) (تفسیر مظہری)

حضرت ابو نملہ انصاری کا بیان ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک یہودی آیا اور (اس وقت) ایک جنازہ (بھی) ادھر سے گزرا۔ یہودی نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ میت کیا کلام کرتی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے نہیں معلوم، یہودی بولا یہ کلام کرتی ہے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا اہل کتاب اگر تم سے کچھ بیان کریں (اور وہ تمہارے دین کے خلاف نہ ہو) تو تم نہ ان کی تصدیق کرو نہ تکذیب اور کہو آمنا باللہ وکتبہ ورسلہ (ہمارا ایمان اللہ پر اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں پر ہے) اب اگر وہ بات سچی ہے تو تم نے اس کی تکذیب نہیں کی (اس لئے مجرم نہ ہو گے) اور اگر وہ بات غلط ہے تو تم نے اس کی تصدیق نہیں کی، اس لئے مجرم نہ ہو گے۔

وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْكُمْ

اور یوں کہو کہ ہم مانتے ہیں جو اترا ہم کو اور اترا تم کو

سابقہ کتب پر ایمان:

یعنی ہمارا جیسا کہ قرآن پر ایمان ہے اس پر بھی ایمان ہے کہ جو تمہاری ہدایت کے لئے حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام اور دوسرے انبیاء پر جو کتابیں اتاری گئیں بیشک وہ سچی تھیں، ایک حرف ان کا غلط نہ تھا۔ (گو تمہارے ہاتھ میں وہ آسمانی کتابیں اپنی اصلی صورت و حقیقت میں باقی نہ رہیں) (تفسیر عثمانی)

حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ اہل کتاب (یعنی یہودی) عبرانی میں تو رات پڑھتے تھے اور مسلمانوں کے سامنے اس کی تشریح عربی میں کرتے تھے اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو نہ تکذیب اور کہو ہم ایمان لائے اس (کتاب) پر جو ہماری طرف اتاری گئی اور اس پر جو تمہاری طرف اتاری گئی الخ (رواہ البخاری۔ تفسیر مظہری)

وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ

اور بندگی ہماری اور تمہاری ایک ہی کو ہے اور ہم اسی کے حکم پر چلتے ہیں

اہل کتاب اور مسلمانوں کا فرق

[illegible]

وَكَذٰلِكَ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتٰبَ

[illegible]

اہل کتاب قرآن پاک کو کیوں قبول نہیں کرتے

[illegible]

قرآن کریم محفوظ کتاب

[illegible]

فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ

[illegible]

مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ

[illegible]

سچے اور منصف اہل کتاب قرآن کو [illegible]

[illegible]

جو قرآن کا منکر ہے وہ تورات کا بھی منکر ہے

[illegible]

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ

[illegible]

وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ

[illegible]

صداقت قرآن کی دلیل

[illegible]

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ

[illegible]

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

[illegible]

قرآن پاک کی سینہ بسینہ حفاظت:

یعنی قرآن کی آیتیں ... سینوں میں محفوظ ہیں ... علم والوں کے سینوں میں ... حفاظت ... اللہ نے اس کی حفاظت ... آیتیں ... محفوظ ... ہے ...

قرآن کی یہ خصوصیت ہے ... کہ یہ سینوں میں محفوظ ہے ... اللہ ... کہ پہلی آسمانی کتابیں ... لوگوں نے ان کی آیات و الفاظ کو تبدیل کر دیا تھا اور ان کو یاد سے نہیں پڑھا جاتا تھا بلکہ کتاب میں دیکھ کر پڑھا جاتا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت:

حضرت ابن عباس نے فرمایا اس سے مراد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور الذین اوتوا العلم سے مراد ہیں اہل کتاب۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت روشن واضح علامات کی حامل ہے جو اہل کتاب کے سینوں میں محفوظ ہیں یعنی رسول اللہ کے جو اوصاف ان کی کتابوں میں ... ہیں اہل کتاب ان سے واقف ہیں وہ اوصاف رسول اللہ کی شخصیت میں موجود ہیں ... (مظہری)

امت محمدیہ کا ایک وصف:

اس امت کے اوصاف میں یہ آیا ہے ... صدورھم اناجیلھم ... یعنی ان کے سینے ان کی انجیل ہوں گے ... پہلی امتوں کے ... سینوں میں محفوظ ... قرآن ... ان کے حافظ ... قرآن ... سینوں میں محفوظ ... اور قرآن ... سینوں میں محفوظ چلا آ رہا ہے ... اگر ... بھی ... تو حافظ ... سے ... ان کی ... نکال لیں ... اس کا کوئی امکان نہیں ... کتاب میں ... ہے ... (معارف القرآن)

> وَمَا يَجْحَدُ بِـَٔايَٰتِنَآ إِلَّا ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿٤٩﴾
>
> اور منکر نہیں ہماری باتوں سے مگر وہی جو بے انصاف ہیں

یعنی اصل ... کا پیا ما ... ایک شخص ... کی طرح لے کر ... بھی ... بات نہ مانیں گے۔ ... (تفسیر عثمانی)

> وَقَالُوا۟ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ ءَايَٰتٌ مِّن رَّبِّهِۦ ۖ قُلْ إِنَّمَا
>
> اور کہتے ہیں کیوں نہ اتریں اس پر کچھ نشانیاں اس کے رب سے تو کہہ
>
> ٱلْءَايَٰتُ عِندَ ٱللَّهِ وَإِنَّمَآ أَنَا۠ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥٠﴾
>
> نشانیاں تو ہیں اختیار میں اللہ کے اور میں تو بس سنا دینے والا ہوں کھول کر

من مانا نشان دکھلانا پیغمبر کا کام نہیں ہے:

یعنی میرے قبضہ میں نہیں کہ جو نشانی تم طلب کیا کرو وہی دکھلا دیا کروں نہ کسی نبی کی تصدیق اس بات پر موقوف ہو سکتی ہے۔ میرا کام تو یہ ہے کہ بدی کے نتائج سے تم کو صاف لفظوں میں آگاہ کر دوں باقی حق تعالیٰ میری تصدیق کے لئے جو نشانی چاہے دکھلا دے یہ اسی کے اختیار میں ہے۔

> أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّآ أَنزَلْنَا عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ
>
> کیا ان کو یہ کافی نہیں کہ ہم نے تجھ پر اتاری کتاب کہ ان پر پڑھی جاتی ہے
>
> إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾
>
> بیشک اس میں رحمت ہے اور سمجھانا ان لوگوں کو جو مانتے ہیں

قرآن کافی نشانی ہے:

یعنی کیا یہ نشان کافی نہیں جو ... کو ... پڑھ کر سنائی جاتی ہے ... اس کتاب کے ماننے والے کس طرح ... حاصل کرتے ہیں ... (تفسیر عثمانی)

شان نزول: اپنے پیغمبر کو چھوڑ کر دوسروں کی باتوں پر توجہ کرنا

مسند میں دارمی نے اور ابو داؤد نے مراسیل میں اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے بطریق عمرو بن دینار یحییٰ بن جعدہ کی روایت سے مرسلاً بیان کیا ہے کہ چند مسلمان شانہ کی ایک ہڈی لے کر آئے جس میں یہود ... سے سنی ہوئی کچھ باتیں لکھی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے گمراہ ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ جو کچھ ان کا نبی لے کر آیا اس سے تو گریز کریں اور دوسروں کے لئے جو دوسرے ... لے کر آئے ہوں اس کی طرف راغب ہو جائیں اس پر آیت اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّآ أَنزَلْنَا عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ نازل ہوئی۔ (تفسیر مظہری)

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ

آپ کہہ دیجیے کہ اللہ کافی ہے میرے اور تمہارے درمیان گواہ، وہ جانتا ہے

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

جو کچھ ہے آسمانوں اور زمین میں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اللہ کی شہادت سے ہے:

[illegible]

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ

اور جو لوگ یقین لاتے ہیں جھوٹ پر اور منکر ہوئے اللہ سے

اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

وہی ہیں نقصان پانے والے

سب سے بڑی بدبختی:

[illegible]

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ

اور جلدی مانگتے ہیں تجھ سے عذاب

[illegible] کوئی آفت کیوں نہیں آتی۔

وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ

اور اگر نہ ہوتا ایک وعدہ مقرر تو آ پہنچتا ان پر عذاب

وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ

اور البتہ آئے گا ان پر اچانک اور ان کو خبر نہ ہوگی

اس امت کے کافروں کا عذاب:

[illegible]

[illegible]

عذاب کا وقت

اجل مسمّی [illegible]

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ

جلدی مانگتے ہیں تجھ سے عذاب

[illegible]

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ

اور دوزخ گھیر رہی ہے منکروں کو

کافر عذاب میں گھرے ہوئے ہیں:

[illegible]

جہنم کہاں ہے:

[illegible]

يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ

جس دن گھیر لے گا ان کو عذاب ان کے اوپر سے اور [illegible]

تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

[illegible]

یاں عذاب ہے گا

[illegible]

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ

[illegible]

وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ

[illegible]

ہجرت کا حکم

[illegible]

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ

[illegible]

آخر سب کو چھوڑنا ہے

[illegible]

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ

[illegible]

مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

[illegible]

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ الَّذِيْنَ

[illegible]

صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

[illegible]

ایمان و عمل پر ثابت قدم رہنے والوں کا اجر

[illegible]

وطن ملے گا اور یہاں کے گھروں سے بہتر ہوں گے جو چھین گئے۔ (تفسیر مظہری)

بغوی نے لکھا ہے کہ مکہ کے مسلمانوں کو دشمن ستا رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ہجرت کر کے مدینہ چلے جاؤ۔ ان لوگوں نے جواب دیا وہاں ہمارا نہ گھر ہے نہ مال ہے ہمارے کھانے پینے کا انتظام وہاں کون کرے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری)

وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا

اور کتنے جانور ہیں جو اپنی روزی اٹھا کر نہیں رکھتے اللہ روزی دیتا ہے ان کو

وَإِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

اور تم کو بھی اور وہی ہے سننے والا جاننے والا

اللہ رازق ہے ... جانوروں کو بھی رزق ملتا ہے:

یہ روزی کی طرف سے خاطر جمع کر دی کہ بہت سے جانور ہیں جن کے گھر میں اگلے دن کا قوت نہیں ہوتا نہ وہ روزی (سوچ کر) جمع کر رکھتے ہیں پھر خدا ان کو روزی دیتا ہے سمجھو کہ کیا اپنے وفادار ماننے والوں کو نہ پہنچائے گا۔ جب کہ وہ رزاق حقیقی وہی ہے جو سب کی باتیں سنتا اور دلوں کے حالات جانتا ہے۔ ہر ایک کا ظاہر و باطن اس کے سامنے ہے کسی کی محنت اور حاجت اس سے پنہاں نہیں ہو سکتی۔ جو لوگ اس کے راستہ میں وطن چھوڑ کر نکلے ہیں انہیں ضائع نہیں کرے گا۔ سامان معیشت ساتھ لے جانے کی فکر کیوں کرتے ہو کتنے جانور ہیں جو اپنی روزی اٹھائے نہیں پھرتے۔ پھر بھی رزاق حقیقی ان کو برابر رزق پہنچاتا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

کوے کے بچوں کی پرورش:

یہ مشہور ہے کہ کوے کے بچے جب نکلتے ہیں تو ان کے پر و بال سفید ہوتے ہیں یہ دیکھ کر کوا ان سے نفرت کر کے بھاگ جاتا ہے کچھ دنوں کے بعد ان پروں کی رنگت سیاہ ہو جاتی ہے۔ تب ان کے ماں باپ آتے ہیں اور انہیں دانہ وغیرہ کھلاتے ہیں۔ ابتدائی ایام میں جب کہ ماں باپ ان بچوں سے متنفر ہو کر بھاگ جاتے ہیں اور ان کے پاس بھی نہیں آتے تب وقت اللہ تعالیٰ چھوٹے چھوٹے مچھر ان کے پاس بھیج دیتا ہے جن کو وہ کھا جاتے ہیں۔ عرب کے شعراء نے اسے نظم بھی کیا ہے۔

سفر وسیلہ ظفر:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے سفر کرو تو کہ صحت اور روزی پاؤ اور روایت میں ہے کہ سفر کرو تو کہ صحت و غنیمت ملے۔ اور حدیث میں ہے سفر کرو نفع اٹھاؤ گے روزے رکھو تندرست رہو گے جہاد کرو غنیمت ملے گی اور روایت میں ہے مالداروں اور آسودہ لوگوں کے ساتھ سفر کرو۔ پھر فرمایا

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی باتیں سننے والا اور ان کی حرکات و سکنات کو جاننے والا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

سوائے انسان، چوہے اور چیونٹی کے کوئی مخلوق روزی جمع نہیں کرتی

یعنی بہت سے چوپائے اور پرندے جو خدا کے محتاج ہیں اپنے ساتھ اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے اور نہ کل کے لئے جمع کرتے ہیں۔ سفیان کا قول ہے ابن ابی حاتم نے کہا سوائے انسان اور چوہے اور چیونٹی کے اور کوئی مخلوق روزی جمع کر کے نہیں رکھتی۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو چوپائے اور پرندے جو تمہارے ہیں اور اپنی روزی جمع کر کے نہیں رکھتے ان کو بھی اللہ ہی روزی دیتا ہے اور تم جو روزی جمع کر کے رکھتے ہو اللہ ہی تم کو بھی روزی دیتا ہے روزی ملنے کے معاملہ میں تم اور جانور سب برابر ہو تم بھی (رزق حاصل کر) جیسے وہ بھی ہیں تم (آخر) مر جاتے ہو وہ بھی مر جاتے ہیں۔ پھر تمہاری کوشش بیکار ہے اس لئے ہجرت کرنے کی صورت میں معاش کی طرف سے تم کوئی اندیشہ نہ کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر اوقات:

عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، بیہقی اور ابن عساکر نے ضعیف سند سے اور بغوی نے حضرت ابن عمر کی روایت سے بیان کیا ہے حضرت ابن عمر نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ ایک باغ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے کھجوریں (زمین سے) چن چن کر کھانے لگے اور فرمایا ابن عمر تم بھی کھاؤ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے خواہش نہیں ہے۔ فرمایا مجھے تو کھانے کی خواہش ہے یہ چوتھی رات کی صبح ہے چار دن ہو گئے کہ میں نے کھانا نہیں کھایا۔ میں نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ فرمایا ابن عمر اگر میں اپنے رب سے مانگوں تو وہ مجھے کسریٰ اور قیصر کے ملک سے بھی کئی گنا زیادہ عنایت فرما دیتا لیکن میں ایک دن بھوکا رہتا ہوں اور ایک دن پیٹ بھرتا ہوں۔ (یعنی ایک دن کھانا کھاتا ہوں) ابن عمر! اگر تمہاری عمر ہوئی تو اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایسے لوگوں میں رہو گے جو سال بھر کا رزق چھپا کر رکھیں گے اور ان (کو اللہ کے رزق پر بھروسہ نہ ہوگا) یقین کمزور ہوگا۔

حضرت ابن عمر کا بیان ہے واللہ ہم وہاں سے ہٹے بھی نہ تھے اور نہ ہٹنے کا ارادہ کیا تھا کہ یہ آیت وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ الخ نازل ہوئی۔

حضرت انس راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے دن کے لئے کچھ جمع کر کے نہیں رکھتے تھے۔ (رواہ الترمذی)

کامل توکل کا انعام:

حضرت عمر بن خطاب کا بیان ہے میں نے خود سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ

[illegible]

ہر ایک کو اپنا رزق ضرور ملے گا

[illegible]

وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ... [illegible]

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

[illegible]

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ

[illegible]

رزق کے اسباب پر اللہ کا تصرف ہے

[illegible]

اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ

[illegible]

عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ

[illegible]

[illegible]

إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

[illegible]

[illegible]

بندوں کے ایمان کی حفاظت

[illegible]

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّن نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ

[illegible]

مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللَّهُ

[illegible]

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ

[illegible]

[illegible]

وَمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ

[illegible]

وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ

[illegible]

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٤﴾

اگر انہیں سمجھ ہوتی

آخرت کی فکر ضروری ہے:

یعنی آدمی کو چاہیے یہاں کی چند روزہ زندگی سے عذاب آخرت کی فکر کرے کہ اصلی و دائمی زندگی وہی ہے۔ دنیا کے کھیل تماشے میں غرق ہو کر عاقبت کو بھول نہ بیٹھے۔ بلکہ یہاں رہ کر وہاں کی تیاری اور منزل آخرت کے لئے توشہ درست کرے۔ (تفسیر عثمانی)

فَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ

پھر جب سوار ہوتے ہیں کشتی میں پکارتے ہیں اللہ کو خالص اسی پر اعتقاد رکھ کر

الدِّیْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ یُشْرِكُوْنَ ﴿٦٥﴾

پھر جب بچا لایا ان کو زمین کی طرف اسی وقت لگے شریک بنانے

لِیَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ ۚۛ وَ لِیَتَمَتَّعُوْا ۫ۛ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

تاکہ مکرتے رہیں ہمارے دیے ہوئے سے اور مزے اڑاتے رہیں سو عنقریب جان لیں گے

انسان کی احسان فراموش طبیعت:

یعنی چاہیے تو یہ تھا کہ آدمی دنیا کے دھندوں میں پڑ کر خدا کو اور آخرت کو فراموش نہ کرے لیکن لوگوں کا حال یہ ہے کہ جب کشتی طوفان میں گھر جاتی تو بڑی عقیدت مندی سے اللہ کو پکارتے ہیں۔ پھر جہاں آفت سر سے ٹلی اور خشکی پر قدم رکھا اللہ کے احسانوں سے مکر کر بتوں کو پکارنا شروع کر دیا۔ گویا غرض یہ ہوئی کہ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے رہیں اور دنیا کے مزے اڑاتے رہیں۔ خیر چند روز بے فکری کے مزے اڑا لیں۔ عنقریب پتہ لگ جائے گا۔ جب یہ سمجھ جائے گا کہ اس بغاوت و شرارت احسان فراموشی اور بے حیائی کا نتیجہ کیا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

فائدہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر بھی جس وقت اپنے آپ کو بے سہارا جان کر صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے اور اس وقت یہ یقین کرتا ہے کہ خدا کے سوا مجھے اس مصیبت سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ تو اللہ تعالیٰ کافر کی بھی دعا قبول فرما لیتے ہیں۔ کیونکہ وہ مضطر ہے اور اللہ تعالیٰ نے مضطر کی دعا قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ (معارف مفتی اعظم)

حقیقت الٹی پڑتی ہے:

عکرمہ کا بیان ہے کہ اہل جاہلیت دریا کے سفر میں جب سمندر میں سوار ہوتے تو اپنے ساتھ بت رکھتے تھے لیکن جب ہوا تیز ہوتی تو لات و عزیٰ کو سمندر میں پھینک دیتے تھے اور پکارتے تھے یا رب یا رب۔ مطلب یہ کہ حقیقت حساب کے وقت خالص اللہ کے اطاعت گزار ہو جاتے تھے اور شرک چھوڑ دیتے تھے اور جب خشکی پر آجاتے تو شرک کی طرف لوٹ جاتے تھے۔ (تفسیر مظہری)

اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ یُتَخَطَّفُ

کیا نہیں دیکھتے کہ ہم نے رکھ دی ہے پناہ کی جگہ امن کی اور لوگ اچکے

النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ

جاتے ہیں ان کے آس پاس سے تو کیا جھوٹ پر یقین رکھتے ہیں

وَ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾

اور اللہ کا احسان نہیں مانتے

اہل مکہ کے لئے امن کی نعمت:

مکہ کے لوگ اللہ کے گھر کے طفیل دشمنوں سے پناہ میں تھے حالانکہ سارے ملک عرب میں قتل و غارت لوٹ مار کا بازار گرم تھا۔ بتوں کے جھوٹے احسان مانتے ہیں اللہ کا سچا احسان نہیں مانتے۔

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ

اور اس سے زیادہ بے انصاف کون جو باندھے اللہ پر جھوٹ یا

كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ

جھٹلائے سچی بات کو جب اس تک پہنچے کیا دوزخ میں نہیں

مَثْوًى لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿٦٨﴾

منکروں کا ٹھکانا

سب سے بڑی ناانصافی:

یعنی سب سے بڑی ناانصافی یہ ہے کہ اللہ کا شریک کسی کو ٹھہرائے۔ یا اس کی طرف وہ باتیں منسوب کرے جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ یا پیغمبر جو سچی بات لائے ہیں اسے سنتے ہی جھٹلانا شروع کر دے۔ کیا ان ظالموں کو معلوم نہیں کہ منکروں کا ٹھکانا دوزخ ہے جو ایسی بے حیائی اور بے عقلی و ناانصافی کے گلے پر چھری پھیرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔

وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ

اور جنہوں نے محنت کی ہمارے واسطے ہم سمجھا دیں گے ان کو اپنی راہیں

اللہ کیلئے جہاد کا ثمرہ:

یعنی جو لوگ اللہ کے واسطے محنت اٹھاتے اور سختیاں جھیلتے ہیں اور طرح

طرح کے مجاہدات میں سرگرم رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایک خاص نور بصیرت عطا فرماتا اور اپنے قرب اور رضا و جنت کی راہیں سمجھاتا ہے۔ جس جس وہ ریاضات و مجاہدات میں ترقی کرتے ہیں اسی قدر ان کی معرفت و انکشاف کا درجہ بڑھتا جاتا ہے اور وہ چیزیں سوجھنے لگتی ہیں کہ دوسروں کو ان کا احساس تک نہیں ہوتا۔ (تفسیر عثمانی)

مطلب یہ ہے کہ منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے مجاہدہ یعنی ظاہری اور باطنی جہاد اور جد و جہد ضروری ہے اور لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا میں سبل سے خدا تعالیٰ کے قرب اور رضا کی راہیں مراد ہیں جس کا انجام جنت ہے۔

اگر در جستجوئے من شتابی   مرا خود بجز دل باز یابی

(زمورس کا شعلہ)

جَاهَدُوْا: جہاد کا معنی ہے مقدور بھر کوشش کرنا۔ مراد یہ ہے کہ جن لوگوں نے اپنی پوری طاقت بھر کافروں سے لڑنے اور نفسانی خواہشات کی مخالفت کرنے کی کوشش کی۔

فِيْنَا: ہمارے اندر یعنی ہماری مرضی کی طلب ہمارے دین کی مدد اور ہمارے اوامر و نواہی کی تعمیل کرنے میں۔

بارگاہِ الٰہی کا قرب:

سُبُلَنَا: اپنے راستوں کی یعنی اپنی بارگاہ تک پہنچنے کے راستوں کی۔ اللہ کی بارگاہ تک رسائی بے کیف ہے (اس کی کیفیت بیان نہیں کی جاسکتی) اس لیے مطلب ہے کہ ہم نیکی کے راستے کھول دیتے ہیں۔ اور ان راستوں پر چلنے کی توفیق عنایت کر دیتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى اور جو لوگ ہدایت پالیتے ہیں اللہ ان کی ہدایت میں اضافہ کر دیتا ہے۔

حضرت ابو درداء راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرمان کا معنی یہ ہے کہ جو لوگ اپنے جانے ہوئے راستوں پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کو آگے کا وہ راستہ بتا دیتے ہیں جن کو وہ نہیں جانتے۔

جنید نے کہا جن لوگوں نے توبہ کی کوشش کی ہم ان کو اخلاص کے راستے بتا دیتے ہیں۔ حسن نے کہا سب سے افضل جہاد نفسانی خواہشات کی مخالفت ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص عمل کرتا ہے اس پر جس کو وہ جانتا ہے اللہ نامعلوم چیز کا علم اس کو عطا فرما دیتا ہے۔

وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ﴿۶۹﴾
اور بیشک اللہ ساتھ ہے نیکی والوں کے

یعنی اللہ کی امداد و نصرت نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(تم سورۃ العنکبوت بفضلہ تعالیٰ و منہ والحمد للہ اولاً و آخراً)

سورۃ الروم

جس نے خواب میں اس کی تلاوت کی اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس کے دل میں تحقیق ہے اور یہ خواب دیکھنے والا اگر بادشاہ ہے تو عالم ہو جائے گا اور اگر فقیر یا تاجر ہے تو بہت سے فوائد حاصل کرے گا۔ (علامہ ابن سیرین)

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ			
سورۂ روم مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں			
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے			
الۗمّۗ﴿۱﴾	غُلِبَتِ الرُّوْمُ﴿۲﴾	فِيْٓ اَدْنَى	الْاَرْضِ
الٓمّٓ	مغلوب ہو گئے رومی	قریب	ملک میں

عرب سے قریب کی زمین:

"ادنی الارض" (قریب والے ملک یا پاس والے ملک) سے مراد "اذرعات" و "بصریٰ" کے درمیان کا علاقہ ہے جو "شام" کی سرحد پر ہے۔ یا "جزیرہ" ہے جو اہل عرب کے قریب واقع ہوا ہے یا "فلسطین" مراد ہے جو رومیوں کے ملک سے نزدیک تھا یا "جزیرہ ابن عمر" جو فارس سے اقرب ہے ابن حجر نے پہلے قول کو ترجیح دی ہے۔ واللہ اعلم۔ (تفسیر جلالین)

ایرانیوں کی فتح پر مشرکین کی خوشی:

ابن ابی حاتم نے ابن شہاب زہری کی روایت سے اور ابن جریر نے عکرمہ اور یحییٰ بن یعمر اور قتادہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ مسلمان جب مکہ میں تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت نہیں کی تھی تو مشرک مسلمانوں سے جھگڑتے تھے اور کہتے تھے کہ تم شہادت دیتے ہو کہ رومی اہل کتاب ہیں لیکن (ایران کے) مجوسی ان پر غالب آگئے۔ اسی طرح تمہارا خیال ہے کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب اتاری گئی ہے اور تم اہل کتاب کی برکت سے ہم پر غالب آجاؤ گے اگر تمہارا یہ خیال ہے تو تاہم دیکھو اہل کتاب رومیوں پر مجوسی کیسے غالب آگئے۔ یہی حال تمہارا ہوگا جس طرح مجوسی رومیوں پر غالب آگئے اسی طرح ہم تم پر غالب آئیں گے۔ (تفسیر مظہری)

ایک بہت عجیب و غریب قصہ امام سعید بن داؤد نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ عکرمہ فرماتے ہیں فارس میں ایک عورت تھی جس کے بچے زبردست پہلوان اور بادشاہ ہوتے تھے۔ کسریٰ نے ایک مرتبہ اسے بلا

[illegible]

اہل روم کا تعارف:

[illegible]

رومیوں کا فارسیوں پر غلبہ:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ

[illegible]

فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۵

رومیوں کے غلبے کی پیشگوئی

[illegible]

ابتدائے اسلام کے وقت [illegible]

[illegible]

[illegible] کی [illegible] اور [illegible] کی [illegible] بازی

[illegible]

ہرقل) کے عہد میں فارس نے روم کو ایک جنگ میں شکست دی۔ شام، مصر، ایشیائے کوچک وغیرہ سب ممالک رومیوں کے ہاتھ سے نکل گئے۔ ہرقل قیصر روم کو ایرانی لشکر نے قسطنطنیہ میں پناہ گزیں ہونے پر مجبور کر دیا اور رومیوں کا دار السلطنت بھی خطرہ میں پڑ گیا۔ بڑے بڑے پادری قتل یا قید ہو گئے۔ بیت المقدس سے عیسائیوں کی سب سے زیادہ مقدس صلیب بھی ایرانی فاتحین لے اڑے۔ قیصر روم کا اقتدار بالکل فنا ہو گیا۔ بظاہر اسباب کوئی صورت روم کے ابھرنے اور فارس کے تسلط سے نکلنے کی باقی نہ رہی۔ حالات دیکھ کر مشرکین مکہ نے خوب بغلیں بجائیں۔ مسلمانوں کو چھیڑنا شروع کیا۔ بڑے بڑے ہوائی قلعے تعمیر کرنے لگے حتیٰ کہ بعض مشرکین نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہہ دیا کہ آج ہمارے بھائی ایرانیوں نے تمہارے بھائی رومیوں کو مٹا دیا ہے کل ہم بھی تمہیں اسی طرح مٹا ڈالیں گے۔

حضرت ابوبکرؓ کی مشرکین سے شرط

اس وقت قرآن نے سلسلہ اسباب ظاہری کے بالکل خلاف اعلان کر دیا کہ بے شک اس وقت رومی فارس سے مغلوب ہو گئے ہیں لیکن نو سال کے اندر اندر وہ پھر غالب و منصور ہوں گے اسی پیشگوئی کی بنا پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بعض مشرکین سے شرط بد لی (اس وقت تک ایسی شرط حرام نہ ہوئی تھی) کہ اگر اتنے سال تک رومی غالب نہ ہوئے تو میں سو (۱۰۰) اونٹ تم کو دوں گا ورنہ اسی قدر اونٹ تم مجھ کو دو گے۔ شروع میں حضرت ابوبکرؓ نے اپنی رائے سے "بضع سنین" کی میعاد کم رکھی تھی، بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے "بضع" کے لغوی مدلول یعنی نو سال پر معاہدہ ٹھہرا۔ ادھر ہرقل قیصر روم نے اپنے زوال شدہ اقتدار کو واپس لینے کا تہیہ کر لیا اور منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو فارس پر فتح دی تو "حمص" سے پیدل چل کر "ایلیا" (بیت المقدس) تک پہنچوں گا۔ خدا کی قدرت دیکھو کہ قرآن کی پیشگوئی کے مطابق ٹھیک نو سال کے اندر (یعنی ہجرت کا ایک سال گزرنے پر) عین بدر کے دن جبکہ مسلمان اللہ کے فضل سے مشرکین پر نمایاں فتح و نصرت حاصل ہونے کی خوشیاں منا رہے تھے، یہ خبر سن کر اور زیادہ مسرور ہوئے کہ رومی اہل کتاب کو اللہ تعالیٰ نے ایران کے مجوسیوں پر غالب فرمایا، اور اس ضمن میں مشرکین مکہ کو دوہری شکست نصیب ہوئی۔ قرآن کی اس عظیم الشان اور محیر العقول پیشگوئی کی صداقت کا مشاہدہ کر کے بہت لوگوں نے اسلام قبول کیا، اور حضرت ابوبکرؓ نے سو (۱۰۰) اونٹ مشرکین سے وصول کئے جن کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ کر دیے جائیں۔ فللہ الحمد علی سماحہ الظاھرۃ وآلائہ الباھرۃ (تفسیر عثمانی)

مسئلہ قمار: یعنی جوا بازی بنص قرآن حرام و ممنوع ہے۔ ہجرت مدینہ کے بعد جس وقت شراب حرام کی گئی اسی کے ساتھ قمار کو بھی حرام کر دیا گیا اور اس کو شیطانی عمل قرار دیا۔ آیت إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ میں خمر یعنی شراب اور میسر یعنی جوا (قمار) دونوں کو حرام قرار دیا گیا ہے اور یہ واقعہ جس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابی بن خلف کے ساتھ شرط لگائی یہ بھی ایک قسم کا قمار ہی تھا مگر یہ واقعہ ہجرت سے پہلے کا ہے جب قمار حرام نہیں ہوا تھا۔ اس واقعہ میں جب یہ قمار کا مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو کوئی مال حرام نہیں تھا اس لئے یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے صدقہ کر دینے کا حکم کیوں فرمایا؟ بعض دوسری روایات میں جو اس کے متعلق لفظ سُحت آیا ہے جس کے مشہور معنی حرام کے ہیں یہ بھی دوسرا سوال ہے؟ جواب حضرات فقہاء نے یہ دیا ہے کہ یہ مال اگرچہ اس وقت حلال تھا مگر قمار کے ذریعہ کمایا ہوا مال اس وقت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ تھا اس لئے صدیق اکبرؓ کی شان کے مناسب نہ سمجھ کر اس کو صدقہ کرنے کا حکم دیا اور یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے شراب حلال ہونے کے زمانے میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبرؓ نے کبھی استعمال نہیں فرمایا۔

فارسیوں کا مقابلہ اور ابی بن خلف کی حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بحث

بغوی نے لکھا ہے فارس اور روم میں جنگ ہو رہی تھی مشرک دل سے چاہتے تھے کہ اہل فارس رومیوں پر غالب آ جائیں کیونکہ فارس والے مجوسی تھے ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب نہیں تھی اور مسلمان چاہتے تھے کہ رومی غالب ہو جائیں کیونکہ رومی اہل کتاب تھے۔ کسریٰ پرویز نے جس کا نام شہریار تھا ایک لشکر روم کی طرف بھیجا جس کی قیادت شہربراز کے سپرد کی اور قیصر نے بھی ایک لشکر مقابلہ کے لئے روانہ کیا۔ دونوں فوجوں کا مقابلہ اذرعات اور بصریٰ کے درمیان ہوا (یہ شام کا علاقہ ارض عرب سے بہت قریب تھا اور مکہ سے بھی قریب تھا) آخر میں فارس والے رومیوں پر غالب آ گئے۔ مسلمانوں کو جب اس کی اطلاع پہنچی تو ان کو بڑا رنج ہوا اور کفار مکہ اس خبر کو سن کر بہت خوش ہوئے اور مسلمانوں سے کہنے لگے تم بھی اہل کتاب ہو اور عیسائی بھی اہل کتاب ہیں اور ہم امی (یعنی بے کتاب) ہیں ہمارے بھائی تمہارے بھائیوں پر غالب آ گئے اگر تم ہم سے لڑو گے تو ہم بھی تم پر غالب آ جائیں گے۔ اس وقت اس آیت کا نزول ہوا۔ نزول آیت کے بعد حضرت ابوبکرؓ کفار کے پاس گئے اور فرمایا اب تم اپنے بھائیوں کے غالب آ جانے سے بہت خوش ہو لیکن واللہ عنقریب رومی فارسیوں پر غالب آ جائیں گے، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس کی اطلاع دی ہے۔ ابی بن خلف جمحی بولا تم جھوٹ کہتے ہو۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اے دشمن خدا تو بڑا جھوٹا ہے، آؤ ہم سے یہاں ایک معین مدت کی شرط کر لو میں دس اونٹنیوں کی

[illegible] فارس والوں پر غالب آ گئے [illegible] (اتنی)
[illegible]
[illegible]
حضرت ابوبکر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت ابوبکر [illegible]
[illegible]

ابی بن خلف کی موت:

اس کے بعد ابی بن خلف (مسلمانوں کے مقابل [illegible])
اور [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے [illegible]
[illegible] رومیوں [illegible] فارس پر غالب آنے [illegible] روایت میں
آیا ہے [illegible] رومیوں کا فارسیوں پر غلبہ [illegible]
[illegible] پہنچ آیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت:

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ان کا مال [illegible]۔

رومیوں کے غلبہ کے اسباب:

[illegible]
[illegible]
[illegible] شہر براز [illegible] فرخان [illegible]
[illegible]
[illegible] کسریٰ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فرخان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فرخان [illegible]
[illegible] فرخان [illegible]
[illegible]
[illegible] فرخان [illegible]
[illegible] شہر براز [illegible]
[illegible]
[illegible] فرخان [illegible]
[illegible]

[illegible] قیصر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قیصر [illegible]
[illegible]

[illegible]

لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ

[illegible]

وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ

[illegible]

مسلمانوں کی خوشی کا دن

[illegible]

يَنۡصُرُ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ۙ

مدد کرتا ہے | جس کی چاہتا ہے | اور وہی ہے زبردست | رحم والا

یعنی جسے مغلوب کرنا چاہے تو کوئی زور دکھا کر کے روک نہ سکے اور جس پر مہربانی فرمانا چاہے اسے کوئی مغلوب نہ کر سکے۔ (تفسیر عثمانی)

وَعۡدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخۡلِفُ اللّٰهُ وَعۡدَهٗ وَلٰكِنَّ

اللہ کا وعدہ ہو چکا | خلاف نہ کرے گا | اللہ | اپنا وعدہ | لیکن

اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝

بہت | لوگ | نہیں | جانتے

اللہ کی حکمتیں اللہ ہی جانتا ہے:

یعنی اکثر لوگ نہیں سمجھتے کہ غالب یا مغلوب کرنے میں اللہ تعالیٰ کی کیا کیا حکمتیں ہیں اور یہ کہ وہ جب کوئی کام کرنا چاہے تو سب ظاہری رکاوٹیں دور ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اسی لئے اکثر ظاہر بین بغیر اسباب ظاہری فتح پر بھروسہ نہیں رکھتے اور کسی کو عارضی غلبہ پاکر کہتے ہیں کہ یہی اللہ کے ہاں مقبول ہو گا۔

يَعۡلَمُوۡنَ ظَاهِرًا مِّنَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۖۚ

جانتے ہیں | اوپر اوپر | دنیا کے | جینے کو

وَهُمۡ عَنِ الۡاٰخِرَةِ هُمۡ غٰفِلُوۡنَ ۝

اور وہ لوگ | آخرت کی خبر | نہیں رکھتے۔

لوگوں کی ظاہر پرستی:

یعنی یہ لوگ دنیوی زندگی کی ظاہری سطح کو جانتے ہیں۔ یہاں کمانا کھانا، پینا، پہننا، اوڑھنا، بونا، جوتنا، بیچنا، خریدنا، مزے اڑانا، بس یہی ان کے علم و تحقیق کی انتہائی جولان گاہ ہے۔ اس کی خبر ہی نہیں کہ اس دنیوی زندگی کی تہہ میں ایک دوسری زندگی کا راز چھپا ہوا ہے جہاں پہنچ کر اس دنیوی زندگی کے بھلے برے نتائج سامنے آئیں گے۔ ضروری نہیں کہ جو شخص یہاں خوشحال نظر آتا ہے وہاں بھی خوشحال رہے۔ بھلا آخرت کا معاملہ تو دور ہے یہیں دیکھ لو کہ ایک شخص یا ایک قوم بھی دنیا میں عروج حاصل کر لیتی ہے لیکن اس کا آخری انجام زوال و ہلاکت کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ (تفسیر عثمانی)

معیشت میں پڑ کر آخرت سے غفلت دانائی نہیں:

قرآن کریم اقوام دنیا کے عبرتناک قصوں سے بھرا ہوا ہے جو کہ سب دنیا اور عیش و عشرت کے سامان جمع کرنے میں بڑے نامور تھے، مگر ان کا انجام یہ بھی دنیا ہی میں لوگوں کے سامنے آ گیا اور آخرت کا دائمی عذاب ان کا حصہ بنا۔ اس لئے ان کو کوئی سمجھدار آدمی عقلمند یا حکیم نہیں کہہ سکتا۔ افسوس ہے کہ آج کل عقل و حکمت کا سارا انحصار اسی میں محدود کر لیا گیا ہے کہ جو شخص زیادہ سے زیادہ مال جمع کرے اور اپنی عیش و عشرت کا سامان سب سے بہتر بنا لے وہ سب سے بڑا عقلمند کہلاتا ہے، اگرچہ اخلاق انسانیت سے بھی کورا ہو۔ عقل و شریعت کی رو سے اس کو عقلمند کہنا عقل کی توہین ہے۔ قرآن کریم کی زبان میں عقل والے صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ کو اور آخرت کو پہچانیں اس کے لئے عمل کریں۔ دنیا کی ضروریات کو بقدر ضرورت، محض اپنی زندگی کا مقصد نہ بنائیں۔

دنیا کا چند روزہ قیام ہے در حقیقت ایک مسافرانہ قیام ہے۔ انسان یہاں کا مقامی آدمی (شہری) نہیں بلکہ دوسرے ملک آخرت کا باشندہ ہے۔ یہاں کچھ مدت کے لئے وہ مہمان آیا ہوا ہے۔ اس کا اصل کام یہ ہے کہ اپنے اصلی وطن کے لئے یہاں سے سامان راحت فراہم کر کے وہاں بھیجے اور وہ سامان راحت ایمان اور عمل صالح ہے۔ اس دوسرے زاویے سے بڑے بڑے عاقل کہلانے والے بالکل غافل اور جاہل ہیں۔ (مفتی اعظم رحمہ اللہ)

اَوَلَمۡ يَتَفَكَّرُوۡا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ ࣞ مَا خَلَقَ اللّٰهُ

کیا دھیان نہیں کرتے | اپنے جی میں | کہ اللہ نے جو بنائے

السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَاۤ اِلَّا

آسمان | اور | زمین | اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے

بِالۡحَـقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

سو ٹھیک سادھ کر اور وعدہ مقرر پر

تخلیق کائنات کا ایک مقصد ہے:

یعنی عالم کا اتنا بڑا درست نظام اللہ تعالیٰ نے بیکار نہیں پیدا کیا، یقیناً اس سے مقصود ضرور ہے جو آگے نظر آئے گا۔ اس کا یہ سلسلہ ہمیشہ چلتا رہتا تو ایک بات بھی تھی لیکن اس کے تغیرات و احوال میں غور کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ اس کی کوئی حد اور انتہا مقرر ہے۔ یقیناً ایک وعدہ مقررہ پر یہ عالم فنا ہو گا اور دوسرا عالم اس کے نتیجہ کے طور پر قائم کیا جائے گا۔ (تفسیر عثمانی)

اپنے آپ میں غور کرو:

اَوَلَمۡ يَتَفَكَّرُوۡا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ کیا انہوں نے اپنے نفسوں میں غور نہیں کیا۔ یعنی کیا انہوں نے اپنے کو صرف ظاہری دنیا پر محصور کر کے اور دلوں کے اندر باطن پر غور نہیں کیا کہ ان پر دنیا کے اندرونی گوشوں کا انکشاف ہوتا۔ یا یہ مطلب ہے کہ انہوں نے کیا اپنے نفسوں کے متعلق غور نہیں کیا باوجودیکہ ان کے نفوس ان کے سامنے

[illegible]

وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ

[illegible]

بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ

[illegible]

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ

[illegible]

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَانُوا

[illegible]

أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا

[illegible]

أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم

[illegible]

بِالْبَيِّنٰتِ

[illegible]

ماضی کی طاقتور قوموں سے عبرت پکڑو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِن كَانُوْا

[illegible]

غور وفکر کا حاصل

[illegible]

أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۹﴾

تھے ... خود ظلم کرتے

قومیں خود اپنے اوپر ظلم کرتی ہیں:

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تو ظلم کا امکان نہیں۔ مگر یہ لوگ خود اپنے ہاتھوں اپنی جڑ پر کلہاڑی مارتے ہیں اور وہ کام کرتے ہیں جن کا نتیجہ بربادی ہو تو اپنی جان پر خود ہی ظلم کر رہا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے عفو و کرم کی کیفیت تو یہ ہے کہ سب رسول بھیجے اور بعد میں پوری طرح ہوشیار کئے تب کہیں پکڑتا بھی نہیں۔ (تفسیر عثمانی)

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوأَىٰ أَن

پھر ہوا انجام برا کرنے والوں کا برا کہ

كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ ﴿۱۰﴾

وہ جھٹلانے لگے اللہ کی باتوں کو اور ان پر ہنسی کرتے تھے

دنیا میں دیکھنا تو پھر آخرت میں تکذیب و استہزاء کی جو سزا ہے وہ الگ رہی۔ موجودہ اقوام کو چاہیے کہ گذشتہ قوموں کے احوال سے عبرت پکڑیں کیونکہ ایک قوم کو جن باتوں پر سزا مل سکتی ہے سب کو وہی سزا مل سکتی ہے۔ سب کی بھی ایک کی نسبت سے گویا سب کی سزا بھی ایک ہی ہے۔ (تفسیر عثمانی)

گناہ کا اثر:

حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہی کا ایک نکتہ پیدا ہو جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے اور گناہ سے نکل آتا ہے اور مغفرت کا طلبگار ہو جاتا ہے تو اس کا دل اس سیاہ نکتہ سے صاف ہو جاتا ہے اور اگر مزید گناہ کرتا رہا تو سیاہی کا نکتہ بھی بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ پورے دل پر چھا جاتی ہے یہی وہ زنگ ہے جس کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ اور فرمایا ہے كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم یعنی ان کے برے اعمال جو وہ کرتے تھے ان کا زنگ ان کے دلوں پر چڑھ گیا۔ رواہ احمد و الترمذی والنسائی (تفسیر مظہری)

اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ

اللہ بناتا ہے پہلی بار پھر اس کو دہرائے گا پھر اسی کی طرف

تُرْجَعُونَ ﴿۱۱﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ﴿۱۲﴾

پھر جاؤ گے اور جس دن برپا ہوگی قیامت آس توڑ کر رہ جائیں گے گنہگار

وَلَمْ يَكُن لَّهُم مِّن شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ

اور نہ ہوں گے ان کے شریکوں میں کوئی ان کے سفارش کرنے والے

وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ﴿۱۳﴾

اور وہ ہو جائیں گے اپنے شریکوں سے منکر

جھوٹے معبودوں کا انجام:

یعنی جن کو اللہ کا شریک بناتے تھے جب وقت پر کام نہ آئیں گے تو منکر ہو کر کہنے لگیں گے کہ وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ (خدا کی قسم ہم مشرک نہ تھے)

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ﴿۱۴﴾

اور جس دن قائم ہوگی قیامت اس دن لوگ ہوں گے قسم قسم

نیک و بد کے فیصلہ کا دن:

یعنی نیک و بد ہر قسم کے لوگ الگ کر دیئے جائیں گے اور علیحدہ علیحدہ اپنے ٹھکانہ پر پہنچا دیئے جائیں گے جس کی تفصیل اگلی آیت میں ہے۔ (تفسیر عثمانی)

یکے خنداں ہمہ عشرت یکے نالاں ہمہ حسرت

یکے در راحت و علیٰ یکے در شدت ہجراں

اہل جنت اہل جہنم سے جدا کر دیئے جائیں گے۔ (معارف کاندھلوی)

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ

سو جو لوگ یقین لائے اور کئے بھلے کام سو

فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ﴿۱۵﴾

باغ میں ہوں گے ان کی آؤ بھگت ہوگی

نیکیوں کا انعام:

یعنی انعام و اکرام سے نوازے جائیں گے اور ہر قسم کی لذت و سرور سے بہرہ اندوز ہوں گے۔ یہ نیکوں کا ٹھکانہ ہوا آگے بدوں کی جگہ بتلائی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہاں کی مجلس تفریح اور حیات کی رونق ہوگی جس سے بڑھ کر کوئی حیات نہیں ہو سکتی۔ (تفسیر حقانی)

تحبیر کا معنی و مطلب:

ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت ابو موسیٰ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مجھے معلوم ہوتا کہ حضور میری قراءت کو سن رہے ہیں تو میں تحبیر سے کام لیتا۔ یعنی خوب خوش آوازی سے پڑھتا۔

[illegible]

جنت میں خوش کلامی

[illegible]

گانے بجانے کی سزا

[illegible]

[illegible]

وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ

[illegible]

الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ

[illegible]

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ
سو پاک ہے اللہ کی ذات جب شام کرو اور جب صبح کرو
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا
اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور پچھلے وقت
وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ
اور جب دوپہر ہو

یادِ الٰہی اور پانچ نمازیں

معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ پاک کی یاد کے جو طریقے زبان اور اعضاء سے ادا ہوتے ہیں ان میں سب سے بڑی نماز ہے۔ نماز میں تمام قسم کی یاد جمع کر دی گئی۔ اور اوقات فرض نماز کے بھی یہی ہیں جو آیت میں بیان ہوئے۔ یعنی صبح، شام (جس میں مغرب و عشاء شامل ہیں) دن کے پچھلے وقت (عصر) اور دوپہر ڈھلنے کے بعد (ظہر) کی نمازیں ہیں۔ ان اوقات میں حق تعالیٰ کی رحمت یا قدرت و عظمت کے آثار بہت نمایاں ہوتے ہیں۔ آفتاب عالم جسم میں سب سے بڑا روشن کرہ ہے جس سے بلاواسطہ یا بالواسطہ تمام عالم اسباب میں شاید کوئی اور بڑی مخلوق مستفید ہو (جیسا کہ اکثر اقوام کے معتقد نے بہت شان و عظمت سے اس کو معبود بنا لیا ہے) اسی لئے بیچارہ مشرکین نے اسے معبود ٹھہرا رکھا تھا جس طرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ میں اشارہ ہے۔ آخر اس کے طلوع و غروب اور آفتاب پر حوادث کے پیش آنے سے معلوم ہوا کہ وہ بھی ان ہی پانچ اوقات میں ہوتا ہے۔ صبح کو جب تک طلوع نہیں ہوا اور پھر اٹھتے چڑھتے اس کے عروج میں کمی آتی شروع ہوئی اور اس کے ساتھ جتنی اس کی حرارت اور روشنی میں زوال ہوتا ہے پھر اس کا غروب ہے جب آفتاب کی روشنی ختم ہونے کے اتصال سے زمین نے پوری طرح رات۔ پھر عشاء کے وقت جب شفق بھی غائب ہو گئی اور روشنی کے بالکل آثار نہ رہے تب بھی ہمارے ... اس اوقات میں وہ بہ تکلف خضوع و خشوع کی ... اللہ اکبر کہہ کر اس معبود اعظم (ابراہیم خلیل اللہ) کی اقتدا کرتے ہیں جس نے هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ کے بعد فرمایا تھا اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور ... وقت ... یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ تسبیح و تحمید کے اوقات ... اسی طرح ... ہے جس کی طرف آسمان و زمین کی تمام کائنات زبان حال و قال سے ... رہی ہے ... حمد و ثنا میں ... مخلوق اس کا استحقاق ... دیکھنے میں کچھ ...

یہ جوکچھ بیان ہوا ہے ایک نماز ہے، آیت کی بعض مضمون عظیمہ اور حکمت کاملہ کا بیان ہے۔ ... کا استحقاق اور زیادہ واضح ہو جائے اسی ضمن میں جملہ معترضہ کے طور پر بعث بعد الموت کے مسئلہ پر بھی کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ (تفسیر عثمانی)

پانچ نمازوں کا ذکر قرآن میں:

حضرت ابن عباسؓ سے کسی نے دریافت کیا کہ کیا قرآن میں پانچ نمازوں کا ذکر صراحت ہے تو فرمایا ہاں! اور یہ آیتیں تلاوت کر کے فرمایا کہ حِيْنَ تُمْسُوْنَ میں نماز مغرب اور حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ میں نماز فجر اور عَشِيًّا میں نماز عصر اور حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ میں نماز ظہر کا ذکر صراحتاً موجود ہے اب صرف ایک نماز عشاء رہی، اس کے ثبوت میں دوسری آیت کا جملہ ارشاد فرمایا مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ۔ (روایت حاکم)

حجری نے نقل کیا کہ نافع بن ازرق نے حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا کیا پانچوں نمازوں کا ذکر قرآن مجید میں کہیں ہے؟ فرمایا ہاں! پھر یہی دونوں آیتیں پڑھ کر فرمایا کہ ان میں پانچوں نمازوں اور ان کے اوقات کا ذکر ہے۔

تمام گناہ معاف:

حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن رات میں سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھے گا (اس کے سارے) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے خواہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں۔ متفق علیہ

سب سے بڑا عمل:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح و شام سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سو مرتبہ پڑھے گا قیامت کے دن اس سے بڑھ کر کوئی عمل لے کر نہیں آئے گا سوائے اس شخص کے جس نے اسی کی طرح پڑھا ہو یا اس سے زیادہ پڑھا ہو۔ متفق علیہ روایۃ ابوہریرہؓ

زبان پر ہلکے اور ترازو میں بھاری کلمے:

حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں (آسانی کے ساتھ ادا ہو جاتے ہیں) میزان میں (یعنی قیامت میں) بھاری ہیں (اور) اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ متفق علیہ

سبحان اللہ کیا ہے؟

حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے ایک روز فرمایا الحمد للہ کو تو ہم جانتے ہیں لوگ ایک دوسرے کی تعریف کرتے ہیں اور لا الٰہ الا اللہ کو بھی ہم جانتے ہیں اللہ کے سوا بتوں کی پوجا ہوتی ہی تھی اور اللہ اکبر کو بھی جانتے ہیں نماز کی تکبیر کہی جاتی ہے لیکن سبحان اللہ کا کیا

مطلب ہے حاضر ہے۔ [illegible] سے پہلے کہ ہاتھ اٹھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ [illegible] بھی ہو سکے [illegible] جو بہت ہی عجیب ہے (یعنی [illegible] تو تمہیں کیا جانتے ہیں) حضرت علیؓ نے فرمایا امیر المومنین! یہ [illegible] نے کہا [illegible] اپنے [illegible] سے [illegible] سارے [illegible] کی طرف [illegible] سے [illegible] ہے۔ (الاز [illegible])

چار روزانہ اور پڑھیا کرے:

حضرت [illegible] سے روایت ہے کہ [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے [illegible] صبح کے بعد [illegible] بیٹھے [illegible] ہوئے تھے [illegible] فرمایا جب سے میں تمہارے [illegible] اس وقت سے تم [illegible] (وظیفہ پڑھ رہی) ہو۔ حضرت جویریہ نے کہا ہاں۔ فرمایا میں نے تو تمہارے بعد [illegible] کلمے [illegible] تین مرتبہ (وظیفہ کے) الفاظ سے ان کا موازنہ کیا جائے تو وہ بھاری ہو جائیں گے (چار کلمے یہ ہیں) سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضاء نفسہ وزنة عرشہ ومداد کلماتہ (مسلم)

حضرت [illegible] سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے اچھا چار کلمے ہیں۔ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر

دوسری روایت میں آیا ہے اللہ کو سب سے پیارے کلمے چار ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر۔ جس سے شروع کرو کوئی حرج نہیں (یعنی ترتیب ضروری نہیں) (مسلم)

سب سے افضل کلام:

حضرت ابو ذرؓ روایت ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا سب سے افضل کون کلام ہے فرمایا (افضل کلام) وہی ہے جو اللہ نے اپنے فرشتوں کے لئے پسند فرمایا ہے (یعنی ملائکہ پڑھتے ہیں) سبحان اللہ وبحمدہ (مسلم) حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہا اس کے لئے جنت کے اندر ایک درخت لگا دیا گیا (یعنی جنت کے درختوں میں سے ایک درخت اس الفاظ کا بھی ہو گا) (رواہ ترمذی۔ تفسیر مظہری)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل کا نام کیسے ملا؟

مسند احمد کی حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ نے (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کا نام خلیل اللہ کیوں رکھا؟ اس لئے کہ وہ صبح شام ان کلمات کو پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپ

نے فسبحان اللہ سے [illegible] تک کی آیتیں تلاوت فرمائیں۔

رات کے نقصان کا ازالہ:

طبرانی کی حدیث میں ان دونوں آیتوں کی بابت ہے کہ جس نے صبح شام یہ پڑھ لیں اس نے اس دن رات میں جو [illegible] اس کی تلافی ہو گئی۔ [illegible]

نیند نہ آنے کا علاج:

طبرانی میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ راتوں کو میری نیند اچاٹ ہو جایا کرتی تھی تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مرض کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پڑھا کرو اللهم غارت النجوم وهدأت العيون وانت حي قيوم يا حي يا قيوم انم عيني واهد ليلي میں نے جب اس دعا کو پڑھا تو نیند نہ آنے کی بیماری بفضل خدا دور ہو گئی۔ (تفسیر ابن کثیر)

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ
نکالتا ہے مردہ [illegible] سے [illegible] زندہ کو
مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
زندہ سے اور زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے مرنے کے پیچھے
وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ
اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے

قدرت الٰہی کی کارسازیاں:

یعنی انسان وغیرہ سے [illegible] انسان سے، پرندہ کو بیضہ سے اور بیضہ کو [illegible] سے [illegible] کو [illegible] کرتا ہے۔ کافر کو مومن سے پیدا کرتا ہے اور [illegible] خشک ہو کر مردہ ہو جاتی ہے تو بارش کے پانی سے پھر زندہ کر کے سرسبز و شاداب کر دیتا ہے۔ غرض موت اور حیات سب [illegible] اسی کے ہاتھ میں ہے۔ تو تم کو مرنے کے بعد قبروں سے نکال کھڑا کر دینا اس کے نزدیک کیا مشکل ہوگا۔ (تفسیر عثمانی)

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ
اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تم کو بنایا مٹی سے پھر
إِذَا أَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ
جب ہی تم انسان ہو کر پھیلے پڑے ہو

مٹی سے تخلیق انسان

[illegible]

پہلی آیت قدرت

[illegible]

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا
[illegible]
لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً
[illegible]
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

[illegible]

توالد و تناسل کا نظام

[illegible] يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاۗءً [illegible]

دوسری آیت قدرت

[illegible]

سامان راحت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
[illegible]

وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا جدا جدا ہونا بھی اس میں نشانیاں ہیں
لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ
بیشک اس میں نشانیاں ہیں اہل علم کے لئے

شکل و صورت اور بولیوں کا اختلاف

سب انسانوں کو ایک ماں باپ سے پیدا کیا، پھر تمام روئے زمین پر ان کو پھیلا دیا۔ سب کی جدا جدا بولیاں کر دیں، ایک ملک کا آدمی دوسرے ملک میں جا کر زبان کے اعتبار سے بالکل اجنبی ہو گیا۔ پھر دنیا کی شروعات سے آج تک کتنے بیشمار آدمی پیدا ہوئے مگر کوئی دو آدمی ایسے نہیں ملیں گے جن کا لب و لہجہ اور آواز بالکل یکساں ہو، جس طرح ہر آدمی کی شکل و صورت اور رنگت وغیرہ دوسرے سے ممتاز ہے، آواز اور لب و لہجہ بھی بالکل الگ ہے کوئی دو شخص ایسے نہیں کہ جن کی آواز اور رنگ روپ میں کوئی مابہ الامتیاز نہ ہو، ابتدائے عالم سے آج تک بے شمار صورتیں اور بولیاں پیدا ہوتے چلے آتے ہیں، اس خزانہ میں کبھی کمی نہیں آیا۔ حقیقت میں یہ کرشمہ اللہ تعالیٰ کی قدرت عظیمہ کا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

تیسری آیت قدرت

آسمان و زمین کی تخلیق اور انسانوں کے مختلف طبقات کی رنگتوں اور لب و لہجہ کا مختلف ہونا اور مختلف طبقات کے رنگوں میں امتیاز ہوتا ہے کہ بعض سفید ہیں بعض سیاہ، بعض سرخ، بعض زرد، یہ اسی طرح آسمان و زمین کی تخلیق قدرت کا عظیم شاہکار ہے یہی انسانوں کی زبانیں مختلف ہونا بھی ایک عجیب عظیم قدرت ہے۔ زبان کے اختلاف میں لغات کا اختلاف بھی شامل ہے عربی، فارسی، ہندی، ترکی، انگریزی وغیرہ کتنی مختلف زبانیں ہیں جو مختلف خطوں میں رائج ہیں۔

اس آیت قدرت میں تعدد چیزیں ذکر کی گئیں، آسمان و زمین کی تخلیق، انسانوں کی زبانوں اور رنگوں کا اختلاف، یہ سب قدرت و حکمت کی نشانیاں ہیں۔ ان کو عام علم والے بھی سمجھ سکتے ہیں کہ کسی خاص غور و فکر کی بھی ضرورت نہیں، اس لئے آیت کو اس پر ختم کیا جاتا ہے کہ اس میں اہل علم کے لئے نشانیاں ہیں، اس کی جگہ ختم فرمایا لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ یعنی اس میں بہت سی نشانیاں اہل علم کے لئے ہیں۔ (معارف القرآن)

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ
اور اس کی نشانیوں سے ہے تمہارا سونا رات اور دن میں
وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ
اور تلاش کرنا اس کے فضل سے

انسان کی دو حالتیں

حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ انسان کی دو حالتیں ہیں ایک سونا جو بے خبری کی حالت ہے اور دوسری تلاش معاش کا کام، یہ دونوں اختیاری نہیں۔ اصل تو رات سونے کو اور دن تلاش معاش کے لئے ہے مگر دونوں وقت دونوں کام ہو سکتے ہیں۔ (تفسیر عثمانی)

یا یہ مطلب ہے کہ رات میں تمہارا سونا اور دن میں روزی کو طلب اور تلاش کرنا قدرت و حکمت کی نشانی ہے، لف و نشر حرف عطف کے ساتھ دونوں کو دو اوقات کے ساتھ ملا دیا گیا ہے یہ ترتیب ہو جائے گا اور ایک کا تعلق رات کے ساتھ اور ایک کا دن کے ساتھ (خاص طور پر) مخصوص ہے یعنی ہر کام ہر وقت ہو سکتا ہے (رات کو کمائی اور دن کو نیند بھی ہو سکتی ہے) اس کی تائید دوسری آیت سے بھی ہوتی ہے جو اسی مضمون کی حامل ہیں۔ (تفسیر مظہری)

چوتھی آیت قدرت

انسانوں کا سونا رات میں اور دن میں اسی طرح ان کی تلاش معاش ہے رات میں اور دن میں، اس آیت میں تو نیند کو دونوں میں بیان فرمایا ہے اور تلاش معاش کو بھی، اور بعض دوسری آیات میں نیند کو صرف رات میں اور تلاش معاش کو دن میں بتلایا ہے، وجہ یہ ہے کہ رات میں اصل کام نیند کا ہے اور کچھ تلاش معاش کا بھی چلتا ہے، اور دن میں اس کے برعکس اصل کام تلاش معاش کا ہے، اور کچھ سونے آرام کرنے کا بھی وقت ملتا ہے اس لئے دونوں باتیں اپنی اپنی جگہ صحیح ہیں، بعض مفسرین نے تاویل کر کے اس آیت میں بھی نیند کو رات کے ساتھ اور تلاش معاش کو دن کے ساتھ مخصوص کیا ہے مگر اس کی ضرورت نہیں۔

سونا اور تلاش معاش زہد و توکل کے منافی نہیں

اس آیت سے ثابت ہوا کہ سونے کے اوقات میں سونا اور جاگنے کے وقت رزق معاش انسان کی فطرت میں رکھی گئی ہے، اور ان دونوں چیزوں کا حاصل کرنا انسانی اسباب و تدابیر کے تابع نہیں، وہ درحقیقت حق تعالیٰ کی عطا ہیں جیسا کہ رات کو مشاہدہ ہے کہ بعض اوقات نیند اور آرام کے سارے بہتر سے بہتر سامان مہیا ہونے کے باوجود نیند نہیں آتی، بعض اوقات آخری تدبیریں بھی بیکار ہو جاتی ہیں، اور جس کا اللہ چاہتا ہے کہ خالی زمین پر بھی سوتا اور بڑی گہری نیند عطا ہوتا ہے۔

یہی حال تلاش معاش کا رات دن مشاہدہ میں آتا ہے کہ دو شخص برابر محنت کرنے والے ہوں کے علم اور عقل کے دونوں برابر ہوتے ہیں تلاش معاش کا یکساں نتیجہ نہیں نکلتا بلکہ ایک ترقی کرتا ہے اور دوسرا محروم رہتا ہے، اللہ تعالیٰ نے دنیا کو عالم اسباب بنایا ہے اور یہی حکمت ہے تو بات ان کے لئے تلاش معاش اسباب کے درجہ کی ہے، مگر اس کا انجام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، وہ سب اسباب کو...

[illegible]

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ

[illegible]

[illegible]

وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا

[illegible]

بارش کا نظام

[illegible]

وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ

[illegible]

بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ

[illegible]

[illegible]

وَمِنْ آيَاتِهِ أَن تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ

[illegible]

آسمان و زمین کو بقا

[illegible]

ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْأَرْضِ

[illegible]

إِذَا أَنتُمْ تَخْرُجُونَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَلَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

[illegible]

كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ

[illegible]

آسمان و زمین میں حکم صرف اللہ ہی کا ہے۔

[illegible]

[illegible]

وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ

[illegible]

وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ

[illegible]

اول و ثانی پیدا کرنا برابر ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

[illegible]

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

[illegible]

اونچی شان اللہ کی ہے:

[illegible]

شان نزول:

[illegible]

ضَرَبَ لَكُم مَّثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ هَل لَّكُم

[illegible]

مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن شُرَكَاءَ

[illegible]

فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ

[illegible]

كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ

[illegible]

لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ

[illegible]

شرک کی برائی کیلئے ایک عام فہم مثال

[illegible]

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ

[illegible]

خواہش پرستی کا نقصان:

یعنی جب بے انصاف لوگ ایسی صاف و واضح باتوں کو نہ سمجھیں۔ وہ سمجھ بوجھ ہی نہیں رکھتے، جہالت اور ہوا پرستی سے محض اوہام و خواہشات کی پیروی کرتے ہوتے ہیں۔ (تفسیر عثمانی)

فَمَنْ يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَا لَهُم		
سو کون سمجھائے	جس کو اللہ نے بھٹکایا	اور کوئی نہیں
مِّن نَّاصِرِينَ		
ان کا مددگار		

یعنی جس کو اللہ تعالیٰ نے اس کی بے انصافی، جہل اور ہوا پرستی کی بدولت راہ حق پر چلنے اور سمجھنے کی توفیق نہ دی۔ اب کس کی طاقت ہے جو اسے سمجھا کر راہ حق پر لے آئے یا اس کو گمراہی اور تباہی سے بچا لے۔ ظالموں کی طرف سے منہ پھیر کر تو خود [illegible] کی ضرورت نہیں۔ اس [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے پروردگار کی طرف توجہ کیجئے۔ اور دین فطرت پر جمے رہیے۔ (تفسیر عثمانی)

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا
سو تو سیدھا رکھ اپنا منہ دین پر ایک طرف کا ہو کر

آپ اللہ ہی کی طرف متوجہ رہیں:

یعنی جو گمراہی سے کسی طرح نکلتے نہیں ہو تمام [illegible] سے شرک کی دلدل میں پڑے رہنے والے تم ہر طرف سے منہ موڑ کر ایک خدا کے ہو رہو اس کے سچے دین کو پوری مضبوطی اور یکسوئی سے تھامے رہو۔ (تفسیر عثمانی)

فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا								
وہی	تراش	اللہ	کی	جس	پر	تراشا	لوگوں	کو

فطرت انسانی:

اللہ تعالیٰ نے آدمی کی ساخت روز اول سے ایسی رکھی ہے کہ اگر حق کو سمجھنا اور قبول کرنا چاہے تو کر سکے اور اپنی فطرت سے اپنے اصلی معرفت کی ایک چمک اس کے دل میں بطور تخم ہدایت کے ڈال دی ہے۔ اگر گرد و پیش کے حوال اور ماحول کے خراب اثرات سے متاثر نہ ہو اور اصلی طبیعت پر چھوڑ دیا جائے تو یقیناً دین حق کو اختیار کرے کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہو۔ "عہد الست" کے قصہ میں اسی کی طرف اشارہ ہے اور احادیث صحیحہ میں تصریح ہے کہ ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پھر ماں باپ اسے یہودی، نصرانی اور مجوسی بنا دیتے ہیں۔ ایک حدیث قدسی میں ہے کہ میں نے اپنے بندوں کو حنفاء پیدا کیا۔ پھر شیاطین نے ادھر ادھر کے بھٹکا کر بہکا دیا۔ بہرحال دین حق، دین حنیف اور دین قیم وہ ہے کہ اگر انسان کو اس کی فطرت پر بالکل چھوڑ دیا جائے تو اپنی طبیعت سے ادھر ہی کی طرف جھکے۔ وہ دین یہی فطرۃ اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سب کی ایک ہی بنائی ہے جس میں کوئی تفاوت اور تبدیلی نہیں۔ فرض کرو اگر کوئی [illegible] اپنی اصلی فطرت میں یہ استعداد اور صلاحیت نہ رکھتی تو ان کو قبول حق کا مکلف ہی نہ کیا جاتا۔ جیسے پتھر یا جانوروں کو شرعی مکلف نہیں بنایا۔ [illegible] بہت سے معاملات [illegible] انسان تسلیم کرتے ہیں تو ان پر [illegible] نہیں۔ جیسے حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں "یعنی اللہ سب کا مالک سب سے زبردست [illegible] کوئی اس کے برابر نہیں [illegible] سب جانتے ہیں [illegible] اپنے حق کسی کے جان مال آبرو [illegible] عیب [illegible] جب پہچانتا ہے [illegible] فطرتی علم) اس [illegible] نے [illegible]" (تفسیر عثمانی)

فطرت (جبلی پیدائش) سے مراد حضرت [illegible] اور جماعت مفسرین کے نزدیک اسلام ہے [illegible] خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے ذریعہ سے ساری امت کو ہے۔ فطرت [illegible] کہ [illegible] تمام مخلوق کے لیے [illegible] لازم ہے۔

[illegible] یعنی تمام لوگوں کے اندر صلاحیت اور استعداد [illegible] کہ وہ فطرت کو جان سکتے ہیں [illegible] فطرت سے مراد ہے فطری استعداد جو ہر شخص میں پیدا کی گئی ہے۔ بعض علماء کے نزدیک فطرت سے مراد وہ عہد ہے جو اللہ نے حضرت آدم اور آپ کی ساری نسل سے لیا تھا [illegible] کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں قَالُوا بَلَىٰ تو سب نے جواب دیا کیوں نہیں (تو ہمارا رب ہے) [illegible] جو پیدا ہوتا ہے وہ اسی اقرار پر پیدا ہوتا ہے یہی [illegible] ہے جس پر سارے انسانوں کی تخلیق ہوئی ہے۔ سورۃ آل عمران کی آیت مذکورہ کی تفسیر کے ذیل میں حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے صحیحین کی حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ فطرت ہی پر پیدا ہوتا ہے اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں جیسے چوپایہ سے صحیح سالم چوپایہ پیدا ہوتا ہے کیا تم کسی کو پیدائشی کن کٹا پاتے ہو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ تلاوت فرمائی۔ متفق علیہ

اسلام دین فطرت ہے

ارشاد ربانی فاقم وجهك للدين حنيفا فطرت الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله [illegible] کل مولود یولد علی الفطرة [illegible] الاسلام [illegible] فابواه يهودانه او ينصرانه او [illegible] كما قال صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

ہر بچہ اسلام پر پیدا ہوتا ہے:

بخاری شریف میں حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] رسول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

مشرکوں کے بچے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لا تبدیل لخلق اللہ

[illegible]

فطرت کو مسخ نہ کرو:

[illegible]

آخر کار فطری سعادت و بدبختی غالب آتی ہے:

[illegible] کل مولود یولد علی الفطرة [illegible]

[illegible]

طبیعت نہیں بدل سکتی:

حضرت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

قبولِ حق کی استعداد

[illegible]

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ

[illegible]

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ

[illegible]

[illegible]

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ

[illegible]

[illegible]

وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ

[illegible]

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ

[illegible]

كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ

[illegible]

فرقہ پرستی دینِ فطرت کے خلاف ہے:

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا [illegible]

[illegible]

اہل بدعت [illegible]

[illegible]

اہل السنت والجماعت [illegible]

[illegible]

شیطان کا حربہ [illegible]

[illegible]

مشرکین کی گروہ بندی:

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا [illegible]

[illegible]

[illegible]

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ

[illegible]

مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَاۤ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً

[illegible]

اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ لِيَكْفُرُوْا

[illegible]

بِمَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ

[illegible]

مصیبت کے وقت اللہ یاد آتا ہے

[illegible]

بندوں کی حالت:

[illegible]

مومن کی حالت:

[illegible]

اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ

[illegible]

بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ

[illegible]

شرک کی کوئی دلیل نہیں ہے

[illegible]

وَاِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا

[illegible]

وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ

[illegible]

اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ

[illegible]

مشرک اور مومن کا فرق

[illegible]

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ

[illegible]

وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

[illegible]

ہر حال میں راضی رہنا چاہئے

[illegible]

[illegible]

ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ۚ

[illegible]

ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ

[illegible]

هُمُ الْمُفْلِحُونَ

رکوع ۱۳

ضرورت مندوں کی خبر گیری

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَمَا آتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ

[illegible]

فَلَا يَرْبُو عِندَ اللَّهِ ۖ وَمَا آتَيْتُم مِّن زَكَاةٍ

[illegible]

تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ

[illegible]

زکوٰۃ اور سود کا فرق:

[illegible]

صدق و انصاف کی برکت:

[illegible]

خاندانوں کی ایک بری رسم کی اصلاح

[illegible]

اللہ تعالیٰ کی بندہ نوازی

[illegible]

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ
اللہ وہی ہے جس نے تم کو بنایا پھر تم کو روزی دی پھر تم کو مارتا ہے
ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ
پھر تم کو جلائے گا کوئی ہے تمہارے شریکوں میں جو کرسکے
ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ
ان کاموں میں سے ایک کام وہ پاک ہے اور بہت اوپر ہے اس سے کہ شریک بتلاتے ہیں

مارنا، جلانا اللہ ہی کا کام ہے:

یعنی مارنا جلانا، روزی دینا سب کام تو اس کے قبضہ میں ہوئے۔ پھر دوسرے شریک کدھر سے آ کر الوہیت کے حق دار بن گئے۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ
پھیل پڑی ہے خرابی جنگل میں اور دریا میں لوگوں کے ہاتھ کی
اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ
کمائی سے چکھانا چاہئے ان کو کچھ مزہ ان کے
عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ
کاموں کا تاکہ وہ پھر آئیں

بحر و بر کا فساد:

یعنی لوگ دین فطرت پر قائم نہ رہے۔ کفر و ظلم دنیا میں پھیل پڑا اور اس کی نحوست سے ملکوں اور جزیروں میں خرابی پھیل گئی۔ نہ خشکی میں امن و سکون رہا نہ تری میں۔ دونوں جگہ فتنہ و فساد نے گھیر لیا۔ بری لڑائیوں اور جہازوں کی لوٹ مار سے سمندروں میں بھی طوفان برپا ہو گیا۔ یہ سب اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ بندوں کی بد اعمالیوں کا تھوڑا سا مزہ دنیا میں بھی چکھا دیا جائے، پوری سزا تو آخرت میں ملے گی۔ مگر کچھ مزہ یہاں بھی رکھوا دیں، ممکن ہے بعض لوگ ڈر کر راہ راست پر آ جائیں۔ نیز تنبیہ ہو کہ مجرموں کی بدکاریوں کی وجہ سے خشکی اور تری میں خرابی پھیلا کر ہمیشہ ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ لیکن جس خرابی کی عموم و شمول کے ساتھ بعثت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے سارا ربع مسکون مشرق و مغرب اور بر و بحر پر چھا گئی تھی، دنیا کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ یورپ کے محققین نے اس زمانہ کی تاریک حالت کا جو نقشہ کھینچا ہے اس کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ غیر مسلم مورخ بھی اس مشہور و معروف صداقت پر کوئی حرف گیری نہیں کر سکتے۔ (دیکھو دائرۃ المعارف فرید وجدی مادہ محمد) گویا یہ اسی عموم فتنہ و فساد کی طرف نظر کر کے کرتی اور حسن ابصری نے آیت کا محمل زمانہ جاہلیت کو قرار دیا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

بر و بحر کا مطلب:

بغوی نے لکھا ہے بر سے مراد ہے صحرا، بیابان اور بحر سے مراد ہیں وہ شہر اور بستیاں جو نہروں اور دریاؤں کے کنارے پر آباد ہیں۔ عطیہ نے کہا: بر سے زمین پر جو شہر وغیرہ ہیں وہ مراد ہیں اور بحر تو معروف ہی ہے (یعنی سمندر) بارش کی کمی کا اثر جس طرح خشکی پر پڑتا ہے اسی طرح سمندر پر بھی پڑتا ہے۔

ہابیل کے قتل کا اثر:

ضحاک نے کہا زمین پہلے سرسبز اور شاداب تھی۔ جس درخت کے پاس آدمی جاتا تھا اس کو بار آور پاتا تھا اور سمندر کا پانی پہلے میٹھا تھا اور شیر گائے بکری کو قتل کرنے کا ارادہ بھی نہیں کرتا تھا۔ لیکن جب قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تو زمین خشک ہو گئی درخت پر خار ہو گئے اور سمندر کا پانی شور ہو گیا اور جانور ایک دوسرے کو پھاڑنے لگے۔ یعنی ان کے گناہوں کی نحوست کی وجہ سے یا ان کے برے عمل کرنے کی وجہ سے۔ مطلب یہ ہے کہ اہل مکہ جو قحط میں مبتلا ہوئے، بھوکے رہے اور مردار تک کھا گئے، یہ انہی کے گناہوں کی نحوست کی وجہ سے ہوا۔ (تفسیر مظہری)

فساد سے مراد قحط اور وبائی امراض ہیں:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ " یعنی خشکی اور دریا میں سارے جہان میں فساد پھیل گیا لوگوں کے اعمال بد کی وجہ سے "تفسیر روح المعانی میں ہے کہ فساد سے مراد قحط اور وبائی امراض اور آگ لگنے اور پانی میں ڈوبنے کے واقعات کی کثرت اور ہر چیز کی برکت کا مٹ جانا، نفع بخش چیزوں کا نفع کم نقصان زیادہ ہو جانا وغیرہ آفات ہیں۔ اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ ان دنیوی آفات کا سبب انسانوں کے گناہ اور اعمال بد ہوتے ہیں، جن میں شرک و کفر سب سے زیادہ اشد ہیں، اس کے بعد دوسرے گناہ ہیں۔

گناہوں پر تنبیہ:

لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا یعنی تاکہ چکھا دے اللہ تعالیٰ ان کو حصہ ان کے برے اعمال کا، اور اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اعمال بد اور گناہوں کی وجہ سے جو مصیبت و آفت دنیا میں بھیجی جاتی ہے وہ بھی غور کرو تو اللہ تعالیٰ کی رحمت و عنایت ہی ہے کیونکہ مقصود اس دنیا کی مصیبت سے یہ ہوتا ہے کہ غافل انسان کو تنبیہ ہو جائے اور وہ اپنے گناہوں سے باز آ جائے جو انجام کار اس کے لئے مفید اور بڑی نعمت ہے۔ جیسا کہ آخر آیت میں فرمایا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ

[illegible]

[illegible]

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ

[illegible]

مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ

[illegible]

يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ

[illegible]

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ

[illegible]

وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ

[illegible]

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ

[illegible]

نیک عمل کا ثواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہے ایک بندہ ایسا ہوگا [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] عذاب میں کوئی [illegible]
[illegible] اس کے معاملہ میں [illegible]
عذاب [illegible] کے لئے [illegible]
[illegible] عذاب ہوگا۔

ابونعیم نے حضرت علی کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے [illegible] بنی اسرائیل کا ایک [illegible]
[illegible] اعمال [illegible]
[illegible] رحمت [illegible]
[illegible] عذاب [illegible]
[illegible]
[illegible]

نعمتوں کے مقابلہ میں اعمال کچھ نہیں:

طبرانی نے حضرت [illegible] کا بیان نقل کیا ہے کہ قیامت کے دن
اللہ ایک بندے کو اٹھائے گا جس کا کوئی گناہ نہیں ہوگا اور اس سے
فرمائے گا (بتا) تجھے دو چیزوں میں سے کون سی بات پسند ہے کیا تو اپنے عمل کا
بدلہ چاہتا ہے یا میری [illegible] فضل کا [illegible]
واقف ہے کہ میں نے [illegible] نافرمانی نہیں کی اللہ فرمائے گا [illegible]
[illegible] ایک نعمت سے مقابلہ کرو چنانچہ جب [illegible]
[illegible] (مقابلہ کے وقت)
[illegible]
[illegible] فضل اور رحمت [illegible]

بزار نے حضرت انس کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قیامت کے دن آدمی کے [illegible] سامنے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ایک چھوٹی نعمت تمام [illegible] نعمتوں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

طبرانی نے الاوسط میں حضرت ابن عمر کی روایت سے بیان کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] لا الٰہ الا اللہ [illegible] (یعنی
[illegible] اقرار کر لیا) اللہ کے نزدیک [illegible] (جنت میں)
داخل (کرنے کو) ایک [illegible] سبحان اللہ (یعنی اللہ
کو ہر عیب [illegible] پاک [illegible]
[illegible] ایک شخص نے عرض کیا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ہم ہلاک کیسے ہو سکتے ہیں (یعنی پھر ہم تو عذاب میں
[illegible] فرمایا [illegible] جان ہے [illegible] رحمت کے
[illegible] اعمال [illegible]
[illegible] نعمت کے مقابلہ میں [illegible]
[illegible] اللہ اپنی رحمت سے
(جس پر چاہے گا) [illegible]

اللہ کی رحمت جنت میں لے جائے گی:

بخاری اور مسلم نے حضرت عائشہ اور حضرت ابوہریرہ کی روایت سے
بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیدھی چال چلو اور
لگے رہو اور خوش رہو کیونکہ جنت میں اللہ کسی کو اس کے اعمال نہیں لے
جائیں گے [illegible] عرض کیا گیا آپ بھی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہیں جائیں گے) فرمایا [illegible] میں بھی مگر یہ کہ
اللہ مجھے اپنی مغفرت اور رحمت سے ڈھانک لے۔ مسلم نے یہ حدیث
حضرت جابر کی روایت سے بھی بیان کی ہے [illegible] حضرت ابوموسیٰ
[illegible] شریک بن طارق [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] روایت [illegible] طبرانی نے شریک بن طریف [illegible]
اور [illegible] روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

حضرت ابن مسعود نے فرمایا تم پل صراط سے اللہ کے عفو [illegible] پار
ہو جاؤ گے اور جنت کے اندر اللہ کی رحمت سے داخل ہو گے اور درجات جنت
کی تقسیم تمہارے اعمال کے مطابق ہوگی۔ ابونعیم نے عون بن عبداللہ کی
روایت سے بھی یہ قول نقل کیا ہے۔

مسلمان کی آبرو کی حفاظت:

حضرت ابوالدرداء کا بیان ہے میں نے خود سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرما رہے تھے جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو کی طرف سے دفاع کرتا ہے
اللہ پر اس کا حق ہو جاتا ہے کہ وہ قیامت کے دن دوزخ کی آگ کو اس کی
طرف سے ہٹا دے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔
ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ طبرانی اور اسحاق بن راہویہ نے یہی
حدیث حضرت [illegible] کی روایت سے بیان کی ہے۔ [illegible]

إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ

[illegible]

[illegible]

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ

[illegible]

وَلِيُذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ

[illegible]

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بارش

[illegible]

[illegible]

وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ

[illegible]

[illegible]

وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

[illegible]

[illegible]

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ

[illegible]

فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ

[illegible]

أَجْرَمُوا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ

[illegible]

دنیا میں بھی حق و باطل کا فرق ظاہر ہو جاتا ہے

[illegible]

مومنین کی مدد اور اس کی شرط

[illegible]

[illegible]

اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ
[illegible]
فِی السَّمَآءِ كَیْفَ یَشَآءُ
[illegible]

بارش کے قطرے سے عبرت: [illegible]

وَ یَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ
[illegible]
فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ
[illegible]
اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ
[illegible]

[illegible]

وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْهِمْ
[illegible]
مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِیْنَ
[illegible]

[illegible]

فَانْظُرْ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَیْفَ
[illegible]
یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
[illegible]

رحمت الٰہی کے کرشمے

[illegible]

[illegible]

صل علیٰ محمد صل علیٰ محمد

اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْیِ الْمَوْتٰى وَ هُوَ
[illegible]
عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
[illegible]

مردہ دلوں اور مردہ جسموں کی زندگی

[illegible]

وَ لَىٕنْ اَرْسَلْنَا رِیْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا
[illegible]
لَّظَلُّوْا مِنْ بَعْدِهٖ یَكْفُرُوْنَ
[illegible]

[illegible]

جا سکیں تو دلوں پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ اور اللہ کے سب ... دعویٰ کر کے
... شروع کر دیں۔ ... ان کا ... بے تعلق ہے۔ ... کے
... اور یہاں ان ... فرمایا کہ ... اور ... ہو
جائے ان کی قدرت ... ہے ... ہوتی ہے ... طلب کر
لے۔ ... بھی ... گئی ... ہو
کے بعد پھر ... سے ... سکیں۔ ... اللہ
... نہیں چاہیے۔

فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ

... سنا سکتے مردوں کو ... اور نہیں سنا سکتے بہروں کو پکارنا

إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ۝ وَمَا أَنتَ بِهَادِ الْعُمْيِ عَن

جبکہ پھریں پیٹھ دے کر ... اور نہ تو اندھوں کو راہ ... سے

ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ

بھٹکنے سے ... تو سناتا ہے اسی کو ... جو یقین رکھے

بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ

ہماری باتوں پر سو وہ مسلمان ہیں

کوئی نہ مانے تو پیغمبر پر کوئی الزام نہیں

یعنی مشرکوں سب قدرت ہے ... زندہ ... قدرت نہیں کہ
... ہو ... باتیں ... کو ... ہوا ... سا
جب ... اور ... بھی ... آپ ... پانی سے
... نہیں ... ہی ... ہو تو
مانے تو آپ کا کیا قصور ہے آپ کی بات وہی ... گے ... باتوں پر
یقین کر کے تسلیم ... تیار ... ہیں۔

سماع موتیٰ کا مسئلہ

(... آیت سورۃ النمل ... بھی آ چکی ہے ...
... مفسرین نے ... موتیٰ ... ہے ...
... اس مسئلہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے ... سے اختلاف چلا آتا ہے اور
... جانب ... قرآن و حدیث ... بیان ... ہو
کہ ... کوئی ... حقیقت ... کے ... نہیں ... مردوں
کا ... ہو ... باختیار خود ... کی طرف
منسوب ... کے خلاف غیر معمولی طریقہ سے ہو جائے

آ سے ... کی طرف ... ہیں۔ ... نے ...
... کر دیا ... ایک ... یہاں
... بھی ... سے ... اپنی قدرت سے
... کوئی ... کی قدرت کا ... ہے ... کی
... نے ... بھی ... کرتا ... قرآن میں ... ہیں ...
... فرمایا ... وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ ... یعنی
... مٹھی ... مسلمانوں سے
... کی طرف نسبت کی گئی۔ ٹھیک اسی
طرح إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ کا مطلب ... نہیں ... ہو
... کے خلاف ہے ... البتہ
اللہ تعالیٰ ... اسباب ... ہو ... سے
اس کا ... کوئی ... نہیں ... بات ... غیر معمولی
طریقہ سے ... کی حد تک ... کا قائل ہونا چاہیے۔
... باتوں ... کے تحت ... پھر ...
... (تفسیر عثمانی)

... حضرت انس ... روایت بیان کی ہے ... رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ... تین ... لاشیں ... کے
... میں ... کی طرف ... گئے ... (ابن ابی حاتم)
... صحیح ... جابر بن ...
... نے ... حضرت عمر ... رضی
اللہ عنہم ... کے ... سوال ...
کے بعد ... آپ ... نے ... جواب
... إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ ... ہے ...
... سے ... جواب نہیں ...
حضرت ... روایت ... ہے ... کی روایت
... ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے ... کلام
... آیت کا مطلب ... اپنے اختیار و قوت سے
... نہیں سنا سکتے ... مردوں کو ... جب
... مردوں کو ... مطلب ہے ...
... نہیں سنا سکتے ... کوئی ... چاہے ...
... کا ... (تفسیر مظہری)

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ

اللہ ہے جس نے بنایا تم کو کمزوری سے پھر دیا

مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ

[illegible]

ضَعْفًا وَشَيْبَةً يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ

[illegible]

[illegible]

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ

[illegible]

مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

كَذَٰلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ

[illegible]

[illegible]

وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ

[illegible]

لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ فَهَٰذَا

[illegible]

يَوْمُ الْبَعْثِ وَلَٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible] ... فرشتوں کے سامنے ... [illegible] ... عذاب قبر ... [illegible] ... کوئی حصہ نہ ملے گا۔ (تفسیر مظہری)

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ

سو اس روز ظالم لوگوں کو ان کا عذر کرنا نفع نہ دے گا

وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ

اور ان سے [illegible]

کوئی عذر و معذرت بھی نہ ہوسکے گی

[illegible] ... (تفسیر عثمانی)

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن

اور ہم نے لوگوں کے واسطے اس قرآن میں ہر ایک

كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَلَئِن جِئْتَهُم بِآيَةٍ لَّيَقُولَنَّ

طرح کی مثال [illegible] ان کے پاس کوئی نشانی لے آئیں تو [illegible]

الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ

[illegible]

تفہیم القرآن: [illegible]

[illegible]

كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

[illegible]

ضد و عناد کا انجام: [illegible] ... (تفسیر عثمانی)

[illegible] ... (تفسیر مظہری)

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ وَلَا

سو آپ صبر کیجئے بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے [illegible]

يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ

[illegible]

دعوت کیلئے صبر و تحمل ضروری ہے

[illegible] ... (تفسیر معارف القرآن)

کامل وضو نہ کرنے کا اثر: [illegible] ... (تفسیر ابن کثیر)

سورۃ لقمان

[illegible]

سورۃ لقمان مکیۃ وھی اربع وثلاثون آیۃ واربع رکوعات
[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]
الٓمّٓ ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ
[illegible]
هُدًى وَرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِينَ
[illegible]

سرمایہ ہدایت و رحمت

[illegible]

الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ

[illegible]
وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ
[illegible]
هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

[illegible]

[illegible]

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ
[illegible]
لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا
[illegible]
أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ
[illegible]

فضولیات سے پرہیز

[illegible] "کل ما شغلک عن عبادۃ اللہ وذکرہ من السمر والاضاحیک والخرافات والغناء ونحوھا" (روح المعانی) [illegible]

قریش کا سردار نضر بن حارث

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت [illegible] کا قول

[illegible]

[illegible]

ایسے وقت میں لوگوں کا مرنا [illegible]

[illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

غیر واقعی کلام ممنوع ہے:

[illegible]

شادی سے متعلق خوشی

[illegible]

شیخ نے کہا کہ تب کی [illegible] (تو مستحب ہے) ہم تو جلد سے [illegible] کوئی [illegible] ہے۔

[illegible] حضرت قرظہ بن کعب اور حضرت ابو مسعود انصاری [illegible] تھے اور [illegible] رسول اللہ کے صحابہ [illegible] سامنے [illegible] (گانا سننے) کی اجازت دے رکھی ہے۔

عید کی خوشی: حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میرے پاس حضرت ابوبکر تشریف لائے [illegible] دو لڑکیاں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] (ہے) [illegible] حضرت ابوبکر نے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب سے [illegible] روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جب آپ تشریف لے آئیں گے تو [illegible] دف بجاؤں گی [illegible] اللہ علیہ وسلم [illegible] اپنی منت پوری کر لے۔ [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] (اگر ایسا [illegible]) [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے [illegible]

[illegible] (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]) [illegible]

اسی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سن کر) فرمایا [illegible] سے محبت رکھتا ہوں۔

[illegible] حضرت عائشہ کا بیان [illegible] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مدینہ میں تشریف لائے [illegible] لڑکیاں [illegible]

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

[illegible] چاند نکل آیا

[illegible] واجب ہے

[illegible] کو اجازت [illegible] شنا [illegible] ہے۔

[illegible] حضرت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مدینہ میں تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] دیکھا۔

محمد بن حاطب کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] نکاح میں [illegible] کی علامت [illegible] ہے۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ والنسائی۔

[illegible] (ستار وغیرہ) [illegible] حرام [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] گانا [illegible]

گانا و رباب سے متعلقہ چیزیں حرام ہیں۔

[illegible] اصوات اور تحسین نغمات کے ساتھ [illegible] الحدیث [illegible] حرام [illegible] حرام [illegible] ہے۔

جاننا چاہیے کہ اس قسم کے [illegible] اور افسانوں کا [illegible] مقصود [illegible] قرآن سے [illegible]

اور [illegible] ہے [illegible] حرام [illegible] حرام [illegible] حضرت [illegible]

ولی مستکبرا کان لم یسمعھا کان فی اذنیہ وقرا [illegible]

لہو ولعب اور اس کے سامان کے شرعی احکام

ان آیات کی پوری تفسیر قرآن وحدیث کے الفاظ کے ساتھ اوپر ... سے متعلق مسائل میں تفصیلی تقریر علامہ ... ہے جس ... بھی مختصر کچھ قرآن اور حدیث سے کچھ فقہائے امت اور صوفیائے کرام سے نقل کئے ہیں ... خلاصہ ہے ... یہ سب احکام ... ملاحظہ کر سکتے ہیں ... کا خلاصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے

جو کھیل ... شریعت کی رو سے ... ان میں ... یہ سب احکام ... حدیث ... معاون ... بالکل ... ہو گئے ہے۔

جائز کھیل:

... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ شَيْءٍ مِنْ لَهْوِ الدُّنْيَا بَاطِلٌ إِلَّا ثَلَاثَةً انْتِضَالُكَ بِقَوْسِكَ وَتَأْدِيبُكَ فَرَسَكَ وَمُلَاعَبَتُكَ أَهْلَكَ فَإِنَّهَا مِنَ الْحَقِّ.

"یعنی دنیا کا ہر لہو (کھیل) باطل ہے مگر تین چیزیں ایک تیر کمان سے کھیلنا، دوسرے اپنے گھوڑے کو سدھانے کے لئے کھیلنا، تیسرے اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا۔"

... نے اس حدیث کو صحیح علی شرط مسلم کہا ہے۔

حدیث مذکور میں کھیلوں کو ممانعت سے مستثنیٰ کیا ... ان کے ساتھ اور ... گھوڑے کی سواری ... حضرت ابن عباس سے ایک مرفوع حدیث میں ہے خیر لهو المؤمن السباحة و خیر لهو المرأة المغزل (جامع صغیر برمز ابن عدی باسناد ضعیف) یعنی مومن کا اچھا کھیل تیرنا ہے اور عورت کا اچھا کھیل چرخہ ہے۔

صحیح مسلم اور مسند احمد میں حضرت سلمہ بن اکوعؓ کی روایت ہے کہ ... ایک صاحب تھے ... دوڑنے میں کوئی ان سے سبقت نہ لے جا سکتا تھا انہوں نے ایک روز اعلان کیا کہ کوئی ہے جو میرے ساتھ دوڑ میں مقابلہ کرے؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ میں مقابلہ کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی تو میں مقابلہ میں آگے بڑھ گیا اس سے معلوم ہوا کہ پیدل دوڑ کی مشق کرنا بھی جائز ہے۔

ایک مشہور پہلوان رکانہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کشتی میں پچھاڑ دیا (ابوداؤد فی المراسیل)۔

حبشہ کے کچھ نوجوان مدینہ طیبہ میں فنون سپہ گری کی مشق کرنے کے لئے ... اس میں ... کھیل رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ... حضرت عائشہؓ کو اپنے پیچھے کھڑا کر کے یہ کھیل دکھایا اور آپ ان کو فرما رہے تھے کہ ... کھیلتے رہو ... بعض روایات میں ہے کہ ... لتعلم یہود ان فی دیننا فسحة یعنی تاکہ یہود کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے دین میں وسعت بھی ہے۔

اسی طرح بعض صحابہ کرام سے منقول ہے کہ جب وہ قرآن و حدیث کے مشاغل میں تھک جاتے تو بعض اوقات عرب کے اشعار یا تاریخی واقعات سے دل بہلاتے تھے (کذا فی کف الرعاع)

ایک حدیث میں ارشاد ہے روحوا القلوب ساعة فساعة اخرجه ابوداؤد فی مراسیله عن ابن شهاب مرسلا۔ "یعنی تم اپنے قلوب کو کچھ کچھ وقفہ کے بعد آرام دیا کرو" جس سے قلب و دماغ کی تفریح اور اس کے لئے کچھ وقت نکالنے کا جواز ثابت ہوا۔

شراب، جوا اور طبلہ سارنگی:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوئے اور طبلہ سارنگی کو حرام کیا ہے۔ اور فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز حرام ہے (رواہ احمد و ابوداؤد و ابن حبان)۔

خوش آوازی کے ساتھ بغیر مزامیر کے مفید اشعار

بعض صوفیائے کرام سے جو سماع منقول ہے وہ اسی قسم کے جائز سماع کی صورت ہے، کیونکہ ان کا اتباع شریعت اور اتباع سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب کی طرح روشن ہے، ان سے ایسے گناہ کے ارتکاب کا گمان نہیں ہو سکتا۔ محققین صوفیائے کرام نے خود اس کی تصریح فرمائی ہے۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا

اور جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا منہ پھیر لیتا ہے گویا ان کو سنا ہی نہیں

كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

گویا اس کے کانوں میں بہرا پن ہے سو اس کو دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے

قرآن سے اعراض، ... غرور و تکبر سے ... آیتیں ... نہیں چاہتا اس کا انجام ... ہے ... فرمایا

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے ان کے واسطے عیش کی جنتیں ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

[illegible]

[illegible]

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا

[illegible]

اس آیت کی تفسیر [illegible] گزر چکی ہے [illegible]

وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ

[illegible]

زمین کی مضبوطی

[illegible]

وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً

[illegible]

فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ

[illegible]

زمین کا حسن: [illegible] سورۂ شعراء کے شروع میں اس مضمون کی آیت گزر چکی ہے۔ [illegible]

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ

[illegible]

مشرکین کے معبود جھوٹے ہیں:

[illegible]

بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

بلکہ یہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں

[illegible]

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ

[illegible]

حضرت لقمان کی [illegible]:

[illegible] واللہ اعلم بصحتها [illegible]

بغوی نے لکھا ہے [illegible]

حضرت لقمان کی خوش گفتاری

[illegible]

[illegible] خاموش رہنا حکمت ہے [illegible]

خاموش رہنا حکمت ہے:

[illegible]

قرآن میں سورۃ حضرت [illegible]

[illegible]

حکمت تک پہنچانے والے اعمال

حضرت لقمان [illegible]

[illegible]

[illegible] ومن یشکر فانما یشکر لنفسہ [illegible]

ومن کفر فان اللہ غنی حمید

[illegible]

[illegible]

حکمت اور شکر

اَنِ اشْکُرْ لِلّٰہِ: اللہ کا شکر کرو یعنی ہم نے لقمان کو حکمت دی [illegible] شکر [illegible] جملہ [illegible] قرار دیا ہے۔ کیونکہ عطائے نعمت میں [illegible] جاتا ہے۔ یعنی بجائے عطائے نعمت [illegible] نعمت [illegible] تقسیم نعمت [illegible] قبول کرنا [illegible] صورت میں [illegible] شکر [illegible] کہ حکمت [illegible] حکمت [illegible] شکر ادا [illegible] رہتے۔

[illegible] کا ہر [illegible] ظاہر [illegible] ہوتا ہے۔

شکر کے حکم کی نوعیت

آیت میں امر سے مراد ہے تحریری (تحقیق، تعدی، حکم، [illegible]) (اور شکر) شکر [illegible] لقمان کی [illegible] نہیں [illegible] شکر [illegible] اپنی [illegible] امر [illegible] شکر کرے۔ البتہ [illegible] مراد [illegible] شکر [illegible] نعمت [illegible] شکر [illegible] لقمان کا شکر گزار ہونا [illegible]۔

حکمت سے [illegible] شکر نعمت کے لئے [illegible] ہے [illegible] مراد [illegible] ہے۔

شکر کا معنی اور اقسام

شکر کا معنی ہے [illegible] (الغرر [illegible]): [illegible] کا معنی ہے [illegible] (مقصد [illegible] قرار دینا)۔

صاحب قاموس نے لکھا ہے، شکر کا معنی ہے احسان شناسی۔ [illegible] شکر [illegible] شکر [illegible] معنی [illegible] نعمت [illegible] ظاہر کرنا ہے۔

شکر کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) دل سے شکر [illegible] کا تصور کرنا۔

(۲) زبان سے شکر کرنا یعنی [illegible] نعمت [illegible] کرنا۔

(۳) اعضاء سے شکر [illegible] نعمت [illegible] عمل [illegible] قول ہے [illegible] شکور (زجاج [illegible]) [illegible] شکر کا معنی [illegible] نعمتوں [illegible] ہے [illegible] قرآن مجید میں اللہ نے [illegible] شکر [illegible] فرمایا ہے۔

شکر [illegible] ہے [illegible] اِنَّکَ [illegible]

زبان اور عمل سے شکر

[illegible] نعمت کے مقابلہ میں شکر زبان سے بھی [illegible] ہے اور عمل سے بھی [illegible] شکر کی تعریف [illegible] اپنے [illegible] عبادات [illegible] شکر [illegible] شکر [illegible] ہے۔

شکر کا فائدہ

وَمَنْ یَّشْکُرْ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِهٖ: جو شکر کرے گا وہ صرف اپنی ذات کے لئے شکر کرے گا۔

شکر [illegible] نعمت [illegible] حاصل [illegible] سے [illegible] حاصل ہوتی ہے [illegible] مستحق [illegible] ہوتا ہے [illegible] لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ [illegible]

اللہ کو کسی کے شکر کی [illegible] ذات خود حمید اور [illegible] ہے [illegible] حمد اور [illegible] نہیں۔

[illegible] مستغنی [illegible]

[illegible]

جسم کے دو بہترین اور بدترین اعضاء

حضرت خالد [illegible] کا قول ہے کہ حضرت لقمان [illegible] غلام [illegible] تھے [illegible] ان کے مالک نے [illegible] بکری [illegible] اس کے دو بہترین [illegible] گوشت [illegible] لائے [illegible] دونوں [illegible] آپ [illegible] دل [illegible] بدترین [illegible] بات [illegible] بہترین [illegible] بدترین [illegible] حضرت مجاہد کا قول ہے کہ حضرت لقمان [illegible] تھے [illegible] ہوتے [illegible]۔

حضرت لقمان کی مجلس کا واقعہ

[illegible] حضرت لقمان [illegible] فرماتے [illegible]

بیمار اور بہت زیادہ ہنسنے والے نہ تھے۔ ہاں ان میں بہت سی بھلی عادتیں تھیں وہ خوش طبع، خاموش، غور و فکر کرنے والے گہری نظر والے، دن کو نہ سونے والے تھے۔ لوگوں کے سامنے تھوکتے نہ تھے نہ پاخانہ پیشاب اور غسل کرتے تھے لغو کاموں سے دور رہتے تھے، ہنستے نہ تھے جو کلام کرتے تھے حکمت سے خالی نہ ہوتا تھا۔ جس وقت ان کی اولاد فوت ہوئی یہ بالکل نہ روئے۔ وہ بادشاہوں امیروں کے پاس اس لئے جاتے تھے کہ غور و فکر اور عبرت و نصیحت حاصل کریں یہی وجہ ہے انہیں بزرگی ملی۔ حضرت قتادہ سے ایک عجیب اثر وارد ہے کہ حضرت لقمان کو حکمت و نبوت کے قبول کرنے میں اختیار دیا گیا تو آپ نے حکمت قبول فرمائی۔ راتوں رات ان پر حکمت برسا دی گئی اور رگ و پے میں حکمت بھر دی گئی صبح کو ان کی سب باتیں اور عادتیں حکیمانہ ہو گئیں۔ آپ سے سوال ہوا کہ آپ نے نبوت کے مقابلہ میں حکمت کیسے اختیار کی؟ تو جواب دیا کہ اگر خدا تعالیٰ مجھے نبی بنا دیتا تو وہ اور بات تھی ممکن تھا کہ منصب نبوت کو میں نبھا جاتا۔ لیکن جب مجھے اختیار دیا گیا تو مجھے ڈر لگا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں نبوت کا بوجھ نہ سہار سکوں اس لئے میں نے حکمت ہی کو پسند کیا۔ (تفسیر ابن کثیر)

وَإِذْ قَالَ لُقْمَٰنُ لِابْنِهِۦ وَهُوَ يَعِظُهُۥ
اور جب کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے جب اس کو سمجھانے لگا
يَٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِٱللَّهِ
اے بیٹے شریک نہ ٹھہرا اللہ کا

حضرت لقمان کا بیٹا

معلوم نہیں بیٹا مشرک تھا؟ کافر اور صحت پر لانا چاہتے تھے یا مسلمان تھا؟ اسے توحید پر خوب مضبوط کرنے اور جمانے رکھنے کی غرض سے یہ وصیت فرمائی؟ (تفسیر حقانی)

حضرت لقمان کی نصیحتیں

(۱) عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لقمان حکیم کہا کرتے تھے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی چیز امانت رکھی اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرتا ہے (رواہ احمد) لہٰذا مسلمان کو چاہیے کہ اپنا ایمان اور اسلام اللہ کے پاس امانت رکھ دے تاکہ وہ شیطان کی دستبرد سے محفوظ ہو جائے۔ (روح القرآن)

(۲) قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو ایک نصیحت یہ کی کہ اے بیٹے تقنع سے بچنا (تقنع کے معنی سر کے اوپر سے طرح چادر لپیٹ کر گھونگٹ کی طرح ہو جانے) اس لئے کہ تقنع سے رات میں خوف اٹھانا پڑتا ہے کا ڈر ہے اور دن میں ذلت کا ڈر ہے کہ لوگ اس ہیئت کو برا سمجھیں گے اور برا کہیں گے۔ (تفسیر ابن ابی حاتم) و رجالہ ثقات والحدیث مرسل۔

(۳) عون بن عبداللہ سے روایت ہے کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ جب تو کسی مجلس میں جائے تو ان پر اسلام کا تیر چلا یعنی ان پر سلام کر پھر ایک کونے میں خاموش بیٹھ جا اور ان کو بولنے دے۔ پس جب وہ دیکھے تو اگر ذکر الٰہی کی باتیں شروع کریں تو تو بھی ان میں حصہ لے اور اگر دوسری باتیں کریں تو وہاں سے نکل کر دوسری جگہ چلا جا (ابن ابی حاتم) یہ تینوں روایتیں تفسیر ابن کثیر ص ۴۴۳ ج ۳ سے لی گئی ہیں۔

امام خلیل بن احمد کی دعاء

امام موصوف یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اللهم اجعلني عندك من ارفع خلقك واجعلني في نفسي من اوضع خلقك وعند الناس من اوسط خلقك۔ تفسیر ابن کثیر ص ۴۴۳ ج ۳

اے اللہ مجھ کو اپنے نزدیک اپنی مخلوق میں سے بلند اور میرے نفس میں مجھ کو کمترین مخلوق میں سے بنا کہ میں اپنے دل میں اپنے آپ کو حقیقۃً سب سے حقیر اور کمتر جانوں (تاکہ لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو بڑا نہ سمجھوں) اور لوگوں کے نزدیک متوسط درجہ کی مخلوق میں سے بنا۔ آمین

خطیب شربینی نے اپنی تفسیر سراج منیر میں مختصر طریق پر لقمان کے ان نصائح کو ذکر کیا ہے کہ جو لقمان حکیم کی طرف منسوب ہیں جو جواہر حکمت اور گنجینۂ معرفت ہیں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خطیب شربینی کی طرح ہم بھی ان نصائح کا ترجمہ اپنی تفسیر میں ذکر کریں۔

(۱) اے پسر! اللہ کے تقویٰ کو اپنی تجارت بنا تجھ کو بغیر مال کے نفع حاصل ہوگا۔

(۲) اے پسر جنازوں پر حاضر ہوا کر اور شادیوں کی محفل میں مت جایا کر کیونکہ جنازے تجھ کو آخرت یاد دلائیں گے اور شادی کی محفلیں تجھ کو دنیا یاد دلائیں گی جو بہت بری چیز ہے۔

(۳) اے پسر پیٹ بھر کر کھانا کتے کے سامنے ڈال دینا زیادہ کھانے سے بہتر ہے۔

(۴) اے پسر مرغ سے کمتر نہ ہو کہ صبح کو اٹھ کر اللہ کی یاد میں رہتا ہے اور تو بستر پر پڑا ہوا ہے حالانکہ مرغ سے تو زیادہ عقلمند ہے۔

(۵) اے پسر توبہ میں تاخیر نہ کر کیونکہ موت اچانک بلا خبر کے آ جاتی ہے۔

(۶) اے پسر تو جاہل سے دوستی کرنے کی طرف رغبت نہ کر کہ وہ تجھے سمجھے گا کہ تو اس کے عمل اور طریقہ سے راضی ہے اور عقلمند کی ناراضگی سے لوگوں میں پڑتی ہے۔

[illegible]

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

[illegible]

شرک سب سے بڑی ناانصافی ہے:

[illegible]

[illegible]

ظلم کیا ہے

[illegible]

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ

[illegible]

وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي

[illegible]

وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ

[illegible]

والدین کے ساتھ حسن سلوک:

[illegible]

بچہ کا دودھ چھڑانے کی مدت:

[illegible]

[illegible] (تفسیر عثمانی)

[illegible]

وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ [illegible]

[illegible]

اللہ تعالیٰ اور والدین کا شکر:

أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ [illegible]

[illegible]

إِلَيَّ الْمَصِيرُ [illegible] (تفسیر عثمانی)

یمن میں حضرت معاذؓ کا پہلا خطبہ:

[illegible]

وَإِن جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَن تُشْرِكَ بِي

[illegible]

مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا

جس چیز کی تجھ کو کچھ خبر نہیں تو ان کا کہنا مت مان

شرک و گناہ میں والدین کی فرمانبرداری ناجائز ہے:

حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ شریک وہ مانا جو تجھے معلوم نہیں یعنی شریک کوئی نہیں ان کا یقین کو ترک کریں (موضح القرآن)

لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ یعنی جس کی معبودیت کی تیرے پاس کوئی دلیل نہیں، یعنی تجھے معلوم ہو کہ شرک کی عبادت میں شریک ماننے پر ماں باپ مجبور کریں تو ان کا کہنا ماننا جائز نہیں۔ شرک کا باطل ہونا تجھے معلوم ہے تو ایسی حالت میں ماں باپ کا حکم نہ ماننا تو بدرجۂ اولیٰ لازم ہے۔ حق تعالیٰ کا حق ماں باپ کے حق پر غالب ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالق کی نافرمانی (کی صورت) میں مخلوق کی اطاعت نہیں ہے۔ یہ حدیث امام احمد اور حاکم نے نقل کی ہے اور صحیح کہا ہے۔ بخاری اور مسلم میں ایسی ہی حدیث حضرت علیؓ کی روایت سے آئی ہے۔

حضرت سعد بن مالک اور ان کی والدہ کا قصہ:

طبرانی کی کتاب العشرۃ میں ہے کہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ میں اپنی ماں کی بہت خدمت کیا کرتا تھا اور ان کا پورا اطاعت گزار تھا۔ جب مجھے خدا نے اسلام کی طرف ہدایت کی تو میری والدہ مجھ پر بہت بگڑیں اور کہنے لگیں بیٹے یہ نیا دین تو کہاں سے نکال لایا؟ سنو میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ اس دین سے دستبردار ہو جاؤ ورنہ میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی اور یونہی بھوکی مر جاؤں گی۔ میں نے اسلام کو چھوڑا نہیں اور میری ماں نے کھانا پینا ترک کر دیا اور چاروں طرف سے مجھ پر آوازہ کشی ہونے لگی کہ یہ اپنی ماں کا قاتل ہے۔ میں بہت ہی دل تنگ ہوا۔ اپنی والدہ کی خدمت میں بار بار عرض کیا، خوشامد کی، سمجھایا کہ خدا کے لئے اپنی ضد سے باز آ جاؤ، یہ تو ناممکن ہے کہ میں اس سچے دین کو چھوڑ دوں۔ اسی ضد میں میری والدہ پر تین دن کا فاقہ گزر گیا اور ان کی حالت بہت ہی خراب ہو گئی تو میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا میری اچھی اماں جان! سنو تم مجھے میری جان سے زیادہ عزیز ہو لیکن میرے دین سے زیادہ عزیز نہیں ہو۔ واللہ! ایک نہیں تمہاری ایک سو جانیں ہوں اور اسی بھوک پیاس میں ایک ایک کر کے سب نکل جائیں تو بھی میں آخری لمحہ تک اپنے سچے دین اسلام کو نہ چھوڑوں گا۔ اب میری ماں مایوس ہو گئیں اور کھانا پینا شروع کر دیا۔ (تفسیر ابن کثیر)

وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا

اور دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح دستور کے موافق

والدین سے حسن سلوک کی حدود:

یعنی دین کے خلاف ماں باپ کا کہنا نہ مانے۔ ہاں دنیوی معاملات میں ان کے ساتھ نیکی اور سلوک کرتا رہے (اس مضمون کی آیت سورۂ عنکبوت میں گزر چکی، وہاں کا فائدہ دیکھ لیا جائے۔ تفسیر عثمانی)

وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا اور دنیا میں ماں باپ کے ساتھ اچھے طور پر (جو عقلاً اور شرعاً پسندیدہ ہو) بسر کر۔ (تفسیر مظہری)

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ ماں باپ خواہ کافر ہوں لیکن اگر صاحب احتیاج ہیں تو ان کی مالی امداد اور خدمت گزاری کرتے رہنا واجب ہے۔

حضرت اسماءؓ کی حدیث ہے کہ حضرت اسماءؓ نے بیان کیا میرے پاس میری ماں آئی اس وقت وہ مشرک تھی قریش کے عہد میں داخل تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں آئی ہے اور (میری امداد کی) خواہشمند ہے کیا میں اس سے سلوک کروں؟ فرمایا ہاں اس سے قرابت کا سلوک کرو۔ (متفق علیہ) (تفسیر مظہری)

مسئلہ: اگر والدین بیٹے کو بعض مباحات کو ترک کرنے یا نفل عبادت ترک کرنے کا حکم دیں تو ان کا کہنا ماننا واجب ہے۔ جہاد کے علاوہ نفل کے ساتھ ساتھ ان کے مخالف خالق کے حکم کو ماننا شرک معنوی ہے۔ ہم صحیح حدیث نقل کر چکے ہیں کہ خالق کی نافرمانی ہو تو مخلوق کے حکم کو نہ مانا جائے۔ ہاں والدین کے حکم کو ماننا اسی وقت واجب ہے جب وہ کسی ایسے کام کا حکم دیں جو خلاف شرع نہ ہو۔

اگر والدین کو ضرورت نہ ہو اور وہ کسی مباح کام کا حکم دیں تو کیا ان کی اطاعت واجب ہے؟

میرے نزدیک صحیح بات یہ ہے کہ حکم ماننا واجب نہیں ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ان کے والد کا واقعہ:

حاکم نے اسماءؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا بیان نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ سے ان کے والد ابو قحافہ نے کہا ... حضرت ابوبکرؓ سے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم کمزور لوگوں کو آزاد کرتے ہو اگر تم طاقتور لوگوں کو آزاد کرتے تو اچھا ہوتا کہ وہ تمہاری حفاظت کرتے اور تمہاری طرف سے دشمنوں کے مقابلہ میں کام آ سکتے۔

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں تو اللہ کی رضا کا طلبگار ہوں، اس پر آیت فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى آخر سورۃ تک نازل ہوئی ... واقعہ

زمانہ کا ہے۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے حضرت بلالؓ، حضرت عامر بن فہیرہؓ، حضرت ام عبیسؓ اور حضرت زنیرہؓ وغیرہ (کو خرید کر) آزاد کیا تھا۔

حضرت ابوبکرؓ نے چند باتوں میں سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اتباع کی۔ جب ہجرت کی تو گھر والوں کے لئے چھ ہزار درہم چھوڑ گئے تھے۔ باپ کی مرضی کے خلاف تھی۔ سورۂ توبہ کی آیت (حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ) کی تفسیر میں ہم نے ہجرت کی تفصیل لکھ دی ہے۔ (تفسیر مظہری)

والدین کی خدمت اور ادب ضروری ہے:

وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا یعنی دنیا میں تو تم ان کا کہنا مانو مگر دین کے کاموں میں مثلاً ان کی جسمانی خدمت، مالی اخراجات وغیرہ ان میں کی خدمت کرو۔ خود دنیوی معاملات میں ان کے عام دستور کے مطابق سلوک کرو، ان کی بے ادبی نہ کرو، ان کی بات کا جواب ایسے طور سے دو جس سے بلا ضرورت ان کی دل آزاری ہو۔ مطلب یہ ہے کہ ان کے شرک و کفر کے معاملے میں ان کا کہنا نہ مانو مگر جہاں تک ان کی دل آزاری کا معاملہ ہو ایسی مجبوری کے لئے برداشت کرو مگر ضرورت کے وقت کی حد تک رکھو۔ ان حالات میں ان کی دل آزاری سے پرہیز کرتے رہو۔ (معارف القرآن مفتی محمد شفیع)

وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ
اور راہ چل اس کی جو رجوع ہوا میری طرف

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا اتباع کرو

یعنی پیغمبروں اور مخلص بندوں کی راہ چلو جو اللہ کی طرف رجوع ہیں۔ دین کے مخالفین اور تقلید باطل مت کرو۔ (تفسیر عثمانی)

سَبِيلَ سے مراد راستہ ہے اور مَنْ أَنَابَ سے مراد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام۔ عطاء نے حضرت ابن عباسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ سے مراد حضرت ابوبکرؓ کی ذات ہے، واقعہ یوں ہوا کہ جب حضرت ابوبکرؓ اسلام لے آئے تو حضرت عثمانؓ، طلحہؓ، سعدؓ بن ابی وقاص، زبیرؓ اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم نے آکر حضرت ابوبکرؓ سے پوچھا کیا آپ (مسلمان) ہوگئے؟ اور اس شخص پر ایمان لے آئے اور اس کو سچا سمجھ لیا؟ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا ہاں۔ پھر آپ نے تم بھی اس پر ایمان لے آؤ۔ اس کے بعد سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا دیا، سب حضرات بھی مسلمان ہوگئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت ابوبکرؓ کی رہنمائی سے مسلمان ہوئے۔ انہی کے حق میں حضرت ابوبکرؓ کی مناسبت سے آیت نازل ہوئی۔

ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ
پھر میری طرف ہے تم کو پھر آنا پھر میں جتا دوں گا تم کو جو کچھ تم کرتے تھے

یعنی خدا نے ماں باپ کی خدمت کا ادب اور اللہ کی رضا کے لئے نصیحت کی، اس تمام تقریر سے (یعنی اوروصینا الانسان سے) یہاں تک حق تعالیٰ کا کلام تھا۔ آگے پھر لقمان کی نصیحت بیٹے کو ہے۔ اور گو کہ بیٹی آیات میں لقمان کی نصیحت کا سلسلہ ہے۔ درمیان میں اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے پیچ میں والدین کے حقوق بیان فرمائے۔ کیونکہ حقوق جو ہیں کہ والدین کے ذکر سے پہلے اہل حق کی اعلیٰ تو حید کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ لقمان نے بیٹے کو باپ کا حق نہ بتایا تھا کہ اپنی غرض معلوم ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے تو حید کی نصیحت سے پہلے اور اس کے بعد پیچھے ماں باپ کا حق فرمایا۔ مگر اللہ کے حق کے بعد باپ کا حق ہے۔ باپ نے حق کا اللہ کا ذکر کیا۔ آگے پھر باقی نصیحت ارشاد ہوئی کا حق کے بعد اللہ کے ذیل میں کچھ اور کی بات بیان ہوتی ہے۔ (تفسیر عثمانی پارہ ۲۱)

يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِن تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ
اے بیٹے اگر کوئی چیز ہو برابر رائی کے دانہ کی
فَتَكُن فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ
پھر وہ ہو کسی پتھر میں یا آسمانوں میں یا زمین میں
يَأْتِ بِهَا اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ
لا حاضر کرے اس کو اللہ بیشک اللہ جانتا ہے چھپی ہوئی چیزوں کو خبردار ہے

چھوٹے سے چھوٹا اور خفیہ سے خفیہ عمل بھی حاضر کیا جائے گا

یعنی کوئی چیز یا کوئی عمل بھلا یا برا کتنا ہی چھوٹا رائی کے دانہ کے برابر ہو، اور فرض کرو کسی سخت چٹان کے اندر یا آسمانوں کی بلندی میں یا زمین کی تہ میں رکھا ہو، وہ بھی اللہ سے مخفی نہیں رہ سکتی۔ جب وقت آئے گا وہیں سے لا حاضر کرے گا۔ اس لئے آدمی کو چاہیئے کہ ہر عمل کرتے وقت یہ بات پیش نظر رکھے کہ ہر چھوٹا بڑا عمل بھی خدا کے سامنے آنا ہے۔ چنانچہ بعض باتوں کی تفصیل ہی کچھ کر دی جائے گی اس کا ہر ذرہ ظاہر ہوکر رہے گا، جیسا کہ اس تقریر سے باطف محسوس کر لیتے ہیں۔ (تفسیر عثمانی)

حضرت لقمان کے بیٹے کا خیال

حضرت لقمان کے بیٹے نے حضرت لقمان سے کہا تھا میرے باپ! اگر میں کوئی عیب کروں تو کوئی نہ دیکھے کسی کو اطلاع نہ ہو تو اس کا کیا خیال ہے، بات لگائیں گے؟ تب میں یہ بات ہے کہ حضرت لقمان نے فرمایا جس کو اللہ نے اس پر مطلع فرما دیا۔

دانے اور پتھر سے مراد:

حب کا قول ہے مراد ہے چھوٹا ترین مقدار۔ پتھر یا آسمان یا زمین کے اندر ہونے سے مراد ہے پوشیدہ ترین انتہائی مخفی مقام میں ہونا، جیسے پتھر کا جوف یا سب سے اونچا مقام آسمان یا زمین کی انتہائی پست ترین گہرائی۔

لفظ صخرۃ (پتھر) سے مراد ہے پہاڑ۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا صخرہ سے مراد وہ پتھر ہے جو ساتوں زمینوں کے نیچے ہے، جس میں کافروں اور بدکاروں کے نفوس داخل ہوتے ہیں۔ زمین کی شکل گول اسی کے نفس کی طرح ہے۔ سدی نے کہا اللہ نے زمین کو مچھلی کے اوپر رکھا اور مچھلی وہی نون ہے جس کا ذکر آیت نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ میں مذکور ہے۔ مچھلی پانی کے اندر پتھر کی ایک چٹان کے اوپر ہے، چٹان ایک فرشتے کی پشت پر رکھی ہوئی ہے اور فرشتہ ایک پتھر پر قائم ہے۔ یہ وہی پتھر ہے جس کا ذکر حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرنے کے ذیل میں کیا ہے۔ یہ پتھر نہ آسمان میں ہے نہ زمین میں بلکہ ہوا پر ہے۔

یعنی اللہ اس کو ظاہر کر دیگا یعنی اس کا حساب بھی کرے گا۔

حضرت لقمان پر ہیبت خداوندی کا غلبہ:

بغوی نے لکھا ہے کہ [illegible] ہے کہ حضرت لقمان کے یہ آخری الفاظ تھے اس کے بعد زبان سے نکلے تھے کہ آپ کا دل پھٹ گیا اور ہیبت خداوندی کی وجہ سے آپ بے ہوش ہو گئے۔ (تفسیر مظہری)

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ
اے بیٹے قائم کر نماز اور حکم کر بھلی بات
وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ
اور منع کر برائی سے

امر بالمعروف ونہی عن المنکر:

یعنی خود اللہ کی توحید پر قائم رہ کر دوسروں کو بھی نصیحت کر کہ بھلی باتیں اختیار کریں اور بری باتوں سے بچیں۔ (تفسیر حقانی)

وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ
اور صبر کر جو تجھ پر پڑے بے شک یہ
مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ
ہمت کے کام ہیں

دعوت حق کی مشکلات کو برداشت کرو:

یعنی جو تکلیف تجھے پیش آئے یا جو تکلیف امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلہ میں اہل جہالت کی طرف سے پہنچے اس کو صبر سے برداشت کر۔ شاید تو بے صبر ہو کر ہمت ہار بیٹھے اور یہ کام چھوڑ دے۔ (تفسیر حقانی)

صبر واستقامت کی اہمیت:

یعنی ان باتوں کا حکم دیا گیا ہے (بہت ہمت) فرائض میں سے ہے یعنی ان امور میں سے ہے جو اللہ نے فرض کر دیئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عزم الامور حق امر ہے یعنی جن امور کو رکھنے کا اللہ نے فرض کر دیا ہے۔

حضرت لقمان نے تکبر سے بچنے کی وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔ (تفسیر مظہری)

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ
اور مت پھیر اپنا گال لوگوں کی طرف

تکبر وبد خلقی نہ کرو:

یعنی تکبر سے منہ پھیر کر لوگوں سے بات نہ کر بلکہ متکبروں کی طرح بلکہ خندہ پیشانی سے مل۔ (تفسیر حقانی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بد خلقی سے بڑا کوئی گناہ نہیں۔ اچھے اخلاق سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ بد اخلاقی نیک اعمال کو ایسے ہی ختم کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا کہ سب سے زیادہ جنت میں لے جانے والی چیز خوش اخلاقی ہے۔ اگر دو اخلاقی ہو سکتے ہیں تو مسلمان ہے اور اگر اس کے اخلاق اچھے نہیں تو وہ ایمان میں کامل نہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی شان:

امام مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام اپنے تخت پر بیٹھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری میں اس وقت دو لاکھ انسان تھے اور دو لاکھ جن تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان تک پہنچایا گیا۔ یہاں تک کہ فرشتوں کی تسبیح کی آواز کان میں آنے لگی اور پھر زمین تک لایا گیا۔ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بھیگ گئے۔ پھر ہاتف غیب سے ندا آئی کہ اگر آپ کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی تکبر ہوتا تو جتنا اوپر گئے تھے اس سے زیادہ نیچے دھنسا دیئے جاتے۔

حضرت ابوبکر صدیق کا خطبہ:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبے میں انسان کی پیدائش کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ وہ شخص کیسے تکبر کرتا ہے جو دو بار

[illegible] سے یوں فرمایا [illegible] شفاعت [illegible] کریں گے۔

حضرت حسن کا مقولہ:

حضرت حسن [illegible] بادشاہ [illegible] ہے [illegible] اس [illegible] پیدا کرنا چاہتا ہے [illegible] ہے۔ [illegible] ہے۔

تکبر عقل کا دشمن:

امام [illegible] فرماتے ہیں جس دل میں جتنا تکبر ہو [illegible] اتنا [illegible] ہوتی ہے۔

تکبر نفاق کی علامت:

یونس بن عبید فرماتے ہیں [illegible] کے ساتھ تکبر [illegible] کے [illegible] نفاق [illegible]۔

حضرت طاؤس کا حضرت عمر بن عبدالعزیز کو عار دلانا:

[illegible] کرتے تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز [illegible] خلافت سے پہلے ایک مرتبہ [illegible] چال چلتے [illegible] حضرت [illegible] بہت شرمندہ ہوئے [illegible] کی ہے۔

متکبر کو اللہ نہیں دیکھے گا:

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں [illegible] اللہ [illegible] قیامت کے [illegible]

[illegible]

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللّٰهَ

[illegible]

لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ

[illegible]

[illegible] کی [illegible] نہیں [illegible]

[illegible]

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا رونا:

ایک مرتبہ [illegible] حضرت معاذ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

[illegible] صاحب قبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک [illegible] آپ [illegible] ہے۔ اللہ تعالیٰ [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اگر [illegible] قسم [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں [illegible] (اشرفی) [illegible] (روپیہ) [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] جنت [illegible] اگر [illegible] قسم [illegible]

تصنع سے بچو:

آپ [illegible] تصنع سے [illegible]

[illegible]

حضرت لقمان کی کچھ اور نصیحتیں:

آپ نے اپنے بیٹے سے [illegible] نصیحتیں [illegible] جب [illegible] مجلس میں پہنچو پہلے [illegible] سلام [illegible] ذکر اللہ [illegible] اگر [illegible] نصیحت [illegible] آپ [illegible]

وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ		
اور میانہ روی اختیار کر اپنی چال میں	اور پست کر	اپنی آواز
إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ		
بیشک سب سے بری	آواز	گدھے کی آواز ہے

میانہ روی اختیار کرو

یعنی نہ بہت تیز چلو نہ بہت آہستہ درمیانہ روی کی چال اختیار کرو، اور حسب ضرورت پست آواز سے کلام کرو کہ وقت حد سے زیادہ نہ چیخو۔ اگر اونچی آواز سے بولنا کوئی کمال ہوتا تو گدھے کی آواز پر خیال کرو وہ بہت زور سے آواز دیتا ہے مگر کس قدر کریہہ اور کرخت ہوتی ہے۔ بہت زور سے بولنے والے بے ادب آدمی کی آواز بھی ایسی ہی ہے (یعنی سب سے بری آواز گدھے کی ہے)۔ (ربط) لقمان کا کلام یہاں تک ختم ہوا آگے پھر اصل مضمون کی طرف عود کیا گیا ہے یعنی حق تعالیٰ کی نعمت، جلال اور احسان یاد دلا کر توحید وغیرہ کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ (تفسیر عثمانی)

واقصد فی مشیک اور اپنی چال میں میانہ روی رکھو یعنی نہ بہت جھک کر چلو کہ یہ غرور کی علامت ہے اور نہ اکڑ کر چلو کہ یہ متکبروں کی چال ہے اور نہ بہت تیز چلو کہ یہ وقار کے خلاف ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرعت رفتار مومن کی رونق کو زائل کر دیتی ہے۔ یہ حدیث ابن عدی اور ابو نعیم نے الحلیہ میں ابی ہریرہؓ کی روایت سے نقل کی ہے۔ (مظہری)

جس تیز رفتاری کی ممانعت کی گئی ہے اس سے مراد وہ سرعت رفتار ہے جو بھی چال سے بے ڈھنگی ہو کر اختیار کی جائے۔ معمولی تیز رفتاری جس کی عادت ہو وہ معیوب نہیں ہے۔ ابن سعد نے حضرت یزید بن مرثد کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چلتے تھے تو تیز رفتاری سے چلتے تھے کہ آپ کے پیچھے چلنے والا آپ تک نہ پہنچ سکتا تھا۔ ابو یعلیٰ اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا (چال میں) اللہ کی ... ... لے جائے گی میانہ روی کو محبوب رکھو۔ صحاح ستہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے لئے لپک کر مت جاؤ بلکہ اطمینان سے چلو جو نماز پہلے مل جائے گی وہ پڑھ لو جو رہ جائے اس کو پورا کر لو (جلدی مت کرو)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ معمولی تیز رفتاری حسب عادت ممنوع نہیں ہے اور قصد سے مراد تیز رفتاری سے بچنا اور تکبر سے دوری ہے۔

اونچی آواز سے پرہیز:

اغضض کا ترجمہ کیا ہے پست رکھو۔ یعنی گدھوں کی آواز بہت بری اور مکروہ ہوتی ہے بلکہ آواز بھی۔ اس لئے بات کرنے میں گدھوں کی طرح زور سے آواز نکالنا اہل ایمان کا شیوہ نہیں۔ (سیدہ عائشہؓ سے مروی ہے کہ گدھے کی آواز)

سفیان ثوری سے آیت مذکورہ کی تفسیر میں کہا ہے کہ اس سے مراد چیخنے کی وحشت ناک آواز ہے۔ ادب سے کم حضرت لقمان نے اپنے کلام کو حکمت کے ساتھ پورا کر دیا ہے (لقمان کی باتیں حکمت والے لقمان کی ہیں) جن کو لوگوں نے اپنے کلام و معاملات میں شامل کر لیا ہے۔ (تفسیر ماجدی)

یعنی یہ بات ایک حد تک ہے۔ حدیث میں گدھے کی آواز کو شیطان کی دید بتایا ہے۔

آداب معاشرت

یہاں آداب معاشرت میں جو چیزیں ذکر کی گئی ہیں وہ لوگوں سے گفتگو اور ملاقات کی حالت میں رخ پھیر کر بات کرنا اور بے سبب زمین پر اترا کر چلنے کی ممانعت ہے اور درمیانی چال چلنے کی ہدایت اور بہت زور سے شور کر کے بولنے کی ممانعت۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و اوصاف مبارکہ

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عادات و شمائل میں یہ حدیث بہت جامع ہے جس کو امام ترمذی نے شمائل ترمذی میں روایت کیا ہے حضرت حسینؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد علی مرتضیٰؓ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کے ساتھ بیٹھتے تھے تو آپ کا کیا طرز ہوتا تھا انہوں نے فرمایا:

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خندہ رو رہتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق میں نرمی اور برتاؤ میں سہولت ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سخت مزاج نہ تھے نہ سخت بات کہنے والے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ چلا کر بولتے تھے نہ فحش گو تھے نہ عیب جو تھے نہ بخیل تھے جو چیز آپ کو پسند نہ ہوتی اس کی جانب سے غفلت برتتے تھے (یعنی کسی دوسرے کو اس کی طرف سے نا امید نہ کرتے تھے) اور ہر شخص کی خاطر مدارات کرتے تھے اور کسی کی بات نہ کاٹتے تھے (بلکہ خاموشی اختیار فرماتے تھے) تین چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل چھوڑ رکھی تھیں۔

(۱) تکبر (۲) بکثرت (۳) بے مقصد کام کسی ... میں مشغول ہونا۔

یہود و نصاریٰ کی بے اعتدالی:

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ یہود کو دوڑنے کا حکم تھا ... اور نصاریٰ کو بہت آہستہ چلنے کا حکم تھا مسلمانوں کو ان دونوں چالوں کی درمیانی چال اختیار کرنے ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم [illegible]

أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ
[illegible]
وَمَا فِي الْأَرْضِ
[illegible]

تسخیر کائنات:

[illegible]

سورج کا سجدہ

[illegible]

وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً
[illegible]

ظاہر اور باطنی نعمتیں:

[illegible]

[illegible]

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ

[illegible]

وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ

[illegible]

[illegible]

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ

[illegible]

مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ

[illegible]

يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ

[illegible]

[illegible]

اتباع کی قسمیں

[illegible]

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ

[illegible]

فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مگر اس لئے اللہ کی خوشنودی کا حصول ہی مطمح نظر ہو۔

[illegible]

[illegible]

وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ

[illegible]

[illegible]

وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهُ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ

[illegible]

فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

[illegible]

کسی کی تکذیب کی پرواہ نہ کرو

[illegible]

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ

[illegible]

تھوڑے دن کی مہلت ہے

[illegible]

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

[illegible]

لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

[illegible]

اللہ تعالیٰ تمام صفات وقدرت کا مالک ہے

[illegible]

لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ

[illegible]

هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ

[illegible]

ہر چیز کا خالق ومالک اللہ ہے

[illegible]

وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ

[illegible]

مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ

[illegible]

[illegible]

اللہ کی صفات [illegible]

[illegible]

شانِ نزول

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی ایک مثال

[illegible]

[illegible] النَّفْسَ [illegible]

[illegible]

[illegible] کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ

[illegible]

بے مثال صفتِ الٰہی

[illegible]

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي

إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى

[illegible]

وَأَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

[illegible]

اللہ تعالیٰ کا علمِ محیط

[illegible]

[illegible]

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ

الْبَاطِلُ

[illegible]

اللہ کی صفات ... کا مظہر

[illegible]

وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ

[illegible]

أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ

بِنِعْمَتِ اللَّهِ لِيُرِيَكُمْ مِنْ آيَاتِهِ

[illegible]

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تیرہ شکروں سے لوگ

[illegible]

وَإِذَا غَشِيَهُم مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللَّهَ
[illegible]
مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ
[illegible]

سمندر کی موجوں میں مشرک بھی اللہ کو پکارتا ہے

[illegible]

[illegible]

فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ
[illegible]

مشکل احوال سے ہدایت کی حالت

[illegible]

[illegible]

وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ
[illegible]

[illegible]

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِي وَالِدٌ
[illegible]
عَن وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِ شَيْئًا
[illegible]

قیامت کی وحشت سے بچاؤ کا سامان کرو

[illegible]

[illegible]

إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا

[illegible]

وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ

[illegible]

[illegible]

إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ

[illegible]

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ

[illegible]

مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ

[illegible]

تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

[illegible]

[illegible]

کوئی سبب نہ بنا سکے گا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شانِ نزول [illegible]

غیب کے پانچ خزانے۔

حضرت ابن عمر راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کے خزانے پانچ ہیں جن سے سوائے خدا کے کوئی واقف نہیں۔ سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا۔ سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ رحم کے اندر کیا ہے؟ سوائے خدا کے کوئی واقف نہیں کہ قیامت کب برپا ہوگی۔ سوائے خدا کے کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کی موت کس سرزمین پر آئے گی۔ اور سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی۔ رواہ احمد والبخاری۔

بخاری نے حضرت ابن عمرؓ کی روایت سے اس آیت کی تفسیر میں حدیث مذکورہ الفاظ ہی کے ساتھ بیان کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کے خزانے (یا کنجیاں) پانچ ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ـــــ تک تلاوت فرمائی۔

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے حدیث جبرئیل والی حدیث میں آیا ہے۔ یہ پانچ چیزیں جن میں سے ایک قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں سے ہے جو آیت اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الخ میں مذکور ہیں۔

حضرت سلیمان کے دربار کی موت کا عجیب واقعہ۔

ابن ابی شیبہ نے مصنف میں عکرمہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ملک الموت حضرت سلیمان کے پاس آئے۔ حضرت سلیمان کے پاس جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک شخص کی طرف گھور کر دیکھنے لگے اس شخص نے پوچھا یہ کون شخص ہے حضرت سلیمانؑ نے فرمایا ملک الموت ہے اس شخص نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مجھے مارنا چاہتا ہے آپ ہوا کو حکم دیجئے کہ وہ مجھے اٹھا کر ہندوستان پہنچا دے۔ حضرت سلیمان نے ہوا کو حکم دے دیا (ہوا نے اس شخص کو ہندوستان پہنچا دیا) ملک الموت نے کہا مجھے تعجب ہے اس شخص کو برابر دیکھ رہا تھا کیونکہ یہ آپ کے پاس موجود تھا اور مجھے حکم دیا گیا تھا کہ ہندوستان میں اس کی روح قبض کروں۔ (واللہ اعلم)

خلیفہ منصور کا خواب:

ایک حکایت ہے کہ منصور (عباسی خلیفہ) نے خواب میں ملک الموت کو دیکھا منصور نے اس سے اپنی عمر کی مدت دریافت کی۔ ملک الموت نے اپنی پانچ انگلیاں دکھا دیں۔ علماء تعبیر سے تعبیر دریافت کی تو کسی نے کہا پانچ برس کسی نے کہا پانچ مہینے۔ کسی نے کہا پانچ دن۔

امام ابو حنیفہ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ اشارہ ہے اس آیت کی طرف کہ یہ پانچ چیزیں ہیں سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔

بحمد اللہ سورۂ لقمان کی تفسیر بروز جمعہ ۶ ۔۔۔ کا
ترجمہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ کو ختم ہوا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم:

اور حدیث میں جو روایت ابن عمرؓ اور ابن مسعودؓ سے آئی ہے کہ اوتیت مفاتیح کل شیء الا الخمس (اخرجہ الامام احمد و ابن کثیر) اس میں لفظ اوتیت سے خود یہ بات واضح ہے کہ ان پانچ چیزوں کے علاوہ جن غیبیات کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور وحی دیا گیا تھا اس لئے وہ علم غیب کی تعریف میں شامل نہیں۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کو بذریعہ وحی اور اولیاء کو بذریعہ الہام جو غیب کی چیزوں کی خبریں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی جاتی ہیں وہ حقیقت کے اعتبار سے علم غیب نہیں، جس کی بنا پر ان کو عالم الغیب کہا جاسکے بلکہ وہ انباء الغیب یعنی غیب کی خبریں ہیں، اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اور جتنا چاہتا ہے اپنے فرشتوں اور رسولوں اور مقبول بندوں کو عطا فرما دیتا ہے، قرآن کریم میں ان کو انباء الغیب فرمایا گیا ہے یعنی تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ۔

اس لئے مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ان پانچ چیزوں کو تو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے ساتھ ایسا مخصوص فرمایا ہے کہ بطور انباء غیب کے کسی فرشتے اور رسول کو ان کا علم نہیں دیا گیا۔

غیب کی دو قسمیں ہیں۔ ایک احکام غیب ہیں جیسے احکام شرعیہ جن میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا علم بھی داخل ہے جس کو علم عقائد کہا جاتا ہے اور دوسری قسم احکام شرعیہ کی جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کون سے کام پسند ہیں کون سے ناپسند یہ سب چیزیں غیب کی ہیں۔

دوسری قسم اکوان غیب یعنی دنیا میں پیش آنے والے واقعات کا علم، پہلی قسم کے غائبات کا علم حق تعالیٰ نے اپنے انبیاء و رسل کو عطا فرمایا جس کا ذکر قرآن کریم میں اس طرح آیا ہے فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتے بجز اس رسول کے جس کو اللہ تعالیٰ ہی اس کام کے لئے پسند فرمائیں۔

دوسری قسم یعنی اکوان غیب کا علم کلی تو حق تعالیٰ کسی کو عطا نہیں فرماتے وہ بالکل ذات حق کے ساتھ مخصوص ہے مگر علم جزئی خاص خاص واقعات کا جب چاہتے ہیں جس قدر چاہتے ہیں عطا فرما دیتے ہیں۔ اس طرح کل علم غیب تو سب کا سب حق تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے۔ پہلی قسم جو علم غیب میں سے احکام غیب کا علم تو وہ انبیاء علیہم السلام کو بذریعہ وحی عطا ہوتا ہی ہے اور یہی علم ان کی بعثت کا مقصد ہے۔

اور ان غیب کا علم جزئی بھی انبیاء و اولیاء کو بذریعہ وحی یا الہام کبھی حق تعالیٰ [illegible] عطا فرما دیتے ہیں، جو بجائے خود [illegible] علم غیب نہیں کہہ سکتے، بلکہ غیب کی خبریں (انباء الغیب) کہا جاتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ آیت مذکورہ میں [illegible] کا ذکر [illegible] خود انسان کی ذات سے متعلق [illegible] اس لئے ان پانچوں کی خصوصیت سے [illegible] علم کو اپنی طرف بیان فرما دیا گیا جس سے معلوم ہوگیا [illegible] جب اسباب [illegible] اور اس کی [illegible] موت اس کی [illegible] اور [illegible] علم [illegible] بیان فرمایا ہے [illegible] موت بھی انسان کے علم میں نہیں [illegible]

منتہائے حیات اور منتہائے معاد کا علم

[illegible] انسان کے منتہائے حیات کی طرف اشارہ ہے اور [illegible] سے تمام عالم کے منتہا کی طرف اشارہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کل عالم [illegible] کا علم کی تفصیل [illegible] اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔ [illegible] تفصیل اور [illegible] اور اگر کسی [illegible] وحی کے ذریعہ [illegible] بذریعہ خواب کے کسی کی موت اور حیات کا کچھ علم ہو جائے تو وہ [illegible] علم جزئی [illegible] کے ساتھ [illegible] بعض اوقات [illegible] خواب یا کشف [illegible] کے مطابق ہوتے ہیں جیسا کہ [illegible] اس قسم کے [illegible] سے مذکور ہیں [illegible] (معارف [illegible])

سورۃ السجدہ

[illegible] بعد [illegible] آیات [illegible] رکوع [illegible]

سُورَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُونَ آيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ السجدہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی تیس آیتیں ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ۚ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ

اتارنا کتاب کا اس میں کوئی شبہ نہیں پروردگار عالم کی طرف سے ہے

شک و شبہ سے پاک کتاب۔

بلاشبہ یہ کتاب [illegible] رب العالمین [illegible]

سورۃ کی فضیلت [illegible] تنزیل السجدہ اور تبارک الذی بیدہ الملک [illegible] احمد، ترمذی والنسائی [illegible]

ربط: [illegible] قرآن [illegible] حق [illegible]

[illegible] مذکور ہے [illegible]

أَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ

کیا کہتے ہیں یہ جھوٹ باندھ لایا ہے، کوئی نہیں وہ ٹھیک ہے

مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ

تیرے رب کی طرف سے کہ تو ڈر سنائے ان لوگوں کو جن کے پاس نہیں آیا کوئی ڈر سنانے والا

مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۚ

تجھ سے پہلے تاکہ وہ راہ پر آئیں

کافروں کی بے ہودہ باتوں کا تجزیہ:

جیسا کہ جس کتاب کا منجانب اللہ ہونا اس قدر واضح ہے کہ شک و شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں، لیکن اس کی نسبت کافر کہتے ہیں کہ پیغمبر اپنی طرف سے گھڑ لائے ہیں۔ معاذ اللہ حضرت محمد ﷺ خدا کی طرف نسبت کرتے ہیں؟ سو کیا جب ایسی روشن چیز میں بھی شبہات پیدا کئے جانے لگے، غور و فکر کرنے سے معلوم ہو جاتا کہ کتاب ٹھیک پروردگار عالم کی طرف سے آئی ہے، نہ کسی اور کی، یہ بات آپ اس قوم کو بیدار کرنے اور راہ راست پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں جن کے پاس قریبی زمانے سے کوئی بیدار کرنے والا پیغمبر نہیں آیا۔ سوچنے کی بات ہے کہ کوئی اپنی طرف سے کوئی چیز بنا کر رکھے یا لا سکتا ہے جس کی کوئی نظیر نہ ہو، بہت خوبیوں کے ماحول میں پائی جاتی ہو کہ کسی شک میں ایسی بات منہ سے نکل جائے اس کی جگہوں پر اس کی نسخ شدہ دعوت اور مذاق کے بالکل خلاف ہو، جس کے تقاضوں کی ہوائی ترین متعدد کی بلاغت پائی جائے کہ کسی بشر کا کام نہیں ہو سکتا۔ پس خدا تعالیٰ نے ہدایت قائم کی کو مامور کرے وہ الگ بات ہے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کا اتصال یا ایمان بھی بلاغ کی تشہیر کر رہا ہے، جو آپ کو معاذ اللہ افترا کی نسبت ہیں، اگر کوئی بات بنا کر لاتے تو یقیناً ایک ملاحت جس کے ساتھ عام عادت کے موافق ہوتی اور جس کا کوئی سوتا نکلنے کی مدد کے لئے پڑھا جاتا پر کبھی بات ایک متعارف پسند کو یقین دلاتی ہے کہ وہ خود اپنی طرف سے گھڑ کر نہیں ہو سکتی ہے بلکہ مولا کی طرف ہی سے ہوا ہے اور فطرت سلیم کی تصدیق کرتا ہے۔ (تفسیر عثمانی)

ایمان و توحید کی دعوت ہر دور میں رہی ہے:

اس آیت میں لفظ نذیر یا ڈرانے والا آیا ہے یعنی اللہ کی طرف دعوت دینے والا، ڈرانے والا وغیرہ جس کو نبی یا رسول کہا جاتا ہے یا عالم دین تو اس آیت سے تمام علما اور جماعتوں تک توحید کی دعوت پہنچنا معلوم ہوتا ہے، اور یہ بھی کہ حکمت اور حق تعالیٰ کی رحمت عامہ کا تقاضا ہے جیسا کہ ابو حیان نے فرمایا کہ توحید اور ایمان کی دعوت کسی زمانے اور کسی مکان اور کسی قوم میں بھی منقطع نہیں ہوئی، البتہ کسی نبوت کے زمانہ دراز تک گزر جانے کے بعد اس نبوت کا علم رکھنے والے علماء بہت کم رہ گئے تو کوئی دوسرا نبی و رسول مبعوث ہوا، اس کا مقتضیٰ یہ ہے کہ اقوام عرب میں بھی ضرور توحید کی دعوت پہلے سے ضرور پہنچی ہوگی، مگر ان کے لئے یہ طریقہ ممکن ہے کہ یہ دعوت خود کسی نبی و رسول نے آکر دی ہو، ممکن ہے کہ اس کے نائبین نے دی ہو جیسا کہ اس لئے اس سورۃ اور سورۃ یٰسین وغیرہ کی ان آیتوں میں جو یہ ثابت ہوتا ہے کہ قریش عرب میں آپ سے پہلے کوئی نذیر نہیں آیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں نذیر سے مراد مطلقاً حق کے اظہار سے مراد نبی ہو اور مراد یہ ہو کہ اس قوم میں آپ سے پہلے کوئی نبی و رسول نہیں آیا تھا، اگر چہ دعوت ایمان و توحید دور سے ان کو پہنچ چکی تھی۔

تاریخ حضرت عیسیٰ سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے بہت سے حضرات کے متعلق یہ ثابت ہے کہ وہ دین ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام پر قائم تھے اور بہت سے لوگ ایمان و عبادت پر تھے جو بتوں کیلئے قربانی دینے سے بچتے تھے۔

عمرو بن نفیل:

ابن اسحاق نے موسیٰ بن عقبہ کی مغازی سے روایت نقل کی ہے کہ عمرو بن نفیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور ہجرت سے پہلے آپ سے ملے بھی تھے مگر بعثت سے پہلے ان کا انتقال اسی حال میں ہو گیا جس میں قریش نے بیت اللہ کی تعمیر کی تھی اور یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پانچ سال پہلے کا ہے۔ ان کا حال موسیٰ بن عقبہ نے یہ نقل کیا ہے کہ قریش کو بت پرستی سے روکتے تھے اور بتوں کے نام پر قربانی اور بے گوشت کھاتے تھے، وہ مشرکین کے ذبیحے کا گوشت نہ کھاتے تھے۔

اور ابو داؤد طیالسی نے عمرو بن نفیل کے صاحبزادے حضرت سعید بن عمرو سے جو عشرہ مبشرہ میں داخل ہیں یہ روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے والد کا جو کچھ حال تھا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بت پرستی کے منکر تھے کیا میں ان کے لئے دعائے مغفرت کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں ان کے لئے دعائے مغفرت جائز ہے وہ قیامت کے روز ایک مستقل امت بن کر اٹھیں گے۔ (روح)

ورقہ بن نوفل:

اسی طرح ورقہ بن نوفل جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب وحی شروع ہوئی اور نزول قرآن کی ابتداء کے وقت موجود تھے تو حیرت میں پڑ گئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے کا پختہ عزم ظاہر کیا تھا مگر تھوڑے ہی عرصہ بعد ان کی وفات ہو گئی، یہ واقعات ثابت کرتے ہیں کہ اقوام عرب بھی دعوت انبیاء اور دعوت ایمان و توحید سے محروم تو نہیں، مگر خود ان کے اندر کوئی نبی نہیں آیا تھا واللہ اعلم۔ (معارف القرآن مفتی اعظم)

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اللہ ہے جس نے بنائے آسمان اور زمین

وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ

اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے چھ دن کے اندر پھر قائم ہوا عرش پر

اس کا بیان سورۂ اعراف میں آٹھویں پارہ کے آخر میں تفصیل سے گزر چکا وہاں دیکھ لیا جائے۔ (تفسیر عثمانی)

مَا لَكُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ

[illegible]

أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ

[illegible]

[illegible]

يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ

[illegible]

فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ

[illegible]

احکامِ الٰہیہ کی تنفیذ اور ... کی ترتیب

[illegible]

زمین سے عرش تک ... پچاس ہزار سال کی مسافت:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مومن پر قیامت کی آسانی

[illegible]

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ
[illegible]

اللہ تعالیٰ کا علم اور قدرت

[illegible]

الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ
[illegible]
ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ
[illegible]

[illegible]

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز حسین بنائی ہے

[illegible]

حکیم الامت حضرت تھانوی کی تقریر

[illegible]

قدرت کاملہ کا ثبوت

[illegible]

ثُمَّ سَوّٰىهُ

[illegible]

[illegible]

وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ
[illegible]

مخلوق کی عزت افزائی

[illegible]

[illegible]

وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ

[illegible]

قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ

[illegible]

نعمتوں کا شکریہ

[illegible]

وَقَالُوا أَإِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ

[illegible]

جَدِيدٍ بَلْ هُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ كَافِرُونَ

[illegible]

کافروں کے شبہات

[illegible]

[illegible]

قُلْ يَتَوَفَّاكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي

[illegible]

وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ

[illegible]

موت کا فرشتہ

[illegible]

موت کے قاصد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت ابراہیم سے ملک الموت کی ملاقات

[illegible]

میں کی درخواست کی کہ مجھے اجازت عطا فرمائی جائے میں ابراہیم کو یہ بشارت دے دوں۔ اللہ تعالیٰ نے اجازت عطا فرمادی۔ ملک الموت نے جا کر ابراہیم علیہ السلام کو یہ بشارت سنائی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا، الحمد للہ۔ پھر فرمایا اے فرشتہ موت مجھے دکھا دے تو کافروں کی روحیں کیسے قبض کرتا ہے۔ ملک الموت نے کہا آپ اس کی تاب نہیں لا سکتے۔ حضرت ابراہیم نے کہا کیوں نہیں ضرور۔ موت نے کہا اچھا ذرا منہ دوسری طرف پھیر لیجئے۔ ابراہیم نے دوسری طرف رخ کیا پھر ابراہیم نے دیکھا ایک سیاہ فام شخص سامنے کھڑا ہے جس کا سر آسمان کو چھو رہا ہے اور اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں اور اس کے بال سے دھواں اٹھ رہا ہے آدمی کی ایک شکل خوفناک صورت ہے جس کے ... سے آگ ... یہ منظر دیکھ کر حضرت ابراہیم بیہوش ہو گئے کچھ دیر کے بعد ہوش میں آئے تو دیکھا کہ ملک الموت اپنی پہلی شکل میں آ چکا تھا۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا، اے ملک الموت اگر (مرنے کے وقت) کوئی کافر صرف آپ کی اس زبردست صورت کو ہی دیکھ لے تو یہی عذاب اس کو کافی ہے (اس کی مصیبت و غم کے لئے) یہ صورت ہی کافی ہے۔ اچھا اب بتائیے آپ مومنوں کی روحیں کیسے قبض کرتے ہیں۔ ملک الموت نے کہا ذرا منہ پھیر لیجئے حضرت ابراہیم نے دوسری طرف رخ کیا پھر ابراہیم نے دیکھا کہ وہ نہایت حسین جوان مرد ہے خوشبو پاکیزہ (بہت ہی اچھی) اور لباس سفید تھا۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا اے فرشتہ موت اگر (مرنے کے وقت) مومن آپ کی اس (حسین پاکیزہ) صورت کے سوا کوئی اور چیز نہ دیکھے (یعنی کوئی اور عزت بھی نہ دیکھے) تب بھی اس کے لئے یہ حسین صورت کافی ہوگی۔

حضرت وہب کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم کو ملک الموت نے بتایا حسین صورت والی جو مومن کی روح قبض کرتے وقت ان کی ہوتی ہے (ان کی صورت یا ایک جھلک ...) ... کیفیت سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا اور کافروں کی روح قبض کرنے کے وقت جو صورت ان کی ہوتی ہے جب وہ کافر کو ... اس کے پہلو تک کہ آپ کے شانے لرزنے لگے ... جب تک آپ کی جان نکل جائے۔

جانوروں کی موت کس طرح ہوتی ہے:

ابو الشیخ، دیلمی نے اور عقیلی نے ضعفاء میں حضرت انس کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں کی موت زندگی اللہ ہی کی امان کرنے سے ہوتی ہے جب ان کی تسبیح ختم ہو جاتی ہے تو اللہ (خود) ان کی روحیں قبض کر لیتا ہے موت کے فرشتہ کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ ایک اور سند سے حضرت ابن عمر کی روایت سے خطیب نے بھی ایسی ہی حدیث نقل کی ہے اس میں عطیہ اور قرشی ہے کہ جس کا مطلب یہ ہے کہ ملک الموت کے دخل کے بغیر اللہ خود ان کی زندگیاں ختم کر دیتا ہے۔

میں کہتا ہوں آدمیوں کی روحیں قبض کرنے کے لئے ملک الموت اور ... کی ... مومنوں کی عزت افزائی اور کافروں کی توہین ... کے لئے مقرر کی گئی ہے۔

موت کے چار فرشتے:

خطیب نے اپنی تفسیر میں بروایت ضحاک حضرت ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ ملک الموت کو آدمیوں کی روحیں قبض کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور ایک فرشتہ جنات کے لئے مقرر ہے اور ایک فرشتہ شیاطین (کی موت) پر اور ایک فرشتہ چرندوں، پرندوں، درندوں، مچھلیوں اور چیونٹیوں (کی موت) کے لئے مقرر ہے یہ چار فرشتے ہیں (تمام فرشتے بھی بے ہوشی میں (یعنی پہلا صور پھونکتے ہی) مر جائیں گے۔ ملک الموت ان کی روحیں قبض کرنے پر مقرر ہے پھر ملک الموت (خود) مر جائے گا۔

سمندر کے شہیدوں کی روح افزائی:

یعنی (جہاد پر جانے والے لوگ جو سمندر میں شہید ہوتے ہیں انسان کی روح کو خود قبض کرتا ہے ان کی عزت افزائی کے لئے بجز ملک الموت کون کا معاملہ ... جو سمندر میں شہید ہو جاتے ہیں۔ اس روایت کی سند میں جو پیر (؟) ضعیف راوی ہے پھر ضحاک کا حضرت ابن عباس سے ملاقات بھی ... آخری حصہ کا ایک شاہد مرفوع ہے۔

ابن ماجہ نے حضرت ابو امامہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے ملک الموت کو ... کے سب کی روحیں قبض کرنے پر مقرر فرمایا ہے۔ شہداء بحری کی روحیں قبض کرنے کی ذمہ داری اللہ نے خود (اپنے ہاتھ میں) لی ہے۔ میں کہتا ہوں مقربین اور معرفت کے سمندر میں ڈوبنے والے تو عزت افزائی کے زیادہ مستحق ہیں۔ واللہ اعلم۔

موت کے بعد روحوں کا مقام:

ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ۔ پھر تم سب اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

یعنی مرنے کے بعد مومن کی روح کو رحمت کے فرشتے آسمانوں پر لے جائیں گے ... تک ... آسمانوں تک پہنچا دیں گے اور کافر کی روح کو عذاب کے فرشتے لے کر چڑھیں گے اور جب پہلے ہی آسمان تک پہنچ کر (دروازہ) کھلوانا چاہیں گے تو کافر کی روح کے لئے آسمان کا دروازہ نہیں کھولا جائے گا۔ بلکہ اوپر سے اس کو پھینک دیا جائے گا (کہ وہ مقام سجین میں پہنچ جائے گی) پوری حدیث سورۃ انعام میں نقل کی جا چکی ہے۔ (تفسیر مظہری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملک الموت سے ملاقات

[illegible]

عزرائیل کی الزام سے براءت

[illegible]

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُو رُءُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

[illegible]

مجرمین کی رسوائی

[illegible]

رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا

[illegible]

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ

[illegible]

وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ

[illegible]

حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ

[illegible]

وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

[illegible]

حکمت الٰہی کے تقاضے

[illegible]

[illegible]

ہر ایک کے دو ٹھکانے:

[illegible]

جنتیوں اور دوزخیوں کی فہرست:

[illegible]

[illegible]

فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ

[illegible]

هٰذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ

[illegible]

[illegible]

وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

[illegible]

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا

[illegible]

سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ

[illegible]

[illegible] کا خوف:

[illegible]

تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

[illegible]

[illegible] کی نمازیں:

[illegible]

مخصوص [illegible] کیلئے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بہشت میں لے جانے والا عمل:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت عبداللہ بن رواحہ کے الوداعی اشعار

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صحابہ کی شان:

[illegible]

عشاء و فجر کی جماعت کی فضیلت:

[illegible]

[illegible]

يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا

[illegible]

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ

[illegible]

مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا

[illegible]

كَانُوا يَعْمَلُونَ

[illegible]

رات کی عبادت کا انعام:

[illegible]

[illegible]

أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ

[illegible]

أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ

جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

[illegible]

وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ كُلَّمَا أَرَادُوا

[illegible]

أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا

[illegible]

عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ

[illegible]

جہنمیوں کی سزا

[illegible]

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ

[illegible]

دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

[illegible]

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ

[illegible]

ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا

[illegible]

إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی:

آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ظلم و اعراض سے دلگیر نہ ہوں۔ پہلے موسیٰ علیہ السلام کو ہم نے کتاب دی تھی جس سے بنی اسرائیل کو ہدایت ہوئی۔ وہ اس کی پیروی کرنے والوں میں بڑے بڑے پیشوا اور امام ہو گزرے۔ آپ کو بھی بلاشبہ اللہ کی طرف سے عظیم الشان کتاب ملی ہے جس سے ساری مخلوق ہدایت پائے گی۔ وہ دن دور نہیں کہ آپ کی امت میں امام اور پیشوا ہوں گے۔ رہے منکرین ان کا فیصلہ حق تعالیٰ خود کر دے گا۔ (تفسیر عثمانی)

تین گناہوں کی نقد سزا:

روایات حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تین گناہ ایسے ہیں جن کی سزا آخرت سے پہلے دنیا میں بھی ملتی ہے۔ ایک حق کے خلاف جھنڈا بلند کرنا، دوسرے ماں باپ کی نافرمانی، تیسرے ظالم کی مدد کرنا۔ (رواہ ابن جریر عن معاذ بن جبل)

حضرت معاذؓ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اعراض کرنے والے بے عزت، بے وقعت اور بڑے گنہگار ہیں۔ یہاں بھی فرمان ہوتا ہے کہ ایسے گنہگاروں سے ہم ضرور انتقام لیں گے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تین کام جس نے کئے وہ مجرم ہو گیا۔ جس نے بے وجہ کوئی جھنڈا باندھا، جس نے ماں باپ کی نافرمانی کی، جس نے ظالم کے ظلم میں اس کا ساتھ دیا۔ یہ مجرم لوگ ہیں اور خدا تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ہم مجرموں سے بدلہ ضرور لیں گے۔ (ابن ابی حاتم) (تفسیر ابن کثیر)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ
اور ہم نے دی ہے موسیٰ کو کتاب سو تو مت رہ
فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ
دھوکے میں اس کے ملنے سے

یعنی درمیان میں جملہ معترضہ ہے تسلی کے طور پر۔ موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی گئی اور آپ کو بھی اسی طرح کی کتاب ملی، اس میں کوئی دھوکا اور شبہ نہیں۔ یا موسیٰ کے ذکر پر فرما دیا کہ تم جو موسیٰ سے شب معراج میں ملے تھے وہ بھی حقیقت ہے کوئی دھوکا یا نظر بندی نہیں۔ (تفسیر عثمانی)

طبرانی نے اس آیت کی تشریح میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے کہ تم شک نہ کرو، موسیٰ اپنے رب سے ملے تھے۔

شب معراج کے نظارے:

صحیحین میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں میں نے موسیٰ کو دیکھا گندمی رنگ، دراز قامت، گھونگریالے بال، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ (قبیلہ ازد) شنوءہ کے ایک مرد ہیں۔ میں نے عیسیٰ کو بھی دیکھا، درمیانہ قامت، سرخ سفیدی مائل رنگ اور سیدھے بال۔ میں نے مالک داروغہ دوزخ اور دجال کو بھی ان آیات قدرت کے ساتھ دیکھا جو اللہ نے مجھے دکھائی تھیں۔ فلا تکن فی مریۃ من لقائہ یہ آیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کرنے کے بعد تلاوت فرمائی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت یونسؑ سے ملاقات:

حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک وادی کی طرف سے گزرے تو حضور نے فرمایا یہ کون سی وادی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا وادی ازرق۔ فرمایا گویا موسیٰ میری آنکھوں کے سامنے آ گیا ہے جب میں (شب معراج میں) اس وادی سے گزر رہا تھا تو موسیٰ میری نظر کے سامنے دونوں کانوں میں انگلیاں دیئے لبیک کہہ کر بلند آواز سے اللہ کو پکار رہے تھے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا پھر ہم آگے چلے ایک گھاٹی پر پہنچے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون سی گھاٹی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہرشا یا لفت۔ فرمایا گویا میں یونس کو دیکھ رہا ہوں سرخ اونٹنی پر سوار ہیں، اونی جبہ پہنے ہوئے ہیں، اونٹنی کی مہار کھجور کے ریشوں کی ہے اس وادی میں لبیک کہتے ہوئے گزر رہے تھے۔ رواہ مسلم۔

سورۂ بنی اسرائیل میں حدیث معراج کے بیان میں تذکرہ آ گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ کو چھٹے آسمان میں دیکھا اور نماز کی تخفیف کی بابت گفتگو کی تھی۔ حضرت انسؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجھے رات کو سرخ ٹیلے کی طرف سے لے جایا گیا تو میں نے موسیٰ کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا۔ (تفسیر مظہری)

وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۚ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ
اور کیا ہم نے اس کو ہدایت بنی اسرائیل کے واسطے، اور کیے ہم نے ان میں
اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا
پیشوا جو راہ چلاتے تھے ہمارے حکم سے جب وہ صبر کرتے رہے

دنیا کے شدائد اور مکذبین کے جور و ستم پر۔ (تفسیر عثمانی)

صبر امامت دلاتا ہے:

لما صبروا یعنی جب کہ انہوں نے اپنے (دین پر) اور مصائب کی سختی کی حالت

[illegible]

کسی قوم کا مقتدا اور امام بننے کے لئے دو شرطیں

[illegible]

وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ

[illegible]

[illegible]

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

[illegible]

فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ

[illegible]

مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ إِنَّ

[illegible]

فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ أَفَلَا يَسْمَعُونَ

[illegible]

[illegible]

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دریا کے نام حضرت عمر فاروقؓ کا خط

[illegible]

تُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ

[illegible]

وَأَنفُسُهُمْ أَفَلَا يُبْصِرُونَ

[illegible]

[illegible]

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ

[illegible]

[illegible]

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا

[illegible]

إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ

[illegible]

ابھی موقع ہے فیصلہ کر لو

[illegible]

فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانتَظِرْ إِنَّهُم مُّنتَظِرُونَ

[illegible]

آپ فرضِ تبلیغ ادا کرتے رہیں

[illegible]

سورۃ کی فضیلت

[illegible]

شان نزول

[illegible]

سورۃ کی برکات

[illegible]

تمام سورتوں پر فضیلت

[illegible]

شب قدر کی عبادت کا ثواب:

[illegible]

[illegible]

سورۃ الاحزاب

[illegible]

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[illegible]

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ

[illegible]

وَالْمُنٰفِقِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

[illegible]

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

[illegible]

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

[illegible]

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

[illegible]

کافروں کیلئے بھی جھک جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

[illegible]

سب مومنوں کا باپ کہا گیا ہے۔ وہ اس لئے کہ حضور ﷺ کا مقام نبوت ہے۔ اور
جب ان سے کہا گیا کہ تمہارا اصلی حق کی جانب ہے اگر تم نے حضور
ﷺ کو اپنا سب سے زیادہ پیارا بنا لیا تو اپنی قدرت سے تم
سے کام لے کر ان کی بات بھی مان لو گے۔ لیکن یہ دو دن کی بات ہے
آپ کا درجہ مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ ہے اور امت کی طرف ہوتے
نکاح کا یہ مسئلہ کسی کے بدل نہیں ہوتے۔ حضرت شاہ صاحب لکھتے
ہیں کہ نبی نائب ہے اللہ کا اس کا حق جان و مال سے زیادہ ہے اور حکم
اور بیویاں اس کی ماں ہیں۔ (موضح القرآن)

سورۃ احزاب کی آیات:

حضرت ابی بن کعب نے حضرت زر سے پوچھا کہ تم سورۃ احزاب کی کتنی آیتیں
پڑھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ تہتر آیتیں۔ حضرت ابی نے فرمایا
کہ میں نے اس کو سورۃ بقرہ کے برابر دیکھا ہے اور اسی سورۃ میں
رجم کی آیت بھی تھی: الشيخ
والشيخة اذا زنيا فارجموهما البتة نكالا من الله والله عزيز حكيم

تقویٰ کی اہمیت:

يايها النبي اتق الله سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو خطاب کر
کے تقویٰ کا حکم دیا اور تنبیہ فرمائی ہے تقویٰ کی اہمیت اور عظمت کا اظہار
ہے کہ نبی ﷺ کو بھی اس کا حکم دیا گیا اور تقویٰ کتنا ضروری ہے۔
شان نزول: بغوی نے لکھا ہے کہ یہ آیت ابو سفیان بن حرب،
عکرمہ بن ابی جہل اور ابو الاعور سلمی کے حق میں نازل ہوئی۔ جنگ احد
کے بعد یہ لوگ مدینہ آئے اور رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے پاس
ٹھہرے اور رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کرنے کی درخواست کی۔
حضور ﷺ نے ان کو امان دے دی۔ عبداللہ بن ابی اور
طعمہ بن ابیرق حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ
سے درخواست کی کہ آپ لات و عزیٰ اور منات کا ذکر چھوڑ دیجئے اور
یہ کہہ دیجئے کہ ان کی شفاعت اپنے پوجنے والوں کے لئے ہے تو ہم آپ کو
اور آپ کے رب کو چھوڑ دیں گے۔ حضور ﷺ کو یہ بات
ناگوار گزری۔ اسی وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ
میں ان کو امان دے چکا ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ
مجھے اجازت دیجئے میں ان کو قتل کر دوں۔ فرمایا ان کو مدینہ سے نکال دو۔

پھر فرمایا کہ ان پر اللہ کی لعنت اور غضب ہو۔ پھر حضور نے ان کو مدینہ
سے نکال دینے کا حکم دیا۔ اس پر اللہ کی طرف سے یہ آیت نازل ہوئی۔
یہ خطاب رسول اللہ ﷺ کو ہے لیکن حکم تمام امت کو
ہے۔ رسول اللہ ﷺ تمام امت کی طرف سے مخاطب تھے اگرچہ
مراد امت ہے۔

سورۃ کے مضامین:

یہ مدنی سورۃ ہے اس کے بیشتر مضامین رسول کریم ﷺ کے مخصوص
احکام اور خصوصیات کے متعلق ہیں جن میں آپ کی تعظیم کا واجب
ہونا اور آپ کی ایذا رسانی کا حرام ہونا مختلف مقامات سے بیان ہوا ہے۔
اور باقی مضامین بھی انہی کی تکمیل اور ترتیب سے متعلق ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعزاز:

يايها النبي سے رسول اللہ ﷺ کو خطاب فرما کر اعزاز دیا گیا ہے
کہ پورے قرآن میں کہیں آپ ﷺ کو نام سے خطاب نہیں کیا
گیا جیسا کہ دوسرے انبیاء کے خطابات میں یا آدم، یا نوح، یا ابراہیم، یا
موسیٰ وغیرہ مذکور ہیں۔ بلکہ خاتم الانبیاء ﷺ کو پورے
قرآن میں یا ایہا النبی یا یا ایہا الرسول وغیرہ سے خطاب کیا گیا
ہے۔ جو اس اعزاز کی دلیل ہے۔ ضروری ہے کہ آپ ﷺ کو اللہ کے
رسول ہونے کی حیثیت سے آپ ﷺ کا نام لے کر خطاب نہ کیا جائے جو ضروری تھا۔

صرف وحی کی اتباع کریں:

واتبع ما يوحى اليك من ربك میں پہلے ہی حکم کا
تکملہ ہے کہ آپ کفار و منافقین کی باتوں پر عمل نہ کریں بلکہ
جو اللہ کی طرف سے آپ پر وحی کی جاتی ہے آپ ﷺ
اسی کی اتباع کریں۔ یہ خطاب رسول اللہ ﷺ کو ہے اور عام مسلمان بھی
شامل ہیں اس لئے آخر میں بما تعملون فرما کر جمع کا صیغہ لایا گیا۔

بھروسہ صرف اللہ پر رکھیں:

وتوكل على الله وكفى بالله وكيلا میں اسی حکم کی تکمیل ہے اس میں ارشاد
ہے کہ آپ ﷺ کسی کی پرواہ نہ کریں بلکہ اپنے مقاصد
اور اعمال میں صرف اللہ پر بھروسہ کریں۔ وہی کافی کارساز ہے اس کے
ہوتے ہوئے کسی دوسرے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ: آیت مذکورہ سے ثابت ہوا کہ دین میں کفار سے مشورہ لینا
بھی جائز نہیں اور دنیاوی معاملات میں بھی جہاں ان کی مشورہ لینے
میں مضرت ہو۔ واللہ اعلم (معارف القرآن)

پچھلی سورۃ سے ربط

[illegible]

سورۃ احزاب کی منسوخ شدہ آیت

[illegible]

> مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ

[illegible]

> وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ

[illegible]

> وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ

[illegible]

> يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ

[illegible]

رسوم جاہلیت کی تردید

[illegible]

ایک آدمی کے دو دل نہیں ہوتے

[illegible]

[illegible]

منافقوں کی قیاس آرائی کی تردید

[illegible]

[illegible] کے بابک بیٹے

[illegible]

> ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ
>
> [illegible]

[illegible]

فَإِنْ لَّمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ

فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ

[illegible]

وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَٰكِنْ

مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا

[illegible]

[illegible]

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ

[illegible]

مومن کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق

[illegible]

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واجب ہے

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اپنی مرضی پر مقدم ہے

[illegible]

[illegible]

مومن کے دنیا و آخرت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہے:

[illegible]

وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ
اور آپ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں

ازواج مطہرات امہات المؤمنین ہیں

[illegible] (تفسیر مظہری)

[illegible]

امہات المؤمنین کی دیگر رشتہ داریاں

[illegible]

[illegible]

ازواج مطہرات سے امتی کا نکاح حرام ہے

[illegible]

[illegible]

وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ

[illegible]

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَن تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُم مَّعْرُوفًا

[illegible]

نسبی رشتہ داری

[illegible]

رشتہ اخوت و موالات کی بنیاد پر وراثت منسوخ

[illegible]

كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا

[illegible]

[illegible]

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ

[illegible]

وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى

[illegible]

ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا

[illegible]

انبیاء سے میثاق [illegible]

عہد کس وقت لیا

[illegible]

میثاق نبوت انبیاء سے لیا گیا

[illegible]

[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

لِّيَسْــَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا

[illegible]

[illegible]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ

عَلَيْكُمْ اِذْ جَاۗءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا

[illegible]

غزوۂ احزاب میں مسلمانوں کی تعداد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا

[illegible]

غزوہ خندق کا مختصر حال

[illegible]

[illegible]

امداد غیبی ہوا اور ملائکہ کی صورت

بخاری نے حضرت ابن عباس کی روایت سے لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باد صبا سے میری مدد کی گئی اور دبور سے قوم عاد کو ہلاک کیا گیا۔

غزوۂ خندق کب پیش آیا:

[illegible]

مشہور پہلوان کا قتل

[illegible]

یہودیوں کو محاصرے کے بعد قتل کر دیا

[illegible]

اور یہ تمام روایات باہم ملتی جلتی ہیں (جن کا خلاصہ یہ ہے کہ) یہودیوں کی ایک جماعت جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف قبائل عرب کو مدینہ پر چڑھا لانے والے سلام بن ابی الحقیق اور حیی بن اخطب اور کنانہ بن ربیع بن ابی الحقیق اور ہوذہ بن قیس اور ابو عمار وائلی شامل تھے اور بنی نضیر اور بنی وائل کے لوگوں کی کچھ تعداد بھی، یہ ٹولی مدینہ سے نکل کر مکہ میں قریش کے پاس پہنچی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ کرنے کی ان کو دعوت دی اور یہ بھی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیخ کنی کرنے میں ہم تمہارے ساتھ رہیں گے۔ قریش نے جواب دیا اے گروہ یہود تم اہل علم ہو، تم ہی کتاب والے ہو، ہمارا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دینی اختلاف ہے، یہ تم بتاؤ کہ ہمارا مذہب بہتر ہے یا محمد کا؟ یہودیوں نے جواب دیا تمہارا مذہب بہتر ہے تم حق پر ہو، انہی کے متعلق اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ
بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ　　وَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا

یہودیوں کا یہ فیصلہ سن کر قریش خوش ہو گئے اس کے بعد یہ یہودی قبیلہ غطفان کے پاس پہنچے قیس عیلان کے قبیلہ غطفان کی ایک شاخ تھی ان کو بھی وہی دعوت دی جو قریش کو دی تھی اور ان سے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ شریک رہیں گے اور یہ بھی بتا دیا کہ قریش سے ہمارا معاہدہ ہو چکا ہے قریش نے اس میں ہمارا ساتھ دیا ہے، قبیلہ غطفان نے بھی ان کی دعوت قبول کر لی۔

یہودیوں اور مشرکوں کا پختہ معاہدہ:

میں کہتا ہوں بعض روایات میں آیا ہے کہ بنی نضیر اور بنی وائل کے تقریباً بیس آدمیوں کی جماعت قریش کے پاس گئی، ابو سفیان نے ان کو خوش آمدید کہا اور یہ بھی کہا جو سب سے زیادہ ہمارے نزدیک محبوب ہے وہ وہ ہے جو محمد کے خلاف ہم سے معاہدہ کرتا ہے یہودیوں نے ابو سفیان سے کہا قبیلہ قریش میں سے تم پچاس آدمی منتخب کر لو اور ہم بھی ان کے ساتھ شامل ہو جائیں پھر ہم سب مل کر کعبہ کے پردوں کے اندر گھس کر لپٹ کر دعا اور اس سے عہد کریں کہ اس بات کی قسمیں کھائیں کہ محمد کی عداوت پر ہم سب متفق اور یک زبان رہیں گے ہم یہ عہد کریں کہ جب تک ہم میں سے ایک آدمی بھی زندہ رہے گا ہم محمد سے لڑتے رہیں گے حسب مشورہ سب نے یہ معاہدہ کر لیا۔

یہودیوں کا بنی غطفان سے معاہدہ:

قریش سے معاہدہ کرنے کے بعد یہودی قبیلہ غطفان کے پاس پہنچے اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ پر ابھارا اور ان سے وعدہ کیا کہ اگر تم ہمارے ساتھ مل کر مسلمانوں سے جنگ کرو گے تو ہم خیبر کے درختوں پر لگنے والے پھل ایک سال تک تم کو دیتے رہیں گے اور ہم تم کو دیں گے (یعنی نخلستان خیبر کی پیداوار کا نصف حصہ یا پورا حصہ تمہارا ہو گا) قبیلہ غطفان کے سردار عیینہ بن حصین فزاری نے مشورہ مذکورہ پر یہودیوں کی بات مان لی اور بنی اسد بھی عیینہ کے حلیف (معاہد) تھے ان کو بھی ہموار کر لیا۔

لشکروں کی روانگی

اس کے بعد قریش روانہ ہوئے اور ان کا کمانڈر ابو سفیان بن حرب اور بنی غطفان کا لشکر بنی فزارہ کے ساتھ ان کا قائد عیینہ بن حصین بن حذیفہ بن بدر، بنی مرہ کا سردار حارث بن عوف بن ابی حارثہ مری اور بنی اشجع میں سے اپنے ساتھیوں کو لے کر مسعر بن رخیلہ بن نویرہ بن طریف نکل کھڑے ہوئے۔

ابو سفیان نے سرداروں کا لشکر جمع کیا اور دارالندوہ میں لشکر کا جھنڈا عثمان بن ابی طلحہ کو دیا تھا، قریش کے لشکر میں تین سو گھوڑے اور ایک ہزار اونٹ تھے، لشکر کے ساتھ مر الظہران پہنچ کر بنو سلیم بھی آکر مل گئے اور بنی غطفان کے لشکر پہنچے، سارا لشکر مل کر مر الظہران سے سب مدینہ کو چلے چونکہ مختلف جماعتیں اور گروہ اس لشکر میں شامل تھے اس لئے اس لشکر کا نام احزاب ہو گیا۔

مسلمانوں کے انتظامات:

بغوی نے لکھا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے جمع ہونے اور روانگی کی اطلاع پائی تو مدینہ کے باہر آپ نے ایک خندق کھودنے کا حکم دیا خندق کھودنے کا مشورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سلمان فارسی نے دیا تھا۔

حضرت سلمان اس زمانہ میں آزاد تھے (غلام نہیں تھے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب یہ ان کا پہلا معرکہ تھا آپ کے لئے پہلا موقع تھا حضرت سلمان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جب فارس میں تھے اور دشمن کا حملہ ہوتا تھا تو ہم اپنے گرد خندق کھودا کرتے تھے (دشمن کی پیش قدمی روکنے کی یہ تدبیر تھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مشورہ کو پسند کیا اور خندق کھودنا طے کر دیا۔

میں کہتا ہوں ایک روایت میں آیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائل عرب کے متفق ہو کر مدینہ پر حملہ کرنے کی خبر سنی تو فرمایا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ اللہ ہی ہمارے لئے کافی ہے وہی اچھا کارساز ہے پھر آپ نے مہاجرین و انصار کے سرداروں کو جمع کر کے مشورہ طلب کیا۔ حضرت سلمان نے خندق کھودنے کا مشورہ دیا۔ سب نے یہ مشورہ پسند فرمایا (...) پھر حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کو مدینہ کا حاکم بنایا اور خود مدینہ سے نکل کھڑے ہوئے تین ہزار مسلمان آپ کے ساتھ نکلے۔ حضرت زید بن حارثہ کو مہاجرین کا اور حضرت سعد بن عبادہ کو انصار کا جھنڈا عطا فرمایا۔ (مدارج)

[illegible]

خندق کے کام کی تقسیم

[illegible]

ایک سخت چٹان

[illegible]

چٹان سے روشنی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت عبداللہ کی طرف سے دعوت کا اہتمام

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کافروں کی چڑھائی

[illegible]

[illegible] ابن اسعد کی عہد شکنی

[illegible]

[illegible] کی رسالہ

[illegible]

نہ چلا انہوں نے شرط کو رد کر دیا۔ حضرت سعد بن معاذ نے کہا سعد بن عبادہ نے ان سے کہا کوئی بات چھوڑو ہمارے ان کا معاملہ سب گالی سے بہت آگے بڑھ گیا ہے۔

صورت حال کی شدت:

پھر یہ دونوں سردار ان کے ساتھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کے بعد عرض کیا عضل و قارہ جیسا معاملہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے … کے ساتھ ہماری بہت سخت … کہا گیا … اے مسلمانو خوش ہو جاؤ بشارت ہو … اس وقت سخت مصیبت آ پڑی اور خوف کا وقت آ گیا۔ دشمنوں نے اوپر (نجد کی طرف) سے اور نیچے (خندق کے پار مکہ) کی طرف سے گھیر لیا مسلمانوں کے دلوں میں بھی برے برے خیالات آنے لگے۔

منافقوں کا خوف:

بعض منافقوں کی طرف سے نفاق کا ظہور بھی ہو گیا یہاں تک کہ معتب بن قشیر نے یہ الفاظ کہہ دیے کہ محمد ہم سے تو وعدے کرتے تھے کہ ہم کسریٰ اور قیصر کے خزانے کھائیں گے لیکن ہماری یہ حالت ہو گئی ہے کہ ہم میں سے کوئی رفع ضرورت کے لئے جنگل کو بھی نہیں جا سکتا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا وہ فریب ہے۔

اوس بن قیظی (منافق) نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں کوئی نگران نہیں اور گھر شہر سے باہر ہیں آپ ہم کو اجازت دیں کہ ہم واپس گھروں کو چلے جائیں (اس شخص نے یہ بات … کہی تھی) ان لوگوں کے گھروں کی … کے قبیلہ کے مردوں کی ایک جماعت ہوتی تھی۔

کعب بن اسد کی بے وقت پشیمانی:

میں کہتا ہوں کعب نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہوا معاہدہ توڑ دیا تو (قریش جب پر قوم … کا) … ارادہ کیا تو اپنی قوم کے سرداروں کو جمع کیا جس میں زبیر بن باطا … بن قیس اور عقبہ بن زید وغیرہ شامل تھے وہ سب … کی اطلاع پر نہیں تھے ان لوگوں نے اس کو سخت ملامت کی اور عہد شکنی کو پسند نہیں کیا اس وقت کعب کو بڑی پشیمانی ہوئی لیکن اس وقت پشیمانی سے کوئی فائدہ نہ تھا اس نے … دونوں … بھی تھے اور جب سے بنی قریظہ کو تباہ کرنا چاہا۔

حضرت زبیر کا بنو قریظہ کی طرف جانا:

شیخین نے صحیحین میں بیان کیا ہے کہ حضرت زبیر بن العوام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) ارشاد فرمایا کوئی شخص ہے جو جا کر بنی قریظہ کی خبر مجھے لا دے ارشاد گرامی سن کر میں روانہ ہو گیا اور واپس آ کر بنی قریظہ کی خبریں حضور کو پہنچائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تم پر میرے ماں باپ قربان۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کلام میں اپنے ماں اور باپ دونوں کو جمع کر دیا۔

میں کہتا ہوں حضرت زبیر کا بنی قریظہ کی طرف جانا حضرت سعد بن معاذ اور حضرت سعد بن عبادہ کے وہاں جانے کے بعد ہوا تھا (یعنی پہلے خبر کی تحقیق کرنے کے لئے حضرت سعد وغیرہ کو بھیجا گیا جب وہ تحقیق خبر کے بعد واپس آ گئے تو حضرت زبیر کو بنی قریظہ کی جنگی کیفیت معلوم کرنے کے لئے روانہ کیا گیا) روایت میں آیا ہے کہ حضرت زبیر جب بنی قریظہ کی طرف سے واپس آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اطلاع دی کہ وہ لوگ قلعوں کو درست کر رہے ہیں راستے ہموار کر رہے ہیں اور … اپنے مویشی … جمع کر رہے ہیں۔ حضور اقدس نے فرمایا ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر (یعنی) پھوپھی کا بیٹا ہے۔

صلح کی تدبیر اور مسلمانوں کے بلند جذبے:

بغوی نے لکھا ہے کہ بیس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور … مسلمان اور مشرک رہے … کوئی لڑائی نہیں ہوئی سوائے تیر یا پتھر پھینکنے کے کسی طرف سے کچھ نہیں ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تکلیف زیادہ ہوئی تو آپ نے غطفان کے سرداروں عیینہ بن حصین اور حارث بن عوف کو پیام صلح دے کر بلوایا اور ان سے فرمایا تم اپنے (غطفانی) ساتھیوں کو لے کر واپس لوٹ جاؤ تو تم کو مدینہ کے … کی پیداوار (پھل کھجور) کا ایک تہائی حصہ دیا جائے گا وہ لوگ اس پر راضی ہو گئے تحریر لکھوائی گئی لیکن ابھی دستخط باقی تھا کہ حضور نے سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ سے اس کا تذکرہ کیا اور مشورہ طلب کیا دونوں نے جواب دیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو (اللہ نے حکم دیا ہے) تو اس کی تعمیل ہم پر واجب ہے یا آپ نے خود تدبیر مناسب سمجھی ہے اور آپ اس کو پسند کرتے ہیں (تب بھی) ہمارے لئے مجبوری ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے فائدے کے لئے ایسا کر رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کوئی وجہ نہیں صرف تمہارے فائدے کے لئے میں نے ایسا ارادہ کیا ہے میں نے دیکھا کہ سارے عرب تمہارے خلاف ہو گئے اور ایک کمان سے سب تیر پھینک رہے ہیں اور ہر طرف سے دشمن گھیرے ہوئے ہیں تو میں نے ارادہ کیا کہ تمہارے مقابلہ کی ان کی طاقت توڑ دوں۔ حضرت سعد بن معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک وقت تھا کہ ہم اور یہ لوگ سب بت پرست اور مشرک تھے نہ ہم اللہ کو جانتے تھے نہ اس کی پرستش کرتے تھے اس زمانہ میں ان لوگوں کی یہ طاقت نہ تھی کہ ہمارا ایک چھوارا بھی کھا سکیں سوائے … یا … مہمانی کھا سکیں اب

[illegible]

بنی غطفان کے سرداروں کی ناکام واپسی

[illegible]

دشمن کا محاصرہ

[illegible]

حضرت علیؓ اور عمرو بن عبدود کا مقابلہ

[illegible]

[illegible]

نوفل بن عبداللہ کا انجام

[illegible]

حضرت سعد بن معاذؓ کا جذبہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کی بہادری

[illegible]

یہودیوں کے شب خون کا انسداد

[illegible]

[illegible]

حضرت سعد کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق

[illegible]

[illegible] میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خود [illegible]

[illegible]

ایک تنگ مقام پر مشرکوں کی شکست

[illegible]

نماز پڑھی پھر آپ چند ساتھی لے کر نکلے اور فرمایا، مشرکین نے رات خندق کے گرد گھیرا ڈال رکھا ہے کون ہے جو ان کی خبر لائے؟ حضرت عباد بن بشیر نے جواب دیا حاضر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا تمہارے ساتھ کوئی ہے عباد نے کہا جی ہاں میرے قبیلہ کے کچھ لوگ جو پہرہ داری کر رہے ہیں۔ فرمایا اپنے قبیلہ سے آدمی لے کر خندق کے آس پاس جاؤ کچھ مشرک سوار ہیں جو شب خون مارنا چاہتے ہیں جا کر ان کی طرف سے ان کی شرارت کو دور کرو ... کے لئے ... اور عباد چلے آئے لوگوں کو لے کر خندق کی طرف گئے جا کر دیکھا کہ ابو سفیان سواروں سمیت مشرک خندق کے تنگ مقام میں گھس آئے ہیں اور ... پتھر برسانے لگے ... جماعت میں عباد بھی تھے ... مسلمانوں نے ... ان لوگوں پر پتھر برسائے آخر شکست کھا کر مشرک بھاگ گئے پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آیا تو آپ نماز میں مشغول تھے نماز سے فارغ ہو کر ... نے واقعہ بیان کیا۔

حضرت ام سلمہؓ کا بیان ہے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ (کے) سانس کی آواز سنی اور بلال کی اذان (فجر) تک بیدار نہیں ہوئے۔ اذان کے بعد باہر نکلے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ حضرت ام سلمہ بار بار کہتی تھیں اللہ عباد بن بشیر پر رحمت نازل فرمائے۔

صحابہ کے نعرے:

حضرت ام سلمہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمہ کے اندر سو رہے تھے آدھی رات ہوئی تو (شور کی) آوازیں آئیں میں نے سنا کہ کوئی کہہ رہا ہے اے اللہ کے سوارو سوار ہو جاؤ یہ پکار مہاجرین کی تھی یہ تمہارا نعرہ (منصور) تھا دوسری روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جب رات کو تم پر چھاپہ مارا جائے تو تمہارا نعرہ حم لا ینصرون ہونا چاہئے ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نعرہ انصار کا تھا اور پہلا نعرہ مہاجرین کا۔

مشرکوں کی شرارت کا خاتمہ:

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ سے بیدار ہو کر باہر تشریف لے گئے اور ملاحظہ فرمایا کچھ لوگ جن میں عباد بن بشیر بھی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کی چوکیداری کر رہے تھے عباد سے دریافت فرمایا: یہ آوازیں کیسی ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عباد کو حکم دیا کہ جا کر خبر لاؤ۔ عباد چلے گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کا انتظار کرتے رہے تھوڑی دیر کے بعد عباد آگئے اور عرض کیا یا رسول اللہ عمرو بن عبدود مشرکوں کی ایک ٹولی لے کر مسلمانوں سے لڑ رہا ہے باہم تیر اندازی اور سنگباری کر رہے ہیں یہ خبر سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ کے اندر تشریف لے گئے اور ہتھیار لگا کر گھوڑے پر سوار ہو کر صحابہ کی ایک جماعت کو ساتھ لے کر میدان جنگ کی طرف روانہ ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد خوش خوش واپس آ گئے اور فرمایا اللہ نے ان کی جماعت کو شکست دے دی اور بہت سے مشرک زخمی ہو گئے پھر آپ لیٹ گئے اور سو گئے کہ میں نے آپ کے سانس کی آواز سنی۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر آوازیں آئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے اور فرمایا عباد بن بشیر پھر گئے اور واپس آ کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرار بن خطاب مشرکوں کا ایک ٹولہ لے کر مسلمانوں سے تیر اندازی اور سنگباری کی جنگ کر رہا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ سے باہر نکلے اور کافروں سے لڑے آدھی رات تک جنگ ہوتی رہی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس آ گئے اور فرمایا وہ بہت سے زخم کھا کر بھاگ گئے۔

غزوۂ خندق کی شدت:

حضرت ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ میں غزوات مریسیع، خیبر، حنین اور فتح مکہ کے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہی لیکن کوئی غزوہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنا شاق اور دشوار نہیں گزرا جتنا غزوۂ خندق شاق گزرا اس غزوہ میں مسلمانوں کو بہت زخم آئے اور زمانہ بھی سخت سردی اور تنگ حالی کا تھا۔

نمازوں میں تاخیر:

روایت میں آیا ہے کہ ایک روز کافر جمع ہوئے اور پورے خندق کو گھیرا اور مقابلہ کیا یہاں تک کہ سورج چھپ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نماز کی فرصت نہیں ملی ظہر کی نماز بھی قضا ہوئی اور عصر کی بھی اور مغرب کی بھی بعد مغرب ... یہ نمازیں ادا کیں۔

نسائی نے سنن میں لکھا ہے کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا خندق کے دن ہم کو ظہر عصر مغرب اور عشاء کی نمازوں کی فرصت نہیں مل سکی آخر اللہ نے ہم کو کافی کر دیا اس کے متعلق اللہ نے آیت وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ نازل فرمائی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے لئے) کھڑے ہوئے (بلال نے) اقامت کہی اور آپ نے اسی طرح ظہر کی نماز پڑھائی جس طرح پہلے پڑھتے تھے، پھر اقامت کہی اور حسب دستور عصر کی نماز پڑھائی پھر اقامت کہی اور مغرب کی نماز معمول سابق کے مطابق ادا کی۔ یہ واقعہ آیت فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا کے نزول سے پہلے کا ہے (اس آیت کے نزول کے بعد تو صلوٰۃ خوف کا حکم اور اس کا طریقہ بتا دیا گیا) ابن حبان نے اپنی صحیح میں یہ روایت بیان کی ہے لیکن عشاء کا اس میں ذکر نہیں کیا۔ کیونکہ نماز عشاء تو اپنے وقت میں ادا کی تھی لیکن دوسری روایت میں عشاء کی نماز کا بھی ذکر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز بھی اپنے معمول سے مؤخر ہوئی تھی۔

نمازِ عصر قضا ہونے پر مشرکین کو بددعا دینا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کافروں کی شکست کیسے ہوئی

[illegible]

[illegible]

ایک شخص نعیم کی خفیہ تدبیر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کافروں میں پھوٹ:

[illegible]

سردی کی شدت میں حضرت حذیفہ کا جاسوسی کیلئے جانا

[illegible]

میرے پاس پہنچنے تک پہرا چھوڑ دیا؟ آخر وہ چلا اس نے ہوا کو پایا سے واللہ
آگے جاتے ہی ہمیں بنا لیا اور میں پیچھے ہٹا اپنی حفاظت میں رہ کر

حضرت حذیفہؓ کا مشرکین میں گھس جانا:

میں نے اپنے لئے ہتھیار درست کئے اور پہلے ان کی طرف روانہ ہو گیا۔ خدا کی قسم! مجھے ایسا معلوم ہوا کہ جیسے میں حمام میں چل رہا ہوں کہ ساری سردی جاتی رہی تھی (جیسے چلتے ہی وہ دور ہو گئی) میں داخل ہو گیا اللہ کے حکم سے ان لوگوں پر ایک ہوا کا طوفان اور (یعنی اللہ کا لشکر) آپڑا تھا ہر طرف ان کے لشکر سے ان کے ساتھ ایسا سلوک کر رہا تھا کہ کوئی چیز (جو جلے) جو گرا کر اڑا دے چولہے میں آگ تو ہر طرف کھلبلی اور زمین پر) کا سب کچھ اس وقت ابوسفیان آگ کے پاس بیٹھا تاپ رہا تھا میں نے تیر کمان کے چلہ پر چڑھا دیا اور چھوڑنا چاہتا تھا کہ یکایک اگر اس وقت میں تیر چھوڑ دیتا تو ٹھیک ابوسفیان کے لگ جاتا۔ لیکن مجھے حضور کے رسول کا یہ فرمان یاد آیا کہ کوئی حرکت نہ کرنا جب تک میرے پاس واپس نہ پہنچ جاؤ۔ اس لئے میں نے تیر واپس نکال کر رکھ لیا۔ ابوسفیان نے ہر سپاہی سے کہا تو دیکھ لو کہ تم میں سے ہر ایک اپنے پاس والے کا ہاتھ پکڑ لے اور دیکھ لے کہ وہ کون بیٹھا ہے تاکہ کوئی دشمن لشکر میں نہ گھس آئے۔ یہ بات سن کر میں نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص کا ہاتھ پکڑ لیا اور پوچھا تو کون ہے اس نے جواب دیا سبحان اللہ تو مجھے نہیں جانتا میں فلاں بن فلاں ہوں (وہ قبیلہ ہوازن کا آدمی تھا)

مشرکین کی پسپائی:

ابوسفیان نے کہا اے گروہ قریش تمہارے قیام کی یہ جگہ نہیں ہے (کیونکہ ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں) جانور اور گھوڑے ہلاک ہو گئے بنو قریظہ نے بھی ہم سے غداری کی اور ہمیں ان کی طرف سے ہر وہ (پیام) ملا جو ہمارے لئے ناگوار تھا پھر اس طوفانی ہوا کی وجہ سے جو مصیبت ہم پر آئی وہ تم لوگ دیکھ ہی رہے ہو جس سے کوئی برتن بھی نہیں ٹھہرتا اس کے بعد ابوسفیان کھڑا ہوا اور اونٹ کے پاس پہنچا اونٹ کے پاؤں میں اس وقت رسی بندھی ہوئی تھی (ایسا جلدی بیٹھا ہوا تھا) پھر اس پر سوار ہو گیا اور اس کو مارا تو اونٹ تین پاؤں پر کھڑا ہو گیا چوتھی ٹانگ کا بندھن کھولا ہوا نہ تھا اس کی حالت ایسی تھی کہ میں اسے مار ڈالتا عکرمہ نے لیا اور معاونت نے بھی کیا اور سب اپنے اپنے گھر لوٹ گئے۔

حضرت حذیفہؓ کا خوشخبری دے کر جانا:

میں رسول اللہ کی طرف لوٹ آیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میں حمام میں چل رہا ہوں حضور کی خدمت میں پہنچا تو آپ اس وقت کھڑے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نے سلام پھیرا تو میں نے ان لوگوں کا واقعہ عرض کیا حضور ہنس پڑے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں (سامنے کے) دانت چمکنے لگے۔ جب میں اطلاع دے چکا تو حضور نے مجھے اپنے (اوپر اوڑھی ہوئی) یمنی چادر کا ایک پلہ دے دیا اور دوسری (یمنی) چادر اوڑھ لی۔ واپسی پر تو گرمی محسوس ہو رہی تھی (اب) کہ خبر دے دی (اور سب مہم) سردی محسوس ہونے لگی) حضور نے مجھے اپنے قریب بٹھا لیا اور پاؤں کے پاس لٹا لیا اور اپنے کپڑے کا ایک پلہ مجھ پر ڈال دیا پھر میں سو گیا اسی طرح میں سوتا رہا جب صبح ہوئی تو حضور نے فرمایا اے سونے والے اب اٹھ جا۔

فرشتوں کا اثر:

میں کہتا ہوں ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قتادہ کی روایت سے بیان کیا کہ اب مشرکوں نے لشکر چھاونی کے اطراف میں اپنا پڑاؤ کر دیا اور اطراف لشکر میں فرشتوں نے تکبیر کہی (یعنی اللہ اکبر کا نعرہ لگایا) تو طلیحہ بن خویلد اسدی نے کہا (لوگو) محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر جادو کرنا شروع کر دیا اس لئے تیزی کے ساتھ نکل چلو چنانچہ وہ بغیر لڑے بھاگ نکلے۔

رحمۃ للعالمین کا اثر

میں کہتا ہوں شیخ عماد الدین ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں اگر حضور کو عذاب کا حکم ہوتا تو اس سے زیادہ سخت چھوٹی سی ہوا عذاب کے ساتھ قوم عاد نے کیا تھا

حضرت حذیفہ سے فرشتوں کی بات چیت

دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت حذیفہ نے فرمایا جب میں کافروں کے لشکر کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹ رہا تھا تو میں نے تقریباً بیس سوار دیکھے جن کے عمامے سفید تھے انہوں نے مجھ سے کہا اپنے ساتھی سے جا کر کہہ دینا کہ اللہ نے تمہارا کام پورا کر دیا اور تمہارے دشمنوں کے شر کو دفع کر دیا۔

حضرت زبیرؓ کی فضیلت:

شیخین نے صحیحین میں حضرت جابر کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے دن فرمایا (کافروں کے) لشکر کی خبر کون ہم کو لا کر دے گا۔ حضرت زبیر نے کہا میں۔ حضور نے پھر فرمایا ان لوگوں کی خبر کون ہم تک لا کر دے گا۔ حضرت زبیر نے کہا میں۔ (تیسری بار) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کی خبر ہم کو کون لا کر دے گا۔ تب حضرت زبیر نے کہا میں۔ تب حضور نے فرمایا ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرا حواری زبیر ہے

کافروں کی دائمی پسپائی:

بخاری نے صحیح میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان بن صرد نے فرمایا جب کافروں کی جماعتیں (احزاب کے دن) نکل کر چلی گئیں تو میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا (اب) ہم ان سے جہاد کریں گے وہ ہم سے جہاد نہیں کریں گے ہم ان کی طرف جائیں گے۔

[illegible]

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده

[illegible]

منافقوں کی گھبراہٹ

[illegible]

إِذْ جَاءُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ

[illegible]

[illegible]

وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ

[illegible]

[illegible]

[illegible] معاشرتی [illegible] وحدت اور اسلامی قومیت سے منافی نہیں

[illegible]

[illegible]

خندق کی کھدائی کی تقسیم پورے لشکر پر [illegible]

[illegible]

غزوہ خندق کا موسم اور فرشتوں کا رعب

[illegible]

وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ

[illegible]

[illegible]

وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا

[illegible]

[illegible]

مسلمانوں نے کہا کہ اس مرتبہ اور سخت آزمائش آئی دیکھیے کیا صورت پیش آتی ہے۔ کچے ایمان والوں نے خیال کیا کہ بس جی اب کی بار نہیں بچیں گے۔ بے یقینوں کا قدم بھی پھسل گیا۔ آگے ان کے متعلق ارشاد ہے۔ (تفسیر عثمانی)

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا
وہیں جانچے گئے ایمان والے اور جھڑجھڑائے گئے زور کا جھڑجھڑانا

حضرت حذیفہؓ کو آپ نے دشمن کی خبر لانے کے لئے بھیجا تھا۔ اس کا مفصل قصہ حدیث میں پڑھو تو اس جھڑجھڑانے کی کیفیت کا کچھ اندازہ ہو۔ یہاں اتنی گنجائش نہیں۔ (تفسیر عثمانی)

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ
اور جب کہنے لگے منافق اور جن کے دلوں میں روگ ہے
مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا
جو وعدہ کیا تھا ہم سے اللہ نے اور اس کے رسول نے سب فریب تھا

منافقوں کی بزدلی:

بعض منافق کہنے لگے کہ پیغمبر صاحب کہتے تھے کہ میری امت مشرق و مغرب میں پھیلے گی اور فارس و روم وغیرہ کے محلات مجھ کو دیئے گئے۔ یہاں تو مسلمان قضائے حاجت کو بھی نہیں نکل سکتے۔ وہ وعدے کہاں ہیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں مسلمان کو چاہیے اب بھی ناامیدی کے وقت بے ایمانی کی باتیں نہ بولیں۔ (تفسیر عثمانی)

وَإِذْ قَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ
اور جب کہنے لگی ایک جماعت ان میں اے یثرب والو

یثرب: "یثرب" مدینہ طیبہ کا پرانا نام تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے "مدینۃ النبی" ہو گیا۔ (تفسیر عثمانی)

یثرب سے مراد مدینہ ہے۔ ابوعبیدہ نے کہا یثرب ایک قطعہ زمین کا نام ہے جس کے ایک حصہ میں مدینہ رسول واقع ہے۔

بغوی نے لکھا ہے کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو یثرب کہنے کی ممانعت فرمائی اور ارشاد فرمایا یہ طابہ ہے۔ حضور نے مدینہ کو یثرب کہنا اس لئے پسند نہیں فرمایا کیونکہ یثرب کا لفظ ثرب یا تثریب سے ماخوذ ہے اور ثرب علاج اور اثراب سے مشتق ہے (یعنی مادہ سب کا ایک ہے) جیسے اشتغال قتل مقتل اور تفصیل اور افعال سے ہوتا ہے اور ثرب ہو یا اثراب یا تثریب سب کا معنی ہے ملامت کرنا۔ عار دلانا کسی جرم پر ذلیل کرنا

اور مثرب اس شخص کو کہتے ہیں جو قتل میں بالادست نہ ہو۔ مقام یا اسم ظرف ہے یعنی ٹھہرنے کی جگہ یا مصدر ہے (باب افعال کا) (تفسیر مظہری)

لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا ۚ وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ
تمہارے لئے ٹھکانا نہیں سو پھر چلو۔ اور رخصت مانگنے لگا ایک فرقہ ان میں
النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ
نبی سے کہنے لگے ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں اور وہ کھلے نہیں پڑے
إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا
اور کچھ غرض نہیں مگر بھاگنا

منافقوں کا مشورہ اور بہانے:

یعنی سارے عرب ہمارے دشمن ہو رہے تو ہم کو رہنے کا ٹھکانا کہاں۔ سب لشکر سے جدا ہو کر گھر لوٹ چلو۔ اور حضرت کے ساتھ باہر کھڑے تھے شہر میں مضبوط حویلیوں کے اندر بند کر کے زنانے ان میں رکھ دیئے تھے۔ یہ بہانہ کرنے لگے کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں کہیں چور گھس کر لوٹ نہ لیں۔ اور یہ محض جھوٹ بات بنائی تھی۔ غرض یہ تھی کہ بہانہ کر کے میدان سے بھاگ جائیں۔ چنانچہ جو اجازت لینے آیا آپ اجازت دیتے رہے بے پرواہ کسی کی پرواہ نہ کی۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف تین سو مومن اللہ کے نبی آپ کے ساتھ باقی رہ گئے۔ (تفسیر عثمانی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جنگی تدبیر:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں یہ بات آ چکی تھی کہ قبیلہ غطفان کے بعض نے ان یہودیوں کے ساتھ شرکت خیبر کے پھل اور کھجور کی طمع میں کی ہے۔ آپ نے غطفان کے دو سرداروں عیینہ ابن حصن اور ابوالحارث بن عوف کے پاس قاصد بھیجا کہ ہم تمہیں مدینہ طیبہ کا ایک تہائی پھل دیں گے، اگر تم اپنے ساتھیوں کو لے کر میدان سے واپس چلے جاؤ۔ گفتگو درمیان میں تھی اور دونوں سردار راضی ہو چکے تھے قریب تھا کہ معاہدہ صلح پر دستخط ہو جائیں، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب عادت ارادہ کیا کہ صحابہ کرام سے اس معاملہ میں مشورہ لیں۔ قبیلہ اوس و خزرج کے دو بزرگ سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ کو بلا کر ان سے مشورہ لیا۔

حضرت سعدؓ کی غیرت ایمانی اور عزم شدید:

دونوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ کو اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا ہے تو ہمارے لئے کچھ کہنے کی مجال نہیں ہم

قتال کرنے کے لئے ... یہ آپ کی ... مشقت ... ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... تمہاری ... تکلیف ... ہم لوگ ہر طرف سے ... فریق مقابل کی ... حضرت ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... اللہ تعالیٰ ... ہمیں ایسی معرفت عطا ... ہمیں ان کی مخالفت کی کوئی ... فیصلہ ...

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... منافقوں ... اطمینان ...

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا
[illegible]
الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا
[illegible]

منافقوں کی اندرونی کیفیت:

... منافقوں ... اسلام ...

... مسلمانوں ... حالات ...

وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ
[illegible]
الْأَدْبَارَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا
[illegible]

منافقوں کی عہد شکنی:

حضرت ... منافقوں نے ... اللہ ...

... عہد ...

وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا ... خلاف ورزی ...

قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ
[illegible]
أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا
[illegible]

موت سے کوئی نہیں بھاگ سکتا:

... موت ... نہیں ...

وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ...

[illegible]

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللّٰهِ

[illegible]

إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوٓءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً

[illegible]

اللہ کے ارادے کو کوئی نہیں روک سکتا

[illegible]

وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا

[illegible]

[illegible]

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِينَ

[illegible]

لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا

[illegible]

منافقوں کی بیہودگی اللہ کو معلوم ہے

[illegible]

[illegible]

أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ

[illegible]

[illegible]

فَإِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ

[illegible]

أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ

[illegible]

فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُمْ بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ

[illegible]

منافقوں کی [illegible]

[illegible]

[illegible] يغشى عليه [illegible] كالذي يغشى عليه من الموت [illegible]

[illegible]

أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ

[illegible]

وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا

[illegible]

منافقین ... :

[illegible]

يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا وَإِن يَأْتِ الْأَحْزَابُ

[illegible]

يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُم بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ أَنبَائِكُمْ

[illegible]

منافقوں کی بزدلی کا عالم:

[illegible]

وَلَوْ كَانُوا فِيكُم مَّا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا

[illegible]

[illegible]

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن

[illegible]

كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب، تحمل و استقلال:

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مکمل نمونہ ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے [illegible] اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

حضرت عمرؓ کا اتباع سنت:

[illegible] کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کے ساتھ طواف کیا [illegible] حضرت عمرؓ نے فرمایا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طواف نہیں کیا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فرمایا تو پھر [illegible] لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ([illegible])

وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا
[illegible]
مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
[illegible]
وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا
[illegible]

مخلص مسلمانوں کی شان:

[illegible] مسلمانوں نے [illegible] دیکھا [illegible] [illegible] رسول [illegible] ([illegible]) [illegible] وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ
[illegible]
فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا
[illegible]

مومنوں نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا:

[illegible]

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت انس بن النضر رضی اللہ عنہ کے بارے میں

[illegible]

حضرت طلحہ بن عبیداللہ

[illegible]

حضرت مصعب بن عمیرؓ

[illegible]

مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ

[illegible]

لِيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِنْ شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا

[illegible]

غصّے کا بدلہ۔ یعنی جو بہت بڑے بڑے ارادوں اور قول و قرار کے ساتھ آئے تھے ان کو [illegible] شکست کا بدلہ ملے اور [illegible] منافقوں کو [illegible]
[illegible] سے [illegible]۔

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا

اور پھیر دیا اللہ نے منکروں کو ان کے غصہ میں بھرے ہوئے، ہاتھ نہ لگی کچھ بھلائی

کفار کی حالت [illegible] یعنی [illegible] کوئی بھلائی [illegible] اور غصہ سے [illegible] جیسا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جیسے ان کا [illegible] ایک بڑا [illegible] گئے تھے [illegible] میں حضرت علی [illegible] کے ہاتھ سے [illegible] نے [illegible] [illegible] فرمایا [illegible] تم [illegible] کھانے والے [illegible]

وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ

اور اپنے اوپر لے لی اللہ نے مسلمانوں کی لڑائی [illegible]

قَوِيًّا عَزِيْزًا

زور آور زبردست

لڑائی کے بغیر فتح۔ یعنی مسلمانوں کو عام لڑائی کرنے کی نوبت [illegible] [illegible] اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے [illegible] آندھی اور فرشتوں کا لشکر بھیج کر [illegible] [illegible] اور پریشان حال ہو کر بھاگ [illegible]
[illegible] (تفسیر عثمانی)

[illegible] اللہ قوی عزیز [illegible] یعنی اللہ اقتدار [illegible] قوی ہے [illegible] میں جیسا چاہتا ہے [illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] غالب ہے [illegible]

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

اور اتار دیا [illegible] ان کے [illegible] تھے [illegible]

مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ

ان کے قلعوں سے [illegible] ان کے دلوں میں [illegible]

فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا

[illegible]

یہود بنی قریظہ کی عہد شکنی کی سزا:

[illegible] بنی قریظہ [illegible] مدینہ کے شرقی جانب ان کا مضبوط قلعہ تھا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مشرکین کی [illegible] [illegible] [illegible] مسلمان [illegible] [illegible] [illegible] حضرت [illegible] [illegible] [illegible] بنو قریظہ اپنے [illegible] [illegible] [illegible] علیہ وسلم [illegible] [illegible] وغیرہ [illegible] حضرت جبرئیل تشریف [illegible] [illegible] [illegible] آپ نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] کے ساتھ [illegible] فوج سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حضرت سعد [illegible] [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] فرمایا [illegible] حضرت سعد [illegible] [illegible] ایک [illegible] نے فیصلہ دیا کہ بنی قریظہ کے سب جوان قتل کر دیئے جائیں، اور عورتیں لڑکے سب قید کر لئے جائیں اور ان کے اموال [illegible]

بنو قریظہ کے مقتولین:

[illegible] [illegible] [illegible] اور ان کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے ایک فریق کو قتل کر [illegible]

[illegible]

وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ

اور تم کو ان کی زمین اور ان کے گھروں اور ان کے مال کا وارث بنا دیا

وَأَرْضًا لَّمْ تَطَئُوهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا

اور ایک ایسی زمین کا بھی جس پر تم نے قدم بھی نہیں رکھا تھا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے

یہودیوں کی زمینیں

[illegible]

غزوۂ بنی قریظہ کا واقعہ

[illegible]

[illegible] سے واپسی

[illegible]

[illegible]

فرشتے کی آواز

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جس [illegible] کی شکل [illegible] دیکھا تھا [illegible]۔
فرمایا وہ جبرئیل تھے انہوں نے مجھے حکم دیا کہ بنی قریظہ کی طرف جاؤں۔

فرشتوں سے اٹھتا ہوا غبار

بیہقی نے بیان کیا ہے [illegible] بخاری کی روایت ہے حضرت انس نے فرمایا [illegible] گویا میں [illegible] آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

حملے کا اعلان

قتادہ نے [illegible] روایت کے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] (مسلمانوں [illegible]) [illegible] بنی قریظہ [illegible] عصر کی نماز [illegible] نہ پڑھے (یعنی ہر شخص پر لازم ہے کہ عصر کی نماز بنی قریظہ [illegible] پڑھے) [illegible] حضرت عائشہ [illegible] روایت ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ظہر [illegible] بنی قریظہ [illegible] مسلم [illegible] حضرت [illegible] روایت [illegible] عصر [illegible] راستہ [illegible] بنی قریظہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] بنی قریظہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]۔

مسئلہ: اس حدیث سے [illegible] نماز [illegible]۔

صاحب [illegible] نے لکھا ہے [illegible] وقت [illegible]۔

[illegible] پہلے [illegible] جائے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی [illegible] جھنڈا [illegible]۔

غزوۂ بنی قریظہ کا سبب

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حضرت [illegible] جبرئیل [illegible]۔

[illegible]۔

مسئلہ: [illegible] جائز ہے [illegible] خصوصیت [illegible] ساتھ [illegible]۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری

[illegible] (قریب) [illegible]۔

جبرئیل کی سواری اور گرد و غبار کا حکم

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]۔

حضور [illegible]

ہم اس کو رکھ دیتے ہیں (یعنی ہتھیار نہیں اتارے) اور فرمایا (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ بنی قریظہ کی طرف جائیے میں بھی ان کی طرف جا رہا ہوں اور ان کو ہلا ڈالوں گا۔ حضور نے فرمایا جبرئیل تھے جو بنی قریظہ کی طرف ان کے قلعوں میں ... گئے اور لوگوں کو اعلان کرایا۔ حضرت علی کو جھنڈا دے کر آگے بھیج دیا تھا۔ حضرت علی ان کے قلعے کے قریب پہنچ گئے اور قلعہ کی دیوار کے پاس ہتھیار پہنے کھڑے ہو گئے تھے۔

بنی قریظہ کی گالیاں:

محمد بن عمر کی روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا جب ہم بنی قریظہ پر پہنچے تو ہم نے محسوس کیا کہ ان لوگوں کو ہماری آمد کا یقین ہو چکا ہے۔ حضرت علی نے جا کر قلعہ کی جڑ میں جھنڈا گاڑ دیا ان لوگوں نے اپنی قلعوں سے اندر سے ہی گالیوں سے ہمارا استقبال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بیویوں کو گالیاں دینے لگے مگر ہم خاموش رہے اور ہم نے کہہ دیا کہ تمہارا فیصلہ تلوار سے ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پہنچ گئے اور ان کے قلعہ کے قریب بنی قریظہ کے پتھریلے میدان کے نیچے جب چاہ انا پر اترے تو حضرت علی نے حضور کو دیکھا تو مجھے حکم دیا کہ میں جھنڈا گاڑ دوں۔ میں نے جھنڈا گاڑ کر حضرت علی کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں میں ان لوگوں کی گالیوں کے گندے الفاظ پہنچیں اس لئے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ان خبیثوں کے قریب نہ جائیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم مجھے واپس کرنے کا مشورہ دے رہے ہو میرا خیال ہے کہ تم نے ان کی طرف سے کچھ گندے الفاظ سن لئے ہیں۔ حضرت علی نے کہا جی ہاں۔ فرمایا اگر وہ مجھ کو دیکھ لیتے تو کچھ بھی اس طرح کی بات نہ کہتے۔

یہودی بہت مکر گئیاں:

غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور آگے آگے اسید بن حضیر تھے اسید نے کہا اے اللہ کے دشمنو جب تک تم بھوک سے نہ مر جاؤ گے ہم تمہارے قلعوں سے نہیں ہٹیں گے (یعنی محاصرہ کئے رہیں گے) جب تک تم بھوکے مر جاؤ گے ہم محاصرہ نہیں اٹھائیں گے تم (اس وقت) ایسے ہو جیسے (گڑھے) میں لومڑی ہو۔ ہم چھپ بیٹھے ہیں۔ بنی قریظہ نے کہا اے ابن حضیر خزرج کے مقابلے میں ہم نے تم سے معاہدہ کیا تھا (ہم تمہارے حلیف تھے) حضرت اسید نے کہا اب میرے تمہارے درمیان کوئی معاہدہ باقی ہے اور نہ شرط۔

(اس کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہودیوں کے قلعوں کے) قریب پہنچ گئے اور آپ نے آواز دے کر یہودیوں کے سرداروں کو پکارا۔ انہوں نے آواز سنی اور فرمایا اے بندرو اور سورو کے بھائیو شیطان کی پرستش کرنے والو جواب دو کیا اللہ نے تم کو رسوا نہیں کیا اور تم پر عذاب نازل نہیں فرمایا۔ تم نے اللہ کا عذاب نازل فرما دیا ہے کہ تمہیں گالیاں دینے لگے (اللہ تم کو رسوا کرے) ان لوگوں نے جواب میں کہا اے ابو القاسم آپ تو کبھی بیہودہ بات کہنے والے نہیں ہیں اور وحشت میں جاہلی کی گالی گلوچ کرنے والے بھی۔

چھواروں کا کھانا:

مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے۔ حضرت سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چھواروں کی کچھ بوریاں بھیجی تھیں یہی سب کی خوراک تھی حضور اقدس نے فرمایا چھوارہ اچھا طعام ہے۔

محاصرہ کا آغاز: صبح کو رسول اللہ تیر اندازوں کو لے کر نکلے اور تیر اندازوں کو آگے بڑھا دیا۔ تیر اندازوں نے جا کر یہودیوں کے قلعوں کا محاصرہ کر لیا اور تیر چلانا شروع کر دیا۔ قلعوں کے اندر سے یہودی بھی تیر اور پتھر پھینکتے رہے۔ دن اسی طرح گزر گیا جب رات ہو گئی تو بنی قریظہ قلعوں سے باہر آتے اور باری باری سے پہرہ دیتے رہے۔

یہودیوں کو اپنی ہلاکت کا یقین:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق مسلمانوں کی طرف سے تیر اندازی برابر جاری رہی یہاں تک کہ یہودیوں کو اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا اور انہوں نے تیر اندازی چھوڑ دی اور مسلمانوں سے کہا (تیر اندازی بند کرو) ہم تم سے کچھ گفتگو کرنی چاہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ہے یہودیوں نے نباش بن قیس کو اترا اور بھیجا نباش نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کی اور پیشکش کی کہ جس شرط پر بنی نضیر نے صلح کی تھی ہم بھی انہی شرائط پر صلح کرنا چاہتے ہیں شرائط یہ ہیں کہ اپنا مال اور حلقہ (زرہیں وغیرہ) یہیں چھوڑ کر چلے جائیں گے اور عورتوں اور بچوں سمیت تمہاری بستیاں چھوڑ جائیں گے اور ہر ایک کو صرف ایک اونٹ کا بار ساتھ لے جانے کا اختیار ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا یہودی نے کہا تو اچھا ہم کو اونٹ کی ضرورت نہیں ہم اونٹ نہیں لے جائیں گے صرف عورتوں اور بچوں کو اپنے ساتھ لے جانے دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شرط ماننے سے بھی انکار کر دیا اور فرمایا بلا شرط تم کو قلعوں سے اترنا ہوگا۔ پھر جو فیصلہ کروں گا اس کو ماننا ہو گا۔ نباش یہ جواب سن کر بنی قریظہ کے پاس لوٹ گیا۔ اور قوم سے جا کر جو گفتگو ہوئی تھی نقل کر دی۔

کعب بن اسد کی حق پرستانہ تجویز:

کعب بن اسد نے کہا اے گروہ بنی قریظہ جو مصیبت تم پر نازل ہوئی ہے وہ تمہاری نظروں کے سامنے ہے اب میں تین باتیں تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں

[illegible]

کے لیے جو ... اتفاق کر لیں۔

قوم یہود کا ... [illegible]

[illegible]

کعب کی دوسری تجویز

[illegible]

ثعلبہ اور اسید کی تقریر اور اسلام

[illegible]

عمرو بن سعدی نے عہد توڑا نہیں

[illegible]

بہرحال، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق دریافت کیا۔ حضور نے فرمایا: ان آدمی واللہ ہے وہ جس کی وجہ سے بچا لیا گیا محفوظ ہو گیا۔

حضرت ابولبابہؓ کا واقعہ

محمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ ہم ابولبابہ سے اپنے معاملہ میں مشورہ کرنا چاہتے ہیں آپ ان کو ہمارے پاس بھیج دیجئے۔ حضرت ابولبابہ قبائل عمرو بن عوف کے ایک فرد تھے اور یہودی قبیلہ اوس کے حلیف تھے۔ حضور نے ابولبابہ کو ان کے پاس بھیج دیا۔ ابولبابہ کو دیکھ کر یہودی مرد ان کے استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے اور عورتوں اور بچوں نے ان کے سامنے رونا شروع کر دیا۔ ابولبابہ کو ان پر رحم آ گیا۔ یہودیوں نے کہا ابولبابہ آپ کا کیا خیال ہے کیا ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے سے ہم قلعوں سے اتر آئیں۔ ابولبابہ نے (زبان سے تو) کہا ہاں (لیکن) ہاتھ سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر دیا مراد یہ تھی کہ قتل کر دیئے جاؤ گے۔ حضرت ابولبابہ کا بیان ہے کہ میں اس جگہ سے ہٹنے بھی نہ پایا تھا کہ مجھے خیال آیا کہ میں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت (بدعہدی) کی۔ حضرت ابولبابہ وہاں سے نکل کر سیدھے مسجد میں آئے اور ایک ستون سے اپنے آپ کو باندھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے اور کہنے لگے میں اس جگہ سے نہیں ہلوں گا یہاں تک کہ مر جاؤں یا اللہ میرے گناہ کو معاف فرما دے۔ میں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ بنی قریظہ کی زمین پر قدم نہیں رکھوں گا جس آبادی میں میں نے اللہ اور اس کے رسول سے بدعہدی کی اس میں کبھی دکھائی نہیں دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ان کی خبر پہنچی اور ان کو دیر ہو گئی تو فرمایا: اگر وہ میرے پاس آ جاتا تو میں اس وقت تک نہیں کھولوں گا جب تک اللہ اس کے بارے میں کوئی حکم نازل نہ فرمائے۔ اگر وہ میرے پاس آ جاتا تو میں اللہ سے اس کے لئے معافی کی دعا کرتا لیکن جب وہ میرے پاس نہیں آیا اور خود چلا گیا تو اس کا معاملہ اللہ پر چھوڑتا ہوں۔ اسی واقعہ کے سلسلہ میں آیت یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ نازل ہوئی۔ اس کے بعد ابولبابہ کی توبہ قبول ہونے کی وحی رسول اللہ پر نازل ہوئی۔ اس وقت حضور حضرت ام سلمہؓ کے مکان میں تھے۔ حضرت ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ کو ہنستے ہوئے دیکھا، عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو اللہ ہنستا رکھے آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ فرمایا ابولبابہ کی توبہ قبول ہو گئی۔ میں نے عرض کیا کیا میں ان کو اس کی بشارت نہ دے دوں؟ فرمایا اگر تم چاہتی ہو (تو ایسا کر دو)۔ یہ واقعہ پردہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔ ام سلمہؓ نے حجرہ کے دروازہ پر کھڑی ہو کر کہا ابولبابہ تم کو بشارت ہو اللہ نے تمہاری توبہ قبول فرما لی۔ یہ سنتے ہی لوگ ابولبابہ کو کھولنے کے لئے دوڑ پڑے لیکن ابولبابہ نے کہا نہیں خدا کی قسم (مجھے کوئی نہ کھولے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مجھے اپنے ہاتھ سے کھولیں تو کھولیں۔ چنانچہ فجر کی نماز کے لئے حضور برآمد ہوئے تو ابولبابہ کی طرف سے گزرے اور ان کو کھول دیا۔

حضرت فاطمہؓ کی فضیلت:

بغوی نے ... بن زبیر کی روایت سے بروایت حضرت علی زین العابدین بن امام حسین بیان کیا کہ حضرت سیدہ فاطمہؓ ابولبابہ کو کھولنے کے لئے تشریف لے گئیں تو حضرت ابولبابہؓ نے کہا میں نے اللہ کی قسم کھائی ہے کہ سوائے رسول اللہ کے اور کوئی مجھے نہ کھولے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔ امام زین العابدین کی یہ روایت مرسل ہے (درمیان کا راوی بیان نہیں کیا گیا اور خود امام زین العابدین صحابی نہیں تھے)

حضرت ابولبابہؓ کا خواب:

ابولبابہ کا بیان ہے کہ جب ہم نے بنی قریظہ کا محاصرہ کر رکھا تھا تو میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں سیاہ کیچڑ میں اتر گیا ہوں اور اس کی بدبو سے ... پھر وہاں سے نکل آیا ہوں پھر میں نے ایک بہتی نہر دیکھی اور اس میں غسل کرنے لگا یہاں تک کہ پاک صاف ہو گیا، مجھے خوشبو محسوس ہونے لگی۔ میں نے اس کی تعبیر حضرت ابوبکر صدیقؓ سے دریافت کی۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا تم کسی ایسی بات میں پھنس جاؤ گے جس سے تم کو رنج ہو گا پھر اللہ کشائش عطا فرمائے گا۔ میں جس وقت ستون سے بندھا ہوا تھا اس وقت مجھے حضرت ابوبکرؓ کی بات یاد آئی اس لئے مجھے امید تھی کہ اللہ میری توبہ کی قبولیت نازل فرما دے گا۔

چنانچہ کئی ... مسلسل اسی حالت میں رہا اور تکلیف کی یہ حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ کانوں سے آواز بھی نہیں سنائی دیتی تھی اور رسول اللہ میری حالت دیکھ رہے تھے۔ ابن ہشام کا بیان ہے کہ ابولبابہ چھ رات بندھے رہے ہر نماز کے وقت بیوی آ کر کھول دیتی تھی وضو کر کے نماز پڑھ لیتے تھے۔ پھر باندھ دی جاتی تھی۔

ابن عقبہ کا بیان ہے لوگوں کا قول ہے کہ تقریباً بیس رات بندھے رہے ... ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ چھ دن بندھے رہے نماز کے وقت یا قضاء حاجت کے لئے بیوی آ کر کھول دیتی تھی۔ فراغت کے بعد پھر باندھ دیتی تھی۔

معلوم ایسا ہوتا ہے کہ کبھی بیوی کھول دیتی ہوگی کبھی بیٹی۔

ابولبابہ کی توبہ کے قبول ہونے کے سلسلہ میں اللہ نے آیت نازل فرمائی تھی

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا

عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

یہودیوں کی شکست:

بغوی نے لکھا ہے مسلمانوں نے بنی قریظہ کا محاصرہ پچیس روز جاری رکھا یہاں تک کہ محاصرہ کی تکلیف سے وہ تنگ آ گئے اور اللہ نے ان کے دلوں

میں رجب ذالی دیو خواند سے رسول کے حکم سے سعد بن معاذ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مشکیں کسنے کا حکم دے دیا اور محمد بن مسلمہ کی نگرانی میں ان کو ایک طرف لے گئے، اور عورتوں بچوں کو قلعوں سے باہر لا کر حضرت عبداللہ بن سلام کے سپرد کر دیا گیا۔ ان کا مال و متاع، ہتھیار، ظروف وغیرہ جمع کئے گئے جن میں پندرہ سو تلواریں، تین سو زرہیں، دو ہزار نیزے، پانچ سو ڈھالیں تھیں۔ اس کے علاوہ بہت سا سامان، شراب کے مٹکے وغیرہ بھی تھے۔ شراب بہا دی گئی اور اس سب میں سے پانچواں حصہ نکالا گیا۔ اس کے بعد ان کی تعداد اور سامان کی تحقیق کی گئی اور سب کو جمع کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گوشہ میں جا کر بیٹھ گئے۔

قبیلہ اوس کی سفارش:

پھر قبیلہ اوس والے قریب آئے اور بہت اصرار کے ساتھ کہنے لگے یا رسول اللہ یہ لوگ ہمارے حلیف ہیں، قریش کے حلیف نہیں ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ابن ابی (سردار خزرج) کے حلیفوں بنی قینقاع کے معاملہ میں آپ نے کیا سلوک کیا تھا، خزرج کی درخواست پر ان کو چھوڑ دیا تھا۔ لوگوں کو آپ نے معاف کر دیا تھا۔ یہ حلیف ہمارے ہیں، ان پر بھی ان کا سا احسان فرما دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، کوئی بات نہیں کی یہاں تک کہ

حضرت سعد کا بطور جج تقرر:

اوس والوں نے جب زیادہ اصرار کیا تو فرمایا کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرو گے کہ ان کا فیصلہ تمہارے ہی ایک آدمی کے سپرد کر دیا جائے۔ اوس والوں نے کہا کیوں نہیں۔ حضور نے فرمایا تو فیصلہ سعد بن معاذ کے سپرد ہے۔ ابن عقبہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب میں سے جس شخص کو چاہو (ان کے فیصلہ کے لئے) انتخاب کر لو۔ سفارش کرنے والوں نے حضرت سعد بن معاذ کو منتخب کر لیا۔

ایک مسلمان عورت تھی جس کو رفیدہ کہا جاتا تھا، وہ زخمیوں کا علاج کیا کرتی تھی، جس زخمی کا کوئی دیکھ بھال کرنے والا نہ ہوتا اس کی خدمت خود کرتی تھی، اس کا خیمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے اندر لگا دیا تھا۔ حضرت سعد جب جنگ خندق میں زخمی ہو گئے تھے تو حضور نے حکم دے دیا تھا کہ سعد کو رفیدہ کے خیمہ میں رکھا جائے تاکہ قریب سے میں ان کی عیادت اور خبرگیری کر سکوں۔ چنانچہ اس محاصرے کے زمانہ میں حضرت سعد بن معاذ رفیدہ کے خیمہ میں مقیم تھے۔ جب حضور نے حضرت سعد کو بنی قریظہ کے معاملہ کا حکم بنا دیا تو سعد رفیدہ کے خیمہ میں تھے، اوس والے حضرت سعد کے پاس آئے اور آپ کو ایک گدھے پر سوار کر کے جس پر کھجور کے پتوں کا بنا ہوا چارجامہ کسا ہوا تھا اور چادر کے اوپر

ایک گدی ڈال دیا گیا تھا، گدھے کی لگام کھجور کی رسی کی تھی۔ حضرت سعد بھاری بھرکم آدمی تھے، قبیلہ والے آپ کو گھیر کر ساتھ لے کر چلے اور راستہ بھر حضرت سعد سے کہتے رہے ابو عمرو اللہ کے رسول نے آپ کو اپنے حلیفوں (بنی قریظہ) کا معاملہ آپ کے سپرد کر دیا ہے تاکہ آپ ان کے معاملہ میں اچھا سلوک کریں، اس لئے آپ بھی ان کے ساتھ بھلائی کریں (یعنی سخت فیصلہ نہ کریں)، آپ دیکھ چکے ہیں کہ ابن ابی نے اپنے حلیفوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا۔ چونکہ حضرت سعد سے بہت زیادہ سفارش کرتے رہے مگر آپ خاموش تھے کوئی بات زبان سے نہیں نکالی۔ جب قریب ان لوگوں نے زیادہ زور دیا تو آپ نے فرمایا اب سعد کے لئے وقت آ گیا ہے کہ اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرے۔ یہ سن کر ضحاک بن خلیفہ ابن جبیر انصاری اور دوسرے لوگ چلانے لگے۔ پس قوم والوں کی بات تو سعد کے منہ سے نکلی ہوئی بات ابھی لوگوں تک پہنچی بھی نہ تھی کہ ضحاک نے ان کو بنی قریظہ کی موت کی (یعنی قتل کے فیصلہ کی) خبر دے دی۔ صحیحین میں آیا ہے کہ جب حضرت سعد مسجد کے قریب پہنچے یعنی اس مسجد کے قریب پہنچے جو محاصرہ کے زمانہ میں بنی قریظہ کے علاقہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے بنا لی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے سردار کے استقبال کے لئے اٹھو۔ دوسری روایت میں آیا ہے کہ اپنے بہتر (سب سے اچھے) آدمی کے لئے اٹھو۔ ابو صالح حنفی نے کہا قریش کے نزدیک یہ خطاب صرف انصار کو تھا اور انصار کہتے تھے رسول اللہ کا یہ خطاب عام مسلمانوں کو تھا۔ امام احمد کی روایت میں آیا ہے کہ حضور نے فرمایا اپنے سردار کی طرف اٹھو اور ان کو اتار لو۔ ابن عبدالبر اور شمس کا بیان ہے کہ (اس حکم کی تعمیل میں) ہم نے ان کو ان کی سواری سے اتار دیا۔ (تفسیر مظہری)

حضرت سعد کا فیصلہ:

بروایت حضرت جابر کی روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سعد ان کے بارے میں فیصلہ کرو۔ حضرت سعد نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول فیصلہ کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تم کو حکم دیا ہے کہ اپنے حلیفوں کے متعلق فیصلہ کرو۔ اسی طرح روایت ہے کہ حضرت سعد نے (انصار یا اوس سے) کہا کیا تم بنی قریظہ کے معاملہ میں میرے فیصلہ پر راضی ہو۔ سب نے کہا ہاں، ہم تو اس وقت بھی راضی تھے جب آپ یہاں موجود نہ تھے، ہم نے آپ کا انتخاب کیا تھا اور امید تھی کہ آپ ہم پر احسان کریں گے جیسے دوسروں نے (عبداللہ) ابن ابی نے اپنے حلیفوں کے ساتھ یعنی بنی قینقاع کے ساتھ کیا تھا۔ سعد نے کہا کیا تم اللہ کے عہد و میثاق کے ساتھ کہتے ہو کہ جو کچھ میں فیصلہ کروں گا تم اس کو مانو گے؟ جب اللہ اور رسول کے سامنے آیا

[illegible]

ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

حضرت سعدؓ کی دعا:

[illegible]

یہود کے مردوں کا قتل:

[illegible]

[illegible]

یہودیوں کا سردار حیی:

[illegible]

[illegible]

قیدیوں کو پانی پلانے کا حکم:

[illegible]

[illegible]

کعب بن سعد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو:

[illegible]

اس نے کہا تھا کہ تم نے اس کی نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھایا کیا اس نے تم کو اتباع کرنے کا مشورہ نہیں دیا تھا اور یہ نہیں کہا تھا کہ اگر تمہاری ملاقات محمد سے ہو جائے تو سمجھ لینا کہ ان کی طرف سے تم پر ہلاکت آنے والی ہے بے شک وہ اللہ کا رسول ہے توریت کی قسم (اس نے یہی کہا تھا) اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ یہودی مجھے عار دلائیں گے اور کہیں گے کہ موت سے ڈر گیا تو میں آپ کا اتباع ضرور کر لیتا لیکن اب تو دین یہودیت پر قائم ہوں۔ حضور نے حکم دیا اس کو بھی (قتل گاہ میں) پیش کرو۔ چنانچہ اس کی بھی گردن اڑا دی گئی۔

قتل کا اصول:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس مرد کو قتل کر دینے کا حکم دیا تھا جس کے زیر ناف بال آ گئے ہوں۔ امام احمد اور اصحاب السنن نے بیان کیا ہے کہ عطیہ قرظی نے کہا میں (اس زمانہ میں) لڑکا تھا زیر ناف بال نہیں نکلے تھے اس نے مجھے چھوڑ دیا۔

طبرانی نے حضرت اسلم انصاری کا بیان نقل کیا ہے حضرت اسلم انصاری نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بنی قریظہ کے قیدیوں پر مامور فرمایا تھا میں دیکھتا تھا اگر زیر ناف بال نکلے ہوئے نظر آتے تو میں اس کی گردن مار دیتا تھا اگر زیر ناف بال نہ ہوتے تو اس کو میں مسلمانوں کے مال غنیمت میں شامل کر دیتا تھا۔

رفاعہ کی جان بخشی:

رفاعہ بن شموئیل قرظی بالغ ہو چکا تھا لیکن اس نے سلمیٰ بنت قیس کی یعنی ام المنذر سلمیٰ بنت قیس کی پناہ حاصل کر لی۔ ام المنذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خالاؤں میں سے تھیں یعنی آپ کے دادا عبدالمطلب کی ماں کی طرف سے تھیں عبدالمطلب کی ماں قبیلہ بنی نجار میں سے تھی (قد کہا سلمیٰ تھی اس) نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی تھی۔ سلمیٰ نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے نبی آپ پر میرے ماں باپ قربان مجھے رفاعہ کو بخش دیجئے اس نے خیال ظاہر کیا ہے کہ وہ آپ کے دین پر آ جائے گا اور اونٹ کا گوشت بھی کھائے گا (یعنی مسلمان ہو جائے گا اور اونٹ کے گوشت کو شریعت اسلامیہ کے مطابق حلال سمجھے گا) حضور نے رفاعہ کو بطور ہبہ سلمیٰ کو دے دیا۔ رفاعہ کو زندہ چھوڑ دینے کا سبب سلمیٰ ہوئی اس کے بعد رفاعہ مسلمان ہو گیا۔ یہ سلسلہ قتل (رات بھر) جاری رہا۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اس کے بعد خندق کے اندر مقتولین پر مٹی ڈال دی گئی۔ سب کچھ حضرت سعد بن معاذ کی نظر کے سامنے ہوا اللہ نے ان کی دعا قبول فرما لی۔

ایک یہودی عورت کا قتل:

(اس روز ہلاک ہونے والوں میں) بجز ایک عورت کے اور کسی عورت کو قتل نہیں کیا گیا یہ عورت بنو قریظہ کی تھی بنی قریظہ کے ایک مرد کے نکاح میں تھی اور دونوں میں محبت تھی۔ تو جب یہودیوں کا محاصرہ سخت ہو گیا تو یہ عورت شوہر سے ملنے روتی اور کہا تم مجھ سے جدا ہو جاؤ گے شوہر نے کہا توریت کی قسم اور یہی کام پہنچ۔ جنگ کے بات کا اور ہے مسلمانوں پر ایک ہمارا ایک کتاب میں سے کسی کو قتل نہیں کر سکتے عورت سب کچھ مجھے قتل نہیں کریں گے کیونکہ وہ عورتوں کو قتل نہیں کرتے ہیں اور مجھے کو ماننے کر کے پامال جانے میں چاہتا ہوں کہ (میرے بعد) مجھے قتل کر دیا جائے۔ اس وقت زبیر بن باطا کے قلعہ میں تھی اس نے قلعہ کے اوپر سے چکی کا پاٹ (گرا) دیا مسلمان سایہ لینے کے لئے قلعہ (کی دیوار) کے نیچے بیٹھا کرتے تھے مسلمانوں نے جب یہ حرکت دیکھی تو منتشر ہو گئے خلاد بن سوید کے اوپر چکی کا پاٹ ان کے سر پر پڑنے سے لگا اس سے ان کی وفات ہو گئی۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا وہ میرے پاس موجود تھی اور خوب آپس میں کر رہی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کو قتل کروا رہے تھے۔ دوسری روایت میں آیا ہے کہ وہ کہہ رہی تھی کہ بنی قریظہ کے سردار مارے جا رہے ہیں یکدم کسی پکارنے والے نے اس کا نام لے کر آواز دی فلاں عورت کہاں ہے وہ کہنے لگی میں ہوں خدا کی قسم۔ میں نے کہا بخت تجھے اس سے کیا تعلق۔ کہنے لگی (اب) میں مار ڈالی جاؤں گی میں نے کہا کیوں کیسے کیا بات ہے۔ کہنے لگی میں نے ایک بات کی ہے چکی کا پاٹ ڈالا تھا اور خلاد بن سوید کے اوپر گر کر ان کی موت واقع ہو گئی۔ حضرت عائشہ فرماتی تھیں میں اس کی خوش طبعی اور ہنسی کو نہیں بھولی کہ جب کہ وہ جانتی تھی کہ اس کو قتل کیا جائے گا۔ (یہ بھی خوب مسئلہ کی تعبیر ہے)

مسئلہ: جمہور کا مسلک ہے کہ کسی بھاری چیز سے کوئی کسی کو قتل کر دے تو قصاص لیا جائے گا۔ یہ واقعہ اس کی شہادت دے رہا ہے۔ امام ابو حنیفہ نے فرمایا بھاری چیز سے قتل کا کوئی قصاص نہیں خواہ ابو قبیس کی پہاڑی مارا ہو یا جو ہم اس کا قصاص صرف اس وقت ہو گا جب آلہ دھار دار سے ہو۔ سورۂ بقرہ کی آیت كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ کی تفسیر کے ذیل میں ہم اس مسئلہ کی تنقیح کر چکے ہیں۔

زبیر بن باطا کی عجیب داستان:

محمد بن اسحاق نے بروایت زہری بیان کیا ہے کہ دور جاہلیت میں جنگ بعاث کے دن زبیر بن باطا قرظی نے حضرت ثابت بن قیس بن شماس کو پکڑ کر لے گیا تھا (بجائے قتل کرنے یا غلام بنانے کے) اس کی پیشانی کے بال کاٹ کر چھوڑ دیا جب بنی قریظہ کا یہ دن آیا تو زبیر قرظی بہت بوڑھا تھا ثابت نے اس سے کہا ابو عبدالرحمن کیا تم مجھے پہچان سکتے ہو۔ زبیر نے

[illegible]

[illegible]

باب سوم

[illegible]

چھوہاروں کی فروخت

[illegible]

حضرت عثمان اور حضرت عبدالرحمن کی تجارت

[illegible]

[illegible] سے تین [illegible] بچہ کی جدائی میں عورت نے [illegible]
[illegible] حضرت عثمان نے اس سے [illegible] تعرض نہیں کیا۔

ماں بچے میں جدائی کی ممانعت:

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ممانعت فرمائی تھی۔ تقسیم کے وقت بھی [illegible] کے وقت بھی [illegible]
ماں اور اس کے بچہ میں تفریق [illegible] جب تک بچہ بالغ نہ ہو جائے
دریافت کیا گیا، حد بلوغ [illegible] لڑکی کو حیض آنے
لگے اور لڑکے کو احتلام ہونے لگے۔ [illegible] عبادۃ بن صامت
حضرت عبادہ بن صامت کی روایت ان الفاظ کے ساتھ بھی آئی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماں اور اس کے بچے میں جدائی نہ کرو۔ عرض کیا
گیا کب تک؟ فرمایا جب تک لڑکا بالغ ہو جائے اور لڑکی کو حیض آنے لگے
دارقطنی نے [illegible] حضرت علی کا قول نقل کیا ہے
کہ [illegible] باندی اور اس کے بچے میں جدائی کر دی (یعنی ایک کو
فروخت کر دیا اور دوسرے کو [illegible]) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
کی ممانعت فرمادی اور بیع لوٹوا دی [illegible] ابو داؤد نے منقطع [illegible] بیان کیا ہے
[illegible] حاکم نے [illegible]
[illegible] حاکم نے اس کو [illegible] سند کے ساتھ بیان کیا ہے
[illegible] ہے۔

مسئلہ: اسی حدیث سے امام ابو حنیفہ نے استدلال کیا ہے کہ [illegible]
[illegible] تفریق [illegible] قرابت دار محرم
[illegible] اسی طرح [illegible] تفریق [illegible]
[illegible] امام احمد کے نزدیک اگر [illegible] بالغ [illegible]
[illegible]

حاکم اور دارقطنی نے ایک [illegible] سے [illegible]
حضرت [illegible] بیان کیا ہے [illegible] کے پاس کچھ قیدی آئے حضور نے مجھے
حکم فرمایا کہ ان میں سے دو بھائیوں کو فروخت کر دو میں نے دونوں کو الگ
الگ فروخت کر دیا۔ پھر حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اطلاع دی۔ حضور
نے فرمایا (جاؤ) [illegible] دونوں کو فروخت کرو۔ ایک کو
دوسرے سے جدا [illegible] روایت [illegible] نہیں کی جاسکتی [illegible]
[illegible]
[illegible]

مسئلہ: اگر ماں اور لڑکے [illegible] جدائی [illegible] فروخت [illegible]
[illegible] امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک بیع [illegible]

[illegible] ہوگا۔

مسئلہ: حضرت [illegible] حدیث [illegible] پر دلالت کر رہی
ہے [illegible] باندیاں [illegible] کے درمیان [illegible]
قریبی رشتہ [illegible] الگ [illegible] ہے۔

شاہ مصر کی آئی ہوئی باندیاں:

ایک روایت میں آیا ہے کہ مقوقس شاہ مصر نے [illegible]
[illegible] ایک ماریہ قبطیہ [illegible] حضور نے سیرین
کو حسان بن ثابت کو عطا فرما دی [illegible] عبدالرحمٰن بن حسان پیدا
ہوئے اور حضرت ماریہ [illegible] کے بطن سے حضور کے صاحبزادے
حضرت ابراہیم پیدا ہوئے۔

واللہ اعلم [illegible] شہید ہو گئے۔

فائدہ: [illegible]
[illegible] قریظہ [illegible] بیوی [illegible] عورت تھی
خوبصورت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آپ نے اس کے سامنے
اسلام پیش کیا لیکن اس نے مسلمان ہونے سے انکار کر دیا۔ حضور اس سے
[illegible] لیکن دل میں اس کا خیال رہا [illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] مسلمان [illegible]
[illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] مسلمان [illegible]
[illegible] آپ کے [illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی صورت میں [illegible]

فائدہ: [illegible] حضرت سعد بن معاذ کا حکم
[illegible] حضرت عائشہ کا قول ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت

[illegible]

مناقب سعد بن معاذ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مجتہدین کے اختلاف میں کوئی جانب گناہ یا منکر نہیں ہوتی جس پر ملامت کی جائے

[illegible]

[illegible]

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

[illegible]

وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا

[illegible]

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ

[illegible]

فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا

[illegible]

ازواج مطہرات کا معاملہ

[illegible]

[illegible]

ازواج مطہرات کو اختیار

[illegible]

تخییر زوجات کا سبب

[illegible]

[illegible]

ازواج مطہرات کا اجر

[illegible]

نے تم میں سے نیکو کار عورتوں کے لئے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے تو اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کی طلبگار ہیں۔ ان کی مغفرت میں [illegible] کوئی شبہ ہی نہیں۔ [illegible] رب العزت [illegible] ہے۔

ازواج مطہرات کی تعداد:

جن ازواج مطہرات کو اس آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا وہ نو تھیں، حضرت عائشہ بنت صدیق اکبر، حضرت حفصہ بنت عمر فاروق، حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان، حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ، حضرت سودہ بنت زمعہ، [illegible] یہ پانچ قریشی تھیں۔ حضرت زینب بنت جحش اسدیہ، حضرت میمونہ بنت حارث ہلالیہ، حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب خیبریہ اور حضرت جویریہ بنت حارث مصطلقیہ۔

حضرت عائشہ اور تمام ازواج نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کر لیا

جب آیت تخییر نازل ہوئی تو سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ محبوب تھیں۔ حضور نے اس کے ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ (طلاق حاصل کرنے میں) جلدی نہ کرو [illegible] حضرت عائشہ نے [illegible] اسی وقت آخرت کو اختیار کیا اور اس کے بعد حضور کی دوسری ازواج نے بھی حضرت عائشہ ہی کی پیروی کی۔

ازواج مطہرات کی قدر افزائی

قرطبی نے بیان کیا ہے کہ جب ازواج مطہرات نے اللہ اور رسول اور دار آخرت کو اختیار کیا تو اللہ نے بھی ان کی قدر افزائی [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے علاوہ دوسری عورتوں سے نکاح کرنا [illegible] حرام کر دیا [illegible]۔

اس واقعہ میں صحابہ کرام کا عمل

مسلم [illegible] نے [illegible] حضرت جابر [illegible] روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے [illegible] اجازت طلب کی [illegible] حضرت عمر آئے اور [illegible] اجازت طلب کی [illegible] دونوں کو اجازت دے دی، دونوں حضرات [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] خاموش بیٹھے تھے [illegible] حضرت عمر نے [illegible] کہ میں کوئی بات ایسی کہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑیں حضرت عمر [illegible] یہاں [illegible] (بنت خارجہ) مجھ سے نفقہ [illegible] میں نے اٹھ کر اس کی گردن [illegible] تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا کہ یہ سب [illegible] میرے گرد جمع ہیں اور مجھ سے نفقہ طلب کر رہی ہیں۔ [illegible] حضرت ابوبکر عائشہ کی طرف [illegible] اور حضرت عمر بھی حفصہ کی طرف [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی چیز طلب کرتی ہو جو آپ کے پاس نہیں [illegible] اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ایک مہینہ [illegible] علیحدہ رہے [illegible] یہ آیت نازل ہوئی۔

حضرت عائشہؓ کی [illegible]

روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء حضرت عائشہ سے [illegible] عائشہ میں ایک بات تمہارے سامنے رکھنا چاہتا ہوں [illegible] اپنے والدین سے مشورہ کئے بغیر جواب دینے میں جلدی نہ کرنا [illegible] حضرت عائشہ [illegible] آیت [illegible] کیا آپ کے بارے میں میں اپنے ماں باپ سے مشورہ کروں؟ بلکہ میں اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کو اختیار کرتی ہوں [illegible] آپ سے میری درخواست ہے کہ آپ اپنی بیبیوں میں سے کسی کو میرے اس فیصلے کی اطلاع نہ دیں [illegible] حضور نے فرمایا [illegible] اللہ نے مجھے [illegible] بنا کر بھیجا ہے۔

اور بعض روایات میں ہے کہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ایک مہینہ [illegible] علیحدہ رہنے کی قسم فرمائی تھی۔ [illegible] حضرت عائشہ [illegible] انتیس (۲۹) دن کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے [illegible] میں نے عرض کیا [illegible] آپ نے تو ایک مہینہ [illegible] آج تو انتیس [illegible] فرمایا مہینہ انتیس [illegible] کا بھی ہوتا ہے۔

عورت کو اختیار طلاق کا مسئلہ

اگر شوہر نے بیوی سے کہا کہ تجھے اپنے نفس [illegible] اختیار ہے [illegible] طلاق [illegible] یعنی یہ کہ عورت چاہے تو خود اپنے [illegible] طلاق [illegible] اس مجلس میں عورت جب تک [illegible] اپنے آپ کو طلاق [illegible] اور اگر مجلس سے اٹھ جائے [illegible] اختیار ہاتھ سے نکل جائے گا [illegible]

ہو جائے گی جیسے بیع میں (خیار) اختیار ہوتا ہے مگر یہ حق مجلس تک رہتا ہے یعنی جب مجلس سے اٹھ جائے تو عورت کو حق نہیں یہ مسئلہ صحابہ سے ثابت ہے حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت ابن مسعود اور حضرت جابر نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی کو اس بات کا اختیار دے دے تو عورت کو اختیار اس وقت تک رہتا ہے جب تک وہ اس مجلس میں رہے جب مجلس سے اٹھ جائے تو اس کا اختیار ختم ہو جاتا ہے۔ کسی دوسرے صحابی کا قول بھی اس کے خلاف منقول نہیں لہٰذا اس پر اجماع صحابہ ہو گیا [illegible] یہ بات کہ [illegible] اختلاف میں [illegible] اصل مسئلہ [illegible] امت اسلامیہ نے اس قول پر اتفاق کیا [illegible] حضرت ابن مسعود [illegible] سے حق [illegible] حدیث کے [illegible] سے استدلال کرنا بھی غلط ہے کیونکہ [illegible] علیہ وسلم نے طلاق کی تفویض نہیں کی تھی [مطلب یہ کہ] اختیار [illegible] استدلال [illegible] مسئلہ میں ہے جب کہ شوہر نے عورت کو طلاق دینے کا اختیار دیا ہو [illegible] نہ یہ کہ [illegible] اپنی طرف سے [illegible] ثابت ہو رہی ہے۔

مسئلہ: اگر شوہر نے بیوی سے کہا کہ تجھے اختیار ہے تو اس سے طلاق کی نیت ضروری ہے اگر نیت نہیں ہے تو عورت کو کچھ اختیار [illegible] اور مقصد یہ کہ تجھے [illegible] شوہر نے [illegible] ہے۔

مسئلہ: اگر شوہر نے بیوی سے کہا تجھے اختیار ہے اور اس نے [illegible] جس پر عورت نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو حضرت عمر و حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت ابن عباس کے نزدیک ایک بائن طلاق ہو جائے گی [illegible] طرف سے تفویض [illegible] طلاق [illegible] عورت نے [illegible] اختیار کر لیا [illegible] آپ طلاق [illegible] طلاق [illegible] کے [illegible] طلاق کے بعد [illegible] نہیں رہتا [illegible] کا حق باقی رہتا ہے۔

حضرت علی کا قول روایۃً ثابت ہے کہ [illegible] امام ابو حنیفہ کا قول ہے کہ [illegible] قیاس [illegible] طلاق کا اختیار [illegible] عورت کی [illegible] (مرقاۃ [illegible])۔

مسئلہ: [illegible] کے جواب میں عورت نے کہا میں نے اپنے شوہر کو اختیار کیا تو [illegible] کوئی طلاق واقع نہیں ہوگی [illegible] طلاق [illegible] عورت نے [illegible]

اختیار نہیں دیا [illegible] اختیار کیا گیا [illegible]

کی بنا پر جیسے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] اختیار [illegible] تقاضا [illegible]

[illegible] طلاق کے لئے [illegible] ہے۔

امام ابو حنیفہ [illegible] کی تفہیم [illegible] اختلاف [illegible]

[illegible] بیان [illegible] ہے۔

ازواج مطہرات کے مطالبہ کے محرکات:

تفسیر [illegible] کے مطابق ازواج مطہرات [illegible] ہو گئے [illegible] حضور کی [illegible] آپ [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ازواج مطہرات [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] یہ بات ناگوار گزری۔ ازواج مطہرات [illegible] خوش [illegible] تکلیف [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما [illegible] اپنی اپنی بیٹی کو [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مطالبہ [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں [illegible] (تفسیر قرطبی [illegible] ۱۴۲، [illegible] تفسیر روح المعانی [illegible] ۱۹۲)۔

اس حال میں [illegible] اللہ علیہ وسلم [illegible] ہوئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی:

جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت عائشہ [illegible] انہوں نے [illegible] اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کو اختیار کیا [illegible]

يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ

[illegible]

لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا

[illegible]

امہات المؤمنین کا عظیم درجہ

[illegible]

وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا

[illegible]

نُّؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا

[illegible]

تعلیم و تربیت کے واقعات

[illegible]

گھریلو زندگی اور حسنِ معاشرت

[illegible]

امہات المؤمنین کا کمال درجہ

[illegible]

امہات المؤمنین پر الزامات

[illegible]

[illegible]

مقام فضیلت کی توضیح:

[illegible]

فضیلت والی خواتین:

[illegible]

چار فضیلت والی خواتین:

[illegible]

تمام خواتین سے افضل:

[illegible]

[illegible]

حضرت عائشہ صدیقہ کی فضیلت:

[illegible]

تمام ازواج مطہرات متقی تھیں

[illegible]

> إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ
>
> [illegible]
>
> الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا
>
> [illegible]

غیر مرد سے بات کرنے کا طریقہ

[illegible]

اجنبی عورتوں سے نرم گفتگو کرنے والے کی سزا

[illegible]

غیر محرم اجنبی سے پردہ ضروری ہے

[illegible]

غیر عورت کے ساتھ اکیلے رہنا ممنوع

[illegible]

> وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ
>
> [illegible]
>
> الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى
>
> [illegible]

عورتوں کا گھر سے بلا ضرورت نکلنا منع ہے

[illegible]

[illegible]

ضرورت کے تحت نقل

[illegible]

[illegible]

تحریر [illegible] کا حکم

[illegible]

تعبیروں کی غلط فہمی

[illegible]

[illegible] فی کثیر من نجواهم الا من امر بصدقة او معروف او اصلاح بین الناس [illegible]

[illegible]

جاہلیت کی بدفعلی کی ابتداء

[illegible]

[illegible]

حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت اور روایت کا اختصار

[illegible]

[illegible]

حضرت عائشہ صدیقہؓ کا موقف اور ان کے مقاصد

[illegible]

شیعوں کا موقف

[illegible]

فتنہ بازوں کی کارروائی

[illegible]

[illegible]

حضرت عائشہؓ [illegible] حضرت علیؓ [illegible]

[illegible] (روح المعانی)

واقعۂ جمل پر حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ کا افسوس:

[illegible]

تحفظِ عصمت کیلئے قرآنی قوانین

[illegible]

[illegible]

بے پردگی کے نقصانات

[illegible]

انگلستانی خاتون کا بے پردگی کا ماتم

[illegible]

[illegible]

وَأَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَآتِينَ الزَّكٰوةَ

[illegible]

وَأَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ

[illegible]

ارکانِ اسلام کی پابندی

[illegible]

إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ

[illegible]

وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

[illegible]

ازواجِ مطہرات بلحاظِ اخلاق عالی مرتبہ

[illegible]

اہلِ بیت میں ازواج یقیناً داخل ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible] احکام کا مقصد

[illegible]

حدیث سے ایک شبہ اور اس کا ازالہ

[illegible]

[illegible]

خلاصہ کلام

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] آیت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسنین رضی اللہ عنہم بھی اہل بیت میں داخل ہیں

حضرت ابو سعید خدری [illegible] اہل بیت ہیں۔ حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین۔ [illegible] حضرت عائشہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حضرت علی [illegible] حضرت حسن [illegible] حضرت حسین [illegible] حضرت فاطمہ [illegible] إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا [illegible]

حضرت [illegible] جب آیت [illegible] نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] حسن اور حسین [illegible] اہل بیت [illegible]

حضرت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آیت إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ [illegible] حضرت علی، حضرت فاطمہ اور [illegible]

حضرت [illegible] آیت إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حسن اور حسین [illegible] اہل بیت [illegible]

ازواج و اولاد سب اہل بیت ہیں:

[illegible] (حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن، حضرت حسین) کے ساتھ

[illegible] تطہیر [illegible] اہل بیت [illegible]

[illegible] اہل بیت [illegible]

[illegible] اہل بیت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ [illegible] حضرت علی [illegible] اہل بیت [illegible]

[illegible] اہل بیت [illegible]

حضرت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت [illegible]

منادیِ گندگی ہے:

تطہیر سے مراد [illegible] پاک کرنا [illegible]

[illegible]

مستعمل پانی

[illegible] مستعمل پانی [illegible]

[illegible]

شیعوں کا غلط استدلال:

[illegible]

... استدلال کیا ہے۔

[illegible]

عورتوں کیلئے جہاد کا ثواب:

[illegible]

عورت کیلئے قرب کی جگہ:

[illegible]

عورت کی افضل نماز:

[illegible]

زوجیت سے رغبت

[illegible]

حضرات حسنین کی فضیلت:

[illegible]

جب اکٹھے ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ پھر آپ نے خطبہ دیا جس میں فرمایا اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور ہمارے بارے میں خوف خدا کرو، ہم تمہارے حاکم ہیں۔ تمہارے مہمان ہیں، ہم اہل بیت ہیں جن کے بارے میں یہ آیت آئی ہے

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

تو ان سے آپ نے خوب واضح فرما دیا کہ اس مضمون کی حدیث حضرت حسن سے ... کے بیٹے کی روایت سے ہے کہ آپ نے یہ خطبہ دیا جب ... سورۂ احزاب کی آیت سے یہی پیش کیا کہ اس سے ہم اہل بیت مراد ہیں۔

ازواج کو خصوصی خطاب کی حکمت:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

آیت سابقہ میں جو ہدایات ازواج مطہرات کو خطاب کر کے دی گئی ہیں وہ آپ ہی کی ذات کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ پوری امت کی عورتیں ان کی مخاطب ہیں، مگر ازواج مطہرات کو خصوصی خطاب اس لئے کیا گیا کہ ان کی شان اور بیت نبوت کے منصب کی وجہ سے ان کو ان اعمال کا زیادہ اہتمام کرنا ہے، اس آیت میں اسی خصوصی خطاب کی حکمت کا ذکر ہے کہ ان احکام کی پابندی سے اللہ تعالیٰ کو تم سے یہ مطلوب ہے کہ اہل بیت سے رجس کو دور کرے اور تم کو پاک صاف بنا دے۔

رجس کے معنی:

لفظ رجس قرآن میں متعدد معانی کے لئے استعمال ہوا ہے، کبھی بت کے معنی میں آیا ہے اور کبھی رجس مطلق گناہ کے معنی میں، کبھی عذاب کے معنی میں بھی آیا ہے اور گندگی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ہر وہ چیز جس سے انسان طبعاً نفرت کرے وہ رجس ہے، اس آیت میں بھی یہ معنی مراد ہیں (بحر محیط)

حضرت عکرمہ کا چیلنج:

حضرت عکرمہ تو بازار میں منادی کرتے تھے کہ آیت میں اہل بیت سے مراد ازواج مطہرات ہیں کیونکہ یہ آیت انہی کی شان میں نازل ہوئی ہے اور فرماتے تھے کہ میں اس پر مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔

مختلف اقوال میں تطبیق:

ابن کثیر نے بھی مضمون کی متعدد احادیث معتبر نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ درحقیقت ان دونوں اقوال میں جو ائمہ تفسیر سے منقول ہیں کوئی تضاد نہیں، جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ آیت ازواج مطہرات کی شان میں نازل ہوئی اور اہل بیت سے وہ مراد ہیں یہ اس کے منافی نہیں کہ دوسرے حضرات بھی اہل بیت میں شامل ہوں، اس لئے صحیح یہی ہے کہ لفظ اہل بیت میں ازواج مطہرات بھی داخل ہیں، کیونکہ شان نزول اس آیت کا وہی ہیں اور شان

نزول کا مصداق آیت میں داخل ہونا کسی شبہ کا محل نہیں، اور حضرت فاطمہ اور علی اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم بھی ارشاد نبوی علیہ السلام کے مطابق اہل بیت میں شامل ہیں۔

اسلوب قرآن کی دلالت:

اس آیت سے پہلے اور بعد میں دونوں جگہ نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنوان سے خطاب اور ان کے لئے صیغے مونث کے استعمال فرمائے گئے ہیں، ماقبل آیت میں وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ سے آخر تک سب صیغے مونث کے استعمال ہوئے ہیں، اور آگے پھر وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ میں صیغہ مونث خطاب ہوا ہے، درمیان آیت کو سیاق و سباق سے کاٹ کر صیغہ عَنكُمْ اور يُطَهِّرَكُمْ مذکر لانا بھی اس پر شاہد قوی ہے کہ اس میں صرف ازواج ہی داخل نہیں، کچھ رجال بھی ہیں۔

تطہیر کا مطلب:

آیت مذکورہ میں جو یہ فرمایا ہے کہ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ

تطہیر کا مطلب

ظاہر ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان احکام کے ذریعہ تم کو شیطانی اور معصیت اور برائیوں سے محفوظ رکھے گا، اور پاک کر دے گا، حاصل یہ ہے کہ تطہیر تشریعی مراد ہے، تکوینی تطہیر جو خاصہ انبیاء ہے وہ مراد نہیں، اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ سب معصوم ہوں اور ان سے انبیاء علیہم السلام کی طرح کوئی گناہ سرزد نہ ہو سکے جو تکوینی تطہیر کا خاصہ ہے، اہل تشیع نے اس آیت میں جمہور امت سے اختلاف کر کے اول تو اہل بیت کا مصداق صرف دو صحابی اور ان کے ساتھ مخصوص ہونے اور ازواج مطہرات کو اس سے خارج ہونے کا دعویٰ کیا، دوسرے آیت مذکورہ میں تطہیر سے مراد انبیاء معصومین کی طرح قرار دے کر اہل بیت کا انبیاء کی طرح معصوم ہونا ثابت کیا۔ دونوں کی تفصیل کی بحث احقر نے احکام القرآن سورۂ احزاب میں لکھی ہے اس میں عصمت کی تعریف اور اس کا انبیاء اور ملائکہ کے ساتھ مخصوص ہونا، اور ان کے علاوہ کسی کا معصوم نہ ہونا دلائل شرعیہ سے واضح کر دیا ہے، اہل علم اس کو دیکھ سکتے ہیں، عوام کو اس کی ضرورت نہیں، اس لئے یہاں ترک کیا گیا۔

صحابہ کرام کی فضیلت شیعوں کی کتاب میں:

شیعوں کی قدیم معتبر کتاب میں فضیلت صحابہ کے لئے صحیفہ و حیدر ... ہے، جو بہت طویل ہے، اور فروع کافی کلینی جلد ثانی مطبوعہ نولکشور کتاب الروضہ میں ص ۱۰۹ میں منقول ہے یہ ایک امام جعفر صادق سے

[illegible] ويطهركم تطهيرا [illegible]

[illegible]

شیعوں کی تاویل:

[illegible]

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ
اور یاد کرو جو پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں
آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ
اللہ کی آیتیں اور حکمت

تعظیم قرآن وسنت کا حکم

[illegible]

[illegible]

قرآن کی طرح حدیث کی حفاظت:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا
بے شک اللہ ہر بھید جاننے والا خبردار ہے

اسرار الٰہی:

[illegible]

آئندہ آیت کا شان نزول:

[illegible]

ہیں) جنہیں (اپنی عورتوں کی) محبت تھی یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر مظہری)

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ
بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایماندار مرد
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ
اور ایماندار عورتیں اور فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبرداری کرنے والی عورتیں اور سچے مرد
وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ
اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں

یعنی تکلیفیں اٹھا کر اور سختیاں جھیل کر احکام شریعت پر قائم رہنے والے۔ (تفسیر حقانی)

ایماندار خواتین کا ذکر:

طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس کی روایت سے بھی اسی طرح بیان کی ہے۔ اسی طرح ابن سعد نے قتادہ کی روایت سے بیان کیا ہے۔ طبرانی نے قابل قبول سند سے بروایت ابن عباس یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ عورتوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے کہ اللہ ایماندار مردوں کا تو ذکر کرتا ہے اور ایماندار عورتوں کا ذکر قرآن میں نہیں کرتا۔ اس پر آیت ان المسلمین نازل ہوئی۔ ابن سعد نے قتادہ کی روایت سے مرسلاً ذکر کیا ہے۔

ترمذی نے بسند حسن حضرت ام عمارہ انصاریہ کا واقعہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے عرض کیا میں دیکھتی ہوں (قرآن میں) ہر چیز مردوں ہی کے لئے رکھی ہوئی ہے، عورتوں کا تذکرہ کسی (اچھی) چیز کے ساتھ (قرآن میں) مجھے نظر نہیں آتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر مظہری)

وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ
اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں

یعنی تواضع و خاکساری اختیار کرنے والے یا نماز خشوع و خضوع سے ادا کرنے والے۔ (تفسیر حقانی)

وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ
اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں
وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ
اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو یاد کرنے والے

كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا
بہت اور یاد کرنے والی عورتیں اللہ نے ان کے لئے مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے

خواتین کی دلجوئی:

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن میں اکثر جگہ مردوں کا ذکر ہے اور عورتوں کا ضمناً۔ اس لئے بعض عورتوں کو خیال ہوا کہ آیات سابقہ میں ازواج نبی کا ذکر تو بالاستقلال ہوا، اس پر یہ آیت اتری۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ عورت ہو یا مرد کسی کی محنت اللہ کے یہاں ضائع نہیں جاتی۔ اور جس طرح مرد روحانی اور اخلاقی ترقی کرنے کے ذرائع حاصل کر سکتے ہیں عورتوں کے لئے بھی یہ میدان کھلا ہوا ہے۔ یہ صرف ازواج مطہرات کی دلجوئی کے لئے تصریح فرما دی۔ ورنہ جو احکام مردوں کے قرآن میں آئے وہ ہی عموماً عورتوں پر حاوی ہوتے ہیں، بجز ان کاموں کے جن کی بابت تصریح ہو کہ مردوں سے مخصوص ہیں۔ ان خصوصی احکام کی تفصیل بتلا دی گئی ہے۔ (تفسیر عثمانی)

سب سے بڑا عابد:

والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات یعنی کثرت سے اللہ کی یاد کرنے والے مرد اور عورتیں۔

حضرت معاذ راوی ہیں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سا مجاہد سب سے بڑا ثواب کا مستحق ہے فرمایا جو اللہ کی یاد سب سے زیادہ کرنے والا ہے۔ عرض کیا کون سا روزہ دار سب سے بڑا ثواب لے گا فرمایا جو اللہ کو سب سے زیادہ یاد کرتا ہے۔ پھر اس شخص نے نماز، زکوٰۃ اور خیرات کا ذکر کیا اور حضور نے سب کے جواب میں یہی فرمایا کہ جو اللہ کی سب سے زیادہ یاد کرتا ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے فرمایا ابو حفص اللہ کا ذکر کرنے والے سب بھلائی لوٹ لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں بیشک۔

بغوی نے مجاہد کا قول نقل کیا ہے کہ بندہ اس وقت اللہ کی کثرت سے یاد کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے جب کھڑے بیٹھے لیٹے ہر وقت اللہ کی یاد کرتا ہو کسی وقت اللہ کی یاد سے غافل نہ ہوتا ہو۔

میں کہتا ہوں یہ بات اس وقت ہوتی ہے جب فنائے قلب حاصل ہو جائے اور ذکر سے دل کو پیار ہو اور ہر وقت حضور دائمی حاصل رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انفرادی والے (سب سے) آگے بڑھ گئے عرض کیا گیا انفرادی والے کون ہیں فرمایا کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والے مرد اور عورتیں۔ رواہ مسلم من حدیث ابی ہریرۃ۔

عذاب الٰہی سے نجات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذکر الٰہی سے زیادہ عذاب الٰہی سے

[illegible]

فضل و علم آدمی

[illegible]

عاقل اور احمق کی مثال

[illegible]

مؤمن و مسلم، قانت، صادق، صابر

خاشع، متصدق، صائم اور حافظ

[illegible]

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ

[illegible]

وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ

[illegible]

مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

اپنے کام میں اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی

فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا

سو وہ راہ بھولا صریح چوک کر

حضرت زید بن حارثہ اور حضرت زینب کا واقعہ

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا امیمہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن اور قریش کے عالی خاندان سے تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ان کا نکاح زید بن حارثہ سے کر دیں۔ زید بن حارثہ اصل سے شریف عرب تھے لیکن بچپن میں کسی نے ان کو پکڑ کر غلام بنا کر مکہ میں بیچ دیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے خرید لیا اور پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا۔ جب یہ بڑے ہوئے تو ایک تجارتی قافلہ کے ذریعے ان کے گھر والوں کو معلوم ہو گیا۔ تو ان کے والد اور چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور آپ سے درخواست کی کہ زید کو ہمارے ساتھ جانے دیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اختیار ہے۔ زید سے پوچھا جائے اگر وہ جانا چاہے تو لے جاؤ۔ حضرت زید سے دریافت کیا گیا۔ حضرت زید نے کہا کہ میں حضرت کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ماں باپ سے زیادہ عزیز ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد کر کے اپنا بیٹا بنا لیا۔ جب آیت ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ نازل ہوئی اس وقت زید بن محمد کے بجائے زید بن حارثہ کہے جانے لگے۔ چونکہ قرآن کے حکم کے موافق ان کے نسب کی نسبت حضرت کی طرف قطع کر دی گئی تھی شاید اسی کی تلافی کے لئے تمام صحابہ میں سے صرف زید کا نام قرآن میں لیا گیا۔ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا بہرحال حضرت زینب کی خاندانی حیثیت چونکہ بہت بلند تھی اور زید بن حارثہ پر غلامی کا داغ لگ چکا تھا، اس لئے ان کی عزیز اور بھائی کی مرضی زید سے نکاح کرنے کی نہ تھی۔ حضرت زینب کو بھی یہ رشتہ منظور نہ تھا۔ ان تفریقات و امتیازات کو مٹانے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکاح پر اصرار کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان لوگوں نے اپنی مرضی کو اللہ و رسول کی مرضی پر قربان کر دیا اور زینب کا نکاح زید بن حارثہ سے ہو گیا۔ (تفسیر عثمانی)

شانِ نزول: ... صحیح سند سے روایت ... بیان کیا ... ہے

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کو پیغام نکاح بھیجا یہ پیغام حضرت زید بن حارثہ کے لئے تھا لیکن حضرت زینب نے خیال کیا کہ رسول اللہ نے اپنے لئے نکاح کا پیغام بھیجا ہے جب معلوم ہوا کہ زید کا پیغام بھیجا ہے تو انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ابن جریر نے بھی بروایت عکرمہ ... حضرت ابن عباس ... کی روایت ... نقل کی ہے۔

... حضرت زینب ... اس کے بعد ... راضی ہو گئیں۔

حضرت زید کی شادی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آزاد کردہ غلام زید کا نکاح قریش کے معزز خاندان کی لڑکی حضرت زینب کے ساتھ کرنا چاہا۔ حضرت زینب نے خیال کیا کہ آپ اپنے ساتھ نکاح کا پیغام بھیج رہے ہیں۔ لیکن جب معلوم ہوا کہ زید کی طرف سے پیغام بھیجا ہے تو آپ نے انکار کر دیا اور حضرت زینب کے بھائی عبداللہ بن جحش نے بھی انکار کر دیا۔ حضرت زینب اور ان کے بھائی عبداللہ کی ماں امیمہ بنت عبدالمطلب تھیں جو رسول اللہ کی پھوپھی تھیں۔

اس آیت کے شان نزول میں حضرت ام کلثوم بنت عقبہ کی بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش کا زید بن حارثہ سے نکاح کرنا چاہا تو زینب نے ... تھی ... اس پر یہ آیت وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ نازل ہوئی۔ ... عبداللہ بن جحش ... زینب بنت جحش ... کے لئے ... ہے۔

اپنی مرضی کو اللہ و رسول کے تابع بناؤ

أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ... کہ ان کو اپنے معاملہ میں کوئی اختیار ہو ... اپنی مرضی کے مطابق ... فرمان ... کے ... کے تابع بنا دیا ہے۔

... اس آیت سے ثابت ہے کہ مطلق امر ... کے وجوب کے لئے آتا ہے۔ ... معلوم ہوتی ہے ... کہ ... تصرف ... کا حق ہے ...

... ہے۔

پیغمبر کی نافرمانی گمراہی ہے

... امر ... مخالف ...

[illegible]

دینی مصلحت کفو سے افضل ہے

[illegible]

حضرت زید اور حضرت زینب میں ناموافقت

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کو طلاق سے منع فرمایا

[illegible]

نکاح اولیاء کے ذریعہ کفو میں ہونا چاہئے

[illegible]

[illegible]

أوحى الله تعالى إليه صلى الله عليه وسلم أن زينب سيطلقها زيد ويتزوجها بعده عليه الصلوة والسلام

[illegible]

إن الله أعلم نبيه أنها ستكون من أزواجه قبل أن يتزوجها فلما أتاه زيد ليشكوها إليه قال اتق الله وأمسك عليك زوجك فقال الله قد أخبرتك أني مزوجكها وتخفي في نفسك ما الله مبديه

[illegible]

وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ

[illegible]

عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ

[illegible]

وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ

[illegible]

وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا

[illegible]

حضرت زید نے طلاق دے دی

[illegible]

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا [illegible]

[illegible]

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت زید کو

مشورہ واجب نہ تھا

[illegible]

[illegible]

انبیاء اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ جب کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بیٹا بنایا ہو تو اس کی بیوی سے شادی درست ہوتی ہے اور اسلام کی نظر میں درست ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت زینبؓ کو پیغام

مسلم، احمد، نسائی، بیہقی، ابن ابی حاتم اور ابن جریر نے حضرت انس کا بیان نقل کیا ہے اور روایت کے الفاظ مسلم کے ہیں کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب حضرت زینب کی عدت پوری ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید سے فرمایا کہ زینب سے میرا تذکرہ کرو (یعنی پیغام پہنچاؤ)۔ زید گئے اور اس وقت پہنچے جب وہ آٹا گوندھ رہی تھیں۔ زید بیان کرتے ہیں کہ میں نے زینب کو دیکھا تو ان کی عظمت میرے دل میں چھا گئی کہ میں سامنے سے ان کو دیکھنے کی تاب نہ لا سکا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر کیا تھا چنانچہ میں نے فوراً ان کی طرف اپنی پیٹھ کر لی اور ایڑیوں کے بل مڑ کر کہا زینب، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے حضور نے تم کو یاد کیا ہے۔ حضرت زینب نے کہا میں اپنے رب سے مشورہ کیے بغیر کچھ کرنے والی نہیں۔ یہ جواب دے کر حضرت زینب اٹھ کر اپنی نماز کی جگہ کھڑی ہو گئیں (اور ادھر) قرآن کی آیت نازل ہوئی۔

فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا "جب زید کا اس سے دل بھر گیا (اور اس نے طلاق دے دی) تو ہم نے اس کو تمہاری بیوی بنا دیا۔"

وطر کی تفسیر: بعض علماء نے وطر کا ترجمہ حاجت کیا ہے۔ حاجت پوری کر لینے سے مراد ہے دل بھر جانا۔ گویا جب زینب سے زید کا دل بھر گیا زید کو زینب کی حاجت نہ رہی اور انہوں نے طلاق دے دی اور زینب کی عدت پوری ہو گئی۔ بعض علماء نے کہا کہ قضاء وطر (حاجت پوری کر لینے) سے طلاق دینا مراد ہے۔

دعوت ولیمہ: حضرت انس کا بیان ہے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ... زینب کے پاس اندر تشریف لے گئے ... حضرت زینب کے ولیمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت روٹی کھلایا۔ دن چڑھے تک کھانے کے بعد لوگ چلے گئے لیکن چند آدمی باتوں میں مشغول گھر میں بیٹھے رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کھڑے ہو کر) باہر نکل گئے میں بھی حضور کے پیچھے پیچھے چلا۔ حضور ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے گئے ان کو سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا۔

حضرت انس نے کہا مجھے یاد نہیں کہ میں نے حضور کو بتایا کہ لوگ چلے گئے یا کسی اور نے اطلاع دی۔ بہرحال واپس آئے تو لوگ چلے گئے تھے حضور تشریف لے آئے حجرہ میں چلے گئے میں بھی آپ کے ساتھ اندر گھسنے لگا تو میرے اور حضور کے درمیان پردہ ڈال دیا اور حجاب کا حکم نازل ہوا۔

حضرت انس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا ولیمہ حضرت زینب کا کیا ویسا کسی اور بیوی کا نہیں کیا، ایک بکری ذبح کی ... حضرت زینب کے ولیمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو پیٹ بھر کر روٹی گوشت کھلایا تھا۔

حضرت زینب کا امتیاز

بخاری، احمد، ترمذی، حاکم، ابن مردویہ، محمد بن سعد اور بیہقی نے سنن میں حضرت انس کی روایت سے بیان کیا ہے کہ حضرت زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیویوں پر فخر کرتی اور کہا کرتی تھیں تمہارا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہارے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح ساتوں آسمانوں کے اوپر سے اللہ نے کیا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت زینب کہتی تھیں میرا نکاح آسمان سے ہوا اور تمہارا نکاح تمہارے گھر والوں نے کرایا۔

جوزی نے شعبی کا بیان نقل کیا ہے کہ حضرت زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتی تھیں کہ آپ کی دوسری بیویوں پر تین باتوں سے مجھے فوقیت حاصل ہے ... میرے اور آپ کے دادا ایک ہیں ... اور اللہ نے آسمان سے میرا نکاح کیا ... جبرئیل ... تھے۔

حضرت زینبؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں حکمت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور جاہلیت کی ہر بے ہودہ رسم کو توڑ دیا ... اللہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے ... بیت اللہ ... بیت اللہ میں داخل ہونے کے دو دروازے تھے ایک شرقی جانب میں دوسرا مغربی جانب میں، مشرق کی طرف سے بیت اللہ میں داخل ہوتے اور مغرب کی طرف سے نکلتے تھے۔ رحمت عالم کی دلی خواہش تھی کہ جاہلیت کے اس طریقہ کو ختم کر کے مغربی دروازہ کو بند کر دیا جائے اور مشرقی دروازہ کو ... زمین کے برابر کر دیا جائے تاکہ اس میں داخل ہو سکتے جس سے قصد ... دروازے سے داخل ہو سکیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو ابراہیم کی بنیادوں پر تعمیر کرتا ... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ... تعمیر کو ... ارادہ ... کی ... ترک کر دیا۔

سمجھا جب تک ان کی کوئی قابلیت [illegible] سے اس کی محبت نہ قبول ہو بلکہ معلوم ہوتی [illegible] بہت سخت [illegible] تعلق [illegible] سے کالیں [illegible] مقصود [illegible] محقق ہوں۔

خلاف واقعہ نکاح زینب سے کیا ہے ایک مقصد شرعی متعلق تھا اس القصہ میں حضرت زید اور زینب کے درمیان اختلاف ہو گیا [illegible] طرفین [illegible] سب [illegible] (معارف [illegible])

آسمان پر نکاح: چونکہ حضرت زینب نے اپنے اس نکاح [illegible] سے [illegible] اہل ایمان کا [illegible] ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے [illegible] فرشتوں کی موجودگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح زینب سے کر دیا آسمانوں میں تو اس نکاح کا اعلان [illegible] زمین میں بھی اس نکاح کا اعلان [illegible]

اعلان نکاح: فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا جب زید زینب سے اپنی حاجت [illegible] اور [illegible] ہم نے [illegible]

آیت کے نازل ہونے سے تمام عالم میں اس کا اعلان ہو گیا اور پیغام کے ذریعہ ایجاب و قبول پہلے ہی ہو چکا تھا اس لئے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد [illegible] حضرت زینب [illegible] تشریف لے گئے [illegible] داخل [illegible] (معارف [illegible])

زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ

[illegible]

فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا

[illegible]

وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا

[illegible]

حضرت زید کی طلاق اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح کے اسباب و اغراض

حضرت زینب زید کے نکاح میں آ گئیں تو دونوں کی آنکھوں میں [illegible] [illegible] جب [illegible] لڑائی ہوتی تو زید [illegible]

[illegible] سے اپنی شکایت کرتے اور [illegible] اسے چھوڑتا ہوں حضرت [illegible] فرماتے کہ بیوی کو اپنے پاس رہنے دو اور اللہ سے ڈرو [illegible] خلاف [illegible] [illegible] چھوڑ دینے [illegible] ذلت سمجھیں گے [illegible] اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر [illegible] [illegible] جب [illegible] [illegible] آپ کے دل میں آیا [illegible] زینب کی دلجوئی [illegible] [illegible] سے نکاح کر لوں۔ لیکن منافقوں اور بدنیتوں کی بدگوئی سے اندیشہ [illegible] کہ بیٹے کی بیوی کو گھر میں رکھ لی۔ حالانکہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ کے نزدیک لے پالک کسی بات میں حکم بیٹے کا نہیں۔ [illegible] اللہ کو یہ منظور تھا کہ اس جاہلانہ خیال کو اپنے پیغمبر کے ذریعہ سے [illegible] [illegible] زینب [illegible] نے پیغمبر علیہ السلام کو مطلع فرمایا کہ زینب [illegible] نکاح میں [illegible] کو خود قرآن کے الفاظ لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ صاف [illegible] ہے [illegible] آپ کے نکاح میں [illegible] [illegible] جاہلیت [illegible] خیال [illegible] [illegible] [illegible] نکاح [illegible] حکمت [illegible] نکاح [illegible] معلوم [illegible] [illegible] کا حصول [illegible] الحاصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] دل میں [illegible] کے اعتبار سے عوام کے طعن [illegible] خیال [illegible] [illegible] طلاق [illegible] لیکن [illegible] اور اس کا حکم [illegible] [illegible] آخرکار [illegible] طلاق [illegible] زینب کا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] معلوم ہو گیا کہ آپ دل میں جو چیز چھپائے ہوئے تھے وہ یہی نکاح کی [illegible] کا خیال تھا۔ [illegible] ظاہر فرما دیا۔ جیسے کہ لفظ زَوَّجْنٰكَهَا سے ظاہر ہے [illegible] کا [illegible] اس بات پر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شان رفیع [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فرمایا گیا۔ جیسا کہ [illegible] اسلام کی [illegible] (تفسیر [illegible]) [illegible] اللہ تعالیٰ

[illegible]

عنہ عنہا بعد ما جب فلا تزوجھا [illegible]

منہ بولے بیٹے کی بیوی:

[illegible]

حضرت جلیبیبؓ کا نکاح:

[illegible]

[illegible]

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ
[illegible]
سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَكَانَ
[illegible]
أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ
[illegible]
رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا
[illegible]
اللَّهَ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا
[illegible]

منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا نہیں اس کی مطلقہ سے نکاح جائز ہے

[illegible]

وسلم پر ایسی کوئی اللہ کی [illegible] پابندی نہیں تھی۔ (مظہری)

پیغمبروں کیلئے کثرت نکاح:

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ۔ اور پیغمبر کے لئے جو بات اللہ نے مقرر کر دی تھی اس میں ان پر کوئی الزام نہیں۔

حضرت [illegible] فیما فرض اللہ لہ کی [illegible] اللہ نے پیغمبر کے [illegible] مقرر کر دی تھی۔ عرب کہتے ہیں فروض لہ فی الدیوان [illegible] اس کے لئے حصہ مقرر کر دیا گیا [illegible] یعنی [illegible] کہ اللہ نے پیغمبر کے لئے جو [illegible] کر دیا تھا [illegible]۔

[illegible] کی طرف اشارہ ہے جیسے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کی بیویاں کثرت سے تھیں۔ (مظہری)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ
لیکن رسول ہے اللہ کا

[illegible] یعنی اللہ کا رسول ہے اس سب [illegible] سب امتی روحانی بیٹے ہیں جیسا کہ تم [illegible] کے حاشیہ [illegible] ہیں۔

وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ
اور مہر سب نبیوں پر

ختم نبوت۔ [illegible] نبیوں کے سلسلہ پر مہر لگ گئی۔ [illegible] کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ اسی لئے آپ کی نبوت [illegible] سب نبیوں کے بعد [illegible] قیامت تک چلے گی۔ [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی [illegible] آپ کے [illegible] آئیں گے تو ان کی نبوت [illegible] اس وقت جاری نہ ہوگا جیسے آج تمام انبیاء اپنے اپنے مقام پر موجود ہیں [illegible] نبوت [illegible] ہو چکا ہے [illegible] نبوت [illegible] علماء [illegible] جب کسی کے بعد [illegible] نبی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت [illegible] سے مستفید ہوتے تھے، جیسے [illegible]

[illegible] سے مستفید ہوتے ہیں [illegible] کی [illegible] اور جس طرح رات کو [illegible] آفتاب [illegible] جاتے ہیں [illegible] روحانیت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ہے۔ [illegible] آپ ہی سے [illegible] واللہ اعلم بالصواب (تنبیہ) ختم نبوت کے متعلق [illegible] حدیث، اجماع وغیرہ [illegible] مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ [illegible] قادیانی [illegible] اسلام سے خارج ہے۔ (تفسیر عثمانی)

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اور لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے ختم پر ہیں (سب کے آخر میں آئے ہیں) [illegible] امت کا باپ [illegible] امت [illegible] ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نرینہ اولاد نہ بچنے کی حکمت:

حضرت ابن عباس [illegible] مروی ہے [illegible] ختم [illegible] بیٹے کو [illegible] عطا [illegible] حضرت ابن عباس [illegible] جب اللہ نے یہ فیصلہ کر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی [illegible] (اولاد) عطا نہیں کیا۔ [illegible] نے حضرت انس [illegible] روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحبزادہ ابراہیم کے متعلق فرمایا اگر [illegible] زندہ رہتے تو نبی ہوتے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شریعت محمدیہ پر ہوں گے

[illegible] قریب قیامت نازل نہیں ہوں گے [illegible] حضرت عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر ہوں گے اس لئے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر [illegible] ہوگی [illegible] حضرت عیسیٰ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے پیغمبر [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جدید نبوت ختم کر دی [illegible] جدید نبوت [illegible] (مظہری)

سلسلہ نبوت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال

[illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے [illegible] کسی شخص نے [illegible] ایک [illegible]

[illegible]

تخلیق آدم سے بھی قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم تھے:

[illegible]

اکمل صفت

صفت خاتم الانبیاء ایک اکمل صفت ہے [illegible]

[illegible]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین بھی ہیں خاتم الرسل بھی

[illegible]

... ترکتکم علی شریعۃ بیضاء لیلھا و نھارھا سواء ... [illegible]

قادیانیوں کی تحریف اور ان کا رد:

[illegible]

رکاوٹ بنے کہ اس کی تفسیر میں طرح طرح کی تحریفات اور احتمالات پیدا کئے گئے۔ یہ مختصر تقریر سے الحمدللہ ان سب کا جواب ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا اور آپ کا آخری پیغمبر ہونا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا دنیا میں مبعوث نہ ہونا اور ہر مدعی نبوت کا کاذب کافر ہونا ایسا مسئلہ ہے جس پر صحابہ کرام سے لے کر آج تک ہر دور کے مسلمانوں کا اجماع و اتفاق رہا ہے۔ اس لئے ضرورت نہ تھی کہ اس پر کوئی تفصیلی بحث کی جائے۔ لیکن قادیانی فرقے نے اس مسئلہ میں مسلمانوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کے لئے بڑا زور لگایا ہے، سینکڑوں چھوٹی بڑی کتابیں شائع کر کے کم علم لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے احقر نے اس مسئلہ کی پوری تفصیل ایک مستقل کتاب "ختم نبوت" لکھ دی ہے جس میں ایک سو آیات اور دو سو سے زائد احادیث اور سینکڑوں اقوال و آثار سلف و خلف سے اس مسئلہ کو پورا واضح کر دیا ہے اور قادیانی دجال کے شبہات کا مفصل جواب دیا ہے۔ یہاں اس کتاب سے چند ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں۔

مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ دنیا میں آنا جو تمام امت کی تحریف کا قرآن و سنت کی بے شمار نصوص سے ثابت ہے ان کا انکار کر کے خود مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا، اور استدلال میں یہ پیش کیا کہ اگر حضرت عیسیٰ بن مریم نبی بنی اسرائیل کا پھر دنیا میں آنا تسلیم کیا جائے تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے منافی ہوگا۔

جواب بالکل واضح ہے کہ خاتم النبیین اور آخر النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص عہدہ نبوت پر فائز نہ ہوگا۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ سے پہلے جن کو نبوت مل چکی ہے ان کی نبوت سلب ہو جائے گی یا ان میں سے کوئی اس عالم میں پھر نہیں آ سکتا۔ البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی آپ کی امت میں اصلاح کے لئے آئے گا وہ اپنے منصب نبوت پر قائم ہوتے ہوئے بھی اس امت میں حضور کی خدمت و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہی کے تابع احکام دے گا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں اس کی تصریح ہے۔

امام ابن کثیر نے اسی آیت کی تفسیر میں فرمایا:

"یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے سے مراد یہ ہے کہ وصف نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منقطع ہو گیا اب کسی کو یہ وصف اور منصب نہیں ملے گا۔ اس سے اس مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا جس پر امت کا اجماع ہے اور قرآن کی نص سے ثابت ہے اور احادیث متواترہ اس پر شاہد ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانے میں نازل ہوں گے کیونکہ ان کو نبوت اس دنیا میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مل چکی تھی۔"

ایک بلیغ تمثیل:

صحیح بخاری و مسلم وغیرہ میں تمام کتب حدیث میں حضرت ابوہریرہ کی یہ روایت اسناد کے ساتھ آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتا

"میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان بنایا اور اس کو خوب مزین اور آراستہ کیا مگر اس کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، تو لوگ اس کو دیکھنے کے لئے اس میں گھومنے پھرنے اور تعمیر کو پسند کرنے لگے مگر سب یہ کہتے تھے کہ اس مکان بنانے والے نے یہ اینٹ کیوں نہ رکھ دی جس سے تعمیر بالکل مکمل ہو جاتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصر نبوت کی وہ آخری اینٹ میں ہوں، اور بعض الفاظ حدیث میں ہیں کہ میں نے اس خالی جگہ کو پر کر کے قصر نبوت کو مکمل کر دیا۔"

اس تمثیل کا حاصل یہ ہے کہ نبوت ایک عالی شان محل کی طرح ہے جس کے ارکان انبیاء علیہم السلام ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یہ محل بالکل تیار ہو چکا تھا اور اس میں صرف ایک اینٹ کے سوا کسی اور چیز کی گنجائش باقی نہیں تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ کو پر کر کے قصر نبوت کی تکمیل فرما دی۔ اب اس میں نہ کسی نبوت کی گنجائش ہے نہ رسالت کی۔ اگر نبوت یا رسالت کی کچھ اقسام بیان کی جائیں تو اب ان میں سے کسی قسم کی گنجائش قصر نبوت میں نہیں ہے۔

آپ کے بعد امت کی ہدایت کا انتظام:

صحیح بخاری و مسلم اور مسند احمد وغیرہ میں حضرت ابوہریرہ کی ایک دوسری حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کانت بنو اسرائیل تسوسہم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون" (الحدیث)۔

"بنی اسرائیل کی سیاست اور انتظام خود انبیاء کے ہاتھ میں تھا، جب ایک نبی کی وفات ہو جاتی تو دوسرا نبی اس کے قائم مقام ہو جاتا تھا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ میرے خلفاء ہوں گے جو بہت ہوں گے۔"

اس حدیث نے یہ بھی واضح کر دیا کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ خاتم النبیین ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا تو امت کی ہدایت کا انتظام کیسے ہوگا؟

اس کے متعلق فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کی تعلیم و ہدایت کا انتظام آپ کے خلفاء کے ذریعہ ہوگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہونے کی حیثیت سے مقاصد نبوت کو پورا کریں گے۔ اگر ظلی بروزی کوئی نبوت کی قسم ہوتی یا غیر تشریعی نبوت باقی ہوتی تو ضرور تھا کہ یہاں اس کا ذکر کیا جاتا کہ اگرچہ نبوت ختم ہو چکی مگر فلاں قسم کی نبوت باقی ہے جس کے ذریعہ ہدایت کا انتظام ہوگا۔

نبوت کی تمام قسمیں ختم ہو گئیں:

اس حدیث میں صاف واضح الفاظ میں بتلا دیا کہ نبوت کی کوئی قسم آپ کے بعد باقی نہیں، اور بشارت حق کا کام جو پچھلی امتوں میں انبیاء سے لیا گیا تھا وہ اس امت میں آپ کے خلفاء سے لیا جائے گا۔

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ کی حدیث مرفوع ہے۔

لم یبق من النبوۃ الا المبشرات

"یعنی نبوت میں سے کچھ باقی نہیں، بجز مبشرات کے۔"

مسند احمد وغیرہ میں حضرت صدیقہ عائشہ اور ام کرز کعبیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا یبقی بعدی من النبوۃ شیء الا المبشرات قالوا یا رسول اللہ وما المبشرات قال الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم او تری لہ

(کذا فی تفسیر ابن کثیر)

"میرے بعد نبوت میں سے کچھ باقی نہیں، بجز مبشرات کے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبشرات کیا چیز ہے؟ فرمایا سچے خواب جو مسلمان خود دیکھے یا اس کے متعلق کوئی دوسرا دیکھے"

اس حدیث نے کس قدر وضاحت سے بتلا دیا کہ نبوت کی کوئی قسم تشریعی یا غیر تشریعی یا بقول مرزا قادیانی بروزی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باقی نہیں، صرف مبشرات یعنی سچے خواب لوگوں کو آئیں گے جن سے کچھ حالات معلوم ہوں گے۔

اور مسند احمد و ترمذی میں حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث صحیح

"بیشک رسالت اور نبوت میرے بعد منقطع ہو چکی ہے، میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔"

اس حدیث نے واضح کر دیا کہ غیر تشریعی نبوت بھی آپ کے بعد باقی نہیں، اور ظلی بروزی تو نبوت کی کوئی قسم ہی نہیں نہ اسلام میں اس طرح کی کوئی چیز معروف ہے۔

قادیانی کے من گھڑت عنوانات:

اس جگہ مسئلہ ختم نبوت کی احادیث جمع کرنا مقصود نہیں، وہ دوسرے رسالہ ختم نبوت میں جمع کر دی گئی ہیں، صرف چند احادیث سے یہ بتانا مقصود تھا کہ مرزا قادیانی نے جو اجرائے نبوت کے لئے ظلی اور بروزی کا عنوان ایجاد کیا ہے، اول تو اسلام میں اس کی کوئی اصل و بنیاد نہیں، اور بالخصوص دوسری تیسری حدیث نے تو اور بھی واضح طور پر یہ بتلا دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کی کوئی قسم کسی طرح کی باقی نہیں ہے۔

اجماع امت: اسی لئے صحابہ کرام سے لے کر آج تک تمام امت مسلمہ کے سب طبقات کا اجماع اسی عقیدہ پر رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا نہیں ہو سکتا، جو دعویٰ کرے وہ کذاب، منکر قرآن اور کافر ہے، اور سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہوا جس کی رو سے مسیلمہ کذاب مدعی نبوت سے خلیفہ اول صدیق اکبر کے عہد میں جہاد کر کے اس کو اور اس کے ماننے والوں کو قتل کیا گیا۔

منکر ختم نبوت کافر ہے:

امت کے سلف و خلف اور ائمہ امت کے اقوال اور تصریحات بھی اس مضمون میں رسالہ ختم نبوت کے تیسرے حصہ میں بڑی تفصیل سے لکھ دیئے گئے ہیں، اس جگہ چند کلمات نقل کئے جاتے ہیں۔

قاضی عیاض نے اپنی کتاب شفاء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوائے نبوت کرنے والے کو کافر اور کذاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والا قرار دے کر بعد مذکورہ منکرین کے یہ الفاظ لکھے ہیں

واجمعت الامۃ علی حمل ہذا الکلام علی ظاہرہ وان مفہومہ المراد بہ دون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر ہؤلاء الطوائف کلہا قطعا اجماعا وسمعا۔

"امت نے اجماع کیا ہے کہ اس کلام کو اپنے ظاہر پر محمول کیا جائے اور یہ کہ اس کا جو مفہوم ظاہری ہے بغیر کسی تاویل یا تخصیص کے وہی مراد ہے، اس لئے ان تمام فرقوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں (جو کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کریں) بلکہ ان کا کفر قطعی طور سے اجماع امت اور نقلی حجج کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ (شفاء قاضی عیاض)

ختم نبوت کی احادیث کے راوی صحابہ:

مسئلہ ختم نبوت کی احادیث نقل اور ثابت کرنے کے لئے ان صحابہ کرام اور صحابیات کے نام ذکر کئے جاتے ہیں جن سے ختم نبوت کی احادیث مروی اور منقول ہیں۔

ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ۔ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ۔
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ۔
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔
حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔
ابو ذر رضی اللہ عنہ۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔ ثوبان رضی اللہ عنہ۔
عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ۔ معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ۔
عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ۔
ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ۔ ام کرز رضی اللہ عنہا۔
جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ۔ سفینہ رضی اللہ عنہ۔
جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ۔ ضحاک بن نوفل رضی اللہ عنہ۔
ابوذر الغفاری رضی اللہ عنہ۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ۔
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ۔ حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ۔
حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ۔ زید بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ۔
ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ۔ عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔
ابو الطفیل رضی اللہ عنہ۔ نعیم رضی اللہ عنہ۔
عوف بن مالک رضی اللہ عنہ۔ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ۔
ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ۔
عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ۔ عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ۔
حارث بن [illegible] رضی اللہ عنہ۔ تمیم الداری رضی اللہ عنہ۔
نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ عبداللہ بن عمرو الثقفی رضی اللہ عنہ۔
نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ۔ محمد بن حزم الانصاری رضی اللہ عنہ۔
بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ۔ عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ۔
ابو قتادہ رضی اللہ عنہ۔ قرہ رضی اللہ عنہ۔
عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ۔
انس رضی اللہ عنہ۔ [illegible] رضی اللہ عنہا۔
عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ۔ [illegible] بن [illegible] رضی اللہ عنہ۔
عثمان بن مسلم رضی اللہ عنہ۔ [illegible] رضی اللہ عنہ۔
علقمہ بن [illegible] رضی اللہ عنہ۔ [illegible] رضی اللہ عنہ۔
ابو الورد [illegible] رضی اللہ عنہ۔ [illegible] رضی اللہ عنہ۔
ام ہانی رضی اللہ عنہا۔ [illegible] رضی اللہ عنہ۔
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین [illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر لحاظ سے خاتم الانبیاء ہیں:

اور اہل سنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ آپ دونوں طرح اور دونوں معنی میں خاتم النبیین ہیں زمانے کے اعتبار سے بھی خاتم ہیں اور مرتبہ اور کمال کے اعتبار سے بھی خاتم ہیں اور جو حضور کے خاتم النبیین اور آخری نبی ہونے کا انکار کرے وہ بالاتفاق کافر اور مرتد ہے۔ اور صدیق اکبر کا مدعیان نبوت سے جہاد [illegible] ملفوظات میں

سے بلکہ حضور کی وفات کے بعد امت محمدیہ میں جو پہلا اجماع منعقد ہوا وہ مدعیان نبوت سے قتال پر ہوا اور کسی نے یہ سوال نہیں اٹھایا کہ [illegible] تحقیق کی جائے کہ مدعی نبوت کی دلیل کیا ہے۔

[illegible]

مولانا روم مثنوی میں یہی فرماتے ہیں کہ جس طرح آپ کمالات نبوت کے خاتم ہیں اسی طرح آپ کے بعد نبوت کے فاتح اور سدباب بھی ہیں۔

[illegible]

[illegible]

اور چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے اس لئے آپ نے یہ فرمایا کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا [illegible] جیسا کہ [illegible] آپ نے [illegible] فرمایا کہ میرے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ دجال اور کذاب ہے۔

مسیلمہ قادیان کا بیان:

بہرحال ختم نبوت مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے اور مسیلمہ قادیان مرزا غلام احمد قادیانی ختم نبوت کا منکر اور خاتمیت کا مدعی ہے بلکہ کہتا ہے کہ میں مستقل نبی ہوں [illegible] تمام انبیاء و مرسلین سے برتر ہوں۔ چنانچہ [illegible] میں لکھا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible] اپنے واقعہ کا [illegible] نہیں [illegible]

بروزی اور ظلی نبوت کی حقیقت:

مرزائے قادیان [illegible] ص ۲۹۵ و ص ۲۹۶ [illegible] کی [illegible] حضرت [illegible] حقیقت [illegible] خاتم النبیین [illegible] کوئی [illegible] کیونکہ [illegible] محمدی [illegible] خاتم الانبیاء [illegible] مرزا [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

نبوت سے کوئی تبادل نہیں آیا کیونکہ ظلی اصل سے علیحدہ نہیں ہوتی۔

اور تریاق القلوب حاشیہ ص ۱۵۷ میں خود مرزا قادیانی نے یہ خوش جیسا کہ صوفیوں نے مانا گیا ہے کہ مراتب وجود دوریہ ہیں اسی طرح ابراہیم علیہ السلام نے اپنی خو اور طبیعت اور دلی مشابہت کے لحاظ سے تقریباً اڑھائی ہزار برس اپنی وفات کے بعد عبداللہ بن عبدالمطلب کے گھر میں جنم لیا اور محمد کے نام سے پکارا گیا۔

اور کتاب قوی نجیبی ص ۹ میں بحوالہ اخبار الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۴ء مرزا کا قول اس طرح نقل کیا گیا ہے۔ کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے ہیں وہ سب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے۔ پہلے تمام انبیاء ظل تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص خاص صفات میں اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم کے ظل ہیں۔

ان عبارات میں مرزا نے قادیان نے اپنے آپ کو ظلی اور بروزی نبی کہہ کر دنیا کو دھوکہ دیا ہے۔ (معارف القرآن)

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

اور ہے اللہ سب چیزوں کو جاننے والا

اللہ کا علم کافی ہے:

یعنی وہ خوب جانتا ہے کہ رسالت یا ختم نبوت کو کس محل میں رکھا جائے۔ (تفسیر عثمانی)

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا اور اللہ ہر چیز سے بخوبی واقف ہے۔ اس لئے وہ جانتا ہے کہ کس پر نبوت کا خاتمہ کیا جائے اور کس کو کیا حالت ہونی چاہئے۔ حضرت ابوہریرہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک خوبصورت قصر ہو اس کی عمارت مکمل ہو لیکن ایک اینٹ (لگانے) کی جگہ اس میں چھوڑ دی گئی ہو۔ دیکھنے والے اس کے گرد گھومتے ہوں اور اس کے حسن تعمیر پر تعجب کرتے ہوں لیکن (ساتھ ہی) یہ بھی کہتے ہوں کہ ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) پس اس اینٹ کے مقام کو میں نے ہی بھر دیا اور مجھ پر پیغمبروں کا خاتمہ ہو گیا۔ دوسری روایت میں آیا ہے میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ متفق علیہ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی:

حضرت جبیر بن مطعم کا بیان ہے میں نے خود سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے میرے (بہت سے) نام ہیں میں محمد ہوں احمد ہوں میں ماحی ہوں کہ اللہ میرے ذریعہ سے کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں لوگوں کا حشر میرے قدموں پر ہوگا میں عاقب ہوں (سب سے پیچھے آنے والا) میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مختلف نام اور صفات بیان کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا تھا میں محمد ہوں احمد ہوں مقفی ہوں، حاشر ہوں، نبی التوبہ ہوں، نبی الرحمۃ ہوں۔ رواہ مسلم۔ (تفسیر مظہری)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا

بہت سی یاد	یاد کرو اللہ کو	اے ایمان والو

وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

اور پاکی بولتے رہو اس کی صبح اور شام

عظیم الشان نعمت کا شکر:

یعنی حق تعالیٰ نے اتنا بڑا احسان فرمایا کہ ایسے عظیم الشان جلیل القدر پیغمبر سرکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہاری ہدایت کے لئے بھیجا۔ اس پر اس کا شکر ادا کرو۔ اور منعم حقیقی کو کبھی نہ بھولو۔ اٹھتے، بیٹھتے، چلتے پھرتے، رات دن، صبح شام ہر حالت میں اس کو یاد رکھو۔ (تفسیر عثمانی)

ہمہ وقتی عبادت:

حضرت ابن عباس نے فرمایا ذکر کے علاوہ اللہ نے ہر فرض کی ایک حد مقرر کر دی ہے اور عذر کے وقت معذور لوگوں کو چھوڑ دیا ہے مگر ذکر کی کوئی آخری حد مقرر نہیں کی اور سوائے دیوانہ کے کسی کو معذور نہیں قرار دیا بلکہ تمام حالتوں میں ذکر کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ اللہ کی یاد کرو کھڑے بیٹھے اور پہلو کے بل لیٹے ہوئے۔ اور فرمایا ہے اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا اللہ کی بکثرت یاد کیا کرو رات میں، دن میں، خشکی میں، سمندر میں، صحت میں، بیماری میں، پوشیدہ اور ظاہر ہر حالت میں کہا گیا ہے کہ کثرت سے اللہ کو یاد کرتے رہو تم ایسا کرو گے تو اللہ کی رحمت کا نزول ہوگا اور اسی مضمون کے بعد فرمایا ہے وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا اور صبح شام (یعنی ہمیشہ) اس کی پاکی بیان کرتے رہو یعنی فجر کی نماز پڑھو۔

وَاَصِيْلًا کلبی نے کہا یعنی ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھو۔ مجاہد نے کہا تسبیح سے مراد ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھنا۔ لفظ تسبیح سے تمام ساتھی کلمے مراد ہیں۔ (یعنی تسبیح تحمید تہلیل تکبیر وغیرہ) ان الفاظ کو پاکیزہ بے عیب اور عیب سے پاک ہیں۔

یعنی کہتا ہوں اول اللہ نے کوئی ذکر کا حکم دیا کہ کسی وقت خدا کی یاد نہ

[illegible]

صبح شام کی خصوصیت

[illegible]

نماز میں توجہ کی اہمیت

[illegible]

ذکر کی کثرت

[illegible]

اذکروا اللہ تعالیٰ حتی یقولوا مجنون [illegible]

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء

[illegible]

اللھم اجعلنی اعظم شکرک واتبع نصیحتک واکثر ذکرک واحفظ وصیتک [illegible]

[illegible]

جامع عبادات

[illegible]

لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

باعث حسرت مجلس

[illegible]

هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ

[illegible]

مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا

[illegible]

ذکر اللہ کی کثرت کا نتیجہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مومنوں پر مہربانی:

[illegible]

[illegible]

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ
وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا

[illegible]

مومنوں کیلئے سلام کے تحفے:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا

اے نبی! بیشک ہم نے تمہیں گواہ

اُمت کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امت کیلئے گواہی کا مقصد اور گواہی کی بنیاد

[illegible]

وَمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا
[illegible]

[illegible]

وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا
[illegible]

نور اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] "وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا" [illegible]

[illegible]

داعی اور قوم کی مثال

[illegible]

نور نبوت اور اس کے خوشہ چین

[illegible]

[illegible]

تورات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف

[illegible]

حضرت شعیا علیہ السلام کی تقریر

[illegible]

خوشخبریاں سنا کر ...

[illegible]

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک اور دہن مبارک

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اور چہرے کی روشنی

[illegible]

[illegible]

تورات کی عبارت

[illegible]

انا ارسلنک شاھدا ومبشرا ونذیرا وحرزا للامیین انت عبدی

ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب

فی الاسواق ولا یدفع السیئۃ بالسیئۃ ولکن یعفو ویغفر

ولن یقبضہ اللہ تعالی حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء بان یقولوا لا الہ الا

اللہ ویفتح بہ اعینا عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا

[illegible]

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِأَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا

[illegible]

[illegible]

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ

[illegible]

کافروں منافقوں کی پرواہ نہ کریں:

[illegible]

وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

[illegible]

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا

[illegible]

کافروں کی ایذاء کو اہمیت نہ دیں:

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور مدارج

[illegible]

[illegible]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ

[illegible]

ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ

[illegible]

فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا فَمَتِّعُوْهُنَّ

[illegible]

وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا

[illegible]

ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق کا مسئلہ:

[illegible]

نکاح سے پہلے طلاق معتبر نہیں ہے:

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا حق ہے

[illegible]

خلوت سے قبل طلاق کے دو حکم

[illegible]

طلاق سے قبل مہر کی ادائیگی کی تفصیل

[illegible]

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ

اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کرنے والی خواتین

[illegible]

غیر مسلم بادشاہ کے ہدیہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت

[illegible]

[illegible] خصوصیت

[illegible]

وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ

[illegible]

وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَاَةً

[illegible]

مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ

[illegible]

اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ

[illegible]

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ

[illegible]

وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ

[illegible]

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

ازواج سے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات

[illegible]

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت حیات مبارکہ اور تعدد ازواج کی حکمت

[illegible]

[illegible]

بغیر ولی اور بغیر مہر کے نکاح

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات

[illegible]

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کی قدر دانی کا اعلیٰ ترین نمونہ قائم فرمادیا!

[illegible]

تُرْجِي مَن تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَن تَشَاءُ

[illegible]

وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ

[illegible]

زوجیت کی باری کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار

[illegible]

[illegible]

خود رواداری کا قولی پہلو:

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی عظمت:

[illegible]

اختیار کے مختلف پہلو:

[illegible]

دورِ جاہلیت کا ایک غلط رواج:

[illegible]

تعددِ ازواج کا مسئلہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلا نکاح پچیس سال کی عمر میں حضرت خدیجہؓ سے کیا، جو بیوہ تھیں، بیوہ صاحب اولاد اور دو شوہروں کے نکاح میں رہ چکی تھیں، اور پچاس سال کی عمر تک صرف ان ہی کے ساتھ رہے، جوانی کے ساتھ شباب کا پورا زمانہ گزارا، پچاس سال عمر ہونے تک ان ہی کے ساتھ رہے، چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت کے بعد مکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت شروع ہوئی اور مخالفین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ستانے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر عیب لگانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی، ساحر کہا، شاعر کہا، مجنون کہا، مگر کبھی کسی دشمن کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی ایسی چیز منسوب کرنے کا موقع نہیں ملا جو تقویٰ و طہارت کو مشکوک کر سکے۔

پچاس سال عمر شریف کے گزرنے اور حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد حضرت سودہؓ نکاح میں آئیں، یہ بھی بیوہ تھیں۔

ہجرت مدینہ اور عمر شریف پچپن سال ہو جانے کے بعد ۲ ہجری میں حضرت صدیقہ عائشہؓ رخصت ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آئیں، اس کے ایک سال بعد حضرت حفصہؓ سے اور کچھ دنوں کے بعد حضرت زینبؓ بنت خزیمہ سے نکاح ہوا، پھر جب اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کو اختیار دیا کہ دنیا لیں یا آپ کے ساتھ رہیں، اور سب ازواج مطہرات نے اپنے نفقہ کی زیادتی کے سوال کو چھوڑ کر آپ کی زوجیت میں رہنا اختیار کیا تو اس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو بھی انہی ازواج کے لئے مخصوص کر دیا، ان کے سوا کسی سے نکاح جائز نہ رہا۔ (اور یہ بیہقی کی سند کردہ امور)

اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص فرما دیا کہ آپ کے بعد کسی دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتیں، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے لئے مخصوص فرما دیا کہ آپ ان کے علاوہ کوئی نکاح نہ کریں۔ حضرت عکرمہ سے بھی ایک روایت میں یہی تفسیر منقول ہے۔ (معارف مفتی اعظم)

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ

اس میں زیادہ توقع ہے کہ ٹھنڈی رہیں ان کی آنکھیں اور غمگین نہ ہوں

وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

اور راضی رہیں اس پر جو تو نے دیا ان کو سب کی سب اور اللہ جانتا ہے

مَا فِىْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا

جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ ہے سب کچھ جاننے والا تحمل والا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اختیارات سے کام نہیں لیا

شانِ نبوت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اختیار دے دیا تھا کہ ازواج مطہرات میں سے جس کو چاہیں اپنے پاس رکھیں، آپ پر تقسیم (باری) واجب نہیں، جب جس کو چاہیں آگے پیچھے کر سکتے ہیں، اور رشتہ منقطع کرنے اور دوبارہ واپس لینے کا بھی اختیار ہے۔ یہ حقوق و اختیارات آپ کو دیے گئے تھے مگر آپ نے ساری عمر ان سے کام نہیں لیا۔ معاملات میں ازواج مطہرات کی رعایت فرماتے تھے جو عام آدمی نہیں کر سکتا، اور پھر بھی اگر کبھی میلان کسی کی طرف بے اختیار ہوتا تو فرماتے: اللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِىْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِىْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ (اے اللہ یہ میری تقسیم ہے ان چیزوں میں جو میرے اختیار میں ہیں، جو چیز صرف تیرے قبضہ میں ہے میرے اختیار میں نہیں اس پر ملامت نہ کیجئے) وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِىْ قُلُوْبِكُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار دینے کی حکمت:

حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ کسی مرد کے کئی عورتیں ہوں تو آپس میں باری سے سب کے پاس رہنا واجب ہے، حضرت پر یہ واجب نہ تھا، اس واسطے کہ عورتیں اپنا حق نہ سمجھیں، تو جو دیں راضی ہو کر قبول کریں (ورنہ روز کی شکایت اور کھینچ تان، اگر کچھ ہوتی تو دین میں خلل پڑتا، اور ازواج کی فکر بھی دنیا سے الگ ہو کر مقصد اصلی کی طرف نہ رہتی۔ اسی لئے ان کو اختیار دے رکھا) پر حضرت نے اپنی طرف سے فرق نہیں کیا سب کی باری برابر رکھی۔ ایک حضرت سودہؓ نے (جب عمر زیادہ ہوئی) اپنی باری حضرت عائشہؓ کو دے دی تھی۔ (موضح القرآن)

ازواج مطہرات کیلئے آسانی:

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى یعنی یہ اختیار جو آپ کو دیا گیا ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور آرزو پوری ہونے اور سب کے راضی رہنے سے بہت زیادہ قریب ہے (نقل کیا گیا) کیونکہ ان میں سب جانتی ہیں (سب کا اختیار آپ کو ہے) کوئی حق واجب نہیں رہی، اگر آپ ان میں سے کسی کو اپنے پاس بلا لیں گے تو وہ آپ کے اس عمل کو آپ کی مہربانی سمجھے گی اور جس سے کنارہ کشی ہو گئی ہے وہ اس کا حق نہ سمجھے گی بلکہ اس میں بھی آپ کی مہربانی سمجھے گی کہ آپ نے اس کو صرف اپنے قرب سے ہٹایا، نکاح سے تو خارج نہیں کیا حالانکہ آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی (طلاق دے سکتے تھے)

[illegible]

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ
بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ

[illegible]

حضرت جعفر کی بیوہ

[illegible]

إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ

[illegible]

حضرت ماریہ اور حضرت ریحانہ بھی اسی

[illegible]

وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا

[illegible]

سے اللہ سے دعا کی ... [illegible] ... سے توبہ کرو۔

نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا:

بغوی نے لکھا ہے آیت میں دلیل ہے اس امر کی کہ کسی عورت سے نکاح کا ارادہ ہو تو اس کو دیکھنا جائز ہے۔ حضرت جابر راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیام دینا چاہے تو اگر اس کے لئے ممکن ہو کہ اس کو دیکھ لے جو نکاح کی رغبت دلانے والی چیز ہو تو ایسا کر لے۔ رواہ ابوداؤد۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیام بھیجا حضور نے فرمایا کیا تم نے اس کو دیکھ لیا ہے میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا اس کی طرف دیکھ لو تم دونوں میں اتفاق قائم رکھنے کے لئے یہ بات زیادہ مناسب ہے۔ رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والدارمی

حضرت ابوہریرہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے کسی انصاری عورت سے نکاح کرنا چاہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی طرف دیکھ لو انصار کی عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے (یعنی کچھ چندھی ہوتی ہیں) رواہ مسلم۔ (تفسیر مظہری)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ			
اے	ایمان والو	مت داخل ہو	نبی کے گھروں
النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ			
نبی	مگر یہ کہ تم کو اجازت دی جائے	کھانے کے واسطے	نہ راہ دیکھنے
اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا			
اس کے پکنے کی لیکن جب تم کو بلایا جائے تب جاؤ			

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کیلئے آداب:

یعنی بدون اجازت کے وقت بے وقت جا کر آپ کے گھر نہیں بیٹھے رہو کہ کھانے کا انتظار وہاں بیٹھ کر کرنا پڑے، اور گھر والوں کے سکون میں حرج واقع ہو۔ (تفسیر عثمانی)

شان نزول: بغوی نے ابن شہاب (زہری) کی روایت سے لکھا ہے کہ حضرت انس نے بیان کیا میں دس برس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا، مدینہ تشریف لائے تو میری عمر اس وقت دس سال تھی، میری مائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ترغیب دیتی تھیں میں نے دس سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت میری عمر بیس سال تھی۔ حجاب کے واقعہ کا علم مجھے سب لوگوں سے زیادہ ہے۔ آیت حجاب کا نزول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور زینب بنت جحش کی شب عروسی میں ہوا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کے ساتھ عروس کی حیثیت میں صبح کی تو آپ نے لوگوں کو کھانا کھانے کیلئے بلایا لوگوں نے کھانا کھایا ... یہ روایت بھی بخاری کی روایت کی طرح ہے۔ بخاری کی دوسری روایت ہے کہ حضرت انس نے فرمایا اس آیت حجاب کے متعلق میں سب لوگوں سے زیادہ واقف ہوں۔ جب حضرت زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیوی کی حیثیت میں بھیج دی گئیں تو آپ کے گھر کے اندر وہ موجود تھیں اور آپ نے کچھ کھانا تیار کرایا اور لوگوں کو کھانے کے لئے بلایا تھا۔ (کھانے کے بعد بھی) لوگ بیٹھے باتیں کرتے رہے اس پر اللہ نے آیت حجاب نازل فرمائی اور لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور پردہ چھوڑ دیا گیا۔

پردے کا حکم:

حضرت انس کی دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت زینب کے ولیمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت روٹی تیار کرائی اور مجھے لوگوں کو کھانے کی دعوت دینے کے لئے بھیج دیا، لوگ آتے تھے، کھانا کھاتے تھے اور نکل کر چلے جاتے تھے پھر دوسرے لوگ آتے کھانا کھاتے اور چلے جاتے میں لوگوں کو بلاتا رہا آخر کوئی ایسا نہ رہا کہ جس کو بلاتا تو میں نے عرض کیا یا نبی اللہ اب تو کوئی ایسا مجھے نہیں ملتا جس کو بلا لاؤں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانا اٹھا لو تین آدمی گھر کے اندر بیٹھے باتیں کرتے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ سے نکل کر حضرت عائشہ کے حجرہ کی طرف تشریف لے گئے اور (حضرت عائشہ کے دروازہ پر جا کر) فرمایا السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ (اے اہل خانہ تم پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو) حضرت عائشہ نے جواب دیا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا اللہ آپ کو مبارک کرے (اسی طرح) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب بیویوں کے حجروں کی طرف تشریف لے گئے اور وہی بات فرمائی جو حضرت عائشہ سے فرمائی تھی اور سب بیویوں نے بھی وہی جواب دیا جو حضرت عائشہ نے دیا تھا۔ پھر لوٹ کر تشریف لائے تو دیکھا وہی تین آدمی باتیں کر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت شرمیلے تھے (آدمیوں کو اٹھ جانے کو نہ کہہ سکے) پھر گھر سے نکل کر حضرت عائشہ کے حجرہ کی طرف چل دیئے مجھے یاد نہیں کہ میں نے اطلاع دی یا حضور کو (کسی اور نے) اطلاع دی کہ لوگ چلے گئے آپ فوراً لوٹ پڑے اور گھر کے اندر داخل ہونے لگے ایک قدم دہلیز کے اندر تھا اور ایک قدم باہر ہی تھا کہ آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ چھوڑ دیا اور آیت حجاب نازل ہوئی۔

حضرت عمر فاروقؓ کی رائے:

طبرانی نے صحیح سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک قعب میں کھانا کھا رہی تھی اتنے میں حضرت عمر آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا لیا وہ بھی کھانا کھانے

[illegible] تم ازواج سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو۔ [illegible] آیت حجاب نازل ہوئی [illegible]

[illegible]

کاش آپ مقام ابراہیم کو مقام نماز بنا لیتے اس پر آیت واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی نازل ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی عورتوں کے پاس نیک و بد ہر طرح کے لوگ آتے ہیں اگر آپ [illegible] آیت حجاب نازل ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] میں نے کہا عسیٰ ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن۔

حضرت عمر فاروقؓ کی فضیلت

حضرت ابن مسعود نے فرمایا چار باتوں کی وجہ سے [illegible] پر فضیلت حاصل تھی۔

(۱) آپ نے [illegible] آیت لولا کتاب من اللہ سبق الخ نازل ہوئی۔

(۲) آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] حضرت زینب نے فرمایا [illegible] آیت [illegible] نازل ہوئی۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے متعلق دعا کی [illegible]

(۴) حضرت ابوبکر کی خلافت کے [illegible] آپ نے [illegible]

[illegible]

مسلمان بھائی کی دعوت قبول کرو

صحیح مسلم شریف میں ہے [illegible]

فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ

[illegible]

کسی کے ہاں دعوت پر جانے کے آداب

[illegible]

إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي

[illegible]

مِنكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مروت

[illegible]

اللہ تعالیٰ بندوں کو حق بتاتا ہے

[illegible]

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ

[illegible]

ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ

[illegible]

[illegible]

وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ

[illegible]

اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا

[illegible]

كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا

[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے وفات کے بعد ازواج مطہرات میں سے کسی کا کسی سے نکاح جائز نہیں ہے

[illegible]

شان نزول [illegible]

اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا اور تمہارے لئے اللہ کے رسول کو تکلیف پہنچانا جائز نہیں اور نہ یہ کہ ان کی بیبیوں سے کبھی نکاح کرو تمہارے لئے یہ جائز ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد (یعنی وفات کے بعد) تمہارا یہ فعل اللہ کے نزدیک بڑا جرم ہے۔

ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس کی روایت سے بیان کیا ہے کہ اس آیت کا نزول اس شخص کے متعلق ہوا تھا جس نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں آپ کی کسی بیوی سے نکاح کروں گا۔ سفیان نے کہا لوگوں کا بیان ہے حضرت عائشہ کے متعلق یہ بات کہی گئی تھی۔ سدی کا بیان ہے کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ طلحہ بن عبیداللہ نے کہا تھا کیا محمد ہمارے چچا کی بیٹیوں سے تو پردہ کرتے ہیں اور خود ہماری بیبیوں سے نکاح کر لیتے ہیں اگر ان کو کچھ ہو گیا (یعنی وفات ہو گئی) تو ہم ان کے بعد ان کی بیبیوں سے نکاح کر لیں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ابن سعد نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کی روایت سے لکھا ہے کہ آیت طلحہ بن عبیداللہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی انہوں نے کہا تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو جائے گی تو میں عائشہ سے نکاح کروں گا۔ جویبر نے حضرت ابن عباس کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی کے پاس گیا اور ان سے باتیں کرنے لگا وہ شخص ان بی بی کے چچا کا بیٹا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے بعد اس جگہ نہ آنا اس شخص نے کہا یا رسول اللہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے خدا کی قسم نہ میں نے ان سے کوئی بری بات کہی نہ انہوں نے مجھ سے کوئی بری بات کہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جانتا ہوں لیکن اللہ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں اور مجھ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں۔ وہ شخص چلا گیا اور کہنے لگا وہ مجھے میری چچا کی بیٹی سے بات کرنے سے روکتے ہیں ان کے بعد میں اس سے ضرور نکاح کروں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اس شخص نے اپنی بات سے توبہ کی اور ان الفاظ کی توبہ میں ایک غلام آزاد کیا اور دس اونٹ راہ خدا میں سواری کے لئے دیئے اور پیدل حج کیا۔

ایک مستثنیٰ صورت:

بیضاوی نے لکھا ہے کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ اشعث بن قیس نے مستعیذہ سے نکاح کر لیا تھا جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیحدگی کر لی تھی۔

یہ بھی روایت میں آیا ہے کہ حضرت عمر نے اس کو سنگسار کرنا چاہا تھا لیکن آپ کو اطلاع دی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے قربت نہیں کی تھی اور مدخولہ نہ ہونے کی وجہ سے حضرت عمر نے اس فیصلے سے رجوع کر لیا اور کوئی تعرض نہیں کیا۔ اس روایت کا یہ مطلب ہے کہ یہ حکم صرف ان بیبیوں کے لئے ہے جن کے پاس آپ تشریف لے جا چکے تھے اور جن سے آپ نے اپنی بیوی ہونے کی حالت میں قربت فرما لی تھی اور آپ کی وفات کے وقت وہ آپ کے نکاح میں تھیں۔

حرمت ازواج کی وجہ:

میں کہتا ہوں کہ ازواج کی حرمت کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور بیہقی کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو شخص دور سے مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)۔

ازواج مطہرات کے لئے یہ خصوصی حکم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی سے نکاح نہیں کر سکتیں۔

اسی وجہ سے علماء نے کہا ہے کہ قرآن مجید کی آیت اسی حکم کی تائید کرتی ہے اور اسی پر امت کا اجماع ہے کہ ازواج مطہرات کو عدت وفات گزارنے کے بعد بھی نکاح کرنے کی اجازت نہیں تھی بلکہ ان کی حالت ان عورتوں کی طرح تھی جن کے شوہر زندہ ہوں۔ ان کو اپنی عدت کا حکم دیا گیا۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی آپ کی ازواج مطہرات آپ کی بیبیاں ہیں جیسے کوئی شخص دوسرے کی عدت میں ہو تو اس سے نکاح جائز نہیں۔ جب آپ زندہ ہیں تو آپ کی بیبیاں بھی آپ کے نکاح میں ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آپ کی میراث تقسیم نہیں کی جاتی۔

یہ بات بھی ملحوظ رکھنے کے قابل ہے کہ حضرت سودہ کی باری آپ نے حضرت عائشہ کو دے دی تھی، اور آپ کی وفات تک حضرت سودہ آپ کی بیوی رہیں اور انہوں نے کہا کہ میں قیامت کے دن آپ کی بیوی کی حیثیت سے اٹھائی جانا چاہتی ہوں۔

بعض علماء نے یہ بھی کہا ہے کہ ازواج مطہرات کی حرمت اس لئے ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت میں بھی بیبیاں ہوں گی اور آپ نے ان کو دنیا و آخرت کی طرف اختیار دیا تو انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا۔ ابن سعد نے کہا ہے کہ آپ کی ازواج مطہرات ...

انسداد فواحش کا اسلامی نظام

[illegible]

پردہ کا حکم اسباب، اہمیت اور احکام

[illegible]

[illegible]

... الترمذی هذا حديث حسن صحيح غريب ...

[illegible]

زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے کونے میں مستور ہو۔"

اس حدیث میں بھی اس کی شہادت موجود ہے کہ اصل عورتوں کے لئے یہی ہے کہ وہ اپنے گھر ہی میں بیٹھیں باہر نہ نکلیں (ضرورت کے مواقع مستثنیٰ ہیں)

اور ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لیس للنساء نصیب فی الخروج الا مضطرۃ (رواہ الطبرانی فی الکبیر) یعنی عورتوں کا باہر نکلنے کے لئے کوئی حصہ نہیں، بجز اس کے کہ باہر نکلنے کے لئے کوئی اضطراری صورت پیش آ جائے۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے سوال فرمایا ای شیء خیر للمرأۃ (عورت کے لئے کیا چیز بہتر ہے) صحابہ کرام خاموش رہے، کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر جب میں گھر پہنچا اور فاطمہ سے میں نے یہی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا لا یرین الرجال ولا یرونھن یعنی عورتوں کے لئے بہتر یہ ہے کہ نہ وہ مردوں کو دیکھیں اور نہ مرد ان کو دیکھیں۔ میں نے ان کا یہ جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نقل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقت انھا بضعۃ منی (سچ کہا، وہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہیں)۔

واقعہ افک میں جب حضرت صدیقہ کی تلاش میں قافلہ روانہ ہو گیا تھا اور ازواج مطہرات کا پردہ صرف یہی تھا کہ ہودج میں سوار ہو جاتی تھیں (ہودج اونٹ پر رکھا ہوا ایک چھوٹا مکان) جس کو اٹھا کر اونٹ پر سوار کر دیا جاتا تھا اور اسی طرح اتار دیا جاتا تھا۔ حضرت صدیقہ جب قافلہ چلے گئے تو وہاں ہی بیٹھ گئیں اور چادر اوڑھ کر لیٹ گئیں۔ صفوان بن معطل نے دیکھا تو پہچان لیا، اور اونٹ بٹھا کر ان کو سوار کیا۔ اور ام المومنین نے فرمایا کہ انہوں نے مجھے حجاب سے پہلے دیکھا تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ امہات المومنین بھی گھر سے باہر نکلتی تھیں۔

یہ واقعہ بھی اس بات کا قوی شاہد ہے کہ حجاب شرعی کا منشا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات نے یہی سمجھا تھا کہ عورتیں اپنے گھروں میں رہیں، ضرورت کے وقت باہر نکلیں تو اپنے جسم کو چھپا کر، اور جب کسی حالت میں حجاب کا پورا اہتمام ممکن نہ ہو تو حتی الوسع اس کی رعایت کی جائے۔ (معارف القرآن)

اِنْ تُبْدُوْا شَيْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ
اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اس کو چھپاؤ تو اللہ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا
ہر چیز کو جانتا ہے ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے کا خیال بھی اللہ دیکھ رہا ہے

یعنی زبان سے کہنا تو کجا دل میں بھی ایسا وسوسہ بھی نہ لانا۔ اللہ کے سامنے ظاہر و باطن سب یکساں ہے، دل کا کوئی بھید اس سے پوشیدہ نہیں۔ (تفسیر عثمانی)

ان تبدوا شیئا او تخفوہ فان اللہ کان بکل شیء علیما اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو گے یا پوشیدہ رکھو گے تو اللہ (تو بہرحال) ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

یعنی رسول اللہ کو ایذا رسانی کی باتوں میں سے کسی (کا ارادہ) ظاہر کرو گے یا دلوں میں چھپائے رکھو گے۔ بغوی نے لکھا ہے کہ یہ آیت اس شخص کے حق میں نازل ہوئی جس نے رسول اللہ کے بعد حضرت عائشہ سے نکاح کرنے کا ارادہ دل میں پوشیدہ رکھا تھا۔ اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے یعنی تم کو اس (ظاہر اور پوشیدہ) گناہ کی سزا دے گا۔

امہات المومنین سے نکاح پر وعید:

اس تفسیر میں اور امہات المومنین سے صراحۃً نکاح کی ممانعت کے بعد دوبارہ بیان کرنے میں یہ حکمت ہے کہ یہ تحریف ہے جو ممکن ہے کسی کے دل میں پیدا ہو، اس کی بھی سختی سے ممانعت کر دی گئی۔ زبان سے تو کہنا تو کجا ان کو ایذا دینے کا، اور دوسری کوئی بات اور گناہ کے ارادے میں آپ کو ایذا دینا اور جو اس سوال کے کلام کرنے کے لئے ان کی اذیت ہو اور ایسی ہی بات کا جو حضرت ابن عباس کے مذکورہ بالا بیان میں آیا ہے۔

آیت کا شان نزول:

بغوی نے لکھا ہے جب آیت حجاب نازل ہوئی تو امہات المومنین کے باپوں، بھائیوں اور دوسرے قریبی رشتہ داروں نے کہا کیا ہم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے کلام کریں گے تو پردے کی آڑ سے؟ اس پر آیت ذیل نازل ہوئی۔ (تفسیر مظہری)

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ
پیغمبر کی بیویوں پر کوئی گناہ نہیں اپنے باپوں کے سامنے ہونے میں اور نہ اپنے بیٹوں کے اور نہ اپنے بھائیوں کے
وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ
اور نہ اپنے بھتیجوں کے اور نہ اپنے بھانجوں کے [illegible]
وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ
اور نہ اپنی عورتوں کے اور نہ اپنے ہاتھ کے مال کے

محرم مردوں سے پردہ نہیں ہے

[illegible]

[illegible]

رضاعی رشتوں کے محرم

[illegible]

وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا
[illegible]

[illegible]

[illegible]

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
[illegible]
آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا
[illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام اور اس کا مفہوم:

[illegible] السلام علیک أیها النبی ورحمة الله وبرکاته [illegible] اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید اللهم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید [illegible]

[illegible]

نزدیک یہی ہے کہ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں [illegible] حق ادا نہ ہو [illegible] قرآن کے [illegible] الایہا [illegible] آیت [illegible] اور انہیں اوراقِ [illegible] سے [illegible] درود [illegible] نہ [illegible] جو [illegible] کی [illegible] علیہ کے متعلق [illegible] تفصیلات [illegible] صحیح [illegible] حدیث میں [illegible] سب میں [illegible] حسن [illegible] رسالہ القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع [illegible] کی طلب میں [illegible]

[illegible] حضرت ابو العالیہ سے [illegible] ہیں [illegible] درود [illegible] اور [illegible] آپ کے [illegible] احترام [illegible] کا [illegible] سے [illegible] حضرت [illegible] فرماتے ہیں [illegible] صلوٰۃ [illegible] سے [illegible]

حضرت علیؓ کی سکھائی ہوئی دعاء

حضرت علیؓ سے [illegible] دعاء منقول ہے۔

اللهم داحي المدحوات وبارئ المسموكات وجبار القلوب على فطرتها شقيها وسعيدها اجعل شرائف صلواتك ونوامي بركاتك ورأفة تحننك على محمد عبدك ورسولك الخاتم لما سبق والفاتح لما انغلق والمعلن الحق بالحق والدامغ جيشات الاباطيل كما حمل فاضطلع بامرك لطاعتك مستوفزا في مرضاتك غير نكل في قدم ولا وهن في عزم واعيا لوحيك حافظا لعهدك ماضيا على نفاذ امرك حتى اورى قبسا لقابس آلاء الله تصل باهله اسبابه به هديت القلوب بعد خوضات الفتن والاثم وابهج موضحات الاعلام ونائرات الاحكام ومنيرات الاسلام فهو امينك المامون وخازن علمك المخزون وشهيدك يوم الدين وبعيثك نعمة ورسولك بالحق رحمة اللهم افسح له مفسحا في عدنك واجزه مضاعفات الخير من فضلك مهنآت له غير مكدرات من فوز ثوابك المحلول وجزل عطائك المعلول اللهم اعل على بناء الناس بناءه واكرم مثواه لديك ونزله واتمم له نوره واجزه من ابتعاثك له مقبول الشهادة مرضي المقالة ذا منطق عدل وخطة فصل وحجة وبرهان عظيم

[illegible] کی [illegible] اس کا [illegible] ہوتا ہے۔

[illegible] حضرت [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] کہ [illegible] محفوظ [illegible] کہ [illegible] ال ابراهيم [illegible] سے [illegible] استدلال کیا گیا [illegible] کی [illegible]

درود بھیجنا واجب ہے یا مستحب:

[illegible] ہے [illegible] قاضی [illegible] حضرت [illegible] علیہ [illegible] فرما [illegible] ہے [illegible] مستحب [illegible] حدیث [illegible] کی [illegible] ہے [illegible]

اللهم انزله المقعد المقرب عندك يوم القيامة [illegible] حضرت ابن عباس [illegible] اللهم تقبل شفاعة محمد الكبرى وارفع درجته العليا وآته سؤله في الآخرة والاولى كما آتيت ابراهيم وموسى عليهما السلام [illegible] کہتے تھے۔ چنانچہ [illegible] حضرت فاطمہ [illegible] سے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اللهم اغفر لي ذنوبي وافتح لي ابواب فضلك [illegible]

[illegible]

[illegible] نے اسی کو اختیار کیا ہے [illegible]
[illegible]

آخری قعدہ میں درود پڑھنا:

[illegible] نماز کے آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا واجب ہے [illegible] کا بھی قول ہے۔

[illegible] اختلاف [illegible] کہ آخری تشہد میں درود پڑھنا امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک سنت ہے اور امام شافعی کے نزدیک [illegible] امام احمد کا قول [illegible] نہیں ہوگی۔

[illegible] حضرت ابن مسعود [illegible] بیان [illegible] روایت [illegible] حدیث [illegible] اختلاف [illegible]

[illegible] روایت [illegible] حضرت ابن مسعود [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو کہے اللهم صل على محمد و على آل محمد وبارك على محمد وارحم محمدا وآل محمد كما صليت وباركت وترحمت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد [illegible]

[illegible] حدیث لا صلوة لمن لم يصل على النبي [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

[illegible]

[illegible] حضور نے فرمایا [illegible]

[illegible] نماز [illegible] تشہد [illegible] درود [illegible]

[illegible] اللهم صل على محمد [illegible]

[illegible] اللهم صل على محمد [illegible]

[illegible] تشہد کے بعد نماز میں درود پڑھنے [illegible]

درود و حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر درود کے واجب ہونے کے دلائل

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

ہوئے اور [illegible] وآلہ حتیٰ فی صحبہ

حضرت [illegible] روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

[illegible]

حضرت انس [illegible] سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

[illegible]

حضرت [illegible] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام کی فضیلت اور ترغیب

[illegible]

اللّٰھم صلّ علی محمّد وّ علیٰ آل محمّد وّبارک علیٰ محمّد وّ علیٰ آل محمّد کما صلّیت وبارکت وترحمت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید [illegible]

[illegible]

اللّٰھم صلّ علیٰ محمّد وازواجه وذریته کما صلیت علیٰ آل ابراھیم وبارک علیٰ محمّد وازواجه وذریته کما بارکت علیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید [illegible]

[illegible]

ایک دفعہ درود پڑھنے پر دس رحمتیں

حضرت انس [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا [illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب کا حصول

حضرت ابن مسعود [illegible] روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن [illegible]

سلام پہنچانے والے فرشتے

حضرت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں [illegible]

سلام کا جواب [illegible]

[illegible]

حضرت [illegible]

دس رحمتوں اور دس بلندیوں کا حصول

حضرت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

کرتا ہے کہ کیا تم اس بات پر خوش نہ ہو گے کہ تمہاری امت میں سے جو کوئی تم پر درود پڑھے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور تمہاری امت میں سے جو کوئی آپ پر سلام پڑھے گا میں اس پر دس سلامتیں نازل کروں گا۔ رواہ النسائی والدارمی۔

تمام فکر دور ہو جائیں گے:

حضرت ابی بن کعب کا بیان ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر درود بہت پڑھتا ہوں تو کتنی بار پڑھا کروں۔ فرمایا جتنی (بھی) چاہو میں نے عرض کیا (وقت وظیفہ کا) ایک چوتھائی (حصہ آپ کے لئے مقرر کر دوں) فرمایا جتنا تم چاہو اور زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا (کل وظیفہ کا) آدھا حصہ فرمایا جتنا تم چاہو (اگر زیادہ کرو گے تو) تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا دو تہائی فرمایا جتنا چاہو اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا کیا میں اپنی ساری دعا آپ کے لئے کر دوں فرمایا تو اس حالت میں تمہارے سارے فکر دور ہو جائیں گے (کام پورے کر دیئے جائیں گے) اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ رواہ الترمذی

بھرپور بدلہ: حضرت ابوہریرہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو یہ بات (پسند ہو) مسرور کرے اور اچھی لگے کہ جب وہ ہم اہل بیت پر درود پڑھے تو اس کو ثواب پورے پیمانے سے ناپ کر دیا جائے تو اس کو اس طرح کہنا چاہئے۔ اللھم صل علی محمد النبی الامی وازواجہ امہات المومنین وذریتہ واھل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید۔ (رواہ ابوداؤد)

ستر رحمتیں: حضرت عبداللہ بن عمرو کا قول ہے کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ اور اس کے فرشتے ستر رحمتیں اس پر نازل کریں گے۔ رواہ احمد

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت:

حضرت رویفع کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے محمد پر درود پڑھی اور کہا۔ اللھم انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیامۃ وجبت لہ شفاعتی (اے اللہ قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا مقرب مقام عطا فرما) اس کے لئے میری شفاعت لازم ہوگئی۔ رواہ احمد

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی:

حضرت عبدالرحمن بن عوف کا بیان ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) برآمد ہوئے اور ایک نخلستان کے اندر پہنچے وہاں پہنچ کر آپ نے سجدہ کیا اور اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہو گیا کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہ ہو گئی ہو میں دیکھنے کے لئے (قریب گیا) آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ بات یہ ہے کہ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا ہے جبرئیل نے (آ کر) مجھ سے کہا کہ کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں کہ اللہ نے آپ کے (احترام اور قدر افزائی کے) لئے فرمایا ہے کہ جو شخص آپ پر درود پڑھے گا میں اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپ پر سلام پڑھے گا میں اس پر سلامتی نازل کروں گا۔ رواہ احمد

دعا کی قبولیت:

حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا دعا زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک تم اپنے نبی پر درود نہ بھیجو اس کا کوئی حصہ اوپر نہیں چڑھتا۔ رواہ الترمذی

جتنا درود اتنی رحمتیں:

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے اپنے باپ کا بیان نقل کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص مجھ پر جتنا درود پڑھتا ہے فرشتے اتنی ہی بار اس پر رحمتیں نازل کرتے ہیں۔ اب بندہ کو اختیار ہے کم درود پڑھے یا زیادہ۔ رواہ احمد

احد پہاڑ جتنا ثواب:

حضرت علی راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اس کے لئے ایک قیراط (ثواب) لکھ دیا جاتا ہے اور ایک قیراط احد کے برابر ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق فی الجامع بسند حسن

صبح شام دس مرتبہ درود:

حضرت ابودرداء کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح اور شام دس دس مرتبہ درود پڑھے گا اس کو میری شفاعت مل جائے گی۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن

درود سے زمین کے تمام باشندوں کے برابر عمل۔

حضرت ابوبکر صدیق کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا ایک آدمی نے آ کر سلام کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا اور کشادہ روئی کے ساتھ اس کو اپنے پہلو میں بٹھا لیا جب وہ شخص اپنا کام پورا کر کے اٹھ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر روزانہ اس شخص کا عمل اتنا زمین کے تمام باشندوں کے اعمال کے برابر اٹھایا جاتا ہے میں نے عرض کیا یہ کس وجہ سے فرمایا جب صبح ہوتی ہے تو یہ شخص دس بار مجھ پر درود پڑھتا ہے جو ساری مخلوق کی تعداد کے برابر ہوتا ہے میں نے عرض کیا وہ کونسا درود ہے فرمایا کہتا ہے۔

اللھم صل علی محمد النبی عدد من صلی من خلقک وصل علی محمد کما ینبغی لنا ان نصلی علیہ وصل علی محمد النبی کما امرتنا ان نصلی علیہ

گناہوں کی صفائی:

حضرت ابوبکر صدیق راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا گناہوں کو اس سے زیادہ مٹاتا ہے جتنا پانی آگ کو (بجھاتا ہے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا گردنیں (غلام) آزاد کرنے سے بھی افضل ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت (راہ خدا میں اپنا) خون دل دینے سے بھی افضل ہے یا فرمایا۔ راہ خدا میں شمشیر زنی سے بھی افضل ہے۔

وتروں کی دُعا:

حضرت حسن فرماتے ہیں مجھے حضور نے یہ کلمات سکھائے جنہیں وتروں میں پڑھا کرتا ہوں اللّٰھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک انہ لا یذل من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت ربنا وتعالیت (اہل السنن)

جمعہ کو درود کی کثرت:

نسائی کی روایت میں آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں وصلی اللہ علی النبی۔ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں مستحب ہے۔ سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے۔ اسی میں حضرت آدم پیدا کئے گئے اسی میں قبض کئے گئے اسی میں صور پھونکا جائے گا اسی میں بے ہوشی ہے پس تم اس دن مجھ پر بہ کثرت درود پڑھا کرو۔ تمہارے درود مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں۔ صحابہ نے پوچھا آپ تو زمین میں دفنا دئیے گئے ہوں گے۔ پھر ہمارے درود آپ پر کیسے پیش کئے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے جسموں کا کھانا زمین پر حرام کردیا ہے۔ ابوداؤد نسائی وغیرہ میں بھی یہ حدیث ہے۔ ابن ماجہ میں ہے جمعہ کے دن بہ کثرت درود پڑھو۔ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جب کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے جب تک وہ فارغ ہو۔ پوچھا گیا۔ موت کے بعد بھی؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کا کھانا حرام کردیا ہے۔ نبی اللہ زندہ ہیں روزی دئیے جاتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس میں انقطاع ہے۔ عبادہ بن نسی نے حضرت ابوالدرداء کو پایا نہیں۔ واللہ اعلم بیہقی میں بھی حدیث ہے کہ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر بکثرت درود بھیجو۔ لیکن وہ بھی ضعیف ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کا جسم زمین نہیں کھاتی جس سے روح القدس نے کلام کیا ہو۔

ابویعلی میں ہے جو مسلمان مجھ پر سلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح کو لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔

کتاب میں درود لکھنے کا ثواب:

کاتب اس بات کو مستحب جانتے ہیں کہ کاتب جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھے صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ لکھے۔ ایک حدیث میں ہے جو شخص کسی کتاب میں مجھ پر درود لکھے اس کے درود کا ثواب اس وقت تک ملتا رہتا ہے جب تک وہ کتاب رہے لیکن کئی وجہ سے یہ حدیث صحیح نہیں۔ بلکہ امام ذہبی کے حافظ اسے موضوع کہتے ہیں یہ حدیث بہت سے طریقوں سے مروی ہے۔ واللہ اعلم۔

انبیاء کے علاوہ کیلئے صلوٰۃ وسلام کا مسئلہ

کیا انبیاء کے علاوہ دوسروں کیلئے بھی صلوٰۃ وسلام کا استعمال درست ہے؟

صحیح یہ ہے کہ غیر انبیاء کے لئے مستقل طور پر نہیں صرف تبعاً انبیاء کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ جس طرح کہ محمد عزوجل کہنا مکروہ ہے باوجود یہ کہ آپ معزز اور جلیل القدر تھے اس کی وجہ یہ ہے عرف میں صلوٰۃ وسلام کا استعمال انبیاء کے لئے مخصوص کردیا گیا ہے جیسے جل وعز کے کلمات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ سورہ توبہ کی آیت وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ کی تفسیر کے ذیل میں اس کی مفصل تحقیق ہو چکی ہے۔ (تفسیر مظہری)

نبیوں کے سوا کسی پر صلوٰۃ بھیجنا اگر تبعاً ہو تو بے شک جائز ہے جیسے حدیث میں ہے اللھم صل علی محمد وآلہ وازواجہ وذریتہ ہاں صرف غیر نبیوں پر صلوٰۃ بھیجنے میں اختلاف ہے۔ بعض تو اسے جائز بتاتے ہیں اور دلیل میں آیت هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ الخ اور أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ اور وَصَلِّ عَلَيْهِمْ پیش کرتے ہیں اور حدیث بھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی قوم کا صدقہ آتا تو آپ فرماتے اللھم صل علیہم چنانچہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں جب میرے والد آپ کے پاس اپنا صدقہ لے کر آئے تو آپ نے فرمایا اللھم صل علی آل ابی اوفیٰ۔ (صحیحین)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور پر صلوٰۃ نہ بھیجنی چاہیے۔ ہاں مسلمان مردوں عورتوں کے لئے دعائے مغفرت کرنی چاہیے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک عامل کو لکھا کہ بعض لوگ آخرت کے اعمال سے دنیا کے جمع کرنے کی فکر میں ہیں اور بعض واعظ اب اپنے خلفاء اور امیروں کے لئے صلوٰۃ کے وہی الفاظ بولتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھے۔ جب تیرے پاس میرا یہ خط پہنچے تو ان سے کہہ دینا کہ صلوٰۃ صرف نبیوں کے لئے ہے اور عام مسلمانوں کے لئے اس کے سوا جو چاہیں دعا کریں۔ حضرت کعب کہتے ہیں ہر صبح ستر ہزار فرشتے اتر کر قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے پر سمیٹ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور

[illegible]

صحابہ کرام کی عظمت

[illegible]

نماز کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم فرمودہ دعا

[illegible] اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم [illegible]

صلوٰۃ و سلام کا طریقہ

[illegible]

[illegible] اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک علی محمد و ارحم محمدا و آل محمد کما صلیت و بارکت و ترحمت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید

[illegible] رغم انف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علی [illegible]

[illegible] من ذکرت عندہ فلم یصل علی [illegible]

[illegible]

اوقات آپ پر بھی صلوٰۃ پڑھتے ہیں۔

مسئلہ: لفظ صلوٰۃ انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی کے لیے مستقل طور پر استعمال کرنا علماء نے جائز نہیں لکھا۔

جس مجلس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہو وہاں درود پڑھنا واجب ہے اور اس سے زیادہ مستحب ہے۔

فائدہ: امت کی طرف سے جو درود و سلام پیش کیا جاتا ہے وہ حضور پر ان کا احسان یا مکافات نہیں بلکہ ایک فقیرانہ ہدیہ ہے جو شاہ عالی کے حضور میں پیش کیا جاتا ہے۔ (تفصیل کے لیے شرح کتاب الاذکار دیکھئے۔)

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ
جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ نے
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا
دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے اور ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے کی سزا:

اس آیت میں بتایا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی کا گناہ کس قدر عظیم ہے، جس کی سزا دنیا و آخرت میں لعنت اور ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ جو لوگ اللہ اور رسول کو ایذا دیتے ہیں وہ دنیا اور آخرت میں رحمت سے دور رہیں گے۔

یہودی اور عیسائیوں کی ایذا رسانی:

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ ... جو لوگ اللہ کو ایذا دیتے ہیں۔ بعض مفسرین نے کہا کہ اس سے مراد یہودی، عیسائی اور مشرک ہیں۔ یہودی تو کہتے تھے عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ اور يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ اور إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ اور عیسائی کہتے تھے الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ اور کہتے تھے إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ اور مشرک کہتے تھے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اور بت اس کے شریک ہیں۔

ابن آدم کی نالائقی:

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے ارشاد فرمایا ابن آدم نے میری تکذیب کی حالانکہ اس کو یہ حق نہ تھا، ابن آدم کے بیٹے نے مجھے گالی دی اور اس کے لیے یہ مناسب نہ تھا۔ اس کی تکذیب تو یہ ہے کہ وہ کہتا ہے جس طرح شروع میں مجھے پیدا کیا ہے دوبارہ پیدا نہیں کر سکے گا

اور اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ نے بیٹا بنا رکھا ہے حالانکہ میں ایک ہوں بے نیاز ہوں، نہ میری کوئی اولاد ہے نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور کوئی میرا ہمسر نہیں۔

حضرت ابن عباس کی روایت میں حضرت ابن عباس نے کہا کہ وہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف بیٹا منسوب کرتے ہیں ... (بخاری)

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم مجھے تکلیف دیتا ہے، زمانہ کو برا کہتا ہے حالانکہ زمانہ تو میں ہوں، میرے ہی ہاتھوں میں حکم ہے، رات دن کو میں ہی بدلتا ہوں۔ (متفق علیہ)

بعض نے کہا کہ اللہ کو اذیت پہنچانے سے مراد ہے اللہ کے احکام کی مخالفت کرنا اور اس کی نافرمانی کرنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا کی صورتیں:

وَرَسُولَهُ اور اس کے رسول کو۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسول کے چہرہ مبارک کو زخمی کیا یا حضور کی ذات کو بدنام کیا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ وہ آپ کو جادوگر، شاعر یا مجنون کہتے تھے۔ یہ تشریح ان لوگوں کی طرف سے ہوئی ہے (ایک وقت میں) آپ کی بات کو جھوٹی کہنا اور آپ کو ستانا اور آپ کی ازواج مطہرات پر بہتان باندھنا۔ (اللہ کو ایذا دینا یہ ہے کہ اس کے رسول کو ایذا دینے کا مطلب دونوں جگہ ایک ہی ہے یعنی يُؤْذُونَ کا ایک ہی معنی مراد ہے۔)

اللہ کو ایذا دینے کا مطلب:

مطلب یہ ہے کہ ایسے کام کرتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کو ناپسند ہیں اور جن کی ممانعت کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے اعراض کرنا اور خود اپنی خواہشات کی پیروی کرنا خود اس کی ایذا ہے، اللہ کے رسول کو ایذا دینا اللہ کو ایذا پہنچانا ہے۔

حضرت صفیہ بنت حیی کی فضیلت:

ابن ابی حاتم نے بطریق عوفی حضرت ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت صفیہ بنت حیی کو (بیوی) بنا لیا تو کچھ لوگوں نے آپ پر طعن کیا، ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

حضرت عائشہ کی فضیلت:

جویبر نے بروایت ضحاک حضرت ابن عباس کا یہ بیان نقل کیا کہ عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی، ان لوگوں نے

[illegible]

اللہ تعالیٰ کی اپنے ولیوں سے محبت:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

توہین رسالت کے مجرم کی سزا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عبداللہ بن ابی منافق:

[illegible]

حضرت علیؓ کی فضیلت:

اسی طرح جس نے حضرت علیؓ کو اذیت دی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اے علی تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں بہت بڑا احسان ہے۔

آوارہ گرد منافق:

ضحاک اور کلبی کا بیان ہے کہ آیت کا نزول ان زناکاروں کے حق میں ہوا جو منافق تھے اور مدینہ کے راستوں میں گھوما کرتے تھے جب رات کو عورتیں قضائے حاجت کے لئے گھروں سے باہر نکل کر (جنگل کی طرف) جاتی تھیں تو راستہ میں یہ ان کو دیکھتے تھے اگر عورتیں خاموش رہتی تھیں تو یہ ان کے پیچھے لگ جاتے تھے اور اگر وہ جھڑک دیتی تھیں تو یہ رک جاتے تھے حقیقت میں ان کا مقصد صرف باندیوں کو چھیڑنا تھا لیکن چونکہ باندی اور آزاد عورت کا ایک ہی جیسا لباس ہوتا تھا کرتہ اور دوپٹہ بھی یکساں کر کے نکلتی تھیں اس لئے ان کو شناخت نہیں ہوتی تھی کہ کون باندی ہے اور کون آزاد عورت اس لئے آزاد عورتیں بھی زد میں آ جاتی تھیں۔ عورتوں نے اس کی شکایت اپنے شوہروں سے کی اور شوہروں نے جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہار کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ پھر اگلی آیت میں آزاد عورتوں کو باندیوں جیسا لباس پہن کر نکلنے کی ممانعت کر دی گئی۔ (تفسیر مظہری)

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا

اور جو لوگ تہمت دیتے ہیں مسلمان مردوں کو اور مسلمان عورتوں کو بغیر گناہ کئے

فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا

تو اٹھایا انہوں نے بوجھ بہتان کا اور صریح گناہ کا

بہتان تراش منافق:

یہ منافق تھے جو پیٹھ پیچھے بدگوئی کرتے رہتے یا آپ کی ازواج مطہرات پر جھوٹ طوفان اٹھاتے جیسا کہ ... کا بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان عورتیں رات کو ان کی طرف سے نکلتی تھیں۔ روایت میں ہے کہ مسلمان مستورات ضروریات کے لئے باہر نکلتیں تو منافق تاک میں رہتے۔ اور چھیڑ چھاڑ کرتے، پکڑے جاتے تو کہتے ہم نے سمجھا تھا کہ کوئی شریف عورت نہیں باندی ہے اس لئے چھیڑ دیا تھا۔ (تفسیر مظہری)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ

اے نبی کہہ دے اپنی عورتوں کو اور اپنی بیٹیوں کو

وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ

اور مسلمانوں کی عورتوں کو نیچے لٹکا لیں اپنے اوپر

مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ

تھوڑی سی اپنی چادریں

پردہ کا حکم: یعنی کسی ضرورت کے ساتھ چادر اوڑھ کر نکلیں جس سے سر اور چہرہ چھپ جائے۔ روایت میں ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے پر مسلمان عورتیں بدن اور چہرہ چھپا کر اس طرح نکلتی تھیں کہ صرف ایک آنکھ دیکھنے کے لئے کھلی رہتی تھی۔ اس سے ثابت ہوا کہ فتنہ کے وقت آزاد عورت کو چہرہ بھی چھپانا چاہیے۔ لونڈی باندیوں کو ضرورت شدیدہ کی وجہ سے اس کا مکلف نہیں کیا۔ (تفسیر عثمانی) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ اے نبی اپنی بیبیوں سے اور اپنی بیٹیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ نیچی کر لیا کریں اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں۔

جلابیب جلباب کی جمع ہے جلباب اس چادر کو کہتے ہیں جس کو عورت دوپٹے اور کرتے کے اوپر سے لپیٹ لیتی ہے۔

عورت پردہ کر کے ضروری کام کیلئے گھر سے باہر جا سکتی ہے:

بخاری نے حضرت عائشہؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ حکم حجاب کے بعد حضرت سودہؓ قضائے حاجت کے لئے نکلیں سودہ ذرا لمبی بدن کی تھیں جو ان کو پہچانتا تھا اس کے لئے (باوجود چہرہ پوشیدہ ہونے کے) اوجھل نہیں ہو سکتی تھیں چنانچہ عمر بن خطاب نے (ظاہری قد و جسامت) دیکھتے ہی پہچان لیا اور آواز دے کر کہا سودہ تم جس طرح نکل رہی ہو ذرا سوچو خدا کی قسم تم چھپ نہیں سکتیں (ہم نے تمہیں پہچان لیا) سودہ فوراً لوٹ پڑیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے گھر میں شام کا کھانا تناول فرما رہے تھے ہاتھ میں ہڈی تھی سودہ اندر آ گئیں اور کہا یا رسول اللہ میں اپنی کسی ضرورت سے باہر نکلی تھی عمر نے مجھ سے ایسا ایسا کہا۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہڈی موجود ہی تھی آپ نے ابھی ہاتھ سے رکھا بھی نہ تھا کہ وحی آنے لگی۔ وحی کے ختم ہونے کے بعد آپ نے فرمایا تم عورتوں کو اجازت دے دی گئی ہے کہ تم اپنی ضروریات کے لئے باہر نکل سکتی ہو۔

میں کہتا ہوں اس سے ثابت ہوا کہ عورت ضرورت کے لئے چادر اوڑھ کر نکل سکتی ہے۔

پردہ کا طریقہ:

حضرت ابن عباس اور حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا مسلمانوں کی عورتوں کو

[illegible] يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ [illegible]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں

[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] حضرت [illegible] (رضی اللہ عنہن) [illegible]

[illegible] يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ [illegible] (روح المعانی [illegible])

چادر اوڑھنے کی صورت

[illegible] حجاب کی صورت [illegible] چہرہ [illegible]

باہر نکلنے کیلئے پردہ کے علاوہ شرطیں

[illegible]

جوان عورت کا چہرہ اور ہتھیلی کی طرف دیکھنا ممنوع ہے

حدیث میں حضرت [illegible] رسول اللہ [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

پردہ کے [illegible]

[illegible]

[illegible] ذٰلِكَ [illegible]

ذٰلِكَ أَدْنٰىٓ أَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ

[illegible]

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا

[illegible]

آزاد عورتوں کا امتیاز

حضرت [illegible]

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا [illegible]

[illegible]

لَئِن لَّمْ يَنتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ

[illegible]

وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ

[illegible]

منافقوں فتنہ پردازوں کو تنبیہ

[illegible]

منافقوں کی ایذا رسانیوں کا سد باب

[illegible]

لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا

[illegible]

مَّلْعُونِينَ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کفار کے لئے قانون:

[illegible]

منافق و مرتد کی سزا:

[illegible]

بُرا دستور اللہ تعالیٰ کا دستور نہیں:

[illegible]

سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلُ

[illegible]

وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا

[illegible]

اللہ تعالیٰ کا قانون:

[illegible]

اقوام گزشتہ کا حال دیکھ لو:

[illegible]

دستور الٰہی اٹل ہے:

[illegible]

يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا

[illegible]

عِندَ اللَّهِ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا

[illegible]

قیام قیامت کا علم:

[illegible]

[illegible]

إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ﴿۶۴﴾

[illegible]

ملعون گروہ کا عذاب:

[illegible]

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا

[illegible]

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ

[illegible]

يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا

[illegible]

آخرت کی حسرت:

[illegible]

وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا

[illegible]

فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ

[illegible]

مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا

[illegible]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ

[illegible]

فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهًا ﴿۶۹﴾

[illegible]

بنی اسرائیل کی طرح نہ ہو

[illegible]

[illegible] کی صورت اختیار کرے ... بطور خرق عادت ... مستقل مضمون لکھا ہے ... اللہ تعالیٰ کے یہاں انبیاء علیہم السلام ... [illegible]

مسئلہ: جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی طرح کی ایذا پہنچائے، آپ کی ذات یا صفات میں کوئی عیب نکالے ... اس آیت کی رو سے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت دنیا میں بھی ہوگی اور آخرت میں بھی۔ [illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل کا شرارتیں

حضرت ابوہریرہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... بنی اسرائیل ... [illegible] ... موسیٰ علیہ السلام ... پتھر ... کپڑے ... [illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر زنا کی تہمت

[illegible]

[illegible] ... اللہ نے اس تہمت سے موسیٰ کو محفوظ رکھا ... [illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر قتل کی تہمت

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ... حضرت ہارون ... موسیٰ علیہ السلام ... قتل ... [illegible]

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا رسانی

[illegible] ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وجاہت

﴿وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهًا﴾ ... [illegible]

[illegible]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا

[illegible]

يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ

[illegible]

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

[illegible]

سیدھی بات کہو

[illegible]

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

[illegible]

وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا

[illegible]

وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا

[illegible]

انسان کی عظیم ذمہ داری

[illegible]

حضرت آدمؑ پر اطاعت کی پیشکش

[illegible]

زمین و آسمان کی صورت

[illegible]

انسان کی خطا

[illegible]

امانت کی مشقت

[illegible]

ذمہ داری کی اہمیت

[illegible]

امانت کے اٹھ جانے کا اندیشہ

[illegible]

[illegible]

چار چیزوں کی اوصاف

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

امانت داری ایمان کی صفت ہے

[illegible]

قرب و لقائے الٰہی کا شوق

[illegible]

روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (آسمان و زمین وغیرہ پر پیش امانت اور ان کے جواب کے بعد) حق تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو خطاب فرمایا اور فرمایا کہ ہم نے اپنی امانت آسمان و زمین کے سامنے پیش کی تو وہ اس کا بار اٹھانے سے عاجز ہو گئے تو کیا آپ اس امانت کو اٹھا لیں گے مع اس چیز کے جو اس کے ساتھ ہے۔ آدم علیہ السلام نے سوال کیا کہ اے پروردگار وہ چیز جو اس کے ساتھ ہے کیا ہے؟ جواب ملا کہ اگر امانت کو پورا کریں گے (یعنی اطاعت مکمل کی) تو آپ کو جزا ملے گی (جو اللہ تعالیٰ کے قرب و رضا اور جنت کی دائمی نعمتوں کی صورت میں ہوگی) اور اگر اس امانت کو ضائع کیا تو سزا ملے گی۔ آدم علیہ السلام نے (اللہ تعالیٰ کے قرب و رضا میں ترقی ہونے کے شوق میں) اس کو اٹھا لیا۔ یہاں تک کہ بار امانت اٹھانے پر اتنا وقت بھی نہ گزرا تھا جتنا ظہر سے عصر تک ہوتا ہے کہ ان کو شیطان نے ان کی مشہور لغزش میں مبتلا کر دیا اور جنت سے نکالے گئے۔

عرض امانت کا وقت:

اور ظاہر یہ ہے کہ یہ عرض امانت کا واقعہ تخلیق انسان بلکہ عہد الست سے پہلے کا ہے کیونکہ [illegible] اس بار امانت کی پہلی کڑی اور اپنے منصب کا حلف نامہ ہے۔ (معارف مفتی اعظم)

کرد بار امانت را قبول [illegible] از گلشن جنت [illegible]

ادائے امانت فرض ہے:

امانت کا صاحب امانت کو ادا کرنا اور [illegible] فرض اور واجب ہے۔

آیت امانت کی شیعی تفسیر:

تفسیر قمی میں جو تفسیر اہل بیت کے نام سے مشہور ہے اس میں [illegible] عجیب و غریب تفسیر کی ہے وہ یہ کہ امانت سے مراد امامت اور خلافت ہے اور انسان سے [illegible] مراد ہے اور معنی آیت کے یہ ہیں کہ اللہ نے امامت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا مگر سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا [illegible] ظلوم و جہول تھا اس نے اس کو اٹھا لیا [illegible] یہ تفسیر نہیں بلکہ تحریف ہے [illegible] حضرت علیؓ کی خلافت سے [illegible] خلافت [illegible] حضرت علیؓ [illegible] شیعوں کی [illegible] ہے۔

حضرت حکیم الامت تھانویؒ کا ارشاد:

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہٗ اپنے ایک وعظ میں فرماتے ہیں کہ علماء محققین کا قول یہ ہے کہ اس آیت میں امانت سے تکلیف شرعی مراد ہے اور تکلیف کے معنی تحمیل الاعمال بالاختیار ہیں یعنی اپنے ارادہ اور اختیار سے احکام شریعت کو بجا لانا کیونکہ مطلق عبادت اور اطاعت سے کوئی شے خالی نہیں۔

حضرت جنید بغدادیؒ کا ارشاد:

سید الطائفہ جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ آدم کی نظر خدا تعالیٰ کے [illegible] پر تھی [illegible] امانت کے متعلق [illegible] نظر تو حق تعالیٰ کے پیش کرنے پر تھی [illegible] اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لطف و مہربانی [illegible] بار امانت کا اٹھانا تیری طرف سے ہے اور نگہبانی میری طرف سے ہے چونکہ تو نے خوشی سے بار امانت کو اٹھا لیا تو میں نے بھی تجھے اٹھا لیا۔

[illegible]
(معارف کاندھلوی)

امانت کے متعلق علماء کے اقوال:

حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا امانت سے مراد ہے نماز ادا کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، [illegible] ناپ تول میں انصاف [illegible] سب سے بڑھ کر امانتوں کی حفاظت۔

زید بن اسلمؓ نے کہا امانت [illegible] نماز، روزہ اور غسل جنابت [illegible] اس کے سوا کوئی نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے فرمایا انسانی جسم میں سب سے پہلے شرمگاہ بنائی اور فرمایا یہ امانت ہے بطور ودیعت میں تیرے سپرد کرتا ہوں [illegible] کان بھی امانت ہے، آنکھ بھی امانت ہے اور جس میں امانت (کی پاسداری) نہیں اس کا ایمان ہی نہیں۔

بعض اہل علم نے کہا امانت سے مراد ہے [illegible] آسمان سے [illegible] آسمان و زمین سے کہا امانت [illegible] اگر قبول کرو گے تو [illegible] ثواب پاؤ گے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

معاملات کا اللہ تعالیٰ سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت [illegible] سلام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کی تحقیق

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علامہ بیضاویؒ کی تحقیق

[illegible]

[illegible]

انسان کے ظلوم وجہول ہونے کا مطلب

[illegible]

[illegible] نے اپنے [illegible] معرفت و تجلیات [illegible] اس [illegible] اللہ نے سب لوگوں [illegible] فطرت پر پیدا کیا ہے۔ [illegible] انسان اجمالی [illegible] ہیں جو [illegible] قوت [illegible] ہیں، [illegible] سے اعلم ہیں۔

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ [illegible] فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ الحدیث۔ متفق علیہ [illegible]

[illegible] بات معلوم ہوئی کہ [illegible] ظلم سے مراد [illegible] (مخصوص) [illegible] جہالت سے مراد قوت [illegible] ([illegible]) [illegible] قوتوں کی اجمالی [illegible] معرفت کے [illegible] معتدل [illegible] اللہ [illegible] قرب تک پہنچنے [illegible] معرفت میں ترقی کرنے کے لئے کیا [illegible] قرار [illegible] اللہ نے فرمایا ہے [illegible] لوگوں کو [illegible] ہے جو [illegible] طرح [illegible] ہیں جیسے [illegible] بلاشبہ اللہ [illegible] [illegible] لیکن [illegible] قوت کا [illegible] بے قصور [illegible] ظلم [illegible] اللہ نے مقابلے میں [illegible] کرنے کے لئے [illegible] ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے [illegible] لعنت ہے [illegible] اپنے [illegible] ہے۔

[illegible] طرح [illegible] کا استعمال اگر حصول سعادت کے لئے کیا جائے تو [illegible] [illegible] اخروی [illegible] کے حصول کے لئے [illegible] ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے۔ [illegible] وَتَقْوٰىهَا

[illegible] یہ [illegible] ہے کہ [illegible] کا [illegible] [illegible] اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے بنی آدم کے جسم کے اندر ایک بوٹی ایسی ہے کہ جب وہ ٹھیک ہوتی ہے تو سارا جسم ٹھیک ہوتا ہے اور جب وہ بگڑتی ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے۔ خوب سن لو وہ بوٹی دل ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا [illegible] وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے نفس کو [illegible] کر دیا وہ [illegible] [illegible] شریعت کے [illegible] کے ذریعہ [illegible] امانت سے مراد [illegible] [illegible] کی طرف [illegible] امانت [illegible]

[illegible] اس [illegible] [illegible] ظلوم و جہول تھا اس لئے [illegible] امانت [illegible] [illegible] کی تفسیر [illegible] [illegible] [illegible] تجلیات ذاتیہ [illegible] مطلب [illegible] ظلوم و جہول تھا اس لئے [illegible] امانت کو اٹھانے سے [illegible] [illegible]

تزکیہ ضروری ہے:

امانت سے مراد [illegible] معرفت [illegible] [illegible] ہیں اور [illegible] [illegible] انسان کو [illegible] [illegible] کے خلاف ان قوتوں [illegible] امانت [illegible] [illegible] (تفسیر مظہری)

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

تاکہ عذاب دے اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں

وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اور مشرک عورتوں کو اور توجہ فرمائے اللہ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں پر

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان

منافق، کافر اور مؤمن کا انجام:

[illegible] کے لئے [illegible] ان کے حال پر توجہ [illegible] مہربانی فرمانے کے [illegible] جیسے "لقد تاب الله على النبي والمهاجرين" [illegible] وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا [illegible] والله تعالى اعلم [illegible] الله تعالى ان يتوب علينا ويغفر لنا [illegible] الغفور العظيم، انه جل جلاله [illegible] غفور رحيم [illegible] سورة الاحزاب ولله الحمد والمنة [illegible]

لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ یعنی تاکہ عذاب دے گا اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو، اور مشرکین مردوں اور عورتوں کو اور رحمت ومغفرت سے نوازنے کا مومنین اور مومنات کو لیعذب میں حرف لام بیان علت وغرض کے لئے نہیں بلکہ اصطلاح عربیت کے لحاظ سے لام عاقبت ہے یعنی جو کسی چیز کا انجام بیان کرے جیسے ایک عربی شعر میں ہے

لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ

یعنی پیدا ہو موت کے لئے اور تعمیر کرو ویران ہونے کے لئے مراد یہ ہے کہ جو پیدا ہونے والے کا انجام موت اور ہر تعمیر کا انجام ویرانی ہے۔

بارِ امانت کا نتیجہ:

اس جملے کا تعلق حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ سے ہے۔ یعنی انسان نے بارِ امانت اٹھانے کا انجام یہ ہوگا کہ نوع انسانی میں دو فریق ہو جائیں گے۔ ایک کفار، منافق وغیرہ جو احکام الٰہیہ سے سرکشی اور امانت کے ضائع کرنے والے ہو گئے ان کو عذاب دیا جائے گا اور دوسرے مومنین و مومنات جو اطاعت احکام شرعیہ کے ذریعہ حق امانت ادا کر چکے ان کے ساتھ رحمت و مغفرت کا معاملہ ہوگا۔ (معارف مفتی اعظم)

لِيُعَذِّبَ میں لام عاقبت کا ہے یعنی اس بار امانت کا انجام یہ ہوگا کہ اللہ عذاب دے گا جیسے ایک مصرعہ ہے لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ مرنے کے لئے جنم دو اور ویران ہونے کے لئے تعمیر کرو یعنی پیدائش کا نتیجہ موت اور تعمیر کا انجام ویرانی ہے۔

منافق اور مشرک کی ظلم و جہالت میں ڈوبے ہوئے ہیں اور یعنی امانت ضائع کرنے والے ہیں اس لئے انہیں عذاب دیا جائے گا۔

وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور اللہ (اپنی) رحمت، مغفرت اور عطاء قرب سے رجوع) ہوگا ان مردوں اور عورتوں کی طرف متوجہ ہو۔ جو [illegible] کی امانت کا حق ادا کرنے اور تجلیات الٰہیہ میں ڈوب جانے والے ہیں اس لئے انہیں کی مغفرت اور بخشش اور رحمت الٰہیہ کی بارش ہوگی۔

شرعی ذمہ داری کی غرض:

بعض اہل علم نے آیت کا مطلب اس طرح بیان کیا ہم نے امانت یعنی شرعی تکلیفات یا فطری استعداد کو پیش کیا تاکہ منافق کا نفاق اور مشرک کا شرک ظاہر ہو جائے اور اللہ ان کو عذاب دے اور مومن کے ایمان (نیز عارف کی معرفت) کا ظہور ہو جائے اور اللہ ان پر رحم فرمائے۔ اور اگر کسی وقت کسی سے کوئی قصور ہو جائے تو اس کو بخش دے۔ (میں کہتا ہوں) اور وہ کی تجلیات الٰہیہ کی بارش اور بلاکیف وصل بے حجاب کی نعمت ان کو نصیب ہو جائے۔

نکتہ: مومن کے مقام پر صیغۂ جمع [illegible] اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ چونکہ شریعت کے لحاظ سے انسان ظلوم وجہول ہے اس لئے کچھ قصور اس سے ضرور ہوگا۔

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا اور اللہ (مومنوں کو) بخشنے والا ہے۔ اس کا الطاف [illegible] ہے۔

رَّحِيْمًا بڑا مہربان ہے کہ اپنی مہربانی سے مومنوں کی طاعتوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔

الحمد للہ سورۂ احزاب کی تفسیر ختم ہوئی

بحمد اللہ